Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

احمد شہید اکادمی
مکاتیب
سیّد احمد شہید
قدس اللہ سرّہ العزیز
مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور

محب عزیز جناب پیر محمد اقبال مجددی زید مجدہ

کے لیے

ہدیہ نفیس

۱۴ صفر المظفر ۱۳۹۶ھ

۱۵ فروری ۱۹۷۶ء

خطی نسخے کا عکسی ایڈیشن

مکاتیب سید احمد شہیدؒ

قطب عالم مجدد مأتہ سیزدہم امیر المجاہدین امام الشہداء حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکاتیب گرامی کا مجموعہ

دعوت و عزیمت اسلامی اور جد و جہد آزادی ہند کی مستند تاریخی دستاویز

فرنگی اقتدار اور سکھ حکومت کے خلاف جہاد بالسیف کی ولولہ انگیز سرگزشت

پیشکش

سید احمد شہید اکادمی

ناشر

مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ

۳۲۔ اے۔ شاہ عالم مارکیٹ، لاہور

نام کتاب ——— مکاتیب سیّد احمد شہیدؒ

پیشکش ——— سیّد احمد شہیدؒ اکادمی

ناشر ——— مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور

مطبع ——— نفیس پرنٹرز لاہور

صفحات ——— ۳۸۰

تعداد ——— ایک ہزار

قیمت ——— -/۳۰ روپے

نومبر ۱۹۷۵ء ذی قعدہ ۱۳۹۵ھ
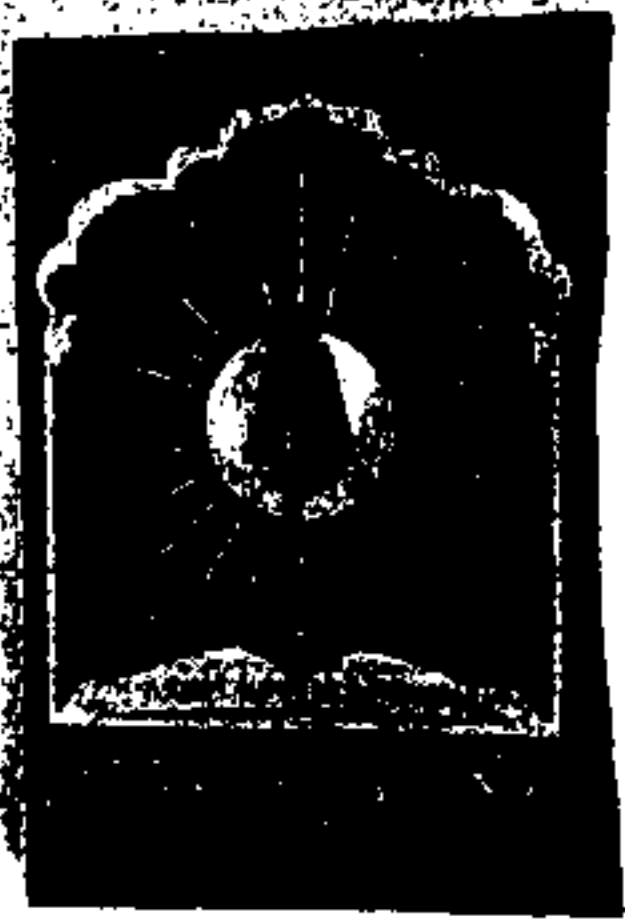
تعارفِ نسخۂ خطی

"مکاتیبِ سید احمد شہید" کا پیشِ نظر نسخہ ایک خطی نسخے کا عکسی ایڈیشن ہے جسے مولانا عبید اللہ غلام حسین مرحوم نے ۱۳۰۱ھ میں تحریر کیا۔ مکاتیب کے آخر میں ترقیمہ حسبِ ذیل ہے۔

"المنۃ للہ کہ مکتوبات مولنا و بالفضل اولنا جناب خلیفہ صاحب سید احمد معہ بعض اجوبۂ آنہا از بعض علماء و امراء و خلفاء و دیگر تحریرات از قسم غلام نامجات و خطب اجازت نامجات کہ انشائیش از مولوی محمد اسمٰعیل شہید است بتاریخ سیوم ماہ جمادی الثانی روز یکشنبہ ۱۳۰۱ھ یکہزار و سہ صد و یک علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام .....
بقلم شکستہ رقم اعجز عباد اللہ القوی وافقر عبیدہٖ الغنی ابوالظفر عبید اللہ غلام حسین ......

مولانا غلام حسین ساہووالا ضلع سیالکوٹ کے ایک ممتاز علمی خاندان کے فرد تھے۔ نسباً قریشی اسعدی تھے۔ شجرۂ نسب اس طرح ہے:
مولانا عبید اللہ غلام حسین بن مولانا نور احمد بن حکیم محمد رمضان بن حافظ غلام محمد بن شیخ احمد بن محمد مسلم بن عبد الغنی بن قاضی رحیم الدین قریشی

اسعدی رحمہم اللہ تعالیٰ۔

قاضی رحیم الدینؒ شاہ عالم بہادر شاہ کے زمانے میں افغانستان سے برِ صغیر پاک و ہند میں تشریف لائے۔ بموضع مرویکے (من مضافات وزیرآباد) میں اقامت گزیں ہوئے۔ قاضی صاحب کی اولاد و احفاد کا ایک اجمالی تذکرہ بھی موجود ہے، جسے اسی خاندان کے دو بزرگوں مولانا محمد شہنواز الدین احمد اور مولانا محمد شہسوار الدین احمد نے مرتب کیا تھا۔ بعد ازاں مولانا عبیداللہ غلام حسین نے ۱۳۲۲ھ میں اسی تذکرے کو از سر نو اپنی انشا پردازی سے مزیّن کیا اور اس کا تاریخی نام "ثمرۂ شجرۂ طین" تجویز کیا۔ یہ تذکرہ لاہور سے شائع ہو چکا ہے۔

مولانا غلام حسین عالم و فاضل ہونے کے علاوہ عربی، فارسی اور اردو کے بہت اچھے شاعر و انشا پرداز تھے۔ غلام تخلص کرتے تھے۔ تاریخ گوئی میں بھی انھیں مہارت حاصل تھی۔

"ثمرۂ شجرۂ طین" میں مولانا غلام حسین کا تذکرہ ان الفاظ میں ملتا ہے۔

"فرزندِ دوئمی مولانا مولوی نور احمد مولوی غلام حسین است۔ علمِ ادب و طب از والدِ ماجدِ خویش خوانده و حدیث از مولانا مولوی غلام محمد بگوی و شیخ المشایخ عبداللہ غزنوی و منطق از مولوی فیروز الدین و حکمت از استاذ صاحب مولانا حیات گل و از استاذ ایشان مولانا مولوی محمد عبداللہ سکندر پوری تحصیل نموده۔ خیلے زنده کنِ نامِ بزرگان خویش است۔ در شعر ہم سیلے دارد و تاریخہائی عربی و فارسی کہ مندرج این جزو (ثمرۂ شجرۂ طین) شد، طبعزادِ وی است۔ بتدریس طلبار و علاجِ غربار و امرار اوقاتِ عزیزِ خود بسر می برد، مردی متواضع، غریب خیٔ

متحمل و میانہ رواست۔ سہ فرزندان دارد یکے محمد شریف ......
دویم ظہورالدین .... سیوم عبدالحکیم ....
نسخہ قلمی ص ۱۸

مولانا غلام حسین نے خوشنویسی بھی ورثے میں پائی تھی۔ انھوں نے متعدد نادر کتابیں اپنے قلمِ خوش رقم سے نقل کیں۔ اس طرح اُن کے پاس ایک نہایت قیمتی ذخیرہ کتب مہیا ہو گیا تھا۔ "مکاتیب سیّد احمد شہید" کا زیرِ نظر نسخہ بھی اسی خزینے کا ایک گوہرِ بے بہا ہے۔ افسوس مولانا کے بعد اُن کے اخلاف اس گنجِ گرانمایہ کی حفاظت نہ کر سکے۔ دیمک نے بڑے بڑے قیمتی نسخوں کو سخت نقصان پہنچایا پھر ایک وقت ایسا آیا کہ کتب خانے کا ایک بڑا حصّہ فروخت کر دیا گیا۔ محترمی قاری عبدالرشید صاحب تاجر کتب نادرہ حال مقیم شاہدرہ نے یہ کتب خانہ خرید لیا۔ یہ متاعِ علم و عرفان لاہور کے تاجرانِ کتب اور دیگر مشتاقانِ نوادر کے لیے نعمتِ غیر مترقبہ بن کر آئی۔ نسخہ "مکاتیبِ سیّد احمد شہید" کے خریداروں کی بھی کمی نہ تھی۔ کئی ایک ہاتھوں میں یہ نسخہ گیا، لیکن واپس آگیا۔ شاید قدرت اسے ایک نادار خریدار کے حوالے کرنا چاہتی تھی۔ الحمدللہ ثم الحمدللہ!

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

قاری صاحب ممدوح نے ازراہِ عنایت و رعایت قیمت غالباً دو قسطوں میں وصول کی۔ فجزاہ اللہ

جہا دے چند دادم جاں خریدم
بحمداللہ عجب ارزاں خریدم

"مکاتیب سید احمد شہید کے خطی نسخے برصغیر پاک و ہند کی مختلف لائبریریوں اور بعض شخصی کتب خانوں میں بھی موجود ہیں۔ انڈیا آفس لائبریری میں بھی ایک نسخہ ہے لیکن اہلِ علم و تحقیق کی اُن تک رسائی خاصی مشکل ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کے فاضل سوانح نگاروں مولانا سید ابوالحسن علی ندوی مدظلہٗ اور جناب غلام رسول مہر مرحوم نے اپنی بلند پایہ تصانیف میں ان مکاتیب سے بہت کچھ اخذ و استفادہ کیا ہے۔ یہ مجموعۂ مکاتیب فرنگی اقتدار و استعمار کے خلاف جدوجہد آزادی نیز سکھ حکومت کے مقابلے میں جہادِ اسلامی کی ایک مستند تاریخی دستاویز ہے۔ برصغیر پاک و ہند میں حکومتِ اسلامی و نظامِ شرعی کے قیام و نفاذ کے لیے حضرت سید صاحبؒ اور ان کے سرفروش مجاہدین کے عدیم المثال کارناموں سے روشناس ہونے کے لیے اِن مکاتیب کا مطالعہ از حد ضروری ہے۔

مولانا غلام حسین نے مکاتیب کا یہ نسخہ حضرت سید احمد شہیدؒ کے واقعۂ شہادت (۱۲۴۶ھ) کے ۵۵ برس بعد ۱۳۰۱ھ میں نقل کیا ہے چونکہ مولانا کا تعلق خاطر حضرت سید احمد شہیدؒ کے اہلِ علم و تقویٰ عقیدت مندوں سے تھا۔ اِس لیے یقین ہے کہ انھوں نے کسی نہایت معتبر نسخے سے اپنا یہ نسخہ نقل کیا۔

اس خطی نسخے کی سب سے نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اس میں شاذ و نادر ہی کہیں سہوِ قلم ہُوا ہے۔ اِس قدر صحیح نسخہ مشکل ہی سے کہیں ملے گا۔ اسی بنا پر اس نسخے کا عکسی ایڈیشن شائع کرنے کا فیصلہ کیا گیا چنانچہ اب یہ مکاتیب پہلی مرتبہ مطبوعہ شکل میں منصّۂ شہود پر آ رہے ہیں۔ ابتدا میں فہرست اور آخر میں اشاریہ بھی شاملِ کتاب ہے۔

حضرت سید احمد شہیدؒ کی تعلیماتِ اسلامی اور آزادیٔ ہند کے لیے اُن کے تاریخی جہاد کو معاندینِ دین و ملت کی تحریفاتِ صوری و معنوی سے محفوظ رکھنے کے لیے

"سید احمد شہید اکادمی" قائم کر دی گئی ہے۔ "مکاتیب سید احمد شہید" اس کی پہلی پیش کش ہے انشاء اللہ آئندہ لائحہ عمل کے تحت مکاتیب کا اُردو ترجمہ شائع کیا جائے گا جس کا آغاز کر دیا گیا ہے۔

مکاتیب کی اشاعت کے لیے اپنے محبِّ مخلص جناب حافظ عبدالرشید ارشد صاحب مڈائریکٹر مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور کا بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ انھوں نے اپنے محدود وسائل کے باوجود یہ کتاب چھاپ کر دورِ حاضر کے علمی و تحقیقی حلقوں کو ایک نادر تحفہ پیش کیا ہے۔

محبانِ گرامی جناب پروفیسر محمد اسلم صاحب اُستاد شعبۂ تاریخ پنجاب یونیورسٹی لاہور اور جناب پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب اُردو کالج کراچی کا بھی نہایت درجہ شکر گزار ہوں کہ انھوں نے میری درخواست پر دیباچے تحریر فرما کر برِّصغیر پاک و ہند کی سب سے بڑی اسلامی و انقلابی تحریک کے مقاصد و عزائم پر روشنی ڈالی۔

فجزاہم اللہ احسن الجزاء

احقر نفیس

۲۵ر شعبان المعظم ۱۳۹۵ھ

۳ر ستمبر ۱۹۷۵ء

تقریب

امیرالمومنین حضرت سید احمد شہید کی تحریک احیائے دین اور احیائے خلافت راشدہ کی باوقار، منظم اور بھرپور مکمل کوشش تھی اور حضرت شہید رحمۃ اللہ علیہ کے سب ساتھی اس آیت کریمہ کے صحیح معنوں میں مصداق تھے۔

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ط

یاد رکھو جو لوگ اللہ کے دوست ہیں، نہ ڈر ہے اُن پر اور نہ وہ غمگین ہوں گے

دینِ حق کی حمایت میں اُٹھنے، چلنے اور کام کرنیوالوں کے لیے عموماً اور قائدین کے لیے خصوصاً ثابت قدم اور ذاکر و شاغل ہونا ضروری ہے اور داعی کو تو بالکل ہر ہر معاملے اور ہر ہر ادا میں مکمل صورت میں رفتار و گفتار میں، نشست و برخاست میں، اخلاق و اعمال میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ ہونا چاہیئے۔ اس کی نظر میں محبوب کی ہر ادا محبوب ہونا چاہیئے اور اس کے اپنے گھریلو معاملات و حالات میں وہی سادگی، قناعت اور زہد ہونا چاہیئے، جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا خاصہ تھا۔ خود ہر جگہ عزیمت و استقامت پر عمل پیرا ہو۔ البتہ ساتھیوں کے لیے اتنی سہولت اور تیسیر دیتا رہے جس کی شریعتِ حقہ میں اجازت ہے یا جس کا مستحسن ہونا خود حضور علیہ السلام سے ثابت ہے

عام طور پر قیادت کے لیے ۳ چیزوں کا ہونا ضروری قرار دیا گیا ہے، ذہانت، دیانت، استقامت لیکن اسلامی قیادت کے لیے عبادت بھی اتنی ہی ضروری ہے، جتنی کہ پہلی تین ۔۔۔ مسلمان قائد ظاہر ہے:۔ اسلام کا نام لے کر عوام کو ساتھ لیتا ہے، لیکن خود اس کا وجود اس کے اعضا و جوارح اس کے ادعاء

اور زبان کی تغلیط، تکذیب اور تردید کرتے ہیں۔ مسلم حکومت کا وظیفہ یہ بتایا گیا ہے۔

الذین ان مکنّٰھم فی الارض اقاموا الصلوٰۃ و اٰتوا الزکوٰۃ

وامروا بالمعروف ونھوا عن المنکر۔

"وُہ لوگ کہ اگر ہم اُنکو قدرت دیں مُلک میں، تو وُہ قائم رکھیں نماز اور دیں زکوٰۃ۔

اور حکم کریں بھلے کام کا اور منع کریں بُرائی سے"

وُہ قائد اسلامی حکومت قائم کیسے کر سکتا ہے کہ جو جدوجہد کرتے وقت خوُد ان اوصاف کا حامل نہیں جن کا آیت بالا میں ذکر ہوا ہے۔ تو قائدینِ اسلام اور اُن کا ساتھ دینے والے حضرات کے دِل و دماغ دونوں مُسلمان ہونا ضرُوری ہیں جس کا مفہوُم یہ ہے کہ زبان سے جو کچھ کہتے ہوں (یعنی اسلام لائیں گے) تو اعضاء و جوارح نہ صرف اتباعِ سنّت و شریعت کی گواہی دیتے ہوں، بلکہ انھیں مامور بہا افعال و اعمال (جملہ احکام و ارکینِ اسلام) کرنے میں طبعی رغبت اور ذوق و شوق اور اُدا کرتے ہوئے نشاط و کیف اور تلذذ حاصل ہو۔ بیدار مغزی کے ساتھ "دانا دِل" ہو جو صُبح تہجد کے وَقت اُٹھ کر اپنے پروردگار کے سامنے سجدہ ریز ہو اور دِن کو طاغوتی طاقتوں کے سامنے صف آرا۔

بدقسمتی سے ہم جس دَور سے گزُر رہے ہیں مُسلمانوں کے اکثر و بیشتر قائد ان اوصاف سے عاری ہیں جب قائدین کا یہ حال ہوگا تو متبعین کا تو کیا ذکر ہے۔ حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے قائدینِ اسلام کا نام لیتے ہیں لیکن اسلام کے اوّلین رکن اور علامت "نماز" سے اس طرح دُور رہتے ہیں جس طرح منافق سچ بولنے سے، قوانینِ شرعیہ کے نفاذ سے پہلے ان کو خوُد ارکانِ اسلام پر عمل کرنے سے کون روکتا ہے؟ اور جو نماز پڑھتے بھی ہیں۔ ان کے ہاں بھی نماز اور دُوسرے ارکانِ اسلام کا وُہ اہتمام بھی نہیں جتنا کہ کھانے، لباس یا جماعتی پروپیگنڈے کا۔ درانحالیکہ اسلام نام ہی فرمانبرداری اور اطاعت شعاری کا ہے۔

حضرت سیّد احمد شہیدؒ کی تحریک کا یہ طرۂ امتیاز تھا کہ یہ لوگ صحابہ کرامؓ کا عکس نظر آتے تھے اور صحابہؓ کے دَور کے بعد پوُری اسلامی تاریخ میں کسی ایسے گروہ یا جماعت کا پتہ نہیں چلتا جس کے

تمام کے تمام افراد ایسے حامل شریعت اور متبع سنت ہوں جیسے کہ اس تحریک کے۔ بقول مولانا غلام رسول مہر: "تاریخ ہند و پاک میں جس عہد کو مسلمانوں کا دورِ زوال کہا جاتا ہے۔ یہ اسی کا ایک باب ہے، لیکن کیا کوئی حق پسند اور حق شناس انسان اس اعتراف میں تامل کرے گا کہ مسلمانوں کے عہدِ عروج و اقبال کا بھی کوئی حصہ اصولاً اس سے زیادہ شاندار یا زیادہ قابلِ فخر نہیں ہو سکتا ــــ حکم و فیصلہ کا انحصار نتائج پر نہیں بلکہ عزم جہاد، ہمتِ عمل اور راہِ حق میں کمالِ استقامت پر ہوتا ہے۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ کمالِ عزیمت اور کمالِ ہمت و استقامت کی ایسی مثالیں ہمارے عہدِ عروج کی داستانوں میں مل سکتی ہیں جن میں مقصود و نصب العین دین اور صرف دین رہا ہو؟

(سید احمد شہید صـ۱۶ مطبوعہ شیخ غلام علی اینڈ سنز لاہور)

ہماری یہ پاکیزہ خواہش تھی کہ مکاتیب کے شروع میں حضرت سید احمد شہیدؒ کے حالات و سوانح کا خلاصہ شامل کرتے۔ پروفیسر محمد اسلم اور پروفیسر محمد ایوب قادری کے مقالات کے بعد اس کی ضرورت بھی کم ہو گئی ہے اور یہ بھی خدشہ ہے کہ ضخامت بڑھ جائے گی۔ اصل مقصود تو اس گنجِ گرانمایہ کو شائع کر کے عام کرنا ہے۔

مکاتیب کے اس مجموعہ اور دوسرے مجموعوں کو سامنے رکھکر ان پر کام کرنا اور ان کے علمی، ادبی روحانی اور دیگر افادی پہلوؤں کو اُجاگر کرنے کی بھی ضرورت ہے۔ اس کے لیے حضرت سید نفیس رقم کی سرپرستی میں سید احمد شہید اکادمی کی بنا رکھدی گئی ہے۔ انشاءاللہ اس کے زیرِ اہتمام اس سلسلے کے دوسرے کام بھی کئے جائیں گے۔ اور یہ پیشکش بھی اسی اکادمی کی جانب سے ہے جس کی اشاعت کی سعادت مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کو حاصل ہو رہی ہے۔ ادارہ سید موصوف کا شکر گزار ہے کہ اُنھوں نے مکاتیب کا مسودہ برائے اشاعت مکتبہ کو مرحمت فرمایا۔ پروفیسر محمد اسلم صاحب اور پروفیسر محمد ایوب قادری صاحب کا بھی شکریہ واجب ہے کہ انھوں نے مکاتیب کے لیے اپنے رشحاتِ قلم عطا فرمائے

عبدالرشید ارشد

پروفیسر محمد اسلم

پیش لفظ

اسلام کی داستان ہمیشہ ہی سے "غریب و سادہ و رنگین" رہی ہے۔ اور دینِ برحق کی یہ ایک نمایاں خصوصیت رہی ہے کہ اس پر جب بھی کوئی آفت آئی تو اللہ کا کوئی نہ کوئی بندہ سر ہتھیلی پر رکھ کر اس کی حفاظت کے لیے میدانِ عمل میں نکل آیا اور اگر وہ کوہکن پر بازی لے جانے میں کامیاب نہ ہو سکا تو قمارِ عشق میں اپنا سر کھونے میں اسے کوئی تامل نہ ہوا۔ سودا کا یہ شعر

سودا قمارِ عشق میں خسرو سے کوہکن
بازی اگرچہ لے نہ سکا سر تو کھو سکا

کسی اور پر منطبق ہو نہ ہو، لیکن حضرت سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ کے عین حسبِ حال ہے۔

حضرت سید احمد بریلوی کا شمار اُمتِ مرحومہ کے محسنین، مصلحین اور مجددین کے زمرے میں ہوتا ہے اور یہ ان کی قربانی اور ان کے سرفروش رفقاء کے ایثار کا نتیجہ ہے کہ آج برصغیر پاک و ہند میں ایک ایسی قدسی صفات جماعت موجود ہے

جس کا عقیدہ خیر القرون کے مسلمانوں کا سا ہے۔

سید صاحب کی تحریک کی غرض و غایت کو سمجھنے کے لیے ان کے سیاسی سماجی اور معاشرتی پس منظر کو جاننا بے حد ضروری ہے، جب سید صاحب نے اپنی تحریک کا ڈول ڈالا، تو اس وقت "شاہ عالم" دہلی تا پالم کا بھی مالک نہیں رہا تھا اور اس کی حکومت قلعہ معلّٰی کی فصیل کے اندر سمٹ کر رہ گئی تھی، شہر میں "ریذیڈنٹ صاحب بہادر کا حکم چلتا تھا اور خلیج بنگال سے لے کر ستلج تک، "نواب سرکار کمپنی بہادر دام اقبالہا" کا سکّہ چلتا تھا، ستلج کے اُس پار رنجیت سنگھ کی حکومت تھی اور وُہ درّہ خیبر تک بلاشرکتِ غیرے حکمران تھا، دہلی کے نواح میں انگریزوں کے تسلط کے باوجود جاٹ اور رانگڑ دندناتے پھرتے تھے، مسلمانوں کی، جان مال اور آبرو انگریزوں کے ماتحت علاقوں میں محفوظ تھے اور نہ رنجیت سنگھ کے زیرِ تسلط علاقوں میں، پنجاب کی اکثر مساجد کو سکھوں نے اصطبلوں میں تبدیل کر دیا تھا اور مساجد کے مینار سے موذنوں کی آواز سُننے کو ترس گئے تھے، ان حالات میں شاہ عبدالعزیزؒ نے ہندوستان کو دارالحرب قرار دے دیا اور دیندار لوگ برِّصغیر سے ہجرت کا ارادہ کرنے لگے۔

مُلک تو ہاتھ سے گیا ہی تھا، دین بھی ہاتھ سے جانے وَالا تھا، فرائض کی جگہ رسُومات نے لے لی تھی اور دین مجموعۂ توہمات و رسُومات بن کر رہ گیا تھا۔ ان حالات میں حضرت سید صاحبؒ، اپنے سرفروش رفقاء کے ساتھ مسلمانوں کو قبضۂ اغیار سے رہائی دلانے اور بدعات کو مٹا کر سنتِ نبویؐ کو زندہ کرنے پر تُل گئے، لیکن انگریز شاطروں نے اپنے ایجنٹوں اور "مجدّدوں" کے ذریعے اس تحریک کا

استیصال کرنے کی مذموم کوشش کی۔ اگر سید صاحب کی تحریک کامیاب ہو جاتی تو برِصغیر انگریزوں کے چنگل سے آزاد ہو جاتا اور ایشیا کے دُوسرے ممالک بھی اہلِ یورپ کی غلامی سے بچ جاتے۔

سید صاحبؒ کی تحریک کے بارے میں معاندین نے طرح طرح کے بہتان تراشے ہیں اور وُہ ہمیشہ سے اسی فکر میں لگے ہُوئے ہیں کہ جیسے بھی بن آئے، ان کی اسلامی تحریک اور اس کے پاکیزہ عزائم و مقاصد کو مسخ کر کے لوگوں کے سامنے غلط رنگ میں پیش کیا جائے۔ سید صاحبؒ نے خُود اپنی تحریک کی غرض و غایت ان الفاظ میں بیان کی ہے:

"مقصود از برپا کردن تمام ایں معرکہ پیرائی و عربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمہ رب العلین و احیا سنت سید المرسلین و استیصال کفرہ متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزی دیگر مقصود نیست۔ علاوہ بریں آنکہ اینجانب از پردۂ غیب و ممکن لاریب باشارات اقامت جہاد و ازالۂ کفر و فساد مامورست و بہ بشارات فتح و ظفر مبشر، چنانچہ بکرات و مرات بکلامِ رُوحانی و الہامِ ربّانی بریں لطف رحمانی مطلع گردیدہ کہ ہرگز ہرگز شبۂ وسوسۂ شیطانی و شائبۂ ہوای نفسانی بآن مخلُوط نشدہ۔"

اس عبارت کو پڑھ کر اُن کی تحریک کی غرض و غایت کے بارے میں کسی دیانتدار اور سلیم الطبع شخص کے دل میں کوئی شُبہ باقی نہیں رہ جاتا۔

سید صاحبؒ کے مخالفین نے یہ مشہُور کر رکھا ہے اور وُہ طبقۂ جہلا کو یہ تأثر

دینے کی کوشش کر رہے ہیں کہ سیّد صاحب کو انگریزوں کی حمایت حاصل تھی۔ ایسے لوگوں نے حقائق سے آنکھیں موند لی ہیں اور وہ سیّد صاحب کے خطوط پڑھتے وقت اس عبارت کو نظر انداز کر دیتے ہیں:

"حال حکومت و سلطنت این ممالک بر نیمو ال گردیده که نصارٰے نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل براکثر بلاد ہندوستان از لب دریای اباسین تا ساحل شور که تخمیناً ششماهه راه باشد تسلط یافتند و دام تشکیک و تزویر بنا بر اخمال دین رب خبیر بر بافتند و تمامے آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر گردانیدند و عزت روسای کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اہل اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا عدالت قوانین شرع را برباد داده و آئین کفر را بنیاد نهاده۔"

سیّد صاحب انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے کے لیے والیان کابل اور بخارا سے "نصارٰی نکوهیده خصال کے خلاف جہاد میں شرکت کی دعوت دے رہے ہیں۔ سیّد صاحب غیور اور حریت پسند مسلمانوں کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں

"سبحان اللہ! کسانیکه تخریب شعائر اسلام از دست کفار لیام می بینند و می شنود باز غیرت ایمانی در دل ایشاں جوش نمی زند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمی کند، چگونه ادعای ایمان می نمایند و جان خود را در زمرہ محمدیان می شمارند۔ آری محبت حق با محبت دنیا مخالفت میدارد و حق پرستی با ہوا پرستی منافات۔

سید صاحبؒ انگریزوں کے وجودِ نامسعود سے برِصغیر کو پاک کرنا اپنا مذہبی فریضہ سمجھتے تھے چنانچہ دوست محمد خان والیٔ کابل کے نام اپنے ایک مکتوبِ مرغوب میں تحریر فرماتے ہیں:

"بر جماہیرِ اسلام عموماً و مشاہیرِ حکام خصوصاً واجب مؤکد میگردد کہ سعی و کوشش در مقابلہ آنہا بجا آرند تا وقتیکہ بلادِ مسلمین را از قبضۂ ایشاں برآرند والا آثم و گنہگار میشوند۔"

سید صاحب برِصغیر پر انگریزوں کا تسلط اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے تھے، اُن کے سامنے شعائرِ اسلام ایک ایک کر کے مٹائے گئے تھے۔ برِصغیر میں "جلالِ محمدی" کے جھنڈے کی جگہ پرچمِ تثلیث نے لے لی۔ سید صاحبؒ یہ سمجھ رہے تھے کہ برِصغیر پر تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز افغانستان اور وسطِ ایشیا کی طرف ہاتھ بڑھائیں گے، اسی خدشے کے پیشِ نظر آپ والیٔ کابل کو لکھتے ہیں:

"اگر فی الحال عسکری فیروزی اثر برآنہا تاخت، فرماید و جنود آنہا را زیر و زبر نماید، البتہ از خیالِ تسلط بلادِ مسلمین دست بردار شوند و در کار و بارِ خود گرفتار، این مضمون را مثلِ مضامینِ شعریہ با لطائف نثریہ تصور نفرمایند بلکہ اگر فی الحال در بستہ ابواب در آمدِ آن ملاعین بدیارِ خراسان تغافل خواہند نمود آنچہ در عرصہ قریبہ از طرف ایشان در حقِ اہلِ خراسان بظہور خواہد رسید مشاہدہ خواہند فرمود کہ آن ملاعین حزم ام بس جیست و خیالاتِ نہایت دور دست میدارند۔"

حضرت سید علیہ الرحمۃ کی فراستِ ایمانی کی داد دیجئے کہ آپ کی دور بین نگاہوں نے

انگریز کی استعماری ذہنیت کو بالکل ابتدا ہی میں بھانپ لیا تھا۔

انگریزوں نے بھی اپنے اس عظیم دشمن اور اس کی جماعت کے استیصال میں کوئی کسر باقی نہ چھوڑی۔ ان کے معتقدین کی ایک بڑی تعداد کو جھوٹے مقدمات میں پھنسا کر تختۂ دار پر لٹکا دیا، ان کے متعدد ساتھیوں کو عبور دریائے شور کی سزا دی اور علمائے صادق پور رحمۃ اللہ علیہم کے گھر صاف کر کے ہل چلا دیئے اور اس خاندان کے ایک ایک فرد کو پھانسی یا عمر قید کی سزا دی اور آج اُن کی مقدس روحیں زبانِ حال سے پکار رہی ہیں۔

کسے کُشتہ نشد از قبیلۂ ما نیست

حضرت سید احمد شہیدؒ اور اُن کی تحریک کا سب سے بڑا مخالف، ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر چیخ چیخ کر کہہ رہا ہے کہ سید احمد بریلویؒ کا وجود برِصغیر میں انگریزی حکومت کے لیے سب سے بڑا خطرہ تھا اور ان کے بقیۃ السیف ساتھی ہماری سرحدوں پر ایک مستقل خطرہ بن گئے ہیں۔

اس مجموعہ میں شامل اکثر و بیشتر مکتوبات کا مضمون "جہاد" ہے تاہم بعض خطوط میں اُنھوں نے سلوک و تصوّف پر بھی قلم اُٹھایا ہے اور اس عنوان کے تحت اُنھوں نے جو کچھ بھی لکھا ہے۔ اس کی حقیقت کو اہلِ طریقت ہی سمجھ سکتے ہیں، سید صاحبؒ کے سلوک کی ایک نمایاں خصوصیت یہ ہے کہ اُن کا سلوک 'سلوکِ محمدی' ہے اور اس میں عرس قوالی طبلہ، سارنگی، مجرہ، سہرا غسلِ قبور، چادر پوشی اور بھنگ نوشی کے لیے کوئی گنجائش نہیں یہی وجہ ہے کہ ان خرافات کے ساتھ اعراس کی رونق کو دوبالا کرنیوالے سجادہ فروش مجاورین، سید صاحبؒ کے طریقِ تصوّف کے منکر ہیں، حالانکہ روحانی

دُنیا میں سیّد صاحب علیہ الرحمۃ کا جو مقام ہے، اُس پر شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ شاہدِ عادل ہیں۔ شاہ صاحبؒ منشی نعیم کو ایک خط میں لکھتے ہیں کہ:

"اِس اُمّت میں چالیس اَبدال ہر وقت رہتے ہیں جن کے صدقے میں اہلِ زمین پر بارش برستی ہے اور انھیں رزق ملتا ہے اور انہی کے صدقے میں نُصرت حاصل ہوتی ہے، چہ عجب کہ سیّد احمد کو بھی ایسا ہی مرتبہ مل گیا ہو۔ اس لیے ان کے مقام کا انکار نہیں کرنا چاہیئے۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کے اس ارشاد کے بعد بھی معاندین سیّد صاحبؒ کی مخالفت کرتے رہے، انھوں نے ان کے خلاف نفرت پیدا کرنے کی خاطر سے سرحد کے سادہ لوح عوام میں یہ بات مشہور کر دی کہ سیّد صاحب "غیر مقلد اور وہابی" ہیں۔ سیّد صاحبؒ نے اس الزام کی برملا تردید فرمائی:

"مذہب ایں فقیر اباً عن جدٍ مذہب حنفی است و بالفعل ہم جمیع اقوال و افعال ایں ضعیف بر قوانین اصول حنفیہ و آئین و قواعد ایشان منطبق است۔"

جب معاندین کا یہ حربہ بھی ناکام ہوا تو اُنھوں نے یہ مشہور کرنا شروع کیا کہ سیّد صاحب کے سرحد میں قیام کا مقصد اس کے سوا کچھ نہیں کہ موصوف وہاں قبضہ جمالیں، سیّد صاحبؒ نے اُن کے اس حربے کو بھی ناکام بنانے کے لیے یہ اعلان کیا:

"حقیقۃ الحال ایں بندہ ذوالجلال بر ایں منوال است، نہ خود شاہ ،

"نہ شہزادہ ام، و نہ امیرم و نہ امیرزادہ، نہ طالبِ سلطنت ام و نہ جویای حکومت، نہ لشکرِ سلطانی میدارم و نہ خزینۂ بادشاہی بلکہ فقیر و فقیرزادہ ام، معاشِ فقیرانہ را سعادت خودمی شمارم و از آئینِ سلاطین و خوانین عار میدارم، نہ بالفعل مایۂ امارت میدارم و نہ آئندہ آرزوی حصول در دل میدارم محض بنا بر ادائے فرضِ جہاد و خیر خواہی جمیع عباد و اعلای کلمۂ دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بستہ ام۔"

سید صاحبؒ نے اپنے مکتوبات میں اپنی ذات پر لگائے جانے والے تمام الزامات کی تردید کر دی ہے، اس کے باوجود اگر کسی کے دل میں شک و شبہ رہ جاتا ہے تو اسے شقاوتِ قلبی کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہے؟

آخر میں ایک بات عرض کرتا ہوں کہ نوعمری میں راقم الحروف کے خام ذہن میں تہذیبِ نو کے اثر سے یہ بات جاگزیں ہو گئی تھی کہ سید صاحب علیہ الرحمۃ نے "دانشمندی" کا ثبوت نہیں دیا اور شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے جس جماعت کی بنیاد رکھی اور جس کی آبیاری اور تربیت شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ نے کی، اسے سید احمد شہید رحمۃ اللہ علیہ نے سرحد کے پہاڑوں میں بے فائدہ کٹوا دیا۔ مدتوں کے بعد جب مولانا عبید اللہ سندھیؒ کی تصنیف "شاہ ولی اللہ اور اُن کی سیاسی تحریک" کے مطالعہ کا موقع ملا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انقلاب کبھی پہلے مرحلے میں نہیں آجاتا۔ کچھ سرپھرے لوگ انقلاب لانا چاہتے ہیں، لیکن اُن کی سکیم قبل از وقت افشا ہو جاتی ہے اور وہ پکڑے اور مارے جاتے ہیں، پہلی سکیم کی ناکامی کے بعد دوبارہ ایک

جماعت انقلاب برپا کرنے کے لیے اُٹھتی ہے، لیکن وُہ بھی ناکام ہو جاتی ہے
اس کے بعد پھر ایک اور جماعت سر دھڑ کی بازی لگا کر میدان میں نکلتی ہے اور
کامیاب ہو جاتی ہے۔ مولانا سندھیؒ اپنے تجربہ سے بتاتے ہیں کہ انقلاب ہمیشہ
تیسرے یا چوتھے مرحلے میں کامیاب ہوتا ہے۔ بظاہر شاہ ولی اللہؒ کی تحریک معرکہ
بالاکوٹ میں ختم ہو گئی، لیکن چند سال بعد سرفروش مجاہدین معرکہ امبیلا میں انگریزوں
سے برسرِ پیکار نظر آتے ہیں، وُہ سرفروش خون و خاک میں لوٹ کر "خوش رسمے"
کی ابتدا کر گئے تو علمائے دیوبند سروں پر کفن باندھ کر میدانِ جہاد میں اُتر آئے۔ حضرت
شیخ الہند مولانا محمود حسنؒ، مولانا عزیر گلؒ اور مولانا حسین احمد مدنیؒ نے مالٹا میں سنّت
یُوسفی پر عمل کیا۔ ان ہی جانبازوں اور ان کے سرفروش ساتھیوں کے یقینِ محکم
اور عملِ پیہم نے برصغیر سے انگریزوں کو بوریا بستر سمیٹ کر نکلنے پر مجبور کر دیا۔
ان حقائق کی روشنی میں کون کہتا ہے کہ سید صاحبؒ کی تحریک ناکام رہی؟ —
شہیدوں کا لہو تو قوموں کی زندگی میں نئی لہر دوڑاتا ہے۔ اور شہداء کبھی نہیں مرتے
حضرت سید صاحبؒ زندگی میں بھی کامیاب رہے اور آخرت میں بھی شادکام
حضرت سید احمد شہیدؒ کے مکتوبات کا مجمُوعہ ان کے سلسلۂ عالیہ کے ایک مُرید
اخلاص سرشت سید انور حسین صاحب نفیس رقم کی سعی و کاوش سے منصّۂ شہود پر
جلوہ گر ہو رہا ہے۔ اس مجمُوعہ میں حضرت سید صاحبؒ کے مکتُوبات، نیابت نامے
اعلام نامے اور بعض دیگر مشاہیر کے خطوط بھی شامل ہیں، راقم الحرُوف کی ناقص رائے
میں حضرت سید احمد شہیدؒ کی تحریک اور مشن کو سمجھنے کے لیے اس مجمُوعہ مکاتیب کا
مطالعہ بے حد ضروری ہے۔ خدا تعالیٰ ناشرین کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

انھیں سید صاحب کے فیوض و برکات سے بہرہ یاب کرے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین

ننگ اسلاف

محمد اسلم

(استاذ شعبہ تاریخ، جامعہ پنجاب)

ندوۃ المصنفین لاہور

۱۰ ربیع الثانی ۱۳۹۵ھ

۲۳ اپریل ۱۹۷۵ء

پروفیسر محمد ایوب قادری

مقدمہ

برصغیر پاک و ہند میں مسلمانوں کی حکومت کم و بیش ایک ہزار سال رہی انھوں نے اس ملک کو نہ صرف سیاسی وحدت بخشی، بلکہ تہذیب و تمدن سے بھی آشنا کیا۔ نئی نئی بستیاں، قصبے، شہر اور تجارتی و علمی مراکز قائم کیے، صنعت و حرفت میں حیرت انگیز انقلاب برپا کیا چاہ، باغات، مساجد، مقابر اور شاندار عمارتیں تعمیر کیں۔ مدرسوں اور درسگاہوں کا ایک جال بچھا دیا اور علما و مشائخ نے مستحکم معاشرے کی تعمیر میں ایک اہم کردار ادا کیا۔ مسلمانوں کے ہزار سالہ دور حکومت سے اس ملک کو چار چاند لگ گئے۔ اگر مسلمانوں کا سیاسی اور فوجی نظام حکومت مستحکم نہ ہوتا تو وسط ایشیا کے وحشی منگول برصغیر کو تاخت و تاراج کر کے رکھ دیتے۔ یہ دھلی کے مستحکم مسلم مرکز کا احسان تھا کہ منگولوں کو ملتان ہی میں روک لیا جاتا تھا۔

مغلوں کے عہد حکومت میں اور بھی ترقی ہوئی، مگر ایک بنیادی پالیسی عہد اکبری میں ایسی وضع ہوئی کہ جس نے مسلم اقتدار کو ٹھیس پہنچائی۔ اکبر نے راجپوتوں کی سرپرستی کی، ان سے عہد رفاقت باندھا، ان کو ملکی و سیاسی معاملات میں یاد

زیادہ سے زیادہ حصّہ دیا۔ اور اپنی لامذہبی پالیسی سے اسلام کو سخت نقصان پہنچایا۔ مغلوں کے آخری دورِ حکومت میں اورنگ زیب عالمگیر کے انتقال کے بعد اس پالیسی کے نقصانات خاص طور سے ظاہر ہوئے۔ مرہٹوں، سکھوں اور جاٹوں نے سیاسی قوّت حاصل کرکے مغل حکومت کو کمزور سے کمزور تر کر دیا، صوبے خودسر اور آزاد ہونے لگے۔ بنگال میں علی وردی خاں اور اودھ میں برہان الملک نے آزاد حکومتیں قائم کرلیں۔ نظام الملک آصف جاہ نے دکن پر قبضہ کرلیا — دوآبے میں روہیلے ہاتھ پاؤں مارنے لگے۔

بنگال اور اودھ میں ایرانی امراء نے حکومتیں قائم کرلیں۔ آخر میں دہلی کی حکومت پر بھی ان کا اثر ہوگیا۔ بادشاہ کا دیوان وزارت صفدر جنگ اور شجاع الدولہ کو مل گیا، شاہ عالم بادشاہ انگریزوں کی مہربانی سے دہلی واپس آیا اور انگریزوں نے اپنے معتمد ایرانی نجف خاں کو اس کا سپہ سالار مقرر کیا۔ اس طرح ایرانیوں نے اپنے اثر و رسوخ کو خوب مستحکم کیا۔ اپنے افکار و نظریات کی خوب نشر و اشاعت کی۔ اکثریت کو زبون و خوار کیا اور حسبِ موقع جمہوری و اکثریتی مزاج کے خلاف مرہٹوں اور انگریزوں سے سازباز کی، لیکن یہ سازشیں بھی کام نہ آئیں اور انگریزوں نے ان کو بھی ختم کردیا۔ اس قافلے کی آخری نشانی واجد علی شاہ مٹیا برج (کلکتہ) میں فوت ہوا۔

جس زمانے میں مرہٹے اور سکھ ہاتھ پاؤں مار رہے تھے۔ اسی زمانے میں یورپی طاقتوں نے بھی ہندوستان پہنچ کر حکومت کے خواب دیکھنے شروع کردیئے۔ پرتگالی، ڈچ، فرانسیسی اور انگریزی طاقتوں نے تجارت کے بھیس

یں قسمت آزمائی شروع کر دی، اور آخر میں انگریز کامیاب ہوئے۔ وہ دیکھتے ہی دیکھتے تاجر سے تاجدار بن گئے۔ پہلے بمبئی اور مدراس پر ہاتھ صاف کیا اور اس کے بنگال کو ہڑپ کر گئے۔ ۱۷۵۷ء میں پلاسی کی جنگ نے ان کو ملک کا مالک بنا دیا ۱۷۶۵ء میں بادشاہ دہلی نے ان کو دیوانی کے حقوق بخش دیئے، جس سے ان کے اقتدار اعلیٰ کی قانونی حیثیت مضبوط ہو گئی۔ ۱۷۹۹ء میں ہمارے خدنگ آخریں سلطان ٹیپو کو جام شہادت پلا کر ریاست میسور کا خاتمہ کر دیا۔ اب انگریزوں کے لیے میدان صاف تھا۔ ۱۸۰۱ء میں نواب اودھ سے انھوں نے دوآبے اور روہیل کھنڈ کے علاقے ہتھیا لیے۔ ۱۸۰۳ء میں دارالسلطنت دہلی کے مالک بن بیٹھے اور بادشاہ دہلی شاہ عالم ثانی "ان کا پنشن خوار قرار پایا۔ ۱۸۱۸ء تک انھوں نے وسط ہند اور راجپوتانے کی ریاستوں پر اپنا اقتدار جما لیا۔ گویا پنجاب و سندھ کو چھوڑ کر سارا ملک انگریزوں کے زیر نگیں تھا۔ اب انگریز حاکم اور مسلمان محکوم تھے۔ انگریز نے مسلمانوں کو ہر طرح ذلیل و خوار کیا۔ اس زمانے میں ہندوؤں نے انگریزوں سے وفاداری دکھائی۔

نیز پنجاب میں مسلمان سکھوں کے مظالم کا بھی شکار ہو رہے تھے۔ سکھ ہندوؤں کی کوکھ سے پیدا ہوئے تھے، مگر اتفاق دیکھیے کہ جلد ہی انھوں نے مغل حکومت کے مقابلے میں حریف و باغی کی حیثیت اختیار کر لی اور آخر میں وہ مکمل طور سے ایک نیم فوجی تنظیم بن گئے۔ دہلی کی مرکزی حکومت کی کمزوری سے فائدہ اٹھا کر سکھوں کی مسلوں نے پنجاب میں ہاہاکار مچا دیا۔ مسلمان گورنر اور عاملوں کو گھیر گھیر کر بے دخل کیا۔ زمینداروں اور امراء کو تہ تیغ کیا اور عوام کا تو ذکر ہی کیا ہے۔ سکھ گردی میں

خون کی ارزانی کا یہ عالم تھا کہ سکھوں کی بھیڑ کی بھیڑ مسلم قصبات و دیہات کو لوٹتی جلاتی اور تہ تیغ کرتی تھی اور آہستہ آہستہ مختلف سکھ، مختلف علاقوں پر قابض ہوگئے۔ بعدازاں اُن کی مرکزی شخصیت رنجیت سنگھ کے رُوپ میں ظاہر ہوئی اس نے یہ بھی کسر پوری کر دی اور پورے پنجاب پر قابض ہوگیا۔ یہاں تک کہ اس کے اقتدار کا دائرہ پنجاب سے سرحد تک پہنچ گیا۔ پشاور اور اس کا علاقہ اس کے زیرِ نگیں آیا۔ آج بھی قلعہ جمرود کے ساتھ ہری سنگھ نلوہ کا نام ضرور لیا جاتا ہے۔ سکھوں نے کس طرح مسلم آبادیوں اور علاقوں کو فتح کیا۔ اس کی جھلک ایک سکھ مؤرخ کے قلم سے ملاحظہ ہو[1]

"افواج در حدود گرد و نواحی بہ تخریب معمورہ ہا و شکست و ریخت مقابر و مساجد و مزارات مسلمین برگماشت"۔

یہی مورخ آگے چل کر ذرا وضاحت سے لکھتا ہے:

"القصہ ایں قوم بسیار مملکت را ابتر ساخت ... فرارات و مقبرات مسلمین ویران می کردند، آتش بہ خانمان کساں می زدند و اسپاں در مسجد می بستند و بزغالہ ہا را در خانقاہ ہا می کشتند و مساجد است کہ نام نہادند و مسلمان را سوا ابقا ترک می گفتند، در ایں سال مسلم را "مسلہ" خطاب کردند و ملیچھ ہم نام نہادند۔

ایک تحقیقی مقالہ کے مؤلف لکھتے ہیں[2]

---

[1] چہار باغ پنجاب از گنیش داس وڈیرہ (مرتبہ پروفیسر کرپال سنگھ) سکھ ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، خالصہ کالج امرتسر ۱۹۶۵ء صفحہ ۱۱۹ و صفحہ ۱۲۶

[2] ایم جی ملک، جنرل آف دی ریسرچ سوسائٹی لاہور، اپریل ۱۹۷۴ء صفحہ ۸۵-۸۸-۹۳

"چند بنیادی مذہبی فرائض، مثلاً اذان و تکبیر پر پابندی عائد تھی۔ متعدد مساجد میں نماز پڑھنے کی آزادی نہ تھی۔ گائے کو ذبح کرنے کی بھی سخت مخالفت تھی۔ اس کی خلاف ورزی کرنیوالوں کو موت اور بھاری جرمانوں کی سزائیں دی جاتی تھیں:

" اکثر مساجد و مزارات؛ امرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے ساتھ بھی انتہائی غیر مناسب سلوک روا رکھا گیا اور متعدد مساجد کو مذہبی فرائض کی ادائیگی کے لیے بند کر کے بارود خانوں، ٹھاکر دارون شوالوں، دھرم سالوں اور سراؤں وغیرہ میں تبدیل کیا اور کئی ایک کو شہید کر دیا گیا، بادشاہی مسجد لاہور کو مختلف اوقات میں توپ خانہ، پلٹن و سوار فوج کی چھاؤنی اور مختلف افسروں کی رہائش گاہ کے طور پر استعمال کیا جاتا رہا۔ لاکھوں روپے کا آرائشی سامان اور پتھر کی سلیں اُتار لی گئیں اور حجروں میں بارود بھر دیا گیا۔ اس کے میناروں کی باقی ماندہ تین برجیاں بھی گرا دی گئیں۔ اس تباہ کاری سے یہ عظیم الشان اور کثیر لاگت سے تعمیر شدہ مسجد کھنڈر کی شکل اختیار کر گئی۔"

"یہی سلوک مسلمان بادشاہوں اور اُمرائے سلطنت اور بزرگانِ دین کے مقابر و مزارات سے بھی روا رکھا گیا۔ اس سے تقریباً دو ہزار مقابر متاثر ہوئے۔ اس کارروائی کی اہم وجوہات میں مذہبی تعصب اور قیمتی پتھروں کا لالچ، کارفرما تھے۔ رنجیت سنگھ کو دربار امرتسر اور

چند دیگر عمارات کے لیے سنگِ مرمر وغیرہ کی ضرورت تھی۔ جسے مسلمانوں کے مقابر و مزارات سے جو لاکھوں روپوں کے تصرف سے تیار ہوئے تھے اور جو فن و حسن و تعمیر کے نادر نمونوں میں شمار ہوتے تھے، نہایت بے دردی سے اکھاڑ کر پورا کیا گیا۔"

مسلمانوں کے محلے اور آبادیاں تاخت و تاراج کر دی گئیں۔[۱] اس زمانے میں پنجاب کے علاقے سے کثیر تعداد میں مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ بہت سے خاندان لکھنؤ، رام پور، دہلی، بریلی اور بدایوں میں جا کر آباد ہوئے، محمد اسلم پسروری (مؤلف فرحۃ الناظرین (لکھنؤ) قاضی نعمت اللہ خوش نویس (لکھنؤ) حکیم غلام حسین (رام پور)، مفتی شریف الدین (رام پور) شاہ درگاہی مجددی (رامپور) حضرۃ شاہ غلام علی مجددی (دہلی) وغیرہم چند نام بطور نمونہ مشتے از خروارے ہیں۔

بنگال و پنجاب کا یہ حال تھا اور بقیہ تمام ملک پر انگریزوں کی گرفت سخت سے سخت تر تھی۔ معیشت اور روزگار کے تمام دروازے مسلمانوں پر مسدود تھے ملازمتیں ان کے لیے ممنوع تھیں۔ مغربی علوم میں دسترس نہ ہونے کی وجہ سے وہ اس کے اہل بھی نہیں تھے۔ انگریز نے ان کی جاگیریں، زمینداریاں اور معافیاں ضبط کر لی تھیں، فارسی کی بجائے انگریزی عدالتی زبان قرار دی اور بعد ازاں دیوانی و فوجداری کا آئین بھی اپنا نافذ کر دیا۔ اس طرح عدالتوں سے بھی مسلمانوں کا اخراج ہو گیا۔ تجارت وصنعت پر تو ہندو پہلے ہی قابض تھا۔ اب مسلم عوام مفلوک الحالی اور مفلسی کی آخری حد وں

---

[۱] تفصیل کے لیے دیکھئے۔ لاہور سکھوں کے عہد میں: از: ڈاکٹر محمد عبد اللہ چغتائی لاہور ۱۹۶۴ء

کو پہنچنے لگے۔

مغل متاخرین کے زمانے میں حضرت شاہ ولی اللہؒ نے اصلاح و تنظیم کا ایک پروگرام جاری کیا۔ مسلم اُمراء کو دعوتِ فکر دی۔ عوام کو بیدار کیا۔ مسلم معاشرے کے مختلف طبقات کو جھنجوڑا۔ اور مسلمانوں میں ملّی و قومی بیداری کی ایک لہر پیدا کر دی۔ شاہ ولی اللہؒ کے بعد ان کے صاحبزادے حضرت شاہ عبدالعزیزؒ نے اس پیغام کو آگے بڑھایا اور رہنمائی کے فرائض انجام دیئے۔ شاہ عبدالعزیزؒ کے سامنے اقتدار کا خاتمہ ہوا۔ انگریزوں کے سیلاب نے دوآبہ، روہیل کھنڈ اور دہلی کا صفایا کیا۔ سکھوں نے مسلم آبادیوں کو تاخت و تاراج کیا۔ شاہ عبدالعزیزؒ دیکھ رہے تھے کہ اب برطانوی طاقت ملک کو ہڑپ کر چکی ہے۔ سکھ اور مرہٹے اس پر مستزاد ظلم ڈھا رہے تھے۔ اس سلسلے میں شاہ عبدالعزیزؒ اپنے عم محترم شاہ اہل اللہ کو لکھتے ہیں[5]:

"اللہ تعالےٰ سکھ اور مرہٹوں کو ہماری طرف سے مزہ چکھائے بہت بُرا مزہ۔ بہت جلد، بلا تاخیر و مہلت کے، اِن شریروں نے اللہ کی بہت سی مخلوق کو شہید کر ڈالا اور غریب گڈریوں تک اپنے ظلم و ستم سے ستایا۔ ہر سال یہ ہماری بستیوں اور شہروں پر چڑھائی کرتے ہیں اور ہم ہر صبح و شام حمد کرتے رہتے ہیں کہ آیا کوئی پناہ گزینوں کے لیے پناہ گاہ ہے اور آیا فریادی کے لیے کوئی فریاد رس ہے جس کے دل میں خوفِ خدا اور انصاف ہے۔

---

۵ فضائلِ صحابہؓ و اہلِ بیتؓ از شاہ عبدالعزیز دہلوی، پاک اکیڈیمی کراچی ۱۹۶۵ء، ص ۲۲۴-۲۴۵

اللہ تعالیٰ اس ملک سے ان کو ناپید فرمائے۔ یہ بدترین دشمن ہیں اور غولِ بیابانی ہیں۔ میں اپنا، ان لوگوں کا معاملہ خدا کے سپرد کرتا ہوں؛ اس امید پر کہ وہ ہماری حفاظت کرے گا۔

پھر معلوم ہوا کہ ملک تباہ و برباد ہو رہا ہے، ظالموں اور بدمعاشوں کے ہاتھ سے۔

آپ پر غالباً یہ مخفی نہ ہوگا کہ جو کچھ قومِ سکھ نے کیا ہے وہ نشانِ نحوست ہے۔

شاہ عبدالعزیزؒ اور دوسرے علماً ان حالات کا غائر نظر سے مطالعہ کر رہے تھے کہ نئے حالات میں مسلمانوں کی کیا حیثیت ہے۔ کل تک وہ مالک و مختار تھے اور آج محکوم و مغلوب، مغضوب و مردود ہیں۔

شاہ عبدالعزیزؒ نے اسی زمانے میں ہندوستان کو دارالحرب قرار دیا اور دہلی چھوڑنے پر آمادگی ظاہر کرنے لگے۔ شاہ صاحب، مولوی عبدالرحمن رامپوری (ف ۱۲۲۴ھ) کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

"آنچہ از سوئے اعتقادِ اغنیا و نوابانِ آندیار نوشتہ بودند فی الواقع کہ ہم چنیں شدہ می شود، حسبنا اللہ ونعم الوکیل، ولاحول ولا قوۃ الا باللہ العظیم، دریں ملک از روزے کہ غلبہ جاٹ و مرہٹہ رو دادہ، صورتِ اسلام کہ سابق بود اگرچہ خالی از معنی بود برہم خوردہ، انواع ایذا بجمیع مسلمین خصوصاً باہل علم و صلاح از طرف ایشاں می رسد، بنا براں قصد مصمم می شود کہ طرفے ہجرت باید کرد۔

و مجمع اہل اسلام در ملک ہندوستان غیر ازاں ملک بہ نظر می آید لیکن بجہت شنیدن، سوء اعتقاد مردم آں دیار دریں مقدمہ توقف می نمایم و چار و ناچار تا حال دار الحرب اقامت گزیدہ ایم اگر نوبت باضطرار رسید بے اختیار شدہ شاید ہماں طرف بریم و ایں اعتقادات فاسد اغنیاء آنجا را رفع مازیم لکن الہدایۃ والضلال بید اللہ تعالیٰ۔"

شاہ عبدالعزیزؒ کا فتویٰ دار الحرب ایک انقلابی قدم تھا۔ اس سے ملت اسلامیہ ہند میں حرارتِ عمل پیدا ہو گئی۔ اس فتوے نے مسلمانوں کو دعوتِ فکر و عمل دی۔ کہ نئی حکومت کے قیام کے بعد ان کی حیثیت کیا ہے، اُن کا مستقبل کیا ہے اور کھوئے ہوئے وقار و اقتدار کی بحالی کے کیا امکانات ہیں۔ اس فتوے کی خاطر خواہ اشاعت ہوئی یہاں تک کہ اس کی صدائے بازگشت پنجاب سمیت پورے ہندوستان میں سُنی گئی، علمائے پنجاب، سندھ، بنگال وغیرہ نے برصغیر کو دار الحرب قرار دے دیا۔ علمائے سندھ کے فتاویٰ مخطوطہ کی شکل میں ہمارے پاس ہیں[1]

مسلمانوں کی بیداری کیلئے اس فتوے نے خوب کام کیا۔ بعض فوجی چھاؤنیوں میں بغاوتیں

---

[1] " سندھ اور اس کے قرب و جوار کے جن شہروں میں ہم رہتے ہیں، ان میں فرنگی کافروں کا غلبہ ہو گیا ہے اور یہ بھی بلا شبہ دار الحرب ہو گئے ہیں۔" مخدوم غلام محمد تتوی

اب تو ملک سندھ کو دار الحرب کہنا چاہیئے اور جو تحریریں علمائے ہند کی نگر (ٹھٹھہ) میں موجود ہیں، اگر وہ دیکھیں تو ہرگز سندھ کو دار الاسلام

ہوئیں جس کے نتیجے میں ٹیپو سلطان کے بیٹوں کو بنگال بھیجا گیا۔ ۱۸۱۶ء میں بنارس اور بریلی میں ہنگامے ہوئے۔ ۱۸۱۶ء میں جب انگریزوں نے باشندگانِ بریلی در وہیل کھنڈ پر ہاؤس ٹیکس عائد کیا تو انھوں نے ٹیکس ادا کرنے سے انکار کر دیا اور اس کو جزیہ قرار دیا اور انگریزوں کے خلاف مفتی شہر مفتی محمد عوض نے جہاد کیا [1]

حضرۃ شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک اصلاح و تنظیم کا دائرہ بنگال تک وسیع تھا۔ ان کے تلامذہ و تصانیف کے ذریعے ان کے افکار و خیالات بنگال میں اشاعت پذیر تھے، جن کی صدائے بازگشت کلکتہ میں گونجنی ضروری تھی، کیونکہ کلکتہ انگریزی اقتدار کا صدر مقام تھا۔ بعض سیاسی اور انتظامی امور کی وجہ سے بھی دہلی اور کلکتہ میں خاص ربط و ضبط تھا۔ علمائے کلکتہ شاہ عبدالعزیزؒ سے یقیناً متاثر تھے، بلکہ انگریزی کمپنی کے بعض مسلم ملازمین بعض امور میں شاہ صاحب سے استعانت بھی چاہتے تھے، بلکہ ضروری سمجھتے تھے۔ ایک موقع پر مولوی رعایت علی نے شاہ صاحب سے درخواست کی کہ کسی عالم کو بحیثیت قاضی القضاۃ کلکتہ میں متعین کر دیا جائے۔ ان حالات کی روشنی میں یہ یقینی بات ہے کہ شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب کی اشاعت بنگال میں بھی ہوئی۔

مدرسہ عالیہ کے ایک نامور مدرس اور عالم مولانا محمد وجیہ نے ہندوستان کو دارالحرب سمجھا۔ اسی طرح دوسرے علما بھی شاہ عبدالعزیزؒ کے فتویٰ دارالحرب سے متفق ہوئے ہوں گے۔ اسی کا اثر تھا کہ مولوی حاجی شریعت اللہ کی تحریک جہاد بنگال

---

[1] تفصیل کے لیے دیکھیے، ہمارا مقالہ "مجاہد جلیل مفتی محمد عوض" (العلم کراچی)

میں برگ و بار لائی۔ حاجی شریعت اللہ کے ایک استاد بھی اسی نظریے کے حامی تھے کہ ہندوستان دار الحرب ہے۔ ۱۸۱۸ء میں حاجی شریعت اللہ نے اپنی تحریک کا آغاز کیا اور مسلم عوام کو ہندو زمینداروں اور انگریزوں کے پنجۂ جبر و استبداد سے نکالنے کی کوشش کی علی الاعلان جہاد کا اعلان کیا۔ انگریز اور ہندو زمیندار حاجی شریعت اللہ کی تحریک سے گھبرا اُٹھا۔ بالآخر حاجی شریعت اللہ نے ملّت کی راہ میں اپنی جان قربان کر دی اور ان کے بعد ان کے صاحبزادے حاجی محسن عرف دھوندو میاں نے اس تحریک کو جاری رکھا۔

یہی زمانہ ہے کہ سیّد احمد شہیدؒ ٹونک سے دہلی آتے ہیں اور شاہ عبدالعزیزؒ کی سرپرستی میں تحریکِ جہاد کے لیے دورے کرتے ہیں، عوام کو تیار کرتے ہیں۔ بیعت و ارشاد اور تذکیر و تبلیغ کا سلسلہ وسیع کرتے ہیں۔ اس کے بعد ایک بڑی جماعت کے ساتھ وُہ حج کے لیے جاتے ہیں۔ حج سے واپس آکر وُہ جہاد کی تیاری اور اعلان عام کرتے ہیں۔ تحریکِ جہاد پر روشنی ڈالتے ہوئے سیّد احمد شہیدؒ نے اپنے متعدد مکتوبات میں لکھا ہے کہ:

"محض لوجہ اللہ علم جہاد برافراشتیم از طلب مال و فعال و جاہ و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست خلیستیم و ہرگز طالب غیرِ حق نیستیم، مائیم ہرچند عاجز و خاکسار ذرہ بے مقدار اما بلاشک بمحبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیرِ حق، بالکل دست بردار۔ نہ باکسے از امرائے مسلمین منازعہ دارم نہ بایکے از رؤسائے بعض ضمن مخالفہ باکفار لیام مقابلہ دارم نہ با مدعیان اسلام، نہ باد از مویان بلکہ

باسائر کفر خویاں مقابلہ خواہم نہ باکلمہ گویان اسلام و اسلام جویاں،
این معنی معلوم ہر خاص و عام است (ص۹ ل)[1]

ایک اور خط میں لکھتے ہیں۔

" انچہ داعیہ جہاد و عزم ازالۂ کفر و فساد کہ در خاطر فقیر ریختہ
اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب و مال و عزت و جاہ و حشمت و امارت و
سلطنت و نام و نشان و نزع براخوان و افزان ہرگز ہرگز ممزوج و مخلوط
نیست و انچہ دعوت مسلمین و ترغیب معرضین بسوئے اقامت ایں
رکن رکین از فقیر صادر می گردد بجز ہدایت ایشاں بسوئے رضامندی
حضرت رب العلمین و اتباع سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰت و التسلیم
ہیچ غرضے از اغراض خسیسۂ دنیا دیہ درمیان نہ " (ص۱۳ الف)

شعائر اسلامی کی بے حرمتی، مسلمانوں کی زبوں حالی، کفار کا غلبہ اور مسلمانوں کی آبادیوں کا کفار و مشرکین کے قبضہ و تصرف ہونے کی وجہ سے یہ تحریک جہاد برپا کی گئی۔ ان امور کی طرف اکثر خطوط میں اشارہ کیا گیا ہے۔

" اقامت جہاد و ازالۂ بغی و فساد در ہر زمان و ہر مکان از اہم احکام
حضرت رب العباد ست خصوصاً دریں جنود زمان کہ وقت شورش
اہل کفر و طغیان بحدے رسیدہ بود کہ تخریب شعائر دین و افساد حکومت
سلاطین از دست کفرۂ متمردین و نجات مفسرین بوقوع آمدہ و ایں فتنہ

---

[1] یہ صفحات سی کتاب کے ہیں۔

عظیم تمام بلاد ہند وسند وخراسان را فرا گرفتہ۔ (ص۱۸)

" بلاد ہندوستان از شیوع آثار اہل کفر وطغیان، مملو ومشحون گردید. ایں جانب از وطن مالوف خود برخاستہ بہ نیت ہجرت و جہاد بسمت خراسان متوجہ شد۔ (ص۱۸ الف)

" تمام ایں معرکہ پیرائی وعربدہ آرائی غیر از اعلائے کلمۂ رب العلمین و احیائے سنت سید المرسلین واستیصال کفرۂ متمردین واستخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزے دیگر مقصود نیست.

(ص۱۹ و ص۲۹ ا)

سید احمد شہیدؒ کے خطوط کے ان اقتباسات کی روشنی میں ان کے عزائم و مقاصد بالکل واضح ہیں کہ وہ کیا چاہتے تھے. سید احمد شہیدؒ اور ان کے رفقا بالوہ اور سندھ سے ہوتے ہوئے کابل پہنچے اور وہاں سے پشاور اور سرحدی علاقے میں آئے۔ فوجی اعتبار سے بھی یہ علاقہ مناسب تھا اور پھر اس علاقے کے جنگ جو قبائلیوں کی کمک بھی موجود ہے. اس علاقے سے ملے ہوئے مسلم ممالک تھے. بلخ و بخارا اور کابل و ہرات کے امرا سے رابطہ اور حصول امداد و کمک کے امکانات تھے، پہلا نشانہ سکھ تھے اور اس کے بعد انگریزوں سے نبٹنا تھا. شروع میں سکھوں سے سخت مشکلات پیش آئیں مگر ملت کا نصیبہ سویا ہوا تھا. گردش کے دن ابھی باقی تھے کہ حالات نے ناسازگاری دکھائی۔ اپنوں نے غیروں کا ساتھ دیا. نتیجہ ظاہر تھا کہ ۲۴ ذی قعدہ ۱۲۴۶ھ (۶ مئی ۱۸۳۱ء) کو سید احمد شہید و شاہ اسمٰعیل نے میدان بالاکوٹ میں جام شہادت نوش کیا۔ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

یہاں ایک خاص بات کی طرف توجہ دلانا مقصود ہے کہ جس وقت سید احمد شہید اور ان کی جماعت مجاہدین مغربی سرحد پر سکھوں سے برسرِ پیکار تھی۔ اس زمانے میں سید احمد شہید کے خلیفہ اور تربیت یافتہ تیتو میر (نثار علی) ملک کی مشرقی سرحد بنگال میں انگریزوں سے برسرِ پیکار تھے۔ یہ اتفاقی امر نہیں ہے، بلکہ ان دونوں محاذوں میں ایک رابطہ ہے اور ایک طے شدہ پالیسی کے تحت یہ کام ہوا ہے۔ تیتو میر نے نومبر ۱۸۳۱ء میں انگریزوں اور ہندو زمینداروں کے گٹھ بندھن کے نتیجے میں جامِ شہادت نوش کیا۔

اس سانحہ کے بعد بھی قافلہ مجاہدین کی خاکستر میں ایک چنگاری سلگتی رہی کہ جس نے وقتاً فوقتاً برطانوی خرمنِ اقتدار کو جلانے کا کام کیا۔ اس تحریک کے باقی ماندہ حضرات بنگال، بہار، یوپی، دہلی، مدراس، بمبئی اور پنجاب میں اپنا کام کرتے رہے۔ یاغستان (چمرکنڈ) میں انھوں نے اپنا مرکز قائم کر رکھا تھا، جہاں مجاہدین کو اندرونِ ملک سے ہر قسم کی مدد پہنچتی رہتی تھی اور علمائے صادق پور مولانا ولایت علی اور عنایت علی اور یحییٰ علی وغیرہ قیادت کے فرائض انجام دیتے تھے۔ جنگ امبیلا ۱۸۶۴ء میں مجاہدین کی کامیابی کو دیکھ کر انگریز گھبرا گیا۔ اس نے مجاہدین پر ناقابلِ برداشت مظالم ڈھائے۔ پھانسی، حبس دوام بعبور دریائے شور، املاک و جائداد کی ضبطی اور قید و بند کی سخت سے سخت سزائیں دیں۔ ۱۸۶۴ء (مقدمہ انبالہ) ۱۸۶۵ء (پٹنہ) ۱۸۷۰ء (مالدہ) ۱۸۷۱ء (پٹنہ بار دوم) میں بہت سے علما، تجار اور مبلغین پر بغاوت اور سازش کے مقدمات چلائے گئے اور ان سے سخت سے سخت انتقام لیا گیا انگریز نے مجاہدین ـــــــــ کی سرگرمیوں کے سلسلے میں تمام صوبائی حکومتوں سے

رپورٹیں طلب کیں، کیونکہ مجاہدین کی سرگرمیاں شمالی ہند سے مدراس اور بمبئی تک پہنچ چکی تھیں۔ ڈبلیو، ڈبلیو ہنٹر (W.W HUNTER) ٹی۔ای راونشا (T.E. RAVENSHAW) سڈنی کاٹن (SYDNEY COTTON) جیمس اوکنلے (GAMES O'KENELY) ٹیلر (TYLER) انگریز مصنفین اور مؤرخین نے تحریکِ جہاد اور مجاہدین ——— پر تفصیلی و تحقیقی کتابیں اور مقالات لکھے۔ تاکہ حکومت ان کی سرگرمیوں سے کما حقہٗ آگاہ ہو سکے۔ حکومت نے بھی ان کو ——— اپنے لیے خطرناک سمجھا اور پھر ظلم و تشدد اور ترغیب و تحریض کی پالیسی وضع کی۔

تحریکِ مجاہدین کے لٹریچر سے عموماً اور ان خطوط سے خصوصاً یہ بات بالکل واضح ہے کہ سید احمد شہیدؒ کی تحریک کا مقصد مسلمانوں کے اقتدار کی بحالی تھی پہلے سکھوں کا خاتمہ کرنا تھا اور اس کے بعد انگریزوں سے نبٹنا تھا۔ اس سلسلے میں کسی شک و شبہ کی گنجائش نہیں ہے۔ چند اقتباسات ملاحظہ ہوں۔

"از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت ایں ممالک بریں منوال گردیدہ کہ نصارائے نکوہیدہ خصال و مشرکین بد مآل براکثر بلاد ہندوستان از لبِ دریائے اباسین تا ساحل شور کہ تخمیناً ششماہہ باشد تسلط یافتند و دوام تشکیک و تزویر بنا بر اضحال دین رب جبیر یافتند آں اقطار را بظلمات کفر و ظلم مشحون گردانیدند و عزت روسائے کبار را بانواع تکالیف رنجانیدند و بہ مساجد و معابد اہلِ اسلام دست تعدی رسانیدند و در مقدمات ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را برباد دادہ و آئین کفر را

بنیاد نہادہ بالجملہ درآں بلاد و امصار و اضلاع و اقطار رسوم کفر مقہور گردیدہ و شعائر اسلام مستور و رایات ظلم منصوب شدہ و اعلام عدل منکوب، حق پرستی مفقود گشتہ، و ہوا پرستی "
(صد ۲۵ ۔ صد ۲۵ ب)

ایک اور خط میں لکھتے ہیں:

" بنائے علیہ احوال نکبت مآل تجبر کفرۂ فرنگ و تعدی مشرکین ہند بسمع مبارک رسانیدہ باشد تا غیرت ایمانی کہ موروث از اسلاف کرام است بجوش آید و اساس اہل کفر و ضلال را از پا بر اندازد و جمعیۂ جنود ابلیس لعین را برہم زند و رونق بازار اہل کفر و شرک بشکند۔
(صد ۲۷ الف)

چند اور اقتباس ملاحظہ ہوں:

" کفار فرنگ کہ بہ تسلط یافتہ اند نہایت نہایت تجربہ کار و ہوشیار اند وحید نوساز و مکار" (صد ۲۸)

" کفرہ ہند و فرنگ بالفعل برآں (ہندوستان) مسلط گردیدہ پس استخلاص بلاد مذکورہ از دست آنہا بر ذمہ جماہیر اہل اسلام عموماً و مشاہیر حکام خصوصاً واجب۔" (صد ۲۸ ۔ الف)

مجاہدین کی قلت اسباب و ذرائع اور سکھوں اور انگریزوں کے وسیع وسائل زیر بحث آتے تھے اور لوگوں کے ذہن میں یہ بھی تھا کہ اس قلیل جماعت و سامان سے لاہور و کلکتہ کیسے فتح ہو سکتا ہے۔ اس اعتراض کے سلسلے میں لکھا گیا ہے:

" این قدر شوکت البتہ متحقق است کہ مماثل شوکت ناظمان چھچھ ہزارہ و پکھلی می تواند شد اگرچہ مماثل رنجیت سنگھ و کمپنی نباشد وکدام کس بایشان خبر دادہ کہ جناب امام ہمام سید احمد شہیدؒ بہمین جمعیت قلیلہ عزم لاہور و کلکتہ می دارند بلکہ شب و روز در ازدیاد جمعیت و دوزی شوکت ایشان مساعی بلیغہ بجا می آرند و عروج شوکت اسلامیہ تدریجاً امید می دارند و این امر اصلاً مستبعد الوقوع نیست بلکہ در انقلاب ملل و دول ہمین سنّت الٰہیہ جاری است کہ ضعیفے از ضعفاء احاد الناس مثل نادرشاہ وغیرہ سر می آرد و آہستہ آہستہ اجتماع از رفقاء بہم می رسند و قوّتے و شوکتے تدریجاً بدست می آرد " (ص۶)

" این فقیر با چندے از بندگان رب قدیر در حوالی پشاور بخدمت گزاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است و ثمرہ این مساعیٔ جمیلہ از درگاہ واہب العطایا ما حصل بر رائے سامی روشن و مبرہن است کہ بیگانگان بعید الوطن، ملوک زمین و زمن گردیدہ اند و تاجران متاع فروش بپایۂ سلطنت رسیدہ، امارت امرائے کبار و ریاست روسائے عالی مقدار بربا نمودہ اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل بودہ و چون اہل ریاست و سیاست در زاویۂ خمول نشستہ اند ناچار چندے از اہل فقر و مسکنت کمر ہمت لبستہ این جماعہ ضعفاء محض بنا بر خدمت دین رب العالمین برخیستند، ہرگز ہرگز از دنیا داران جاہ طلب نیستند

محض بنا بر خدمت دین رب ذوالجلال برخاستہ اند نہ بنا بر طمع مال و منال، وقتیکہ میدان ہندوستان از بیگانگان دشمنان خالی کردیدہ و تیر سعی ایشاں بر ہدف مراد رسید، آئندہ مناسب (مناصب؟) ریاست و سیاست بطالبین آں مسلم باد"

(ص۷۹-۹۰، ل)

اس سلسلے میں ایک اقتباس اور ملاحظہ ہو!

"اکثر بلاد ہندوستان بدست بیگانگاں افتادہ و ایشاں ہر جا بنیاد آئین جور و ظلم نہادہ، ریاست روسائے ہندوستان برباد رفتہ کسے تاب مقاربت ایشاں نمی دارد، بلکہ ہر کس ایشاں را بجائے آقائے خود می شارد و چوں روسائے کبار از مقابلہ ایشاں نشستند لاچار چندے از ضعفائے بے مقدار کمر ہمت بستند، پس دریں صورت روسائے عالی مقدار لازم، چنانچہ بر مسند ریاست سالہا سال متمکن ماندہ اند بالفعل ذر اعانت ضعفائے مذکورین مساعی بلیغہ بجا آرند"

(ص۸)

ان خطوط میں واضح طور سے تشریح کی گئی ہے کہ کفار فرنگ، نصاریٰ نکوہیدہ خصال بیگانگان بعیدالوطن اور تاجران متاع فروش سے ہمیں وطن کو آزاد کرانا ہے۔ کیا ان تصریحات کی روشنی میں کوئی باور کر سکتا ہے کہ تحریک جہاد کا مقصد صرف سکھوں سے نبرد آزمائی تھا۔ بلکہ مجاہدین کا مقصود اصلی کفار فرنگ و نصاریٰ سے تھے۔

انگریز کے ظلم و جور اور شدت و استبداد کی وجہ سے تحریکِ مجاہدین کی صحیح تاریخ منصۂ شہود پر نہ آسکی۔ اگرچہ یہ حقیقت ہے کہ سید احمد شہیدؒ کے رفقاء نے اس زمانے میں کئی قابلِ قدر کتابیں، منظورۃ السعداء، وقائع احمدی، منظومات، نیز دیگر مکتوبات و تحریرات مرتب کر لیے تھے، جو اس تحریک کے بنیادی مآخذ ہیں۔

انگریزوں کے خوفناک مظالم کی وجہ سے اوّلین دور میں اس تحریک سے متعلق جو مواد شائع ہوا۔ اس میں مصلحتِ وقت کی وجہ سے کچھ باتیں استعارات و کنایات کے طور پر لکھی گئیں اور کہیں خوارق و کرامات کا انداز پیدا ہو گیا خوف و ابتلاء کا یہ عالم تھا کہ بعض تحریریں تحریف کی حدود میں داخل ہو گئیں، مگر حقیقت تو لاکھ پردوں میں عیاں ہو جاتی ہیں ؎

من انداز قدت را می شناسم

بعض ان حضرات نے جو تحریکِ جہاد سے متفق نہیں تھے۔ اپنے انداز پر واقعات کی تعبیر و توجیہ کی، جس سے حقیقت کا چہرہ ہی مسخ ہو کر رہ گیا، مگر حقائق پسند طبیعتیں صحیح حالات و واقعات کا پتہ لگا لیتی ہیں، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ مولانا ابوالحسن علی ندوی اور مولانا مسعود عالم ندوی نے سیرت سید احمد شہید اور ہندوستان کی پہلی اسلامی تحریک لکھ کر صحیح انداز میں کام کا آغاز کیا۔ مولانا غلام رسول مہر اور مولانا سید محمد میاں صاحب وغیرہ نے اس کام کو اور وسعت دی۔

ضرورت اس امر کی تھی کہ تحریکِ مجاہدین کے اصل مآخذ کو طبع و شائع کر کے وقفِ عام کیا جائے، خدا کا شکر ہے کہ اس کام کا آغاز بھی ہو گیا اور مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ لاہور نے سید احمد شہیدؒ کے خطوط، احکام و فرامین، خطبات اور بعض نہایت

اہم اور ضروری تحریریں "مکاتیب و تحریرات سید احمد شہیدؒ" کے نام سے شائع کی ہیں۔

تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ اہم دستاویز ہے۔ اس سے تحریک کا مقصد اور عمل و رخ متعین ہوتا ہے۔ اس میں ۵ خطبات ہیں۔ سید احمد شہیدؒ، شاہ اسمٰعیل شہیدؒ کے خطوط کے علاوہ بعض حکّام، امرا، علما اور مشاہیر کے بھی خطوط سید احمد شہیدؒ کے نام شامل ہیں، سب سے اہم چیز وہ اعلام نامے ہیں، جو سید احمد شہیدؒ کی طرف سے لکھے گئے ہیں، اسی طرح جب بعض علاقوں پر مجاہدین کا قبضہ و غلبہ ہو گیا ہے اور وہاں جو حاکم اور قاضی مقرر کئے گئے، ان کے نام جو ہدایات و احکام جاری ہوئے ہیں، وہ بھی موجود ہیں۔ اس طرح ان مکاتیب و تحریرات سے تحریکِ مجاہدین کی صحیح نوعیت سمجھنے میں بڑی مدد ملتی ہے۔

یہ نسخہ ۱۳۰۱ھ میں کتابت کیا گیا ہے۔ مکتبہ رشیدیہ لمیٹڈ کی یہ بڑی تاریخی اور علمی دیانت داری ہے کہ انھوں نے اس نسخے کا عکس شائع کر دیا ہے تاکہ یہ متن شکوک و شبہات سے بالاتر ہے اور محققین و نقاد آئندہ اس پر کام کر سکیں۔ حقیقت یہ ہے کہ تحریکِ مجاہدین کے سلسلے میں یہ کتاب معلومات کا ایک نادر اور بیش بہا ذخیرہ ہے۔

محمد ایوب قادری

فہرس

خدمت وی و اجراء احکام شرع مبین اصدار فرمایند وکسی از مسلمین خواہ رئیس باشد
خواہ ضعیف امر آنجناب را رد نماید و بر مخالفت ایشان مستعد شود، حتی کہ بنا بر او
حسم آنجناب بر قتل و قتال و جنگ جدال آمادہ گردد. درین صورت حکم شرع شریف را معدمہ
مخالفت مذکور و رفیقان او چیست بینوا و توجروا!

جواب استفتار	۶۷ ب	۱۲۴
عہدنامہ. کلمات بیعت امامت	۶۸ ب	۱۳۶
منشور. مقبول بارگاہ رب قدیر مولانا سید امیر ساکن قریہ کوٹھہ ضلع اتمان زئی را بمنصب قضا در موضع پنجتار مشرف گردانیدند. ۱۵ شعبان ۱۲۴۴ھ	۶۹ ب	۱۳۸
فضیلت مآب ملا معین الدین ساکن قریہ ٹوپی متعلقہ ضلع صدر را بمنصب قضا در دیہات متعلقہ فیض اللہ خان مشرف گردانیدند		
فضیلت مآب مولا جلندر اخوندزادہ بتاریخ دوازدہم ماہ شوال ساکن قریہ سرابا در اضلاع بنیر مشرف منصب قضا گشتند.		
بتاریخ ۱۴ رمضان ۱۲۴۴ھ فضیلت مآب ملا صفی اللہ اخوندزادہ ساکن قریہ شیوہ ضلع خیل را بمنصب قضا در قبیلہ عمر خیل مشرف گردانیدند		
بتاریخ ۵ ماہ شوال ۱۲۴۴ھ فضیلت مآب ملا معین الدین ساکن قریہ ٹوپی متعلقہ ضلع صدر را بمنصب قضا در دیہات متعلقہ فیض اللہ خان مشرف گردانیدند.		
ذکر سرگزشت حضرت امام ہمام درین ایام برین نمط است کہ چون از جنگ اشغر مراجعت فرمودہ در مقام لوات رسیدند چنان فکر فرمودند کہ قیام جہاد علی اکمل وجوہ کہ باعث نزول تائید آسمانی باشد.	۶۹ ب	۱۳۸
مکتوب گرامی حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیلؒ بنام نواب وزیرالدولہ (والی ٹونک)	۷۳ ا	۱۴۵
مکتوب گرامی حضرت مولانا شاہ محمد اسمٰعیلؒ بنام میر شاد علی	۷۴ ا	۱۴۷
مکتوب بزبان عربی من عبداللہ المنتھض درفی تاریخ الرہ من ذی الحجۃ ۱۲۴۴ھ	۷۷ ب	۱۵۴
" " تحریر بتاریخ دہم ماہ ربیع الثانی (۱۲۴۴ھ)	۷۷ ب	۱۵۴
نقل خط شاہزادہ کامران (ہرات) مورخہ ۲۷ ربیع الثانی ۱۲۴۴ھ	۷۸ ب	۱۵۶
مکتوب امیرالمؤمنین سید احمد بنام راجہ ہندو رائی	۷۹ ا	۱۵۷

عبدالملک اخوندزادہ و مولانا حافظ مراد اخوندزادہ و مولانا غلام حبیب اخوندزادہ و مولانا قاضی سعدالدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبداللہ اخوندزادہ و مولانا محمد حسن اخوندزادہ و مولانا حافظ احمد اخوندزادہ و جمیع علمائے بلدۂ پشاور سلمہم اللہ تعالیٰ		
تحریر: ۱۹ ربیع الثانی ۱۲۴۵ ہجری		
مکتوب گرامی بنام علماء مذکور بتاریخ ۱۰ ربیع الاول ۱۲۴۵ھ	۱۱۸ ب	۲۳۶
مکتوب گرامی بنام اخلاص نشانان بوباور اڈھیرا و ساکنان موضع بانڈی ڈالری بتاریخ ۱۰ شوال ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ و	۲۳۹
امان نامہ باسم ملا فضل اخوندزادہ پسر محمد زبیر بتاریخ ۵ ذی قعدہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ ب	۲۴۰
امان نامہ بسردار جہانگیر خان ساکن تربیلا " " "	"	"
امان نامہ بنام محمد غریب اللہ ساکن ضلع تنول ۰ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سید شاہ حسین، ۸ ذیقعدہ ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام ہیبت ساکن کرپلی ۹ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام زید اللہ و کالو ساکنان موضع میرا ۱۱ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ بنام سوہبا و تلسی و کنکو و سوہناں معہ پسران ۱۱ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	"	"
امان نامہ برائے سلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میاں مصری ۱۵ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	"	"
اعلامنامہ: بجمیع مخلصین خیرخواہان دین سید المرسلین درباب پائندہ خان ۲۹ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	۱۲۰ ب	۲۴۰
اقرار صحیح از طرف پائندہ خان تحریر ۲۹ ذیقعد ۱۲۴۵ھ	۱۲۱ و	۲۴۱
اعلامنامہ خدمت افتا بموضع نہنڈہ کوہی بملا احمد اخوندزادہ بتاریخ ۱۶ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ مقرر نمودہ شد	۱۲۱ و	۲۴۱
اعلامنامہ: میر محمد اخوندزادہ و محمد اخوندزادہ را منصب مفوض نمودند ۱۴ ذی الحجہ ۱۲۴۵ھ	۱۲۱ و	۲۴۱
خلاصہ اقرارنامہ جہانگیر خان یازخیل و داراشاہ تیموخیل و حیات یازخیل و رستم غلام خیل و اعظم جوزخیل ساکنان موضع کوٹھہ (غرہ محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)	۱۲۱ و	۲۴۲
خلاصہ اعلانامہ بنام خدابخش خان ساکن سرائے صالح (پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ھ)	۱۲۱ ب	۲۴۲

فصل فی الدعوۃ والظلمۃ

فہرست اعلام

ح

\- - - - - -

خ

ز

س

ش

ص

ط

ظ

ع

غ

ف

ق

ی

مکتوبات مولوی

رب یسر بسم اللہ الرحمن الرحیم وتمم بالخیر

خطبۃ الجمعۃ

الحمد للہ علی الذات عظیم الصفات سمی السمات کبیر الشان جلیل القدر رفیع الذکر مطاع الامر جلی البرہان فخیم الاسم عزیز العلم وسیع الحلم کثیر الغفران جمیل الثناء جزیل العطاء مجیب الدعاء عمیم الاحسان شدید العقاب الیم العذاب سریع الحساب عزیز السلطان واشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ فی الخلق والامر واشہد ان سیدنا ومولانا محمداً عبدہ ورسولہ المبعوث الی الاسود والاحمر المنعوت بشرح الصدر ورفع الذکر اللہم صل وسلم علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد کما صلیت وسلمت علی سیدنا ابراہیم وعلی آل سیدنا ابراہیم انک حمید مجید اما بعد فیا ایہا الناس وحدوا اللہ فان التوحید اساس الحسنات ورأس العبادات واعبدوا اللہ فان العبادۃ دافعۃ للسیئات وناہیۃ عن المنکرات وعلیکم بالسنۃ فان السنۃ تہدی الی الاطاعۃ ومن اطاع اللہ ورسولہ فقد رشد واہتدی وایاکم والبدعۃ فان البدعۃ تہدی الی المعصیۃ ومن عصی اللہ ورسولہ فقد ضل وغوی وعلیکم بالصدق فان الصدق ینجی والکذب یہلک وعلیکم بالاحسان فان اللہ یحب المحسنین وعلیکم بمراقبۃ اللہ فلا تکونوا من الغافلین ولا تحبوا الدنیا فتکونوا من الخاسرین ولا تقنطوا من رحمۃ اللہ فانہ ارحم الراحمین قال اللہ تعالیٰ واذا قریٔ القرآن فاستمعوا لہ وانصتوا لعلکم ترحمون اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم اعلموا انما الحیوۃ الدنیا لعب ولہو وزینۃ وتفاخر بینکم وتکاثر فی الاموال والاولاد کمثل غیث اعجب الکفار نباتہ ثم

يهيج فتراه مصفراً ثم يكون حطاماً وفي الآخرة عذاب شديد ومغفرة من الله ورضوان وما الحيوة
الدنيا الا متاع الغرور سابقوا الى مغفرة من ربكم وجنة عرضها كعرض السماء والارض اعدت للذين
آمنوا بالله ورسله ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء والله ذو الفضل العظيم بارك الله لنا ولكم في
القرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد كريم ملك بر رؤف رحيم
خطبه ثانيه الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ بالله من
شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهدي الله فلا مضل له ومن يضلله فلا هادي له واشهد
ان لا اله الا الله وحده لا شريك له واشهد ان محمداً عبده ورسوله صلى الله عليه وعلى آله واصحابه
وسلم اما بعد فان اصدق الحديث كتاب الله واوثق العرى كلمة التقوى وخير الملل ملة ابراهيم
عليه السلام وخير السنن سنة محمد صلى الله عليه وسلم واشرف الحديث ذكر الله واحسن القصص
هذا القرآن وخير الامور عوازمها وشر الامور محدثاتها ومن الناس من لا يأتي الصلوة الا دبراً
ومنهم من لا يذكر الله الا هجراً واعظم الخطايا اللسان الكذوب وخير الغنى غنى النفس وخير
الزاد التقوى وخير ما وقر في القلوب اليقين والارتياب من الكفر والنياحة من عمل الجاهلية
والغلول من جثاء جهنم والكنز كي من النار والشعر من مزامير ابليس والخمر جماع الاثم والنساء
حبالة الشيطان والشباب شعبة من الجنون وشر المكاسب الربوا وشر المآكل مال اليتيم والسعيد
من وعظ بغيره والشقي من شقي في بطن امه وانما يصير احدكم الى موضع اربعة اذرع وملاك الامر
خواتمه وسباب المؤمن فسوق وقتاله كفر واكل لحمه من معصية الله وحرمة ماله كحرمة دمه ومن
يتأل على الله يكذبه ومن يكظم الغيظ يأجره الله ومن يصبر على الرزية يعوضه الله ومن يستعف يعفه الله
قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارحم امتي بامتي ابو بكر واشدهم في امر الله عمر واحياهم عثمان و
اقضاهم علي وسيدا شباب اهل الجنة الحسن والحسين وسيدة نساء اهل الجنة فاطمة وسيد الشهداء حمزة

اللهم اغفر للعباس وولده مغفرة ظاهرة وباطنة لا تغادر ذنباً وخير القرون قرني ثم الذين
يلونهم ثم الذين يلونهم الله الله في اصحابي لا تتخذوهم غرضاً من بعدي فمن احبهم فبحبي احبهم
ومن ابغضهم فببغضي ابغضهم والسلطان ظل الله من اكرمه اكرمه الله اهانه الله اللهم
ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجوه المجاهدين
بقهر اعدائه اللهم انصر من نصر دين محمد واخذل من خذل دين محمد اللهم اغفر لجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات برحمتك يا ارحم الراحمين عباد الله رحمكم الله ان الله يأمر
بالعدل والاحسان وايتاء ذي القربى وينهى عن الفحشاء والمنكر والبغي يعظكم لعلكم تذكرون
اذكروا الله العلي العظيم ولذكر الله تعالى اعلى واولى واجل واكبر   ايضاً خطبه ثانی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذي خلق السموات والارض وجعل الظلمات والنور ثم الذين كفروا بربهم يعدلون
هو الذي خلقكم من طين ثم قضى اجلاً واجل مسمى عنده ثم انتم تمترون وهو الله في السموات
في الارض يعلم سركم وجهركم ويعلم ما تكسبون وعنده مفاتح الغيب لا يعلمها الا هو ويعلم ما في البر
والبحر وما تسقط من ورقة الا يعلمها ولا حبة في ظلمات الارض ولا رطب ولا يابس الا في كتاب مبين
بديع السموات والارض انى يكون له ولد ولم تكن له صاحبة وخلق كل شيء وهو بكل شيء عليم ذلكم
الله ربكم لا اله الا هو خالق كل شيء فاعبدوه وهو على كل شيء وكيل لا تدركه الابصار وهو يدرك
الابصار وهو اللطيف الخبير واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له فالق الحب والنوى يخرج
الحي من الميت ومخرج الميت من الحي ذلكم الله فانى تؤفكون واشهد ان محمداً عبده ورسوله
الذي امره ربه ان يقول اني وجهت وجهي للذي فطر السموات والارض حنيفاً وما انا من المشركين

اللهم صل

اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد
فيا ايها الناس اتقوا ربكم الذي يتوفكم بالليل ويعلم ما جرحتم بالنهار ثم يبعثكم فيه ليقضى اجل
مسمى ثم اليه مرجعكم ثم ينبئكم بما كنتم تعملون ومن ينجيكم من ظلمات البر والبحر تدعونه تضرعا وخفية لئن
انجانا من هذه لنكونن من الشاكرين الله ينجيكم منها ومن كل كرب ثم انتم تشركون وهو الذي خلق
السموات والارض بالحق ويوم يقول كن فيكون قوله الحق وله الملك يوم ينفخ في الصور عالم الغيب والشهادة
وهو الحكيم الخبير اعوذ بالله من الشيطان الرجيم قل لمن ما في السموات والارض قل لله كتب على نفسه
الرحمة ليجمعنكم الى يوم القيمة لاريب فيه الذين خسروا انفسهم فهم لا يؤمنون وله ما سكن في الليل والنهار
وهو السميع العليم قل اغير الله اتخذ وليا فاطر السموات والارض وهو يطعم ولا يطعم قل اني امرت ان اكون
اول من اسلم ولا تكونن من المشركين قل اني اخاف ان عصيت ربي عذاب يوم عظيم من يصرف عنه يومئذ
فقد رحمه وذلك الفوز المبين وان يمسسك الله بضر فلا كاشف له الا هو وان يمسسك بخير فهو
على كل شيء قدير وهو القاهر فوق عباده وهو الحكيم الخبير قل اي شيء اكبر شهادة قل الله شهيد بيني وبينكم
واوحي الي هذا القرآن لانذركم به ومن بلغ ائنكم لتشهدون ان مع الله آلهة اخرى قل لا اشهد قل انما
هو اله واحد وانني بريء مما تشركون تاليه الحمد لله الذي لم يتخذ ولدا ولم يكن له شريك في
الملك ولم يكن له ولي من الذل وكبره تكبيرا واشهد ان لا اله الا الله الذي تسبح له السموات السبع
والارض ومن فيهن وان من شيء الا يسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبيحهم انه كان حليما غفورا واشهد
ان محمدا عبده ورسوله الذي قيل له عسى ان يبعثك ربك مقاما محمودا اللهم صل على محمد وعلى آل محمد
وبارك وسلم اما بعد فيا عباد الله لا تدع مع الله الها آخر فتقعد مذموما مخذولا لو كان معه آلهة
كما يقولون اذا لابتغوا الى ذي العرش سبيلا سبحانه وتعالى عما يقولون علوا كبيرا اعوذ بالله من
الشيطان الرجيم قل ادعوا الذين زعمتم من دونه فلا يملكون كشف الضر عنكم ولا تحويلا اولئك الذين

يدعون يبتغون الى ربهم الوسيلة ايهم اقرب ويرجون رحمته ويخافون عذابه ان عذاب ربك
كان محذوراً واعلموا انه من يطع الرسول فقد اطاع الله اللهم صل على محمد النبي الامي وازواجه
امهات المؤمنين وذريته واهل بيته وصاحبه في الغار ابي بكر الصديق واشد على الكفار عمر
الفاروق والقانت آناء الليل واطراف النهار عثمان ذي النورين والهادي لكل قوم الى الله الملك
الجبار علي المرتضى والامامين الشهيدين الحسن والحسين وسيدة النساء فاطمة الزهراء وسائر
الصحابة الذين آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور الذي انزل معه اولئك هم المفلحون
ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذين سبقونا بالايمان ولا تجعل في قلوبنا غلا للذين آمنوا ربنا انك
رؤف رحيم اللهم ايد الاسلام والمسلمين بنصرة قدوة المهاجرين وعظيم المجاهدين امام الزمان خليفة الرحمن
الامام الامجد امير المؤمنين السيد احمد متع الله المسلمين بطول بقائه وزين وجود المجاهدين بقهر
اعدائه اللهم ارحمنا واغفر آثامنا واشف اسقامنا وقلب ايامنا وايدنا ودمر اعداءنا وانصر
من نصر دين محمد واجعلنا منهم واخذل من خذل دين محمد ولا تجعلنا منهم واغفر لنا ولجميع المؤمنين و
المؤمنات والمسلمين والمسلمات الاحياء منهم والاموات انك مجيب الدعوات برحمتك يا ارحم
الراحمين ولذكر الله اعلى واولى واجل واكبر خطبه سيوم بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي له ما في السموات وما في الارض وله الحمد في الاولى والآخرة وهو الحكيم الخبير يعلم
ما يلج في الارض وما يخرج منها وما ينزل من السماء وما يعرج فيها وهو الرحيم الغفور واشهد ان لا اله
الا الله الحي القيوم لا تأخذه سنة ولا نوم له ما في السموات وما في الارض من ذا الذي يشفع
عنده الا باذنه يعلم ما بين ايديهم وما خلفهم ولا يحيطون بشيء من علمه الا بما شاء وسع كرسيه السموات
والارض ولا يؤده حفظهما وهو العلي العظيم واشهد ان محمداً عبده ورسوله النبي الامي الذي يجدونه
مكتوباً عندهم في التورية والانجيل يأمرهم بالمعروف وينهاهم عن المنكر ويحل لهم الطيبات ويحرم عليهم

الخبائث

الخبائث ويضع عنهم اصرهم والاغلال التي كانت عليهم اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اللهم بارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم
وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد اما بعد فيا ايها الناس اعبدوا ربكم الذي خلقكم والذين من قبلكم لعلكم تتقون
الذي جعل لكم الارض فراشا والسماء بناء وانزل من السماء ماء فاخرج به من الثمرات رزقا لكم
فلا تجعلوا لله اندادا وانتم تعلمون كيف تكفرون بالله وكنتم امواتا فاحياكم ثم يميتكم ثم يحييكم ثم
اليه ترجعون هو الذي خلق لكم ما في الارض جميعا ثم استوى الى السماء فسواهن سبع سموات
وهو بكل شيء عليم اعوذ بالله من الشيطان الرجيم وقال ربكم ادعوني استجب لكم ان الذين يستكبرون
عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين الله الذي جعل لكم الليل لتسكنوا فيه والنهار مبصرا ان الله
لذو فضل على الناس ولكن اكثر الناس لا يشكرون ذلكم الله ربكم خالق كل شيء لا اله الا هو فانى تؤفكون
كذلك يؤفك الذين كانوا بآيات الله يجحدون الله الذي جعل لكم الارض قرارا والسماء
بناء وصوركم فاحسن صوركم ورزقكم من الطيبات ذلكم الله ربكم فتبارك الله رب العلمين هو الحي
لا اله الا هو فادعوه مخلصين له الدين الحمد لله رب العلمين قل اني نهيت ان اعبد الذين تدعون
من دون الله لما جاءني البينات من ربي وامرت ان اسلم لرب العلمين هو الذي خلقكم من
تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من
يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت فاذا قضى امرا فانما
يقول له كن فيكون ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ هديتنا وهب لنا من لدنك رحمة انك انت الوهاب
تالیه الحمد لله فاطر السموات والارض جاعل الملائكة رسلا اولي اجنحة مثنى وثلث ورباع يزيد
في الخلق ما يشاء ان الله على كل شيء قدير ما يفتح الله للناس من رحمة فلا ممسك لها وما يمسك فلا مرسل له
من بعده وهو العزيز الحكيم واشهد ان لا اله الا الله الذي يمسك السموات والارض ان تزولا

ولئن زالتا ان امسکهما من احد من بعده انه کان حلیماً غفوراً واشهد ان محمداً عبده ورسوله
النبی الامی الذی یؤمن بالله وکلماته اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم اما بعد فیا ایها
الناس اذکروا نعمة الله علیکم هل من خالق غیر الله یرزقکم من السماء والارض لا اله الا هو فانی تؤفکون
واعلموا ان الله قد امرکم بامر قد بدء فیه بنفسه وثنی بملائکة قدسه فقال عز من قائل ان الله وملائکته
یصلون علی النبی یا ایها الذین آمنوا صلوا علیه وسلموا تسلیماً اللهم صل وسلم علی محمد النبی الامی وازواجه
امهات المؤمنین وذریته واهل بیته وعلی خلیفته ابی بکر الصدیق وامیر المؤمنین عمر الفاروق
وامیر المؤمنین عثمان ذی النورین وامیر المؤمنین علی المرتضی والامامین الشهیدین الحسن والحسین
وسیدة النساء فاطمة الزهراء وعلی سائر الصحابة الذین آمنوا به وعزروه ونصروه واتبعوا النور
الذی انزل معه اولئک هم المفلحون ربنا اغفر لنا ولاخواننا الذین سبقونا بالایمان ولا تجعل
فی قلوبنا غلاً للذین آمنوا ربنا انک رؤف رحیم اللهم اشف اسقامنا واکفر آثامنا وقلب آبائنا وآیدنا
ودمر اعدائنا اللهم اید الاسلام والمسلمین بنصرة قدوة المهاجرین وعظیم المجاهدین امام الزمان
خلیفة الرحمن الامام الامجد امیر المؤمنین السید احمد متع الله المسلمین بطول بقائه وزین وجوه
المجاهدین بتبعیر اعدائه اللهم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد واغفر لنا ولجمیع المؤمنین
والمؤمنات والمسلمین والمسلمات الاحیاء منهم والاموات انک مجیب الدعوات برحمتک یا ارحم
الراحمین وصلی الله علی محمد وآله اجمعین خطبه چهارم بسم الله الرحمن الرحیم
الحمد لله رب العلمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین واشهد ان لا اله الا الله عالم الغیب والشهادة
هو الرحمن الرحیم واشهد ان محمداً عبده ورسوله الرؤف الرحیم اللهم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت
علی ابراهیم وعلی آل ابراهیم انک حمید مجید اما بعد فیا ایها الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدة
وخلق منها زوجها وبث منهما رجالاً کثیراً ونساء واتقوا الله الذی تساءلون به والارحام ان الله

کان علیهم

كان عليكم رقيبا هو الذي خلقكم من تراب ثم من نطفة ثم من علقة ثم يخرجكم طفلا ثم لتبلغوا اشدكم
ثم لتكونوا شيوخا ومنكم من يتوفى من قبل ولتبلغوا اجلا مسمى ولعلكم تعقلون هو الذي يحيي ويميت
فاذا قضى امرا فانما يقول له كن فيكون وهو الذي خلق من الماء بشرا فجعله نسبا وصهرا وكان
ربك قديرا اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ولقد خلقنا الانسان من سلالة من طين ثم جعلناه نطفة
في قرار مكين ثم خلقنا النطفة علقة فخلقنا العلقة مضغة فخلقنا المضغة عظاما فكسونا العظام لحما
ثم انشأناه خلقا آخر فتبارك الله احسن الخالقين ثم انكم بعد ذلك لميتون ثم انكم يوم القيمة تبعثون
يا ايها الذين آمنوا اتقوا الله حق تقاته ولا تموتن الا وانتم مسلمون

خطبة تجهيز

بسم الله الرحمن الرحيم الحمد لله العزيز الحكيم الملك الديان الذي يحكم بالعدل والفضل والجود والاحسان
اصطفى من عباده الاولياء ليهلك بهم عتاة الطاغوت واولياء الشيطان وازل جموع المستكبرين
بجنود المستضعفين من المؤمنين بعزيز القهر والسلطان وقطع دابرهم ودمر غابرهم وشرد باولهم
وآخرهم فله الحمد والامتنان واشهد ان لا اله الا الله المعطي المانع المذل المعز الخافض الرافع
واشهد ان محمدا عبده ورسوله المبعوث بالنور اللامع والكتاب الساطع والسيف القاطع صلى الله عليه
وعلى آله واصحابه الصادقين في محبة الله بمبايعة الاموال والنفوس الناصرين لكلمة الله بمقارعة
الاسنة والسيوف اما بعد فيا امة محمد ان ربكم قد امركم بامر بدا فيه بسيد المرسلين وثنى
بسائر المسلمين فقال عز من قائل فقاتل في سبيل الله لا تكلف الا نفسك وحرض المؤمنين
الا وانه الجهاد في سبيل الله بالنفس والمال لانه افضل الافعال وهو خير الاعمال وانه ذروة سنام
الاسلام وهو اوكد سنن سيد الانام ما زال نبيكم مشغوفا به يبذل النفس والمال ومشغولا فيه بتجهيز
الكتائب من الابطال ومامورا بقتال بالاسنة والصوارم ويضرب بها الرقاب والجماجم حتى
سمي في الكتب السابقة نبي الملاحم ولم يكن صنيعته الا الجهاد في سبيل الله منذ هاجر من مولده الى

ان قبضه الله قام من بعده نعمه في امته وتبدي على الاسلام للملة وتبغي الاعتصام بسنته عليك
بالاقتحام في معارك القتال واياك وان تؤثر النفس والمال على امر ربك الكبير المتعال وتبين
لك تجنب ذو المآثر والمعالي الآلاء وان هذا اهو اشد الامتحان وان الامتحان من سنة الله فيمن يدعي
الايمان ولا تحسبن ان ربك يدعي المؤمنين على ما يدعون احسب الناس ان يتركوا ان يقولوا
آمنا وهم لا يفتنون واياك وان تزل قدمك في هذا الامتحان فتخلع عن رقبتك ربقة الايمان
وترجع خائبا خاسرا وتكتب عند الله كاذبا والكاذب بعيد طريد وملعون في الكتاب المجيد والا تخلف
عن هذا الامر العظيم فان المتخلف موعود بالعذاب الاليم قال ربنا جل كما حكيا الا تنفروا يعذبكم
عذابا اليما اين الصديقون هذا زمان ظهور صدق الاخلاص واليقين واين المحبون هذا اوان
تصديق الشهادة واين الآمنون ان يملكوا مقعد الصدق في جوار الله الكبير المتعال من غير ان
يبتلى الاحباء ويهراق الدماء ودون سرادقات العز والجلال كلا والله ان مولاكم حقيق بان
يرغم له الآناف وتبلغ له الرؤس وتفنى له الجوارح وتتلف له النفوس واين العلماء قد حان
ان تفعلوا ما كنتم تقولون كبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون وفروا الى الجهاد في الله جميعا
ايها المؤمنون لعلكم تفلحون وتربصوا وترصدوا ايها المتخلفون المنافقون قال الله تبارك
وتعالى من المؤمنين رجال صدقوا ما عاهدوا الله عليه فمنهم من قضى نحبه ومنهم من ينتظر وما بدلوا
تبديلا ليجزي الله الصادقين بصدقهم ويعذب الله المنافقين ان شاء او يتوب عليهم ان الله كان
غفورا رحيما ورد الله الذين كفروا بغيظهم لم ينالوا خيرا وكفى الله المؤمنين القتال وكان الله
قويا عزيزا بارك الله لنا ولكم بالقرآن العظيم ونفعنا واياكم بالآيات والذكر الحكيم انه تعالى جواد
كريم ملك بر رؤوف رحيم   ردفه الحمد لله الذي اوقد مصابيح الرسالة بقدرته وزينها
بنور ابراز الامامة بحكمته خلق الانبياء شموسا ساطعة اشرقت بها الاكوان وجعل اوصياءه

بدورا بازغة

بدوراً بازغة استنارت بها الازمان واشهد ان لا اله الا الله وحده لا شريك له اللطيف
الخبير واشهد ان محمداً عبده ورسوله السراج المنير صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الصغير
منهم والكبير اما بعد فاعلموا ان ربنا تبارك وتعالى بمنه وكرمه بعث النبيين مبشرين ومنذرين
وامرهم بتبليغ الرسالة وتعليم الهداية وايدهم بالروح الامين فجدوا واجتهدوا واوعدوا
ووعظوا وذكروا ونهوا وامروا وجاهدوا وقاتلوا وقوموا الصراط المستقيم حتى ابلغ بهم حجته
واوضح بينهم محجته واتم بهم نعمته وعم بهم رحمته فيا لهم من الفضل المبين والفخر العظيم ثم لما
دعاهم الى الرفيق الاعلى واظلم على الناس طريق الايمان واتقى نصب لعباده ائمة الهدى
وما ترك الناس سدى فالحمد لله رب العلمين فاحسنوا خلافتهم واشاعوا هدايتهم واقتفوا
على آثارهم واقتبسوا بانوارهم وساروا بسيرتهم وتشبهوا بسريرتهم وسالوا امتهم وحفظوا ملتهم
واوضحوا سنتهم فشتموا بالهادين المهديين فجددهم الدين وميز بهم الغث من السمين ونفى بهم تحريف
الغالين وانتحال المبطلين وتاويل الجاهلين ونجى بهم عباده من البدعات واخرجهم من الظلمات فلله
درهم من حجج الله على العالمين وتسريح الله في الارضين ففرض على عباده الايمان بالمبعوثين و
الاذعان بالمنصوبين فلما امرهم بالطاعة وذكر لهم الاطاعة بدء بذكر مولاهم وثنى بالنبي وهو اولهم
وثلث بالمنصوبين منهم فقال عز من قائل اطيعوا الله واطيعوا الرسول واولي الامر منكم وقال واذا
جاءهم امر من الامن او الخوف اذاعوا به ولو ردوه الى الرسول والى اولي الامر منهم لعلمه الذين
يستنبطونه منهم فيا من يبغي سواء السبيل الى رب العلمين ويطلب اوضح الدليل في هذا الدين عليك
بطاعة امامك والاستقامة عليها في تقلب ايامك واياك ان تعصي الامام فان عصيان الامام
اقبح الآثام واعلموا ان الله قد امركم بامر بدء فيه بنفسه وثنى بملائكة قدسه فقال عز من قائل ان الله
وملائكته يصلون على النبي يا ايها الذين آمنوا صلوا عليه وسلموا تسليماً اللهم صل وسلم على محمد النبي الامي و

وعلی ازواجہ امہات المومنین وذریتہ واہل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم انک حمید
مجید وصل وسلم علی جمیع اخوانہ من الانبیاء والمرسلین وعلی جمیع اتباعہ من الصدیقین والشہداء
والصالحین وسائر المومنین الی یوم الدین خصوصاً علی اولہم وافضلہم امیر المومنین ابی بکر الصدیق
وثانیہم امیر المومنین عمر الفاروق وثالثہم امیر المومنین عثمان ذی النورین ورابعہم امیر المومنین
علی المرتضی وعلی الامامین الشہیدین ابی محمد الحسن وابی عبد اللہ الحسین وعلی سیدۃ النساء فاطمۃ الزہراء
وعلی سائر الائمۃ الاطہار والاعلام الاخیار خصوصاً علی امام الزمان خلیفۃ الرحمن قدوۃ المہاجرین
عظیم المجاہدین السید الامجد امیر المومنین السید احمد اعز اللہ الاسلام والمسلمین بنصرۃ احبائہ و
زین وجوہ المجاہدین بقہر اعدائہ اللہم انصر من نصر دین محمد واخذل من خذل دین محمد عباد اللہ
تعاونوا علی البر والتقوی ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان ان اللہ یامر بالعدل والاحسان و
ایتاء ذی القربی وینہی عن الفحشاء والمنکر والبغی یعظکم لعلکم تذکرون اذکروا اللہ العلی العظیم یذکرکم
وادعوہ یستجب لکم ولذکر اللہ تعالی اعلی واولی واجل واعظم واہم واکبر ۔ تمت الخطبۃ

آغاز مکتوبات — بسم اللہ الرحمن الرحیم

سپاس بقیاس وستایش بیاز اساس مر حضرت خداوندی را جلت عظمتہ وعمت رحمتہ کہ مومنان
پاک ومسلمانان چست وچالاک را بفرمان واجب الاذعان فلیقاتل فی سبیل اللہ الذین یشرون
الحیوۃ الدنیا بالآخرۃ مخاطب فرمود ومنافقین بدنہاد ومعاندین پرفساد را بوعید شدید
قل لن تخرجوا معی ابدا ولن تقاتلوا معی عدوا انکم رضیتم بالقعود اول مرۃ فاقعدوا مع الخالفین
معاتب نمود وہزاران ہزار بلکہ بیعد وشمار از اصناف درود وسلام بانواع خضوع واکرام
بر رہنمای جمہور انام وپیشوای ہر خاص وعام کہ بادای مضمون نعمت مشحون آیہ وافی ہدایہ
یا ایہا النبی جاہد الکفار والمنافقین واغلظ علیہم وماویہم جہنم وبئس المصیر مامور شد وبا جرای معاد

حکمت بینا

حکمت بنیاد کریمه سیاست ضمیمه لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون
فی المدینة لنغرینک بهم ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا
موعود و بهرکات آل واصحاب وسایر اتباع واحباب که بتحسین شرافت آگین ومن الناس من
یشری نفسه ابتغاء مرضات الله مشرف گردیدند و بکلام بشارت التیام واخری تحبونها نصر
من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین مبشر ا ما بعد میگوید بنده پروردگار رجا دم درین سید ابرار
خیرخواه کافه مسلمین ملقب بامیر المؤمنین که این اعلامی ست عام بخدمت جمیع اهل اسلام
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گمنام وخواه از علمای کبار باشند خواه از عوام
خاکسار وخواه از اراکین ذوی الاقتدار باشند خواه از مساکین ذوی الاضطرار
مشتمل بر معنی که مقصود خالق این جهان از خلقت نوع انسان اشتغال ایشان ست بعبادت
حضرت رب و اطاعت سید عرب نه استغراق ایشان در مشاغل لهو ولعب ومحافل
نشاط وطرب و اصل کمال لایزال تحصیل رضای رب ذو الجلال ست نه تکمیل مناصب
جاه وجلال و ترفیع مراتب عز واقبال ونه تطویل وساوس امانی و آمال و توسیع خزاین
مال ومنال سرمایه سعادت جاودانی و راحت دو جهانی اکتساب مدارج وجاهت و
جلالت ست بحضور مالک دیان و مالک زمین و زمان نه امتیاز نام ونشان در میان اخوان
واقران هرچند شعار بندگان عبودیت کیش و پرستندگان انقیاد اندیش همین ست
که در هر حال با طاعت مالک لایزال موصوف باشند و در هر آن بتحصیل رضای خالق هر کون
ومکان مصروف و بهزار دل وجان بمحبت خالق انس وجان مشغوف مانند و آثار محبت او
بر محبت هر محبوب و ترجیح طلب او بر طلب هر مطلوب در میان اهل زمان وابنای دوران
معروف قال الله تبارک وتعالی انما کان قول المؤمنین اذا دعوا الی الله ورسوله لیحکم بینهم

ان یقولوا سمعنا و اطعنا و اولئک هم المفلحون و قال تعالی و من الناس من یتخذ من دون الله اندادا

یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله اما حصول این مرتبه اخلاص و منصب اختصاص نسبت به جمیع

افراد عالم و آحاد بنی آدم متعسر الحصول است بل متعذر الوصول لیکن بر ذمه هر خاص و عام که مدعی

دین اسلام باشد اینقدر لابدی است که در وقت معارضه نور و ظلام و مقابله کفر و اسلام غیرت ایمانی را

کار فرمایند و بر مقتضای حمیت اسلامی عمل نمایند که هر که در امثال این احوال هم جان خود را در سلک

انصار حق منسلک گرداند بیشک مراتب شقاق و نفاق خود را بدرجه قصوی رسانید و هر که در نصرت

هم از تائید دین متین پهلو تهی کرد لاریب داغ مخالفت رب العلمین بر جبین عناد آگین خود برد و هر که

برین تقدیر هم ازین معرکه روپوش گردید یقیناً جان خود را از دائره ایمان بیرون کشید قال الله تبارک و تعالی

انما یستاذنک الذین لا یؤمنون بالله والیوم الآخر وارتابت قلوبهم فهم فی ریبهم یترددون و قال الله تعالی

وجاء المعذرون من الاعراب لیؤذن لهم وقعد الذین کذبوا الله ورسوله سیصیب الذین کفروا منهم

عذاب الیم و هر که در مقدمه تائید دین ملک علام انتظار غلبه جنود اسلام کشید بالتحقیق در درکات

متربصین لئام و متربصین بد انجام رسید قال الله تبارک و تعالی قل هل تربصون بنا الا احدی

الحسنیین و نحن نتربص بکم ان یصیبکم الله بعذاب من عنده او بایدینا فتربصوا انا معکم متربصون

و آنچه در دل خداع منزل اهل شک و ریب و ارباب مکر و فریب خطور میکند که بهم رسیدن اسباب

حرب و جنگ از جنس توپ و تفنگ و اجتماع عساکر هزاران هزار در ذوات بعید و شمار از شروط

اقامت جهاد است و فقدان باعث قعود عباد پس این خیالیست پر اختلال و وهمی است سراسر

سراسر باطل و محال زیرا که حاکم علیم و آمر حکیم در باب جمع ادوات مقابله و اعداد آلات مقاتله

همین قدر فرموده واعدوا لهم ما استطعتم و نفرموده واعدوا لهم مثل ما اعدوا لکم بلکه فرموده انفروا

خفافا و ثقالا و در باب جمع عساکر فرموده کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله و نیز فرموده

فاذا برت

فاذا عزمت فتوکل علی الله ان الله یحب المتوکلین ان ینصرکم الله فلا غالب لکم وان یخذلکم فمن ذا
الذی ینصرکم من بعده وعلی الله فلیتوکل المؤمنون ونیز فرموده یا ایها النبی حسبک الله ومن اتبعک
من المؤمنین ونیز فرموده فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک وحرض المؤمنین وهمچنین آنچه
بعضی از علامان ابلیس کیش و درویشان تلبیس اندیش بنا بر اغوای تلامذه و مریدین بلکه
اضلال جماهیر مسلمین یا بنا بر پاسخاطر امرا و سلاطین نیابة عن الدجاجلة والشیاطین داد
تزویر ریب آمیز در قالب نیرنگ فریب انگیز میدهند وبندی از شبهات نامسموع در ضمن چندی
از کلمات نامطبوع بر مخاطبین القا و در غایبین افشا میکنند که جهاد لسانی افضل از
جهاد سنانی ست وجهاد نفسانی اکمل از جهاد جسمانی تادیب عباد اولی از تخریب بلاد و
ترغیب موافقین اعلی از ترهیب مخالفین تعمیر مساجد بهتر از تفقیر معابد مواصله حبیب خوشتر
از مجادله رقیب مکالمه دل وجان الذ از مکالمه سیف و سنان مجالست محبوب اعز از مجانبت
مغضوب منادمه احبا انفس از ملازمه اعدا مسامره محابه ارفع از مجامره مسابه
مواسات مصایب جموع مساکین انفع از مقاسات متاعب جنود شیاطین و امثال آن
از مکاید تضلیل ست و دعاوی بی دلیل قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا ان کثیرا
من الاحبار والرهبان لیأکلون اموال الناس بالباطل ویصدون عن سبیل الله وقال الله تعالی
اتأمرون الناس بالبر وتنسون انفسکم وانتم تتلون الکتاب افلا تعقلون وقال الله تعالی لم تقولون
ما لا تفعلون کبر مقتا عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون ان الله یحب الذین یقاتلون فی سبیله صفا
کأنهم بنیان مرصوص وقال اجعلتم سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر
وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله والله لا یهدی القوم الظالمین الذین آمنوا وهاجروا
وجاهدوا باموالهم وانفسهم فی سبیل الله اعظم درجة عند الله واولئک هم الفائزون یبشرهم ربهم

برحمة منه ورضوان وجنات لهم فیها نعیم مقیم خالدین فیها ابدا ان الله عنده اجر عظیم وقال قل
انفقوا طوعا او کرها لن یتقبل منکم انکم کنتم قوما فاسقین باجمله تفضیل جنود مجاهدین بر جموع قاعدین
منصوص آیات قرآنی است و مدلول بینات فرقانی و معارضه آن بوسوسه باطل از وسمه صدق
عاطل ناشی محض از تخیلات نفسانی است و تسویلات شیطانی قال الله تبارک و تعالی لا یستوی القاعدون
من المومنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم و
انفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما
درجات منه ومغفرة ورحمة وکان الله غفورا رحیما پس کسیکه مساعی جهاد را تقبیح کند یا مشاغل
دیگر را برو ترجیح دهد و در رخنه منگذاری حق سست باشد و در پاسداری غیر حق جست و بر تحقیر
اقران غیور باشد و در تغییر ادیان صبور تا اکابر معاندین نفسانی مسابقه کند و در اعانت
مجاهدین ربانی مساهله پس همون است آثم و گنهگار و ظالم و ستمگار و از بارگاه حضرت حق
مردود و مطرود و بوعید شدید رب تال القرآن والقرآن یلعنه و رب مصل والصلوة تلعنه
موعود قال الله تعالی قل ان کان آباؤکم وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال
اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب الیکم من الله ورسوله وجهاد
فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین وقال تعالی اجعلتم
سقایة الحاج وعمارة المسجد الحرام کمن آمن بالله والیوم الآخر وجاهد فی سبیل الله لا یستوون عند الله
والله لا یهدی القوم الظالمین

تا ایم و اینا دست بکار و دل بیار و تبان سرو آزاد و سبز در خزان و بهار بهر زمان و هر
مکان آئینه دار جمال لایزال نه تخته مشق واردات فراق و وصال آدعای مراتب
جانفشانی و اظهار مصائب پریشانی که ما در بوادی دور دست سرگردانیم و در تمامی کره و دشت
بی سر و سامان نه جان در بدن داریم نه سر بر تن تن پاش پاش و دل فاش فاش سینه چاک چاک
و دوستان غمناک یکدست بدامان جیب و دگر دست بگریبان رقیب و امثال آن از
حکایات لطف و جور و شکایات عشق و شور آنهم در گوشه عافیت مجرد وهم ست و خیال
و فقط شعبده قیل و قال و در میدان مردانه ما سراسر ثبوت صدق مقال و اظهار حقیقت حال
اینهمه حرب زبانی ست و آنهمه جانفشانی اینهمه حکایات ست و اخبار و آن سراسر صداقت
و اظهار آنهمه تکلیف ست و تملق و آن سراسر تحقق و تخلق الغرض چون ما مردم که از بندگان پروردگار
و از آستان رسول مختار بیشک دعوی اسلام میداریم و جان خود را در محمدیان میشماریم چون کلام الله
را بر معنی ناطق دانستیم و رسول الله را صادق لامحاله محض بمرضی الله امتثالاً لامر الله کمر همت
بستیم و اتباعاً لسنة رسول الله قرار پشت سفر نشستیم و در بلاد هند و سند و خراسان
دور دست سیر نمودیم و در تمامی این سیاحت فقط طالب خیر بودیم آخر الامر در شش این بلاد
دور دست گردیده و تمامی این کره و دشت نوردیده در اوطان یوسف زئی رسیدیم و بر
ادای این عبادت عظمی ایشان را هم باعث گردیدیم المخلصین احباب و مومنین بلا ارتیاب
شارکه این فقیر و مناصره دین رب قدیر اختیار نموده و درین میدان از سایر اخوان گوی
مسابقه در ربوده و گرم و سرد آمد رفت چشیده و نشیب و فراز فتح و شکست دیده چنانچه
تا حال در همین معنی سرگرم اند و چالاک و بلند عزم اند و بیباک بالجمله ما مردم تا جان در بدن
داریم و سر بر تن مشغول همین کار بوده‌ایم تصدیه حیله دفع آنا بصد زبان شکر حق بجا می آریم که

با طاعت مالک خود شغل داریم و محض طالب رضاء حق هستیم و از غیر او چشم و گوش بربستیم
از دنیا و ما فیها دست برداشتیم و محض بوجه الله علم جهاد برافراشتیم از طلب مال و منال و جاه
و جلال و امارت و ریاست و حکومت و سیاست نجستیم و هرگز طالب غیر حق نیستیم ماهیم هرچند
عاجز و خاکسار و ذره بیمقدار اما بلاشک بمحبت حضرت حق مست و سرشار و از محبت غیر حق
بالکل دست بردار نه باکسی از امرای مسلمین منازعه دارم نه باکی از زمره سایر مومنین مخالفه
با کفار لئام مقابله دارم نه با مدعیان اسلام با درازمویان بلکه با سایر کفرخویان مقابله خواهم
نه با کلمه گویان و اسلام جویان چنانچه این معنی معلوم هر خاص و عام است و مسلم طوائف انام
لیکن حیف صد حیف که سردار شما و هرگز این معنی نه فهمید و در نظر حق شناس اصلاً ندید و
سخن دین بهیچگونه بگوش هوش نشنید و گندی از ایشان بوجه من الوجوه بکام جان نچشید بلکه بوئی
از غیرت اسلامی هم نشمید از عساکر مجاهدین شل و جوش رمید و در پی تفریق مجامع مسلمین
هر سو دوید چنانچه عادت قدیمه او است که در تفریق جمیع مجاهدین شابر تائید جنود معاندین
مساعی بلیغه بجا آرد و آنرا از کمالات فراست و کیاست خود میشمارد چنانچه این معنی بکرات
و مرات از و بمرتبه ظهور رسیده و بحضور جمعی کثیر و جمی غفیر از مومنین این دیار و مسلمین این اقطار
این افحش اعمال و اقبح افعال از و صادر گردیده آنچه در مصاف وزیر فتح خان با کفار شرار
و معارک سردار عظیم خان با فجار نابکار از و واقع گردید معلوم هر خاص و عام است و مشهور

قاجار

در میان جمهور انام که بیخ کفر و عناد و تخم فساد بجد و جهد تمام در دار الاسلام نشانید و
خاندان سلطنت و خلافت و دودمان امارت و جلالت و جنود مجاهدین بلکه جمیع مسلمین
در بلاد دور دست و اطراف کوه و دشت بی سر و سامان و پراگنده و پریشان گردانید
قتل الوف اهل اسلام و هتک صنوف حرمات انام و سایر قبائح اجرام که از کفار لئام نسبت

بحالی بلا

هر خاص و عام صورت بست همه در کتاب اعمال او مکتوب گردید تخریب مساجد هزاران هزار و تحریق
معابد بعید دشمار و لحوق انواع مذلت بارکین ذوی الاقتدار و آضاف مضرت بساکین ذوی
الاضطرار و اقسام ظلم و فساد و اجناس بغی و فساد که از دست کفره متمردین بر سر کافه اهل دین
گذشت همه در حساب افعال او محسوب همچنین درین نوبت همچون اجتماع غازیان جلادت شعار
در رفاقت این عاجز خاکسار محض بنابر اعلای ملت پروردگار و احیای سنت سید مختار
بیش از بیش گردیده بود و وقت مقابله و مقاتله و محاربه و مضاربه در پیش رسیده این سردار
مذکور هر چند از ابتدای ظهور این نور در دل حسد منزل خود عزم مخالفت میداشت و در سینه
پرکینه خود تخم منازعت میکاشت آخر الامر در مثل اینوقت که وقت تموج امواج بحر جنگ بود
و تغلغل اصوات توپ و تفنگ داد عداوت و نفاق در داد و اساس شقاوت و شقاق
بر نهاد عسکر مسلمین را تفریق ساخت و مقدمه جهاد را در تعویق انداخت و نرد دغا و دغل
درباخت و بنیان کفر و فساد را بزعم خود محکم کرد و بنیاد اسلام و جهاد را متزلزل و رایات
باطله را منتظم نمود و امت حق را مختل علاوه برین آنکه آنچه در اهلاک این خاکسار و اتلاف
این ذره بمقدار جد و جهد موفور و سعی نامشکور بکار برد و آنرا از جمله حق شناسی پدر خود شمرد و جمعی را
از غداران نهانی و مکاران پنهانی در همین کار و بار شب و روز دوانید آخر الامر نوبت
بدادن زهر جگر سوز رسانید غرض که لطف رب خبیر بحال این عاجز ضعیف مبذول بود و قهر
ملک قدیر در حق بدخواهان این نحیف بسان سیف مسلول اگر نهان کفالت ربانی و حمایت رحمانی
شامل حال این خسته بال نمی شد فی الحال بکمال استعجال دیوانه وار لباس ظهور ناسوتی میدریدم
و پروانه وار در اساس نور ملکوتی میرسیدم غرضکه این جایران ناانصاف و ظالمان با اعتساف
بقدر استطاعت خود در احکام این تزویر و اتمام این تدبیر دقیقه از دقایق فساد در حق این اضعف عباد

فروگذاشتند خیر آنچه گذشت آنچه گذشت اما عجب تر آنکه تا حال که عرصه زاید از یکسال گذشت
از این قبایح افعال دست بردار نمیشود و همین راه لیل و نهار میرود و چه حیلهاست که برای قتل
و نهب مجاهدین هندوستان نه برانگیخت و آبروی بسیاری از دوستان فقیر نه ریخت و سد
راه وصول مصارف مجاهدین گردید و در ایذای جمع مسلمین چه دراست ورزید سبحان الله
محبت کفره فجره چه بلا مبتلا گشت که از راه اسلام بر بلا برگشت و در موالات کفار نابکار
چه چست و چالاک است و در معادات مومنین ابرار چه سفاک و بیباک در ایفای مواعید
کفره متمردین بنهایت گرم است و در اختلاف مواثیق اهل دین بغایت بی شرم اعانت رؤسای
کافرین را از آثار ریاست میشمرد و اعانت ضعفای مسلمین را از احکام سیاست به نبوت
کافر بدین تجبر مینماید و با اخوت ابنای آن فاجر لعین بغایت تکبر ارتکاب حقوق پدر مجهول
منافی فتوت میشمارد و ادای حقوق رسول مقبول مخالف مروت عجب است که با وجود ادعای
اسلام در بدخواهی دین سید الانام و خیرخواهی ملت کفره لئام به نسبت کفار بد انجام هم
سابق تر است و در ایذای عباد و ممانعت جهاد و اشاعت فساد از اهل کفر و عناد هم
فایق تر و آنچه بنابر طفل تسلی ساده لوحان صاف طینت و تسکین سینه صافان ساده طویت
در مقدمه موالات آن کافر و سیاه بمقام عذر بدتر از گناه آمیغی اظهار میکند که موالات
کافر بعین محض حفاظت شعائر دین است و صیانت دما و اموال و اعراض مسلمین و این هم
نوعی است از خدمتگزاری ملت اسلام و قسمی است از پاسداری سنت سید الانام پس این
اضلالی است سراسر تلبیس و اغوائی است سراپا تدلیس تا بس احکام دین خود کی میدارد
که بحفاظت شعائر آن اینقدر همت میگمارد و در قتل نفوس و نهب اموال و هتک اعراض
مسلمین خود چه قصور میفرماید که برای صیانت آن این مداهنت دستور مینماید مگر صیانت مومنین

بجا از

عباد از تعدی کفار بدیها از جمله شعائر دین ست و تخریب بلاد و اشاعت فساد و بست ضعفاء عباد
محض بنا بر عداوت و عناد آزار او امر شرع مبین یا امر اول از احکام حضرت حق ست و ثانیا از منهیات
غیر حق یا اوامر او تعالی مسموع ست و نواهی او غیر مسموع قال الله تبارک و تعالی واذ اخذنا میثاقکم لا
تسفکون دماءکم ولا تخرجون انفسکم من دیارکم ثم اقررتم وانتم تشهدون ثم انتم هؤلاء تقتلون انفسکم
وتخرجون فریقا منکم من دیارهم تظاهرون علیهم بالاثم والعدوان وان یاتوکم اساری تفادوهم وهو محرم
علیکم اخراجهم افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض فما جزاء من یفعل ذلک منکم الا خزی فی
الحیوة الدنیا ویوم القیمة یردون الی اشد العذاب وما الله بغافل عما تعملون علاوه برین آنکه اصل
خیرخواه شرع مبین جناب سید المرسلین ست پس تفوق بر ایشان در مقدمات دین از علامات منافقین
انی لاعلمکم بالله و اتقیکم حدیثی ست ماثور و کلام سعدی شیرازی بیت بزهد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزای بر مصطفی مثلی ست مشهور و ظاهر ست که آنجناب بجهت خوف لحوق مضرت معاندین
بشعائر دین و رجاء منفعت مسلمین گاهی در مقدمه اقامت جهاد و مقاتله ارباب کفر و عناد و مسالمت
و ترک آن اختیار نمودند بلکه وصول منافع و مضار دنیویه را بنسبت اهل دین بر تقدیر رب العالمین
تفویض نمودند تا محمدیان را لازم گردد که راه رهنمای خود محکم گیرند و اتباع پیشوای خود مسلم قال
الله تبارک و تعالی لقد کان لکم فی رسول الله اسوة حسنة لمن کان یرجوا الله والیوم الآخر بالجمله
حال نفاق مآل سرداران کر بحدی رسیده که نزد هر دانای هوشیار و عاقل تجربه کار قیام
جهاد بدون استیصال اشرار این اهل فساد صورت نه بندد بناءً علیه نگارش کرده میشود
که قتل و قتال او و اتباع او نوعی ست از ازاله فساد بلکه هتک و استیصال ایشان قسمی ست
از اقامت جهاد و بمقابله ایشان ماموریم و در مقاتله ایشان ماجور مبارز عسکر ما غازی ست
از جنود الله و مقاتل لشکر ایشان عاصی ست عند الله شهید ما مقبول ست میمون و قتیل ایشان

مطرود ست و ملعون و این حکم ثابت باصول اربعهٔ اسلامیه یعنی بکتاب و سنت و اجماع و قیاس
اما الکتاب پس میگوئیم که سردار مذکور قسمی از اقسام منافقین داخل ست که قتل و قتال ایشان
منصوص حضرت خلاق ست و منطوق آیات بالکلیه باستحقاق اما اینکه او از جملهٔ منافقین ست
پس ازینکه موالات با کفار بد انجام و مواخات با فجار لئام تحدی میدارد که آثار آن هویدا
و آشکار ست کالشمس فی نصف النهار و همین موالات علامت نفاق ست قال الله تبارک
و تعالی فی سورة النساء بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء
من دون المؤمنین و اما اینکه در قسم مذکور داخل ست پس بیانش اینکه حضرت ملک علام
در کلام هدایت التیام خود چند اقسام از منافقین لئام مذکور فرموده از آنجمله بعضی را
از ایشان ذکر کرده که اگر چه در دل محبت ایمانی و محبت ربانی نمیدارند اما هیچ مضرتی
بر روسا و اراکین و ضعفا و مساکین نمیرسانند بلکه بنابر ظهور سطوت عسکر اسلام و وفور
صولت اتباع سید الانام مغلوب گردیده جبرا و کرها بظاهر در سلک مسلمین منسلک اند اگرچه
باطن در محبت شیاطین منهمک و قومی دیگر را از ایشان مذکور فرموده که به تدبیرات
شقاق آمیز و تزویرات نفاق انگیز در بدخواهی اهل اسلام و خیرخواهی کفار لئام جد
و جهد موفور و مراتب سعی نامشکور بجا می آرند و آنرا باعث حفاظت و صیانت خود از تخریب
معاندین نابکار و تشریب مجاهدین اخیار میشمارند اما چون وقت محاربه و مضاربه میسر میشود
پس در آنوقت در اعانت کفار بد انجام و اهانت جنود اهل اسلام میکوشند چنانچه عادت
مستمرهٔ سردار مسطور ست پس در حق اینقسم منافقین بقتال و جدال و هتک و فتک امر
صادر گردید چنانچه حق جل و علا در سورة النساء بآیه فما لکم فی المنافقین فئتین چند
اقسام منافقین در همین رکوع ذکر نموده بعد از ان آخر همین رکوع فرموده ستجدون آخرین

یریدون

یریدون ان یأمنوکم و یأمنوا قومهم کلما ردوا الی الفتنة ارکسوا فیها فان لم یعتزلوکم و
یلقوا الیکم السلم و یکفوا ایدیهم فخذوهم و اقتلوهم حیث ثقفتموهم و اولئکم جعلنا لکم علیهم سلطانا
مبینا و اما سنت پس بیانش آنکه از سردار مذکور بکرات و مرات واقع گردیده که هرگاه قبیله
مسلمین بنا بر غیرت ایمانی و حمیت اسلامی شخصی را مقدم خود میسازند و طرح جهاد بنام او
می اندازند آن منافق بد انجام التیام بکفار لئام پیش میکند و در اجتماع اهل اسلام شب
میزنند و قتل امثال منافقین لئام از احکام سید الانام است اخرج مسلم عن عرفجة قال
سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول من اتاکم و امرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق
عصاکم و یفرق جماعتکم فاقتلوه چنانچه همین حدیث را صاحب مشکوة هم در کتاب الامارة و
القضاء روایت کرده و اما اجماع پس بیانش آنکه اجماع سلف و خلف بر همین معنی منعقد گردیده
که اگر قومی بر ترک چیزی از شعائر اسلام اصرار نمایند و معارضه آمرین بالمعروف اختیار کنند پس قتل
و قتال ایشان مباح و حلال شود چنانچه جناب خلیفه رسول الله ابی بکر الصدیق رضی الله تعالی عنه
بر سر مانعین زکوة فوج کشی فرموده اند و هیچ ترددی و شکی در همین مقدمه ننموده اند و در حق تارکین
ختان و امثال ایشان همین فتوی جاری است و در میان علمای هر چهار مذهب همین دعوی
ساری و کدام شعار از شعائر اسلام از جهاد کفار لئام ارجح خواهد بود و کدام مرتبه معارضه
از اراده قتل و نهب مجاهدین اقبح و اما قیاس پس بیانش آنکه از بسکه سردار مذکور اراده قتل
و نهب مجاهدین هندوستان کرده و در بعضی اوقات چهاپه بر سر ایشان برده و رعایای خود را
بر ایذای ایشان برانگیخت و کسیکه با ایشان نوعی از مواسات کردی الحال آن [illegible]
پس ازین سبب غازیان هندوستان متوحش گردیده اند و غازیان خراسان متوقف پس
گویا ارجاف فعلی که عبارت از افشای اخبار موحشه است ازو صادر میگردد پس تنبیه

در حق اهل ارجاف قولی که بمراتب اضعف از ارجاف فعلی ست باخذ و قتل امر وارد گردیده چنانچه
حق جل و علا در سوره احزاب میفرماید لئن لم ینته المنافقون والذین فی قلوبهم مرض والمرجفون فی المدینة
لنغرینک بهم ثم لا یجاورونک فیها الا قلیلا ملعونین اینما ثقفوا اخذوا وقتلوا تقتیلا پس در حق این
اهل فساد بدخواه کافه عباد امر مذکور بالاولی ثابت خواهد شد زیرا که علت امر مذکور در صورت منصوصه
همین تغییر مومنین ست و تبشیر کافرین و آن درینصورت اکمل یافته میشود بلکه اگر راست پرسی اینصورت را
مفهوم بدلالة النص تصور باید کرد که قطعی ست نه معلوم بقیاس که ظنی ست چه علت امر منصوص ظاهر
و باهر ست بر جماهیر دانایان لغت و وجود آن درینصورت بطریق قوت و کمال بر بنای الغرض و تیکه
حکم مذکور باصول اربعه اسلامیه ثابت شد حالا که بر ظاهر ست که ثبوت حکمی از احکام باصلی از
اصول اسلام هم کافی و شافی ست چه جای که باصول چهارگانه مبرهن گردد که لامحاله بر هر یگانه
و بیگانه ظاهر و روشن شود بنا بر آن علیحضرت جماهیر مسلمین خصوصا شاهی مومنین نوشته میشود که
برین اهل فساد که اساس قیام جهاد دست کمر بسته نمایند و حمیت اسلامی و غیرت ایمانی را کار
فرمایند تا عند الله و عند الرسول و کافه مومنین و علمای مجتهدین سرخرو شوند و در خیر خواهی دین محمدی
یکسو و یکرو و آزاد از ادناس شقاق و الواث نفاق مطهر و پاک گردند و در امتثال احکام ملک علام
و اتباع اوامر سید الانام چست و چالاک هر چند این عاجز خاکسار مع جمعی از مهاجرین ابرار
ساعات لیل و نهار در همین کار دربار مشغول ست و ظهور ثمرات آن از درگاه خالق انس و جان
عنقریب مامول اگر کسی دیگر از مومنین مخلصین شریک حال ما گردید پس همون ست خوشتر و اعلی
و الا توکل بر مفاد کریمه بشارت ضمیمه یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک من المومنین از همه
بهتر و اولی و آخر دعوینا ان الحمد لله رب العلمین و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین

بسم الله الرحمن الرحیم

نقل خط مولانا

نقل خط مولینا عبد العزیز صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ بنامی منشی نعیم صاحب
منشی صاحب عالیمراتب زبدہ اہل اخلاص خلاصہ ارباب اختصاص سلمہ اللہ تعالی و نزل علیہ برکات
فی الدنیا والآخرۃ از فقیر عبد العزیز بعد از سلام مسنون با دعای خیر مقرون بر ضمیر صفا پذیر محبت
تخمیر واضح و لائح باد کہ رقیمہ کریمہ بہجت ضمیمہ ایشان معہ میر سید احمد صاحب نفع اللہ بہ المسلمین بملاحظہ
درآمد و سوال نیز مفصل دریافت شد صاحب من ہمین قسم قصہ در وقت حضرت سید الطائفہ جنید
بغدادی رحمۃ اللہ علیہ بعضی یاران ایشان را درپیش آمدہ بود کہ علو مراتب خود بر ایشان مکشوف میشد
و وعدہا دور و دراز از غیب بر ایشان وارد میشد و مردم از ہمین استفسار نمودند سید الطائفہ فرمودند
کہ تلک خیالات تربی بہا اطفال الطریقۃ یعنی این خیالات بی اصل نیست یعنی از جانب حق تعالی برای
تربیت طفلان طریقت کہ تابع شخصی میشوند و آنہا را دعوت بسوی خدا میکنند اتفاق میشود مانند
آنکہ طفلی را کہ بمکتب میبرند استاد او یا مادر و پدر او را مواعید عمدہ میدہند کہ برای تو خلعتی ساختہ ام
و شیرینی آمادہ کردہ ام و فلان نعمت بتو خواہم داد و از تو بسیار خوش و خورسند ہستیم و لوح سیمین در
کنار تو خواہیم داشت و علی ہذا القیاس با کبرای اولیای سابقین مثل غوث الاعظم و دیگر بزرگان
وعدہای مغفرت و رحمت تابعین و مریدان و بطفیل ایشان نظر رحمت بر سایر خلایق منقول
شدہ و آنہمہ وعدہای صادق برآمدہ و در حدیث مشہور وارد شدہ در حق چہل ابدالان کہ
درین امت ہیچ زمانہ از ان خالی نباشد کہ بہم یمطرون الارض و بہم ینصرون و بہم یرزقون
یعنی مردم زمین را بطفیل ایشان باران میبارد و نصرت و رزق حاصل میشود پس چہ تعجب است
کہ میر سید احمد صاحب را بعضی ازین مراتب حاصل شدہ باشد و بالفعل معاصران ایشان را
اثری از ان رسیدہ باشد غرض کہ انکار ازینمعنی خوب نیست بلکہ انتظار باید کشید کہ حق تعالی آثار
این مواعید را بر منصہ ظہور جلوہ گر سازد پس اینہمہ صادق اند زیادہ بجز ترقیات دارین چہ نویسند

بطرف سردار محمد خان که سابق بوی نیز نوشته شده بود بسم الله الرحمن الرحیم

از فقیر سید احمد بخدمت عمده خوانین عظام قدوه اراکین عالی مقام حشمت مآب جلالت انتساب
والا مناصب کثیر المناقب سردار یار محمد خان صاحب سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه در موضع خویشگی نزد فقیر رسید مضامین مندرجه واضح گردید
مخدوما حقیقت الامر آنست که این فقیر از بندگان اطاعت شعار و مطیعان مالک مختار است بجز
مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق جلت قدرته و عمت رحمته کسی را از مخلوقات و یکی را از ممکنات
بر سر خود حاکم نمیداند و در حق خود منعم نمی شمارد و بر هیچ یکی از مخلوقین بجز ذات پاک رب العلمین اعتماد
نمیدارد و هر چند این معنی بر ضمائر منورت ذخائر دوستان فقیر واضح و لائح است اما بنا بر مزید تاکید
باز بطریق تجدید میگوید که خدای پاک را جل جلاله و عم نواله که دانای نهان و آشکار و عالم جمیع
خفیات و اسرار است گواه میکنیم برین معنی که آنچه داعیه جهاد و عزم ازاله کفر و فساد که در خاطر فقیر
ریخته اصلاً و مطلقاً بکدورت طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت و سلطنت و نام و نشان
و ترفع بر اخوان و اقران هرگز هرگز ممزوج و مخلوط نیست و آنچه دعوت مسلمین و ترغیب مومنین
بسوی اقامت این رکن رکین از فقیر صادر میگردد بجز هدایت ایشان بسوی رضامندی حضرت
رب العلمین و اتباع سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوات والتسلیم هیچ غرضی از اغراض خسیسه
دنیاویه درمیان نه والله علی ما نقول وکیل پس فقیر را از اتمام این جد و جهد بجز همین معنی منظور نیست
که امتثال احکام الهیه که در مقدمه قتال اهل کفر و ضلال وارد شده چنانچه کلمه جاهدوا باموالکم
وانفسکم در کلام مجید جابجا واقع گردیده از فقیر صورت بندد بالجمله بنده اطاعت شعار را
بجز امتثال اوامر مولای خود چاره نیست و آنچه وعده الهیه بکفالت و وکالت مجاهدین و
تائید و نصرت متقین صادقین وارد گردیده چنانچه منطوق لازم الوثوق وان جندنا لهم

الغالبون

ہم الغالبون وکلمہ کذلک حقا علینا نصر المومنین وکلمہ لقد سبقت کلمتنا لعبادنا المرسلین انہم لہم المنصورون
وکلمہ یا ایہا الذین آمنوا ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم وکلمہ فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم ہمین وعدہ
مذکورہ در باب تسلی خاطر و اطمینان قلب اعتماد بر خزائن حضرت رب العلمین این فقیر را و سائر مومنین
مخلصین را کافی و شافی ست پس فقیر بر ہمین مواعید الہیہ اعتماد نمودہ و امتثال احکام حاکم خود را
قبلہ ہمت خود ساختہ و جمیع ما سوی اللہ را پس پشت انداختہ و از چپ و راست چشم ہمت بستہ در
راہ راست رضا جوئی مولای خود پیش رو نہادہ بکمال اطمینان و فرحت و غایت بشاشت و مسرت
درین راہ تگا پو مینماید ہر کہ شراکت فقیر درین باب اختیار کرد سعادت دو جہانی و راحت جاودانی
بدست آورد و ہر کہ در مینباب رفاقت فقیر نخواہد ورزید لابد روزی دست ندامت خواہد گزید
زیرا کہ فقیر درینباب باشارت غیبی مامورست و بہ بشارت لا ریبی مبشر ہرگز ہرگز شبہہ وسوسہ شیطانی
و شایبہ ہوای نفسانی باین الہام رحمانی ممزوج نیست بالجملہ فقیر را امتثال حکم الہی از تہ دل مقصود ست
و اعتماد بر وعدہ الہیہ بکلی حاصل و اما اینکہ وعدہ الہیہ بچہ طریق ایفا خواہد گردید پس بندہ عبودیت شعار
را چہ یارا کہ از مالک خود بپرسد کہ وعدہ خود بچہ طریق ایفا خواہی کرد کہ این سوال خارج از
قانون آداب عبودیت ست الحذر الحذر از گفتگوی چون و چرا بیزاریم و از مائدہ اطاعت محض ذلہ بردار
والسلام علی من اتبع الہدی و اجتنب عن اتباع النفس و الہوی و از بسکہ آنوالا مناصب نگارش
فرمودہ بودند کہ فقیر مکنون خاطر خود را بر نگارد ہر چہ آنچہ در دل ہدایت منزل از الہامات ربانی
و انوار ایمانی مکنون میدارد از حیطہ تحریر و تقریر بیرون ست زیادہ والسلام مع الاکرام فقط

بنام نصیر محتشم خان لکھنوی ـــــ بسم اللہ الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد
بخدمت خانصاحب عالیمراتب والا مناصب کثیر المناقب جلالت نشان رفیع المکان نصیر محمد خانصاحب
سلمہ اللہ تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکہ احوال ایجدود بکرم رب المعبود

مستوجب حمد و شکرست که عنایت رحمانی و حمایت ربانی بوجهی شامل حال ضعفا است که از احاطهٔ تحریر
و تقریر بیرون است که قلوب خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بقدرت کاملهٔ خالق انام بجدی مسخر گردید
که صرف جان و مال و ترک اهل و عیال در رفاقت این فقیر و اطاعت این ضعیف بر ایشان آسان تر
نماید بالجمله حال جمهور مومنین این دیار عموماً و صادقین قوم آفریدی و یوسف زئی خصوصاً
دگرگون گردیده که در عروق قلوب ایشان نشاه مانی آب زلال ایمانی رسیده و آتش نزار ادراک
سعادت جاودانی و راحت دو جهانی مشتعل گردیده است که اگر این جان ناتوان و نهاد سست
بنیاد و مال سریع الزوال و متاع قلیل الانتفاع و عزت مشوب بذلت آمیز در تحصیل رضای
ایزد متعال بکار نیاید پس هیچ کار آمدنی نیست و در مثل این وقت اگر مصروف نگردید صرف خیالی آن
بر اختلال بلکه جان نسبت و وبال درین کلام نیک نیک تامل فرمایند و بر مبالغه و مسامحه حمل نمایند
بلکه لب محض و حق بحت است مرا خود میدانند که از جنس شعرای خیال بند و فصحای بلاغت پیوند
که بنا بر مجرد عبارت آرائی و الفاظ پیرائی چندی از کلمات لطیفه جمع میکنند و خیالات نازک
دران ودیعت می نهند و لذت خیالیه ازان بر میگیرند و بنا بر مجرد مشغولی وقت این تکلیفات
بکار میبرند نیستیم بلکه این کلام هدایت التیام لب لباب وحی و الهام است اما وحی پس
بیانش آنکه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و ازواجکم
و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من الله و رسوله
و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین اما بیان الهام پس
اینکه فقیر از پرده غیب ببشارات ربانی باستیصال کفار مامور است و آنکه لاریب بشارت
رحمانی به غلبه مجاهدین ابرار رسیده پس هر که امروز جان و مال و عزت و وجاهت خود را در اعلای
کلمهٔ رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین بخوشی خود صرف نخواهد کرد لابد فردا ازو بزور کشیده

خواهد شد

خواهد شد و آخر با حسرت و ندامت در دست نخواهد ماند بنا بر آن نگارش کرده میشود که جماعه مومنین اطلاع خود را عموماً در رسانیدن ایشان از حضور ما بر جهتیکه مناسب وقت دانند آنچنین مجوبی بفهمانند تا ایشان از مهالک دنیا و آخرت مامون مانند و بمنافع کونین فایز شوند و آنکه حاملین خطوط را بسبب مزاحمت راه برداشتن خطوط طویله گران بود بنابر آن علیه بر سطرهای چند اکتفا رفت زیاده والسلام مع الاکرام نقل اصل خط خانخان علیجائی هوتکی ساکن قلات

بسم الله الرحمن الرحیم باسمه سبحانه نحمده و نصلی علی رسوله بعده معروض رای مهر انجلای سیادت پناه نجابت دستگاه حضرت قدسی منقبت فردوسی منزلت مهر سپهر ولایت اختر فلک هدایت مظهر تجلیات الهی مصدر آیات نامتناهی نیر اوج عظمت و اجلال قبله امانی و آمال غوث العارفین برهان السالکین زبدة الراشدین قدوة الواصلین سراج اولیای کرام تاج مشایخ انام مجمع انوار غیبی مطلع انوار فیوضات لاریبی سیمرغ کوه قاف تجرید نهنگ دریای توحید معدن الهام ربانی غواص بحر علم لدنی شیر بیشه حقیقت شهباز وادی معرفت آیت رحمت سبحانی کاشف ظلمات یلدانی نجم الملة والانام رکن الشریعة والاسلام شهسوار میدان وحدت برفرازنده چراغ معرفت غادر دین محمدی هادی شریعت احمدی مبارز میدان شجاعت قمری فضای فصاحت تاج الاولیا و الاصفیا سراج الملة البیضا ملاح دریای احدیت دریتیم صدف معرفت غوث زمانه محبوب یگانه واقف اسرار لی مع الله صاحبی ام سید احمد میدارد صاحبا چونکه قبل ازین در موسم خریف آنمخدومی ام براه کابل بخواهش جهاد میرفت مراسله سرافراز نامچه بجهت کمترین بندگان ارسال نموده بودند که شما این هر جای خود استقامت نمایند تا آمدن احوالات اینجانب بنده درگاه بنابر سبق وعده استقامت نمیتوانستیم نمودیم و نیز بران وعده مذکور مستقیم میباشیم چرا که لا تخلف الوعد الا المنافقون و ایضاً النفاق اشد من الکفر و این خادم العلمای و الفقرا قاصد بطرف آنصاحبی ام روانه نموده بودیم

در حین جهاد و مجادله با قوم مشرکان وارد آنحدود گردیده بودند و آن احوالات متخالفه آنصاحب را

بیان و اظهار نمودند از حد زیاده هم و غم رخ نمود که شرح آن بزبان خامه اشکبار نمیگنجد بیت

صبت علی مصائب لو انها صبت علی الایام صرن لیالیا ؛ صاحبا مطاعا از ان تاریخ که از سلسله

سرافراز نامچه بهجت کمترین مرقوم شده بودند در فکر جمعیت و اتفاق تمام قوم علجائی و تدارک

اساس و اسباب میباشیم متعدمات اینجائی همگی در تحت و تصرف قبضه خود آورده ایم لیکن

احوال صادق و تحقق از جهت دوری حدود و نامعلومی منزل و مکان مبارک صاحبی ام

روشن و مبرهن نگردیده و مردم خراسان طاقت نمود گرمی تابستان ملک هندوستان نمیدانستند

با برادران حاجی احمدین حاجی جان محمد نام قاصد ارسال نموده ایم تقدیم مبارک مشرف خواهند شد

از روی شفقت و مهربانی احوالات محکمه و استقامت و منزل مبارک خود در طی تحریر در آورده

معه دستخطهای مبارک آنصاحب باسم نواب ذبیره و مسرور خان کتی خیلی و عمر خان میان خیلی

و ظفرخان کنده بوری و جماعه ملکان قوم مروت و خیسوری و نیز و امان مرقوم نموده بصحابت

قاصد نامبرده داده که در حین ورود بنده درگاه در آنجا معاودت و تبعیت اینها را اختیار

نمایند و اگر احدی از ایشان از امر آنصاحب تجاوز نمود و در امر جهاد سستی و توقف نمود

بنده و تنبیه و تادیب آنها ما زود میباشیم تا باعث ملالی خاطر آنصاحب نباشد انشاء الله تعالی

بورود دستخط مبارک در اول موسم تیرماه با جمعیت قوم علجائی و تمام اهل راعی و قشون

بسیار جرار خونخوار براه زاود و غولیری ورود و نزول خواهیم نمود محض برضای خداوند

تعالی و تنویر دین و آیین محمدی سر و جان و مال و اساس صرف و بذل خواهیم نمود چرا که سبب سلطنت

دنیوی و فرحت اخروی خواهد شد بحکم این آیت ربانی لا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل الله امواتا

بل احیاء عند ربهم یرزقون فرحین و ایضا حدیث نبوی است الشهید مشتری و المشتری باب الوری

انا زجاز

اثنا نجبانه والمصطفی بشماره و نیز رجای واثق و امید صادق بجناب اقدس بارگاه خالق جهان است
که تخریب و اجحاف قوم طاغیان و مشرکان بعون عنایت ایزد منان و از برکت آن صاحبی ام میسر خواهد شد
بمضمون این آیت لن یجعل الله للکافرین علی المومنین سبیلاً و لقوله علیه السلام الاسلام یعلو و لا یعلی علیه
و سبب غلبه کفار نابکار در ایام ماضیه از جهت سستی و نااتفاقی اهل اسلام و نفاق ایشان بود چنانچه
آن صاحبی ام درین مقدمه جهاد و مجادله ظاهر و باهر گردیده باشد باید که آن صاحبی ام جهد تمام در خصوص
دوری نفاق و اتفاق اهل اسلام نموده که موجب فتح و نصرت اهل اسلام خواهد بود باقی عمر کم مطالعه و
ظلکم ممدوداً: سجع مهر خانخانان (افضل حق ختام خانخانان) این جواب خط خانخانان که از
طرف امیرالمومنین نوشته بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام نمکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چارپالش حشمت و شوکت تکیه تاز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار دیانت دثار جلالت نشان سردار سرداران
خانخانان ادام الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص و قوت استعداد در مقدمه
اقامت جهاد و آزار اهل بغی و فساد با دیگر مضامین خلت آگین رسید انواع فرحت و سرور در دیده
و دل را نور بخشید الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود آفاق جهان را بمثل آن رئیس صاحب
غیرت ایمانی و حمیت اسلامی منور گردانید منعم ذی النوال بفضل و کرم خود این تخم ایمانی را که برحمت
خاصه خود در سینه صفا گنجینه کاشته مثمر ثمرات جلیله در دنیا و عقبی گرداناد آنچه در باب توجه همت علیا
باطلاع نمودار آن خامه ریز فرموده بودند که از آن سوی اقامت جهاد و استیصال کفر و عناد
نموده آید هر چند این معنی اقصای مقاصد قلبی است لیکن اگر عنان ظفر توامان بآن سمت منعطف گردد
منافقین مفسدین فتنه و فساد بر پا خواهند نمود پس اصلح و انسب چنین مینماید که اولاً در باره

استیصال منافقین بد مآل سعی بلیغ بجا آورده شود هرگاه قرب و جوار آنجناب از انام منافقین بدکردار

پاک گردد با جمعیت خاطر و اطمینان قلب به انجام دادن اصل مقصود متوجه توانند شد پس مصلحت وقت

همین که نخستین دمار از روزگار منافقین جد بلیغ بجا آرند و هر چند طریق دفع فتنه این منافقین آنجناب

خوب میدانند و در فن لشکرکشی و کشورکشی بخوبی ماهر لیکن بنظر آنجناب مصلحت چنان مینماید که اگر

دلاوران جلادت منزل برین مهم عظیم بی اعانت کسی اقدام نمایند و استقلال آنجناب در استیصال منافقین

باعث شورش فتنه و فساد نشود پس از کسی استعانت ضرور نیست الوس و قشون خود فراهم آورده

خود آنجناب در نواحی غزنین مقابله منافقین بطریق چپاول آغاز فرمایند و بعضی را از همراهیان با جمعی

کثیر از الوس و قشون بنواحی کابل تعیین فرمایند تا ایشان هم بطور شبخون بر منافقین آن مقام تاخت

نمایند و آنجناب از این سو متوجه بر منافقین پیش در شود و بعد از تصفیه آن مقام از الواث منافقین

به انجام بجلال آباد برسد همچنین از آنجا بکابل فایز گردد تا منافقین مطرودین که از پیشاور تا

قندهار منتشر اند بوجهی متزلزل شوند که هر کس بحال خود گرفتار بوده و بیدست و پا گردیده اعانت

همدیگر نتوانند کرد و اتفاق و اجتماع آنها متعذر گردد و اگر استقلال خود را درین باب باعث شورش

فتنه دانند و متخطر آن باشد که قوم دُرّانی بنابر حمیت قومیت و ریاست الوس خود مجتمع شوند و بر

مقابله آنجناب اتفاق کنند پس لابد رؤسای ایشان شریک خود باید کرد و استعانت ارباب سلطنت

باید جست اما اینکه استقلال جناب در بمقدمه باعث فتنه و فساد است یا نه پس درین باب در باب [illegible]

را کار فرمایند با عقلای متدینین مشورت جویند و عدل و دیانت منزل را از حمیت الوس و رعایت منصب

پاک ساخته و محض خیرخواهی اسلام را قبله همت نموده نیکو تامل فرمایند پس در هر کدام شق از شقین

که خیرخواهی اسلام دانند همون را اختیار نمایند شما را در اختیار یکی از هر دو شق اختیار است اگر

تا نیستند خاطر خطیر باشد خطوط ملفوفه منه خطوط مشتمل بر همین مضمون بهرات ارسال فرمایند و اگر

چهارم [illegible]
[illegible]
[illegible]

اول بنظر

اول بنظر صائب ترجیح یابد پس اصلاً حاجت ارسال خطوط نیست بنام خدا متوجه کار شوند و
اینجانب را باستعجال تمام بران اطلاع بخشند تا از این صورت سرگرم مهم گردد و حسب الطلب خطوط مشتگانه
بنام رؤسای جنود و امان و غیر میرسند اما اینقدر ملحوظ خاطر دانش ذخائر باید داشت که نواب شیر محمد [illegible]
رئیس ذیره اسماعیل خان و دیگر سرداران هر چند با اینجانب اظهار اخلاص مودت مینمایند اما فی الحقیقت
از زمره منافقین اند از مداخلت ایشان اجتناب کلی باید ورزید و بنوعی برایشان اعتماد نباید کرد
و باقی جمیع رؤسا و صنفا و حکام و رعایای اضلاع مذکوره و جماهیر مؤمنین و مشاهیر سادات و
علمای دین از اضلاع باجوڑ و سنوات و بنیر و حوالی پشاور و خیبر و تنگرهار و پکهلی و
نواحی کشمیر با اینجانب عقد رفاقت و اطاعت محکم بسته اند که عند الطلب بجان و دل حاضر شوند
و در صرف جان و مال در تحصیل رضای ایزد متعال و استیصال کفار و منافقین به تأمل هرگز قصو
ر نورزیم هر چند مستعد گردیدن اینهمه اقوام فی الحقیقت بمحض قدرت قادر علی الاطلاق است اما
بظاهر بسبب ظهور نفاق منافقین و خیرخواهی آنها در حق کفار متمردین و بدخواهی درباره مسلمین
جمیع مؤمنین را رگ ایمانی در جوش و حمیت اسلامی در خروش آمده انشاء الله تعالی بحول و قوت ربانی
و تائیدات آسمانی عنقریب مقدمه گوشمالی منافقین و مجاهده مشرکین پیش کرده میشود و رجای واثق
از حضرت خالق جهان دارم که جنود رب العالمین بر احزاب ابلیس لعین البته مظفر و منصور گردند
چنانچه در کلام هدایت التیام میفرماید کذلک حقا علینا نصر المؤمنین وان جندنا لهم الغالبون و یا ایها
الذین آمنوا ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم پس فتح و نصرت از مواعید صادقه رب ذوالجلال
است و خلف در ان محال پس لازم که محبت مال و جان و اخوان و اوطان پس پشت انداخته
محض تحصیل رضای حضرت حق جل شانه همت ساخته صرف به نیت نصرت دین متین و اعلای کلمه
رب العالمین کمر بسته در جنود رب العالمین داخل گشته مهم قتل و قتال خود رانند از ذات الله تعالی

در ضمن آن بر طبق منطوق لازم الوثوق و اخری تحبونها نصر من الله و فتح قریب و بشر المؤمنین ابواب
فتوح مفتوح خواهند دید و ملک خدا این بسیار و تسلط بر بلاد و امصار از ممالک کفار شرار و منافقین
بدکردار ضرور و بالضرور بدست خواهد آمد لیکن اینهمه این و آن را از زواید منافع تصور نموده برگزار
اقامت جهاد بنا باید ساخت و آن را از نظر همت بلند باید انداخت پس هرگاه باین نیت پاک خود را
در سلک مجاهدین منسلک خواهند کرد بلا ریب در جنود الله معدود خواهند شد و بر طبق وعده حقه و
نصرت و ظفر بدست خواهد آمد و علاوه برین آنکه اینجانب بارها از پرده غیب و یکن لاریب بکلام روحانی
و الهام ربانی در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد باشارات صریحه مامور گشته و در باره نصرت
و فتح به بشارات صادقه مبشر شده و چون مواعید الهام مطابق کلام ملک علام باشد لابد قبول
باید داشت و عمل بران باید ساخت بالجمله حق جل و علا اینجانب را باتباع اینجانب را بکرم عمیم خود بهمین وجه
وجیه در سلک مجاهدین منسلک گردانیده و بیخ محبت دنیای دنیه از ته دل قمع ساخته و این طریق را
بتعلیم خاص فهمانیده و بتجدد قلب انداخته و بتعلیم آن امر فرموده و ببرکت همین خلوص بمنصب امامت مشرف
نموده هر چند این معنی بر هزاران هزار بلکه بر خلایق بسیار از افغان حال این خاکسار واضح و لایح است
چنانچه بسیاری از اهل هند و سند و خراسان بر این معنی آگاه شده اند و اغلب که آنجناب هم مطلع
بوده باشند اما بنا بر مزید تاکید بطریق تجدید میگویم که خدای پاک عالم سرایر و خفیات را گواه مینمایم
که داعیه اقامت جهاد و ازاله کفر و عناد از دل اخلاص منزل میجوشد اصلا شبه و وسوسه شیطانی و
شائبه هوای نفسانی باین داعیه ربانی مخلوط نگشته و الله علی ما نقول وکیل زیاده بجز تاکید اکید استعجال
ارسال جواب بدست کدام قاصد تیز رو و سریع السیر چه نگارش رود که مقدمات عظیمه بر رسیدن
جواب متوقف اند والسلام مع الاکرام ۔

بنام شاه محمود سلطان هرات

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی معدن

اخلاق

اخلاق جهانبانی مسندآرای محافل جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق
افزای میادین شهامت معرکه پیرای اساطین شجاعت نجم جاه رفیع پایگاه ادام الله ظلال
جلاله و ضاعف اقباله بعد از ادای تحیات مسنونهٔ سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونهٔ قلوب اهل
مودت والتیام بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد آن زینکه اقامت جهاد و ازالهٔ بغی و فساد در هر زمان
و هر مکان از اهم احکام حضرت رب العباد است خصوصاً درین فرو زمان که دقت شورش
اهل کفر و طغیان بحدی رسیده بود که تخریب شعائر دین و افساد حکومت سلاطین از دست کفره
متمردین و نجات مفسدین بوقوع آمده و آن فتنهٔ عظیم تمام بلاد هند و سند و خراسان را فرا گرفته
پس درینصورت تغافل در مقدمهٔ استیصال کفرهٔ متمردین و تساهل در باب سرزنش باغیان مفسدین
از اکبر معاصی و اقبح آثام است بنا بر علیه این بندهٔ درگاه حضرت احد از وطن مالوفهٔ خود برخاسته
در دیار هند و سند و خراسان دور و سیر نمود و مؤمنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بهمین
ترغیب کرد الحمد لله والمنة که اکثر مؤمنین مخلصین و صادقین راسخین باین دعوت حق را بگوش
هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت اینجانب در همه مقدمه التزام کردند و از آنکه
اقامت جهاد با اهل کفر و فساد بدون نصب امام صورت نمی بست بنا بر علیه جماهیر مجاهدین و مشایخ و اکابر
اعلام دین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آورده خطبه بنام اینجانب خواندند از آنجا که در میان
منصب امامت و منصب سلطنت تفاوت عظیم است که نصب امام محض برای اقامت جهاد و ازالهٔ بغی
و فساد است نه تسلط بر بلاد و امصار و تملک اضلاع و اقطار آنام و اتباع آن را مقصود بالذات
نمی باشد بلکه حق حکومت و سلطنت بمستحقان او رسانند بخلاف منصب سلطنت که مقصود اصلی
ازان حصول معنی تجبر و فرمانروائی و تصرف و کشورکشائی است لهذا آنجناب معلی القاب شاهزاده
رفیع القدر وسیع الصدر مسندآرای محافل شادمانی رونق افزای مجامع کامرانی نگارش کرده شد

گر بنابر اخذ کردن حق خود مشارکت و معاونت مجاهدین فرمایند که تا مجاهدین مسطورین
مملکت قدیمه حضور را از انجاس مشرکین و آلوایش مفسدین مطهر و پاک گردانیده حق
بحقدار رسانند و این وعده بذمه اینجانب واجب الایفا است اما بشرطیکه عهود صحیحه و مواعید
درست از ایشان برهمینی بگیرد که شکر این نعمت عظمی بجا آرند یعنی علی الدوام کمر بسته جهاد را
جاری دارند و گاهی او را معطل نسازند و در آئین انتظام ممالک رعایت قوانین شرع نبی کرم و
کماست بجا آرند و از فسق و ظلم احتراز کلی دارند پس درینصورت اگر اشارت حضور لامع النور
هم بشاهزاده ممدوح در مقدمه متوجه شدن ایشان بسرانجام دادن این مهم صادر گردد
البته مهم مسطور بخوبی صورت انجام خواهد پذیرفت زیاده تطویل کلام بحضور آن سلطان اهل اسلام
لقمان را حکمت آموختن است بنابران برین چند سطور اکتفا کرده شد آفتاب سلطنت و اقبال
دائما تابنده و درخشنده باد نقل بنام شاهزاده کامران از امیر المومنین سید احمد بجناب
معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام و نقاده دودمان خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش
چاربالش حشمت و شوکت تکیه تا زرخش سطوت و صولت یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه
اصحاب جود و کرم گل سرسبد چمنستان شادمانی فرمانروای اورنگ کامرانی زاد الله اقباله
و ضاعف اجلاله بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از بسکه مهاجرت از
بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان اسلام است
و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام تعداد و چنیکه بلاد هندوستان از شیوع آثار اهل کفر
و طغیان مملو و مشحون گردید اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسید تمام این بلاد را از مفاسد اهل بغی و عناد مملو دید
بنابر آن علیه در اوطان یوسفزی رسیده مومنین این دیار و مسلمین آن اقطار را بسوی اقامت

دیگر یکمن

رکن رکین یعنی استیصال کفار متمردین دعوت نمود الحمد لله که این دعوت حق رفته رفته بگوش
اکثر مسلمین از غازیان اهل نگرهار و آفریدیان و ختک و مهمند و خلیل و اهل سوات و بنیر و ولایت
نام پرگنه پرگنه پرگنه ولایت
و اهل پکهلی و راجهای کشمیر رسید همه مومنین مخلصین و صادقین راسخین این دعوت حقه را بگوش
هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد هرگونه مسلم داشتند و از انجا
که قتال کفار لئام شرعاً بدون نصب امام صورت نمی‌بست بناءً علیه اکثر علمای دین و مجاهدین
مومنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب خواندند و ربقه اطاعت
و انقیاد در گردن خود انداخته امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از منافقین که فرق در میان
منصب امامت و سلطنت نفهمیده آینده درگاه حضرت الله را طالب سلطنت تصور کرده در پی عداوت
مجاهدین افتادند حالانکه خالق البریات و عالم السرائر و الخفیات گواه است بر همین که گاهی
بر دل اخلاص منزل اینجانب آرزوی حصول معنی ملک خواه این بیشمار و تسلط بلاد و امصار یا طلب
عزت و جاهت و ریاست و امارت یا فرمانروائی بر اقران و اخوان یا اهانت رؤسای
عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین والا تبار گاهی خطور هم نکرده و در سویدای آنهم بهم نرسیده
بلکه مقصود از بر پا کردن تمام این معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین و احیای
سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست نجاست مفسدین
چیزی دیگر مقصود نیست علاوه برین آنکه اینجانب از پرده غیب بیکمن لاریب با بشارات اقامت جهاد
و ازاله کفر و فساد مامور است و به بشارات فتح و ظفر مبشر چنانچه بکرات و مرات بکلام روحانی
و الهام ربانی برین لطف رحمانی مطلع گردیده که هرگز هرگز شبهه وسوسه شیطانی و شائبه هوای
نفسانی با آن مخلوط نشده بالجمله چون منافقین مفسدین بحمایت کفره متمردین کمر بستند و عداوت
مجاهدین بر روی کار آوردند پس لابد گوشمالی ایشان از مقدمات جهاد و تتمات ازاله کفر و فساد

گردیده بنا برآن علیه آنجناب کافهٔ مجاهدین را بگوشمالی منافقین ترغیب نمود چنانچه عنقریب سرانجام دادن

این مهم عظیم بحول و قوت رب کریم متوجه میگردد و بعد از پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین

و الوات منافقین بمستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و مملکت تفویض کرده خواهد شد

اما باید طبقهٔ شکر این انعام الهی بجا آرند و علی الدوام جهاد را بهر حال قایم دارند و گاهی معطل نگذارند

و در ابواب عدالت و فصل خصومات از قوانین شرع شریف سر موی تجاوز و تفاوت میان نیارند

و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند باز خود آنجناب مع مجاهدین صادقین بسبب بلاد هندوستان

بنا بر ازالهٔ اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصود اصلی خود اقامت جهاد بر هندوستان نسبت

نه ترکمن و دیار خراسان بالجمله خان عالیشان رفیع المکان خانخانان علیجاه رئیس ولایت

بسبب کمال علو همت و وفور رغبت و زمعهٔ حمیت ایمانی و غیرت اسلامی این دعوت حق را بگوش

هوش شنیده مستعد مقاتلهٔ کفار اشرار و مقابلهٔ منافقین نگونسار گردیدند الحمد لله والمنة که

حق جل و علا خان ممدوح را بآن توفیق موفق گردانید لهذا آنجناب مستطاب نگارش کرده میشود

که هرچند نصرت دین و اعانت مجاهدین بصرف جان و مال بر جماهیر اهل اسلام عموماً و بر مشاهیر

حکام خصوصاً واجب و موکد است اما چون توجه آنجناب باین دیار و اقطار بنا بر موانع چند در

چند ظاهرا متعذر مینماید پس لازم که چند کس را از ملازمان خاص که بعقل و کیاست موصوف

باشند و بغیرت و وجاهت معروف و به بلند پایگی اختصاص نسبت بآنجناب مشهور باین سمت

روانه فرمایند تا بعضی از ایشان بخان ممدوح رفاقت نمایند و بعضی دیگر خود را پیش آنجناب

رسانند درین باب مشارکت آنجناب متحقق گردد و استحقاق حصول فوائد اخرویه و منافع دنیویه

ثابت شود و استخلاص حق خود از دست باغیان معتدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب

آن قدوهٔ اولی الالباب لقمان را حکمت آموختن است چه آنجناب در این ابواب فرمانروای

دکتور کنائی

وکشورکشائی را حکیم و تجربه کار و دانا و عاقل و هوشیار و السلام مع الاکرام فقط
رقعه محمد خان موصوله بیست و نهم شهر ذی قعده ۱۲۴۶ سنه هجری در موضع [illegible] سوات
بخدمت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعه احسانات جناب کرامت مآب بلاغت و معالی
انتساب حضرت مخدوم مطاعی صاحبی ام سید بادشاه دامت برکاته بعد ابلاغ تحفه سلام
خیر الکلام و تقدیم لوازم تعظیمات و تسلیمات که وسیله سعادت ابدی و واسطه عزت سرمدی تواند بود مکشوف
ضمیر منیر بیضا نظیر میگرداند که لله الحمد والمنة مجاری حالات بفضل و کرم حضرت معطی العطایا و یمن توجه
ظاهری و باطنی آنجناب مقرون جمعیت صوری و معنوی است و پیوسته اعتدال عنصر شریف و ابتهاج
طبع لطیف ذات ستوده صفات مخدومی مطلوب مستدعی امید واثق که این نیازمند درگاه را که تراب
الاقدام اهل الله را از جگر گوشه خاطر ملکوت مناظر محو نفرموده مشمول توجهات خفیه و جلیه خواهند داشت
و همواره بارقام ارشاد نامجات مع هرگونه خدمات لازمه مسرور و محظوظ خواهند فرمود باقی
الله معکم اینما کنتم السلام علیکم و علی من لدیکم فقط   خط بنام میان یقین الله شاه لکهنوی
از امیر المومنین سید احمد بخدمت فیضدرجت سجاده نشین ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق
و یقین یادگار اسلاف کرام تذکار اولیای عظام مقبول بارگاه اله مخدومی مکرمی شاه یقین الله
مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه احوال اینجا بجود و بکرم رب المعبود مستوجب حمد و شکر است که شب و روز نعم منعم علی الاطلاق
و الطاف مالک باستحقاق برین عاجز خاکسار و ذره بیمقدار و همه جماعه مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
باران صفت می ریزد و می بارد و عز منکه پرورش او بحدی رسیده که باحاطه تحریر و تقریر متعذر
مینماید است اگر هر بن موئی با صد زبان نه کند شکر این نعمتش را بیان نه بتحریر الفاظها بی شمار ش
نباشد یکی از هزاران هزار نه از اجل نعم ربانی و الطاف رحمانی آنست که اینحقیر را بمحض قدرت کامله

باعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و ترغیب کافه مومنین بسوی اقامت این رکن
رکین و تجمع عساکر مجاهدین بنا بر استیصال جنود ابلیس لعین متوفق گردانید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً هرچند
در مقدمه قتل و قتال با اهل کفر و ضلال الحکم الحرب بیننا و بینهم سجال در هر دو جانب فتح و شکست محتمل است
چنانچه درین ایام خجسته فرجام هرچند مجاهدین اخیار چند بار بر کفار شرار مظفر و منصور گردیدند
و در یک نوبت بسبب مداخلت چندی از منافقین یک گونه گزندی بمومنین صادقین هم رسید
لیکن الحمد لله و المنة که هیچگونه فتوری و قصوری در همت عالیه ایشان راه نیافته چنانچه این فقیر
بعد وقوع آن حادثه در اضلاع یوسف زئی مثل چمله و بونیر و سوات دوره سیر نموده مومنین
آن دیار و مسلمین آن اقطار را باقامت جهاد و ازاله فساد بالمشافه ترغیب نمود و بسیاری را
از اقوام افاغنه مثل علیزایی و آفریدی و مهمندی و خلیل و غیرهم با دراک این سعادت عظمی و ادای
این عبادت کبری بالمکاتبه دعوت کرد الحمد لله که همه مومنین صادقین ایشان این دعوت حق
را قبول نمودند و بگوش هوش شنیدند بنا بر علیه در عرصه چند روز ان شاء الله بحول و قوت ربانی
و تایید یزدانی مقدمه جنگ و جدال و قتل و قتال و استیصال اهل کفر و ضلال پیش کرده خواهد شد
امید قوی از کرم کریم مطلق و رحمت رحیم برحق چنان است که علیه دین حق برادیان باطله جلوه پذیر
میگردد خاطر جمع دارند و هرگز بر اخبار واهیه که منافقین بنا بر رنجانیدن مومنین افشا مینمایند
اعتماد نفرمایند و بجمعیت خاطر و اطمینان قلب بدعای نصرت دین متین بجارگاه رب العالمین مشغول
مانند و خاطر جمع دارند که هرچند فاعل مختار در هر کار و بار محض ذات پروردگار است لهذا مومن
صحیح الاعتقاد را لازم است که در جمیع مقدمات خود بر کارسازی آن رب العباد بجان و دل
اعتماد نماید آری بنا بر حکم شرع قدری در جمیع اسباب هم سعی بجا آرد پس بنا بر همین حکم شرعی در جمع کردن
عساکر مسلمین قدری باز سعی کرده الحمد لله که سعی مذکور بانجام رسید که اقوام کثیره از مومنین افاغنه که شمار

اشخاص

اشخاص بر قوم بزارها و لکهو که میرسد برفاقت این فقیر اتفاق نمودند و اطاعت این عاجز بجان و
دل مسلم داشتند و وقتیکه مومنین صحیح الاعتقاد و مسلمین کامل الانقیاد بنابر استیصال کفر و فساد
و اعلای دین رب العباد کمر همت چست می بندند و نیت قلبیه درست مینمایند ضرور بالضرور بحول و قوت
رب غفور مظفر و منصور میشوند و حق جل و علا بکرم عمیم خود بر طبق منطوق کذلک حقا علینا نصر المومنین
و ان جندنا لهم الغالبون تائید ایشان میفرماید و بر ظاهر است که شوکت هیچ کافر متمرد و منافق معاند
و معارضه قدرت ربانی و تائید رحمانی نمی تواند کرد لا مانع لما اعطیت و لا معطی لما منعت و لا راد لما
قضیت و لا ینفع ذا الجد منک الجد شان اوست پس همین مضمون پیش نظر خود باید داشت و بر وعده
کریم نظر باید گذاشت آمد لحسن باقی هوس زیاده والسلام مع الاکرام فقط تمت —

عالیجاهان رفعت جایگاهان برادران عزیزان ساکنان گڈه و پنج پیر سلمهم الله تعالی از اینجانب
فتح خان بعد از سلام و شوقمندی ملاقات بهجت آیات مشهود باد که سواران اینجانب صد راس
گاوان شما را بیخبر اینجانب بر طریق عادت قدیم افغانیه خود تاخت نموده آورده بودند از انجا که
اینجانب از جمیع رسوم افغانیه خلاف شرع ثابت گردیده و از همه عادات جاهلیه دست بردار شده بناء
علیه نگارش کرده میشود که شما اینجا بی وسواس بیایند که خانه اینجانب خانه شماست و بلا تکلف
مال خود را گرفته ببرند هر چند خطی مشتمل برهمین مضمون نزد جهالت نشان خادی خان هم فرستاده ایم
فاما باندیشه اینکه مفسد مذکور شاید مال مسطور را بنام شما بگیرد و خود در میان بخورد و هیچ بشما ندهد
بناء علیه بشما کاغذ نوشته شد لازم که خود را بعجلت تمام نزد اینجانب رسانیده و از ضمان مال خود.
برودی گردن اینجانب را خلاص کنید که وقت موت کسی را معلوم نیست مبادا که اینجانب را ساعت
موت برسد و درین مظلمه گرفتار باشد زیاده والسلام تحریر بیست سوم ذی قعده سنه ۱۲۴۳

نقل جواب خط سلطان محمد خان — بسم الله الرحمن الرحیم تحریر بتاریخ سلخ ذیقعده از امیر المومنین

بنام [illegible] خان درانی

سیادت و نجابت مرتبت ارکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام رونق افزای چاربالش حشمت معرکه
پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلادت آثار شوکت نشان سردار سلطان محمد خان زاد الله
اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الله الی غایة ما یتمناه بعد اهدای تحیات
تحف اهل اسلام یعنی گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب دینی و مدارج دارین واضح آنکه
نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اتحاد و مدارج خلت و وداد در احسن اوقات و اسعد
ساعات رسید انواع مسرت و اصناف فرحت بخشید آنچه از نوک قلم مودت رقم بنظر علاقه صداقت
قدیم صادر گردیده بود که اینجانب علاقه اتحاد و اخلاص را که از مدت مدید فیما بین قائم گردیده از خاطر
فاتر محو و منسی نساخته پس الحق از روزیکه اینجانب را با آن حشمت مآب در دار السلطنت کابل ملاقات
گردیده و علاقه صداقت و اخلاص فیما بین بهم رسیده هیچگونه الی الآن بغبار رنجش مکدر نگردیده
و چیزیکه باعث ملال باشد در میان نیامده پس بنظر قوانین رعایت علائق صداقت البته علاقه مذکور
واجب الرعایت است لاکن چون حق جل و علا محض بکرم عمیم خود دل اخلاص منزل این ذره بیمقدار و این
عاجز خاکسار را بطریقه پس عجیب و نهجی پر غریب آشنای عمر بجل گردانیده که در باب علائق
محبت و مودت و پاس داری وجوه صداقت و قرابت از نظر انداخته و محض تحصیل رضای خود
و اطاعت احکام خود قبله همت ساخته پس محبوب من همانست که محبوب رب العالمین است و عدو من
همانست که عدو احکام شرع مبین است لهذا بخدمت عالی گذارش کرده میشود که در دوستی علاقه خود
مع الله کوشش بلیغ نمایند تا چار و ناچار بقدر آن محبوب من شوند و طریق تحصیل مقام محبوبیت حضرت
رب العالمین همین است که در باب اطاعت احکام و اعلای کلمه اسلام و احیای سنت سید الانام و
استیصال کفره بد انجام از جمیع علائق ما سوی الله خواه از جنس علائق صداقت و قرابت باشند
خواه از جنس تحصیل سلطنت و وجاهت خواه از جنس بدست آوردن مال و ریاست منقطع گردند

و در این باب

و دو ر بیتاب از جمیع ما سوی الله هر دو دست بردارند و دل اخلاص منزل خود را از الواث اغراض نفسانی و طلب
حظوظ جسمانی در مقابله اطاعت احکام ربانی مطهر سازند و اگر نیک تامل فرمایند التزام این امر رتبهٔ عبودیت
شعار و اطاعت آثار لازم و مؤکد است که بدون آن هرگز هرگز علاقهٔ عبودیت خالصه از غبار نفاق مصفا نمیگردد
اما امید این امر داشتن که طمع دخول در سلک عباد مخلصین هم دارند و دل خود را از الواث مذکوره مطهر
نمایند پس خیالیست پر اختلال و توهمیست باطل و محال که هرگز هرگز گاهی شدنی نیست ع هم خدا خواهی
و هم دنیای دون * این خیال است و محال است و جنون * پس زمینکه ایمان خالص از شوب نفاق و اطاعت
محضه حضرت خلاق قبلهٔ همت خود ساخته‌اند همان دم مقام محبوبیت حضرت حق یافته‌اند قال الله تبارک و تعالی فسوف
یأتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم
ذلک فضل الله یؤتیه من یشاء والله ذو الفضل العظیم و قال الله تبارک و تعالی انما ولیکم الله و رسوله والذین
آمنوا الذین یقیمون الصلوة و یؤتون الزکوة و هم راکعون و من یتول الله و رسوله والذین آمنوا
فان حزب الله هم الغالبون و قال الله تبارک و تعالی لا تجد قوما یؤمنون بالله والیوم الآخر یوادون من
حاد الله و رسوله و لو کانوا آباءهم او ابناءهم او اخوانهم او عشیرتهم اولئک کتب فی قلوبهم الایمان و ایدهم
بروح منه و یدخلهم جنات تجری من تحتها الانهار خالدین فیها ابدا رضی الله عنهم و رضوا عنه اولئک
حزب الله الا ان حزب الله هم المفلحون پس زمینکه در سلک حزب الله منسلک گردیدند بلا اضطراب
محبوبیت شدند اگر شوق تحصیل این مقام دارند در جواب همین رقیمه تفصیل بنگارند تا طریق آن نمایانیده شود
و بجلد و قوت ربانی بمنزل مقصود رسانیده شود هرچند مضامین مسطوره کرات و مرات در قطعات رقائم ودا
نگارش کرده شده و بالفعل تکرار لغو مینمود لیکن چه باید کرد که بخیرخواهی جمهور مؤمنین با مرام و در خواهش صلاح
ایشان مضطر بنا بر آن علیه بار بار همین مضمون در قوالب گوناگون و البسهٔ رنگارنگ نگارش کرده میشود
و الا حضرت رب غیور که علیم بذات الصدور است آگاه است بر اینمعنی که این ذره بیمقدار و خاکسار

هر چند بظاهر قدری ندارد اما تمام دل اخلاص منزل از توکل محض و تسلیم بحت ممتلی است آنها را احتیاج
بسوی غیر او باعث ننگ و عار میدانند و فی الحقیقت طلب چیزی که غیر رضای او باشد اصلاً نباید آرد
چنانچه ایمنی بر آن جلالت آثار کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار است حق جل و علا بکرم عمیم خود در
اصل جبلت آن امر عظیم ودیعت نهاده بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شده این ره
نه بخود می پویم هر چند بهر حال در دعای خیر مشغولم و بهر صورت خیرخواه آن حشمت مآب لیکن اگر ایمنی
متحقق گردد پس محبوبیت نامه نسبت جناب حضرت رب العلمین و سید المرسلین و جمیع عباد و مقربین
بدست آید باقی تفاصیل سرگذشت ابجد و با ظهار حال رقیمة الوداد نامه اعلام محی الدین بیگ هویدا
خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام ؎ بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی
فرض الجهاد علی العباد و امرهم بقتل اهل البغی والفساد والصلوة والسلام علی محمد خیر العباد و علی آله
واصحابه الامجاد اما بعد این اعلامی است عام بخدمت جماهیر اهل اسلام خصوص بخدمت مخلصان
پروردگار و مسلمانان صلاح کردار مشتمل بر اینکه اقامت جهاد با اهل کفر و عناد و قتال اهل بغی و فساد
از افضل عبادات و اکمل طاعات است که هیچ عبادتی از عبادات و طاعتی از طاعات در باب
تکفیر سیئات و رفع درجات مساوی این عبادت عظمی نمیتواند شد قال الله تبارک و تعالی لا یستوی
القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین
باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة وکلا وعد الله الحسنی وفضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما
درجات منه ومغفرة ورحمة وکان الله غفورا رحیما مشارکت مجاهدین از اعظم علامات ایمان و
انقیاد است و ترک رفاقت ایشان از امارات نفاق و فساد پس هر که جان خود را از محمدیان
میشمارد و خود را از زمره اهل اسلام می انگارد لابد که جان خود را شریک مجاهدین خواهد نمود و در
اعانت ایشان سعی بلیغ خواهد فرمود اما چون درین جزو زمان شورش اهل نفاق و طغیان بحدی رسیده

که بدون

که بدون ازالهٔ فساد منافقین جهاد با کفرهٔ ملاعین صورت نمی بندد پس لابد مقاتلهٔ این منافقان
اساس مقابلهٔ کفار شمرده می گردیده و این مقابله بمرتبهٔ جهاد بلکه بمرتبهٔ اعلی ازو رسیده بنا علیه
درین ایام عزم تسخیر بلدهٔ پشاور نموده ام و مصلحت چنان اقتضا کرد که این مقدمه را از دو جانب برپا
باید کرد یکی از جانب سوات و بنیر و دیگر از جانب خیبر و حوالی آن الحمد و المنة که مومنین
سوات و بنیر و باجوڑ و تیمره (پنجکوره) درین مقدمه رفاقت اختیار کردند و بنا بر آن درین مقدمه از جانب خیبر
برادر زاده خود را که سید احمد علی شاه نام دارد و بکمال فراست و دیانت موصوف است و بجمعیت
شجاعت معروف بسمت خیبر روانه نموده ام پس جمیع مومنین آن دیار را لازم که جان خود را شریک
حال او گردانند و خود را و جمیع دوستان خود را رفیق او سازند که رفاقت او عین اطاعت خدا و
رسول است و اعراض از رفاقت او باعث روسیاهی نزد خدا و رسول است چنانچه صدبار در مقدمه
قتل و قتال و جنگ و جدال بنا بر اغراض نفسانی و هواجس شیطانی در میان خود ها بعمل آورده اند
جان و مال خود را درین مقدمات صرف نموده الحال اگر یکبار محض ابتغاء لوجه الله و ادآء
لطاعة الله کمر بسته نمایند و کوشش بلیغ بجان و دل بجا آرند بر مقتضای غیرت اسلامی و حمیت
ایمانی عمل کرده باشند و الا بر ظاهر است که کار خدا موقوف بر شراکت کسی از مخلوقات نیست
بقدرت کاملهٔ خود نصرت دین خواهد فرمود و تکمیل دین خود را شامل کرم و عنایت خود خواهد نمود
لیکن کسیکه جان خود را در سلک مجاهدین منسلک کرده گوی سعادت دو جهانی و راحت جاودانی
برد و هر که خود را ازین امر پهلو تهی گردانید بیشک جان خود را در درکات اسفل السافلین رسانید
و ما علینا الا البلاغ المبین و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین فقط

خطبهٔ عید ضحی ۵

بسم الله الرحمن الرحیم الله اکبر الله اکبر لا اله الا الله و الله اکبر الله اکبر و لله الحمد لله
العلی الکبیر متعال ذی العزة و العظمة و الکبریاء و الجلال ذی الکرم و الجود و الطول و النوال

ذی القهر والسطوة والبطش والمحال الله اکبر ۔ سبحان الملک الحی الذی لا ینام ولا یموت
المتعزز بمحاسن الاسامی وافاضل النعوت المتوحد برداء الکبریاء والجبروت المتفرد بالتصرف
فی الملک والملکوت الله اکبر ۔ سبحان من جعل الکعبة البیت الحرام للناس قیاماً ووضع الشعائر
والمشاعر والمواقیت ووقت له اشهراً وایاماً وجعل ابراهیم الخلیل صلوات الله وسلامه علیه
للعالمین اماماً وسن له مناسک الحج ومشاعر العج والثج واراه واوضح النهج اعزازاً واکراماً
الله اکبر ۔ واشهد ان لا اله الا الله العزیز الغفار واشهد ان محمداً عبده ورسوله المختار صلی الله
علیه وعلی آله واصحابه الاخیار علی تعاقب الملوین ومر الدهور والاعصار تمت

بنام دوست محمد خان والی کابل املای فقیر ۔ بسم الله الرحمن الرحیم ۔ از امیر المؤمنین سید احمد
بخدمت سردار کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار
دوست محمد خان زاد اقباله ۔ بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بر ضمیر
کیاست تخمیر آن سردار کثیر الاقتدار یعنی کالشمس فی رابعة النهار هویدا و آشکار شده باشد
که اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته و محبت اهل و عیال و اخوان و اوطان پشت پا
انداخته و مصایب و متاعب مثل این اسفار بعیده بر خود گوارا ساخته در کشاکش جنگ و جدال
شب و روز گذرانیده و میگذارد و اینهمه سعی فی الله و اعلاءً لکلمة الله و احیاءً لسنة رسول الله
است هرگز هرگز طلب خواهش دنیا و مافیها با آن مخلوط و ممزوج نگردیده از آنجا که تطهیر این
داعیه رحمانی از لوث اغراض نفسانی یقیناً و قطعاً معلوم آنجناب است حاجت تکرار ندارد
بنا بر آن علیه آنرا بر خاطر دانش ذخایر تفویض نموده باصل مدعا می پردازد که در اوایل برپا شدن
این هنگامه چند بار جنود مجاهدین اخیار بر عساکر کفار شرار تاخت آورده مظفر و منصور
گردیده بود و در آن مدت انواع خیر و برکت نسبت مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار معاین

و مشهور

و مشهور میگشت بر آئینه ضمیر خلت تخمیر از سابق تجربی عکس پذیرفت حاجت تکرار نیست
لیکن از هنگامیکه سردار والی پشاور با ظهار مودت و اخلاص لباس اعانت دین متین
رب العالمین بر خود آراسته و از پی نصرت احیای سنت سید المرسلین لقامت خود برجسته
ساز و سامان خود شارک نفیر گردیدند از همان ایام نکبت کرنه نکبت بسوی عسکر ظفر پیکر
اهل اسلام متوجه گشت و اقسام رنج و کلفت و اصناف کربت و شدت بر سر آنها گذشت
که آنجناب هم بهیچ مبتلای عارضه شد که هوش و حواس هم بجا نداشت آنهم موضوح خاطر حشمت
ذخایر بوجه احسن شده باشد لیکن طرفه ماجرا اینست که چون قوافل غزات هندوستان
باخلاص نیت صرف باعانت سنت سید الانام و نصرت دین ملک علام تجد طی مسافت دور
دراز و قطع منازل شاقه تدریجا میرسید حتی که بقرب و جوار بلده پشاور در وارد میشوند
سردار مذکور با همه همت خود قصد ایذا رسانی و تکلیف دهی مینماید گاهی بر ایشان قصد
چپاو میکنند و گاهی اراده جنگ میدان مینمایند بالجمله سردار مذکور از دین اسلام بالکل
دست بردار شده بمشارکت و معاونت کفار بدکردار میکوشد و محبت این گروه شقاوت پژوه
از جذر قلب او میجوشد پس از معذرت سردار پشاور روابط اسلامیه را قطع نموده راه
بیگانگی پیمودند رای نعمات پیرای آن منبع ریاست و سیاست و معدن حشمت و کیاست
در نیفتد مرجع حکم میفرمایند و از انسکه بزبان صدق ترجمان جناب [illegible] افادات انتساب
خواجه عبد الخالق نقشبندی علو همت عالی در مقدمه فرمانروائی و کشورکشائی موضوح گشت
بنا و علیه نگارش میرود که بمقتضای محبت دیرینه و خلت پارینه از اظهار ما فی الضمیر خود
دریغ ننمایند زیاده والسلام مع الاکرام   مرقوم من پنجتار محرم ۱۲۴۳ سنه هجری
بنام شاه بخارا   بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله الذی نور قلوب المومنین باخلاص النیه

واتباع السنة وتكميل الايقان وكرم وجوه السلاطين بنشر العدالة وفضل السماحة وتأييد
الاديان وفضل جنود المجاهدين بعلو الدرجة وعموم المغفرة ومزيد الامتنان والصلوة والسلام
على محمد المبعوث بتتميم التوحيد وتعليم السنة ومجاهدة ائمة الكفر والطغيان وعلى اله واصحابه الذين
سووا الصفوف وسلوا السيوف وساقوا الحتوف على اخوان البغي والعصيان وعلى الائمة
المهديين والسلاطين العادلين والعلماء العاملين وجميع المجاهدين وكافة اهل الخلوص في
والايمان اما بعد از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور حضرت ظل سبحانی خلیفه الرحمانی
مهبط الطاف ربانی مورد عنایات یزدانی مسند آرای محافل سیادت و کیاست معرکه آرای
مجامع شجاعت و شهامت رونق افزای اورنگ نشین سلطنت و اجلال فرمانروای کشور حشمت
و اقبال سرو نونهال بوستان جهانبانی گل سرسبد چمنستان کامرانی رافع شعایر شریعت غرا
ناشر امر ملت بیضا حامی انوار سنت سنیا ماحی آثار بدعت ظلما ناصر احکام رب العلمین
قاهر اعدای شرع مبین منبع ینابیع جود و کرم معدن جواهر اخلاص و همم مرجع اساطین
ارباب علوم و حکم ملجاء ارکین اصحاب سیف و قلم جگر گوشه سلاطین خاندان عدل و سیادت
نور دیده مصابیح دودمان فضل و سیاست سلطان بن سلطان خاقان متع الله المسلمین بطول
بقائه و انطق المومنین بجمیل ثنائه و نصر الدین بعز احبائه و نصر المجاهدین بقهر اعدائه بعد از
اهدای تحفه تسلیمات مسنون و تحیات اکرام مقرون و تبلیغات اخلاص مشحون و دعوات شرفی
مناسب کرنش و تعلم مراتب ثنا تبین ملتمس اینکه این عاجز خاکسار و ذره بیمقدار از خاندان
سادات عظام است و در دودمان شرفای ذوی الاحترام اسلاف کرام این مسکین بر سجاده
ارشاد و تلقین از صدها سنین در بلاد هندوستان استقرار و تمکین پیدا داشتند و در اعلای
احکام رب العلمین و انقیاد اوامر سید المرسلین عمرها گذرانیده اند و جماعت مستفیدین را بانوار

[illegible]

بافاده فیوضات فایز گردانیده چنانچه از اعلام بزرگواران این ضعیف مقرب بارگاه آله سید
علم الله که از خلفای کبار حضرت سید آدم بنوری در احیای سنت محمدیه قدم میان جمیع اقران علم
بوده‌اند و در افشای طریقه مجددیه از همه اخوان پیش قدم آن بنده عبودیت شعار بعنایت
قادر مختار در ساعات لیل و نهار بر طریقه مرضیه اسلاف کبار مرتبی بتربیت جماعه طالبین مشغول بود
و در میان کافه سالکین مقبول چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین انقیا کیش و مؤمنین اخلاص
اندیش بحول و قوت رب قدیر بتواسطه این فقیر حقیر از درگاه واهب العطیات و بارگاه خالق
البریات مورد الطاف و کرم گردیدند و بر صراط مستقیم راسخ القدم سینه صفا گنجینه ایشان
از ظلمات شرک و بدعت خلاص یافت و در دل اخلاص منزل ایشان انوار خورشید توحید و
سنت تافت بعبدیت کامله قادر علی الاطلاق و حول و قوه مالک بالاستحقاق احبای این بنده
ضعیف بانعام منعم حقیقی مشمول شدند و اعدای این نحیف بانتقام منتقم تحقیقی منکوب و مخذول
ترغیبات این عاجز خاکسار در میان مهتدین ابرار معمول گشته و ترهیبات این ذره مقدار
در حق مبتدعین اشرار از سیف مسلول اصحاب سنت و اخلاص فایز بمدارج عز و اقبال گردیده
و ارباب بدعت و نفاق گرفتار نکبت و وبال هزاران هزار بلکه خلایق بیعدد و بیشمار بشرف
بیعت مشرف شدند و در منامات و معاملات بانواع بشارات مبشر چنانچه بسیار از اهل اسلام
و مشاهیر خواص و عوام از الواث آثام مطهر و پاک گشتند و در طی مدارج تقوی و ورع
چست و چالاک چنانچه مسلمین کامل الاتقیا و در انصار شریعت محمدیه منسلک گردیدند و در
زمره مخلصین راسخ الاعتقاد و در انوار طریقه مجددیه منهمک الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً لیکن
از مدت چند سال بتقدیر قادر فعال حال حکومت و سلطنت این ممالک بر منوال گردیده
که نصارای نکوهیده خصال و مشرکین بد مآل بر اکثر بلاد هندوستان از لب دریای اباسین

تا دریو

تا ساحل دریای شور که تخمیناً شش ماهه راه باشد تسلط یافتند و در وام تشکیک و تزویر بنابر
اخمال دین رب خبیر برپا کنند و تمامی آن اقطار را بظلمات ظلم و کفر مشحون گردانیدند و عزت
رؤسای کبار را بانواع مذلت مقرون و جباهیر مسلمین را عموماً و مشاهیر حکام را خصوصاً
بانواع تکالیف رنجانیدند و بر مساجد و معابد اهل اسلام دست تعدی رسانیدند و در تعدیات
ریاست و سیاست و معاملات قضا و عدالت قوانین شرع را بر باد داده و آیین کفر را بنیاد
نهاده بالجمله در آن بلاد و امصار و اصقاع و اقطار رسوم کفر مشتهر گردیده و شعائر اسلام مستور
و رایات ظلم منصوب شده و اعلام عدل منکوس حق پرستی مفقود گشته و هوا پرستی معهود بنابر آنچه
سینه‌ای کینه بملاحظه این حال پر از رنج و ملال بود و در دل اخلاص منزل از شوق هجرت بالا مال
غربت پایانی نهانخانهٔ دل در جوش بود و آورنده لقامت جهاد بی کینه سر در خروش و در این اثنا
این ضعیف را بر کاری دیگر برانگیختند و عزم ادای حج در خاطر ریختند الحمد لله که مع جمعی از
مؤمنین مخلصین که تخمیناً هشت صد مردم باشند بآن مقام فیض التیام رسیدیم و بزیارت حرمین
شریفین مشرف گردیدیم و دست عقیدت و اخلاص با مکنهٔ متبرکه رسانیدیم و چشم اشتیاق
بر مواضع معظمه مالیدیم و سر نیاز بر آستانه آن بی نیاز رسانیدیم و آن جان ناتوان را نثار
خانهٔ جانان گردانیدیم سبحان الله چه دریای رحمت بمکافات این اخلاص نیت و حسن طویت
موج زن گردیده و چه ملاطفات دلربا در آن مقام دلگشای در مجازات این صدق و صفا
بمنامات بی شمار و معاملات خارج از حد حصار بر منصهٔ ظهور رسید زهی الطاف پنهانی و التفات
مهربانی که جان مشتاقین را شیفته و فریفته گردانید و حبی انعام بیکران و اکرام بی پایان که سر
افتخار خاک نشین تا باوج عرش برین رسانید بیت اگر هر بن موی با صد زبان کند شکر
این نعمت را بیان به تحریر الفاظهای بی شماره نباشد یکی از هزاران هزاره بالجمله آنچه از مشاهدات

باتفاق

بوقلمون و مکالمات گوناگون در آن مقام دیده و شنیده ام بمیدان خیال در وهم نمیگنجد و بمیزان
قیاس و فهم نمی سنجد آری این عطیه رحمانی است که هرکرا میخواهند عطا میفرمایند و موهبت رحمانیست
هرکرا میخواهند بآن مشرف مینمایند اللهم لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت تبارکت آلاؤه
تعالی شانه، و از اعظم معاملات آن مقام این است که از درگاه واهب العطایا جلت عظمته و از حضور
خیر البرایا علیه افضل الصلوة والتحیة در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد بطریق الهام
ربانی و کلام روحانی باشارات غیبی درباب امامت مشرف ساختند و به بشارات لاریبی
درباب فتح و ظفر مبشر و در معاملات حقه باعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
و استیصال کفره متمردین مامور ساختند و در مواعید صادقه بلقب مظفر و منصور نواختند
پس بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی نصرت دین متین و شکست رونق اعدای دین از
حرم محترم و آن مقام معظم معاودت نمودم و الا کدام عاقل که از مثل آن مقام دلکشا و مکان راحت
افزا، جان خود را کشیده در کشمکش مصاحبت ارباب کفر و ضلال و اصحاب بدعت و جدال
اندازد و قطع نظر ازین اشارات و بشارات اینقدر لابدی است که هرگاه بلاد اهل اسلام
در دست کفار لئام افتد بر جمیع اهل اسلام عموماً و مشاهیر حکام خصوصاً واجب میگردد
که سعی و کوشش در مقابله و مقاتله آنها بجا آرند تا وقتیکه بلاد مسلمین را از قبضه ایشان برآرند
و الا آثم و گنهکار میشوند عاصی و ستمکار و از درگاه قبول مردود میگردند و از ساحت قرب
مطرود بنا بر علیه چند روز در وطن خود اقامت نمودم بعد ازان راه هجرت پیمودم و در بلاد
هند و سند و خراسان دور و سیر کردیم و این تحفه بشارت پیش اکثر اهل صلاح و خیر بردم
و این دعوت حق را بگوش هوش جمهور مسلمین رسانیدم و اکثر مومنین مخلصین را در معیت
رفیق خود گردانیدم آخر الامر در اوطان یوسفزئی رسیده مخلصین ایشان را رفیق خود ساختم

و علم جهاد برافراختم و بکرات و مرات بر سر اهل کفر تاختم و جان و مال در رضاجوئی ایزد متعال
در باختم اگر چه در مقدمهٔ قتل و قتال و جنگ و جدال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست در
جانبین متصور است اما الحمد لله و المنة که مومنین صادقین را نه در هنگام نخوت و غرور بیجا بهره
و نه در وقت شکست تقاعد و فتوری و از آنجا که بفحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و
فتاوای جماهیر فقهای عظام و مشاهیر علمای ذوی الاحترام و تصوابدید عقلای ذوی الافهام
اقامت این افضل ارکان اسلام یعنی قتال با کفار لئام بدون نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی بندد لهذا
بنا علیه باتفاق جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضات ذوی الاحترام و مشایخ عالیمقام
و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بر دست این فقیر بیعت امامت
واقع گردید الحمد لله و المنة که بمقاتله اهل کفر و عناد و صحبت جمع و اعیان و بعد مرور دهور بر وجه
مشروع صورت بست هر چند این اضعف العباد اولا حصول این منزل منیف بدواعیه غیبی
مبشر بود و ثانیا باتفاق جماعات مومنین باین منصب شریف مشرف گشت لا خالق البریات
و عالم السرائر و الخفیات گواه است بر تیقینی که گاهی بر دل اخلاص منزل این بنده عبودیت شعار
و عاجز خاکسار آرزوی حصول معنی تملک [illegible] این دنیا و تسلط بر بلاد و امصار و تجبر بر بندگان
و ملک ستان و فرمانروائی بر اقران و اخوان و طلب عزت و وجاهت و ریاست و امارت و اهانت
رؤسای عالیمقدار و سلب سلطنت سلاطین و الاشرار و آشنایان خود نسبت سایر بندگان الهی
و آشنایان رسالت پناهی گاهی خطور هم نکرده و وسوسه آن هم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن
تمام این معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و
استخلاص بلاد مومنین از دست کفره متمردین چیزی دیگر نیست و هرگز هرگز شعبه وسوسه شیطانی
و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی و الهام ربانی مخلوط نگردیده و الله علی ما نقول وکیل

چنانچه

چنانچه تمامی سرگذشت این عاجز ناتوان و تغیر حال هندوستان از حجاج بیت الحرام و تجار
اهل اسلام و دشت نوردان اقالیم سیاحت و واقفان بلاد دوردست تفحص فرمایند تا حقیقت
احوال منکشف گردد و ازینکه آنجناب و اسلاف بزرگواران آنجناب بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی
موصوف اند و باعلای اعلام دین و احیای سنت سید المرسلین معروف و دیانت و عدالت ایشان
مسلم طوائف انام است و تعلقات و کیاست ایشان زبان زد هر خاص و عام بلکه جماهیر مسلمین
آن دیار و مشاهیر متدینین آن اقطار بغیرت ایمانی و حمیت اسلامی در جمیع اقالیم مشهور اند
و قلوب ایشان باخلاص نیت و حسن طویت معمور حتی که بخارای شریف در معتقدات دیانت و ذکاوت
ضرب المثل شده و در رسوم مروجه آن بلده شریفه در حق جماهیر مسلمین مسطر عمل گردیده بنا بر آن علیه
بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرّض المؤمنین علی القتال بخدمت رفیع درجت آن حامی انوار
ملت بیضاء و ماحی آثار بدعت ظلماء ناصر احکام رب العلمین قاهر اعدای دین متین نگارش
کرده میشود که حق جل و علا بکرم عمیم خود آنجناب را بمنصب فرمانروائی کشورستانی که اعلای مناصب
ارباب سلطنت و اقصای مآرب اهل وجاهت است مشرف گردانیده پس در شکر این نعمت عظمی
لازم که همه اسباب راحت و فرحت و سامان عظمت و مکنت در تحصیل رضای رب العزت مصروف
کرده شود و در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش داده آید که
رؤسای بلاد هند و خراسان در مقدمه اطاعت و انقیاد تغافل ورزیده اند و در باب اقامت
جهاد تکاسل و از مقتضای حمیت عاطل گردیده اند و از حقوق عبودیت غافل آمده اند که بنا بر
محبت ما سوی الله از امتثال احکام الهی پهلوتهی نماید فی الحقیقت بنده نیست و مومنی که غیرت
ایمانی ندارد در نفس الامر مومن نیست و مخلصیکه مرغوبی را از مرغوبات نفسانی و امتثال احکام
ربانی ترجیح دهد مخلص نه سبحان الله کسانیکه تخریب شعائر اسلام از دست کفار لئام می بینند و می شنوند

باز غیرت ایمانی در دل ایشان جوش نمیزند و حمیت اسلامی در سینه ایشان خروش نمیکند
چگونه ادعای ایمان مینمایند و جان خود را در زمره محمدیان می شمارند آری محبت حق با محبت دنیا
مخالفت میدارد و حق پرستی با هوا پرستی متضادات تجویز اجتماع این هر دو امر در یک قلب خیالی است
پر اختلال و وهمی است سراپا باطل و محال الدنیا والآخرة ضرتان لا تجتمعان حدیثی است ماثور و لا
جمع بین الحقیقة والمجاز مسئلی است مشهور بیت هم خدا خواهی و هم دنیای دون این خیال است و محال است و جنون
چنانچه رؤسای بلاد مسطور بپاداشتن این کردار رسیده اند و گرفتار در مذلت ادبار گردیده اند و از بسکه
وصول این اخبار وحشت آثار بمحفل جلالت منزل مشکوک بود بنابر آن علیه احوال نکبت مآل تحریر نموده
و رنگ و تعدی مشرکین هند بسمع مبارک رسانیده شد تا غیرت ایمانی که موروث از اسلاف کرام است بجوش
آید و اساس اهل کفر و ضلال را از پا بر اندازد و جمعیت جنود ابلیس لعین را برهم زند و رونق بازار
اهل کفر و شرک بشکند هر چند ضلع او طای یوسف زیی که فرودگاه این عاجز خاکسار است و سراسر
کوهسار بچه یارا که مهبط انوار اقبال و محفل موکب اجلال تواند شد چه آن جناب بانواع کارزار و دار
در مقدمات انتظار بندگان پروردگار در پیش است و ضلع مذکور از دار الخلافت مبارک واقع
در اقطار و جواهر مؤمنین رعایا و مشاهیر جنود مشرکین نصاری با آنجناب بعقد بیعت پیوسته اند
و مستعد اطاعت و انقیاد و منتظر اقامت جهاد نشسته در این صورت اگر معاونت عظمی از عظمای
دین و مشارکت علمی از علمای شرع مبین نسبت ایشان متحقق شود هر آئینه علو همت و وفور غیرت
ایشان دو بالا گردد بنابر آن علیه مناسب وقت چنانست که جمیع صغار و کبار را از علمای متدینین
و ارکین معتبرین و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد دثار بر ترغیب فرمایند و جمعی را از
لشکر ظفر پیکر تعیین نمایند و از خزانه عامره پرورش مجاهدین کنند تا مشارکت آنجناب در
اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب باحسن وجوه متحقق گردد و مجاهدین

مذکورهم

ناظرین را تقویت قلب بدست آید و چنانچه بسلطنت این جهان فانی مشرف شده اند و میان
توجه عالی اصول دین متین و رسوم شرع مبین در آن دیار و اقطار مروج و در نشر انوار عدالت
معروف اند و به پرورش ارباب هدایت مشغول همچنین اگر استخلاص بلاد مؤمنین از تصرف کفره
ملاعین بدست عسکر فیروزی اثر صورت بندد هر آئینه حکایت سابقه بحیثیت لاحقه ممتزج گردیده
بمثابه نور علی نور بر انظار مخلصین مودت ظهور جلوه گر شود و بغایت منتهی از رضاجویی مولی
حاصل گردد و در درجه اعلی از مدارج جنت نعیم در جوار رب کریم مقعد صدق بدست آید
علاوه برین آنکه جز این میشار و بلاد کفار شرار در تصرف انصار و اخیار و مؤیدان ملت
سید مختار در آید این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرض نمیدارد هر گاه از اخوان
مؤمنین و اعوان مخلصین بلاد مسلمین را از دست کفره متمردین استخلاص نموده قوانین شرع مبین
در ریاست و سیاست و قضایا و عدالت کما حقه مرعی دارد مقصود این فقیر حاصل گردد که
تسلط سلاطین عادلین را بر تمام روی زمین بهتر از تسلط خود میشمارم زیرا که سلطنت هفت کشور
را بخیال هم نمی آرم وقتیکه نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین متحقق گردید تیر سعی
بر هدف مراد رسید و در مقدمه نیک تنک تامل نمایند و فکر عمیق را کار فرمایند که سرداران ملک
خراسان بجبن و نامردی موصوف اند و بظلم و تعدی معروف بنابر آن اعلیه رعایای ایشان
از حکومت ایشان بیزار اند و جنود ایشان بیکار و کفار فرنگ که بر هندوستان تسلط یافته
اند بغایت تجربه کار و هوشیار اند و حیله باز و مکار اگر بر اهل خراسان بیابند بسهولت تمام
جمیع بلاد آن بدست آرند تا از حکومت آنها بحدود ولایت آنجناب متصل گردد و اطراف دار الحرب
با اطراف دار الاسلام متحد شود انواع مفاسد در میان مسلمین دار الاسلام بحیله و مکر خواهند انداخت
و علم مخالفت آنجناب خواهند افراخت اگر فی الحال به عسکر فیروزی اثر بر آنها تاخت فرمایند

و جنود آنها را زیر و زبر نماید البته از خیال تسلط بلاد مسلمین دست بردار شوند و دور کار رو با خود
گرفتار این مضمون را مثل مضامین شعریه با لطائف شعریه تصدیق نمایند بلکه اگر فی الحال در رسند
ابواب در آمد آن ملاعین در دیار خراسان تغافل خواهند نمود آنچه در عرصهٔ قریبه از طرف ایشان
در حق اهل خراسان بظهور رخ خواهد رسید تماشا خواهند فرمود که آن ملاعین عزائم بس جسیت
و خیالات نهایت دور در دست میدارند و قطع نظر از مراعات این تدبیر مذکور پس اینقدر ضرور است
که بلاد هندوستان از اصل دار الحرب است بلکه تمام هندو فرنگ بالفعل بران مسلط گردیده
پس استخلاص بلاد مذکوره از دست آنها بر ذمهٔ جماهیر اهل اسلام عموماً و مشاهیر حکام خصوصاً
واجب این فقیر بقدر استطاعت خود کوشش مینماید آنجناب را لازم که بقدر طاقت خود سعی فرمایند
که با دنی معاونت آنجناب بلکه بمجرد نام مشارکت آن والا قباب غلبهٔ دین ترقی میگردد و کار و بار
مجاهدین رونق می پذیرد زیرا که عنایات لطیف خبیر و اعانات رب قدیر متوالی می قیام جهاد بکمال
استعداد رسیده و نائرهٔ علو دین و اجتماع جنود مومنین آماده گردیده همین که همت عالیه متوجه
گردد بسهولت تمام سرانجام صورت این امر عظیم بر منصهٔ ظهور جلوه میفرماید و اختتام این مهم فخیم
رو مینماید آینده سررشته بدست قادر مختار است اول در تاسیس انجعالی تدبیر مساعی جمیله
بر روی کار آرند و آنرا از عبادات جلیله شمرده بجهد تمام بکار آرند بعد از آن در تفویض بسوی
تقدیر همت عالیه بکار برند و آنرا از عقاید جلیله قرار داده بر الواح قلوب بنگارند که آیه و شاورهم
فی الامر فاذا عزمت فتوکل علی الله نص است از کلام ملک علام و کلمهٔ السعی منی والاتمام من الله
قول است زبان زد هر خاص و عام است گفت پیغمبر با آواز بلند بر توکل زانوی اشتر ببند
این است ملخص مقصود این نفیر که منتج مکنون ما فی الضمیر لیکن از انجا که تشریح اجمال و تفصیل
این اجمال تحریر خامهٔ بریده زبان متعسر مینمود و تقریر لسان انسان متیسر بنا علیه

بجناب مستطاب

جناب مستطاب هدایت مآب مقرب بارگاه رب قوی مولانا عبدالحی هداه الله به کل عجیبی و غریبی
و متع الله به کل فطن و ذکی را که بر راه توحید و اتباع سنت راسخ القدم اند و در مقدمهٔ ترغیب
و ترهیب و وعظ و تذکیر علم در براعت علم الیقانی بحر زاخر اند و در رشاقت بیان ایمانی سحاب ماطر
در ارشاد سالکین بدر منیر اند و در افادهٔ طالبین بی نظیر در هدایت راه گم کردگان بادیهٔ ضلالت
نجم ثاقب اند و در استیصال خبث اهل شرک و بدعت فیروز و غالب و در مرافقت این فقیر اسفار
دور و دست کشیده اند و کروه و دشت نوردیده و در ملازمت این حقیر نشیب و فراز ترنشگانه
دیده اند و گرم و سرد زمانه چشیده و متع اعلام هدایت التیام مشتمل بر تفسیر علم تحدیث جامع ارکان اسلام
بحضور لامع النور روانه گردانیدم و بواسطهٔ قوت لسان و عذوبت بیان ایشان تفاصیل آن بی تغییر
بسمع اشرف رسانیدم آنچه از کلام هدایت التیام آن مجمع حسنات و منبع برکات فایض گردد آنرا
بر تفت قبول آرند و مضامین هدایت آگین آنرا از جنس قوانین علم معقول و منقول شمارند و آنرا
باعث سعادت دارین و جالب برکات نشأتین تصور فرمایند زیاده والسلام مع الاکرام
عریضه ملک فیض الله خان همهمند که عمده از ارکین والی پشاور است بسم الله الرحمن الرحیم
بسم الله خیر الاسماء قطعه ای دلارام بآرام جهان رام تو باد ‡ همه در دام یک عشوهٔ بادام تو باد
بر لبهای دو متاعی تو زما باد سلام ‡ سر فدا بر تو مرا بلکه ز هم نام تو باد ‡ افاضل نیکو سیر و عمده
افاضل شمایل آن خجسته اثر حمد حمیدی است که ساحت ساحت جلالش از وصمت صحت نقصان
و گنجایش الایش امکان منزه و مبراست و بنیان ایوان کبریای جلالش بالا رتبه از لوث
حدوث و حدث عیب مقدس و بعد از ادای ثنای آلهی و بیان شکر نعم نامتناهی تحفهٔ
صدقی که طوطیان ذی بال حسن المقال آن نکشانند و خوش خبر که بلبلان چمن روایت نمایند
درودی است متواتر و متصل و صلوة غیر منقطع مسلسل بر هادی صراط مستقیم صاحب لوای ...

انک لعلی خلق عظیم بمقتضای بعثت لاتمم مکارم الاخلاق اطباق از شمیم شمیه کریمه اش معطر است

و بر طبق مؤدای قل یا ایها الناس انی رسول الله الیکم جمیعا مشرق تا مغرب جهان از انوار خورشید آیاتش

منور و رضوان بر یاران و یاوران و عترت طاهره او که بر مضمون ان لکم فی رسول الله اسوة حسنة

اخلاق و اطوار آن حمیده کردار را حلیه ظاهر و زینت باطن فیض مواطن ساخته اند و طریقه متابعت

و انقیاد و موافقت و اعتقاد با نحضرت سرمایه سعادت دارین شناخته بعد محامد و صلوات

و تحیات بلا غایات و تسلیمات بلا نهایات و آرزومندی دریافت ملاقات بهجت سمات این احقر

عباد الله فیض الله معروض میدارد و الحمد لله و المنة احوال غلام حلقه بگوش مستوجب است و صحت

و تندرستی آن حامی دین متین ظل الله رب العالمین شب و روز مرکز خاطر نوازش نامه گرامی در حین عین

گرانی پرتو ورود افکنده خورسندی بسیار و خودی بیشمار زائد الوصف بحصول انجامید سر افتخار غلام خیر اندیش

تا فلک تاسع رسانید کوائف مندرجه آن معلوم و مفهوم گردید آنچه درباب مشرف شدن غلام بحضور لامع

النور و نافرستادن یکی از برادران غلام در قید قلم مبارک شیم آورده بودند همه شکوه شکایت

آرزو و داور زمانه و ظلم و اعتساف اعدای دین ناحق و صدق نوشته اند بالرأس و العین سر را

قدم ساخته ربقه اطاعت در گردن جان انداخته مسرور حضور میشدم اما از مصالحت و مداوای انمرض

عاجز مانده که بدون اجازت سرداران عالی مکانان که ناظمان زمانه اند این سعادت غلام را میسر

نخواهد شد اگر ملاقات با بنده هرگاه ضرور است از خوردان خطا و از بزرگان عطا منظور داشته

مکتوب مبارک اسلوب آمیخته از دلاسائی و دلداری که فقولا له قولا لینا لعله یتذکر او یخشی

آمده است بجانب سرداران ارسال دارند که این حشمت پناهان اگر غباری در خاطر دارند

و احیانا در محفل خاصه سفیر نمایند که مثال های آن باین شکل بیاید که خدمت بر باد و گرنه لازم سید باد

خلد الله ملکه با قاویل عام اعتقاد فرموده نایره نزاع را بوجود اخلاص و یگانگت منهم ساخت

نگاهی جابر

گاهی بنامه و پیغام یاد و شاد فرموده است مرا جان در وفاداری برآمد هنوز تا درج این بیگمانی بست
نرسد و توقع بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسائل بسبب داران مفتوح فرمایند که خیریت و خوبی
درین مرقوم است و طلیعه است غلام حلقه بگوش در حاشیه رقیمه عنبر شمیمه ایما بر نگارند تا از بهم
مستعد شرف حضور شده رفع کدورات که منافقین فیما بین ثبت نموده اند کرده شود و در سایر
احوال رونق پذیر گردد است مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز لیکن در مجلس رندان
خبری نیست نیست حاجت ترقیم ندارد وقت تنگ است آنچه حامل عریضه نیاز زبانی رساند
مقرون صدق دانند جواب از طرف امیر المؤمنین خلد الله ملکه بنام ملک نفیس احمد خان مهمند
که از اعظم ملازمان والی پشاور است بسم الله الرحمن الرحیم نیکوترین ترانه عندلیبان چمنستان سخن آرائی
و بهترین ترنم قمریان سروستان دانش پیرائی سپاس بی قیاس شهنشاه تقدس بارگاهی است که
اطباق کون و مکان و صفائح زمین و زمان از سمک تا سماک و از قعر مغاک تا اوج فلک الافلاک سفینه
ظهور کمال قدرت سراپا ندرت اوست و حمد جلیلی است که هر ذره از ذرات بیابان و هر ورقی
از اوراق درختان آئینه تماشاگاه بدائع جمال حکمت بی علت او و بعد از ادای حمد آن احد
خوشترین کلامی که طوطیان شکر بیان بآن سرایند و زیباترین زیوری که ابکار عرائس افکار بدان
آرایند درود نامحدود و در تحیّم عرصهٔ وجود صاحب مقام محمود آئینه دار جمال لایزال مظهر اوصاف
ذو الجلال شورد الهام حرض المؤمنین علی القتال و صلوات متتالیات و تسلیمات متوالیات
بر سرور کائنات ملقب بالقاب سید المرسلین و رحمة للعالمین مشرف بخطاب یا ایها النبی جاهد
الکفار و المنافقین و بر آل بیت اطهار و صحابه کبار که فرمان روایان اورنگ فسوف یاتی الله
بقوم یحبهم و یحبونه اذلة علی المؤمنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله و لا یخافون لومة
لائم اند و کشورکشایان اقلیم و الذین معه اشداء علی الکفار رحماء بینهم بعد از حمد و صلوة

از امیر المومنین سید احمد تعالیٰ خان آخلاص نشان تو دد عنوان حشمت آب عظمت انتساب

ملک فیض اسد خان سلمه الله الملک المنان بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح

آنکه احوال اینجد و دبکرم رب معبود تا تحریر نامه مودت شامه سراسر مستوجب حمد و شکر رقیمه نامی

صحیفه گرامی مشتمل بر اظهار مراتب خلت و اخلاص و محبت و اختصاص رسید انواع مسرت و آصناف

فرحت بخشید مضامین وداد آگینش مجملاً از عبارات بلاغت آیات و مفصلاً از بیان حامل نامه

اخلاص عنوان لائح گردید احبکم الله الذی احببتمونا لاجله و چندی از کلمات حکمت سمات

نوک زیر خامه اتحاد شامه بر صفحه قرطاس وداد اساس شده بود بپاسخ آن تصریحگامی پردازد

و جوابش تشریحگامی طراز د آنچه در مقام عذر عدم تشریف آوری خود ارقام فرموده بودند که بدون

اجازت سرداران عالی مکانان که ناظمان زمانه اند این سعادت غلام را میسر نخواهد شد تحقیقش

آنست که آن مکرم را محض بنابر مشارکت مومنین و معاونت مجاهدین و مشاورت در تدبیر انجام

دادن این مهم عظیم بقدوم مسرت لزوم ترغیب داده بودم پس اگر اطاعت سرداران زمان را نسبت به

حمیت دین و حمایت شرع مبین بزعم خود واجب او که میدانند و رسوخ این علت را در سویدای قلب

از امراض ردیه نمی شمارند و در مداوات و معالجه آن سعی نمی آرند پس بحکم کل حزب بما لدیهم فرحون

شادان و فرحان مانند و آنچه در مقام تدبیر قدوم نگارش نموده بودند که اگر ملاقات با بنده درگاهی

ضرورست پس مکتوبی بجانب سرداران ارسال دارند و طلبداشت غلام حلقه بگوش در حاشیه برنگارند

که با ذنهم مستعد شرف حضور شود صورتش اینست که درخواست طلاقات کسی از مخلوقات بنابر استعانت

در سرانجام دادن مهمات هیچگونه ضرور نیست زیرا که در مقدمه اقامت جهاد بر کفار شرار توکل

و اعتماد محض بر قادر مختار دارم و بر طبق وعده و من یتوکل علی الله فهو حسبه درباره حل کل مشکلات

صرف از درگاه واهب العطیات امیدوارم هرچند عاجز و خاکسار و ذره بمقدارم اما جاه و جلال

مخدوم

مخلوقین در جنب عظمت و جلال رب العالمین تجویز نمی شمارم لیکن از آنجا که اعلام عام بخدمت
جماهیر اهل اسلام بحکم حرض المومنین علی القتال ضروری است و تبا مضامین هدایت آگین است
که تمامها در حیطه تحریر نگنجد و بر منصه تقریر با حسن وجوه جلوه نمی پذیرد بنا بر علیه درخواست ملاقات
نمودم هرگز هرگز راه استعانت والتجا نه پیمودم پس اگر با مکالمه بالمشافه بر تبه تعذر انجامید سبب
اصل اعلام بطریق مکاتبه هم بسمع گرامی رسید و مضمون آیه وافی هدایه و حرض المومنین
علی القتال مودی گردید و آنچه در مقام تعلیم لین کلام در مخاطبه سرداران ذوی الافهام به آیت
وافی هدایت فقولا له قولا لینا لعله یتذکر او یخشی استشهاد فرموده بودند پس این ضعیف کلمه ضعیف
و سخن سخیف گاهی در مکالمه ضعفا هم فضلا عن الرؤسا بزبان نمی آرم بلکه آنرا از مساوی
اخلاق و شنائع خصال میشمارم و چرا این امر ذمیم بر روی کار آرم که با کسی عداوت جبلی و مخالفت
کلی نمیدارم بلکه همین قدر آرزو می دارم که هر یگانه و بیگانه در همین ضعیف را براه حق دعوت
نمایم و با طاعت مالک مطلق کار فرمایم اگر کسی بگوش هوش شنید در سلک بندگان خاص و
مقبولان ذوی الاختصاص منسلک گردیده و هر که پهلو تهی کرد حسرت و ندامت با خود برد نه
نفع آن بمن می پیوندد و نه مضرت این بمن می رسد تا شکر آن بجا آرم و شکایت این بر زبان
رانم و آنچه در مقام استحکام علاقه خلت والتیام با سرداران ذوی الاحترام نگارش نموده بودند
که بخلاف ایام خالیه ابواب رسل و رسایل بسرداران مفتوح فرمایند بر ضمیر مودت تخمیر واضح باد
که سردار سلطان محمد خان و سردار سعید محمد خان راه رسل و رسایل مسلوک میدارند پس
جواب آن هم از اینجا بیابند بلکه اگر مکاتیب طرفین را شمار کرده آید هر آینه مکاتیب اینجانب
در تعداد زاید بر آید چنانچه عنقریب یک خط مسرت نمط فرستاده بودند جوابش نگارش کرده شد
باز وقتی که زمان فترت رسل و رسایل ممتد گردید خطی دیگر در طلب جواب ارسال داشته شد

فاما سردار یار محمد خان و سردار پیر محمد خان اصلاً این راه نمی‌پویند و ابتدای این امر از من بتجربه
حالانکه سابق واضح گردید که راه النجاح ذالنجا با حدی از مخلوقین نمی‌پاییم و در استحکام رابطه محبت
و اتحاد فرق الطائفه سعی نماییم ابتدای اعلام سرداران کثیر الاقتدار که مقصود مبتدا شستم خطوط مشتمله بر
انواع ترغیب و ترهیب بکرات و مرات برنگاشتم و حینیکه ایشان با وجود ولایت بلده پیشاور
که مخزن قراطیس و اقلام است در ارسال مکاتیب اهمال میفرمایند پس با فقرا را چه یارا که درین باب
که سراپا زادورات کتابت است بدفاتر نگاری مشغول شویم و آنچه در مقام بیان شکایت سرداران رفیع
المقدار ان رقم زده کلک اتحاد سلک شده بود که آن حشمت مآبان در محفل خاصه میفرمایند که مثال ما این
مثل مشهور میماند که محنت برباد و گناه لازم پس ظاهر است که اگر سرداران ممدوحین محض لله فی الله
در خدمت این اضعف عباد الله بنابر حمایت شرع مبین و اعانت مجاهدین کمر بسته بودند پس فی الحقیقت
این خدمت دین رب قدیر است نه خدمت این فقیر حقیر لازم که شکر این نعمت عظمی و عطیه کبری بدرگاه
خالق الوری بجا آرند و گردن کسی از مخلوقین را زیر بار منت خود نسپارند قال الله تبارک و تعالی یمنون
علیک ان اسلموا قل لا تمنوا علی اسلامکم بل الله یمن علیکم ان هدیکم للایمان ان کنتم صادقین و اگر
خدمت این بنده درگاه اله لغیر وجه الله بجا آورده بودند پس این امریست از اصل سراپا باطل
و در همه خیر سراسر عاطل زیرا که لغیر وجه الله باشد خیالیست پر اختلال و ملالت که با سوی الله
بهم رسد امریست جالب نکبت و وبال من نه آنم که رعایت این تعلقات بهیمی نمایم و با این تملقات
بیهوده گرایم بلکه من همانم که در هر باب سینه صافم خاصه در معاملات صلح و جنگ یکرو و یکرنگ از
دورویی بیزارم و از پاسداری غیر حق دست بردار عاجز خاکسارم و بنده عبودیت شعار از اطاعت
ما سوی الله عار و ننگ میدارم و گلبرگ غیر حق را با خار و سنگ میشمارم کسیکه با من راه اتحاد
میپوید لازم که برنگ عبودیت خالصه رنگین شود و تملقات استمالت سنگین و با من خواجه تاشی
اختیار کند

اختیار کند و آزاد باشی اجتناب ورزد هر که خواهد که از حق علاقه تعلق بگسلد و با من رابطه
تعلق پیوندد و با مولای من بنیاد مخالفت نهد و گفتار نابکار رو نهد و عبودیت شعار را ده یک سلک
موافقت کند پس هرگز هرگز این امر گاهی شدنی نیست که من محض بنده پروردگارم نه بنده
کسی از صغار و کبار آری اگر سرداران هند و چین به نسبت رب العلمین از بندگان عبودیت کیش
شوند و به نسبت دین متین از هوا خواهان خیر اندیش پس البته سرداران کرام را واجب التعظیم
والاکرام شمارم و در خدمت گذاری ایشان سعی بجان و دل می آرم پس من با کسی از روی ریا
و منشاء عداوت ذاتی نمی دارم و در هیچ معاملات نزا نسبت بخود از گناهان نمی شمارم تا از من شکایت
ایمنی نمایند و حرف گله در میان آرند آری غافل از حقوق پروردگار و خاذل دین سید ابرار
همچون آنم و گنهگار و ظالم و ستمگار خواه با من معامله لطف و مودت نماید خواه راه عنف
و عداوت پیماید و آنچه در مقام اختتام نامه مودت شمامه تعبیر قلم خلت ترام این بیت حافظ
شیرازی مرقوم بود بیت مصلحت نیست که از پرده برون افتد راز ؛ لیک در مجلس رندان خبری نیست
که نیست ؛ بر دانای فطانت پیرای واضح و لایح باد که اگر مراد از راز نهانی عزم ایجاب سمت
هند و پیشاور بنا بر پاک کردن بجاهای هندوستان از خس و خاشاک ارباب نفاق و خار و سنگ
اصحاب عداوت و شقاق است هذا اصلاً از اسرار مخفیه نیست بلکه روبروی ملا میر عالم اخوندزاده
وکیل سردار سلطان محمد خان این سخن با واز بلند گفته ام و هیچ نکته ازین باب نهفته و اشارات
انعقد مد در سلک صحابت جمعه که به ایشان نفته آری تعیین مدت نمودم یعنی بکدام وقت سرانجام
این مهم خواهم کرد و بکدام ساعت درین عبادت سعی بجا خواهم آورد زیرا که سر رشته هر کار بدست
قادر مختار است عزم اجمالی دارم و اتمام آنرا از درگاه واهب العطایا امید دارم پس وصول خبر
این امر ظاهر و باهر بسمع اشرف اصلاً مستبعد نیست مصرعه نهان کی ماند آن رازی کزو سازند محفلها

و اگر مراد از سر نهانی حال عجز مآل ما فقرا رست که با وجود این بی سروسامانی و ضعف و ناتوانی
بر مقابله ارباب حشمت و ثروت چالاکیم و در مخالفت اصحاب عزت و مکنت بیباک پس باید
دانست که هرچند ما فقرا و نهایت بی سروسامانیم اما از بندگان شاه شاهانیم و بر وعدهٔ
او فرحان و شادانیم و در اطاعت او کامیاب و کامرانیم و بر آیت کافی هدایت کم من فئة
قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله اعتقاد کلی داریم و بر مضمون لطف مشحون و من یتوکل علی الله
فهو حسبه توکل جلی عدهٔ مخالفین را اگر چه بهزاران هزار در رسد و قوت معاندین را اگرچه
بوارح بیشمار کشند در جنب عظمت مولای خود همسنگ خس و خاشاک هم نمی شماریم و هرنگ
مگس ناپاک هم بخیال نمی آریم بالجمله انقیاد شعاریم با فتح و شکست کار نداریم و خیال اعانت
اهل دین در سر داریم و در عزیمت اهانت متمردین پیش نظر هر روز تیر تکیه در ترکش میدارم در حین
معرکه خواهم انداخت و هر روز تدبیر تکیه از ته دل برارم بر بن بساط خواهم باخت انواع منفعت
و مضرت بمن رسد یا بکسی دیگر خواه تاج شهامت بر سر بایم خواه خلعت شهادت در بر
زنایده والسلام مع الاکرام مرقوم هفتم محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بمقام پنجتار شد

بنام حبیب الله خان پسر عظیم خان برادر دوست محمد خان والی کابل نوشته شد

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه سید احمد بمطالعه سلاله خاندان عظمت
و اجلال نقاوه دودمان عزت و اقبال مسند آرای محافل سیاست و ریاست معرکه آرای
میادین شجاعت و شهامت جلالت نشان سردار حبیب الله خان زاد اقباله بعد از سلام مسنون
و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هرچند اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد بر ذمه جماهیر مسلمین
لازم ست اما بر مشاهیر رؤسا واجب چنانچه والد بزرگوار آن سردار کثیر الاقتدار در مقابله
کفار شرار داد شجاعت و شهامت داده اند و اساس فراهم آوردن جنود اغزا نهاده و صیت شهامت

ایشان باطراف

ایشان باطراف واکناف عالم رسیده و آوازه جلادت ایشان در اکثر بلاد و امصار منتشر گردید
چنانچه آن عظیم الشان تمام عمر همین راه پیموده اند و در همین کاروبار از جهان فانی رحلت نموده اند
الحمد لله شما که خلف رشید آن سردار سعید هستند بفضل الهی در باب شجاعت و جوانمردی ضرب المثل
گشتند چنانچه تجلد شما در معارک مردآزما و تقدم شما در مصاف شهامت افزا مشهور در میان ارباب
پیکار و جنگ و اصحاب ناموس و ننگ گردید ولیکن نهایت مقام حیرت و محل غیرت است که امسال
ما غربا و مساکین بنابر اعلای کلمهٔ رب العلمین و استیصال کفرهٔ متمردین از مسافت دور دراز در قرب جوار
شما وارد شویم و مقدمهٔ جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل کفر و ضلال پیش کنیم و در تشیید بنیان ایمان
و تاسیس مبانی اسلام و ترویج دین سید الانام شب و روز داد کوشش دهیم و آن سلالهٔ خاندان
عظمت و نقاوهٔ دودمان حشمت با وجود عداوت موروثی با کفار شرار و جلادت جبلی در مقدمات
جنگ و پیکار شریک نشوند و در نصرت دین و اعانت مجاهدین و اهانت متمردین داد کوشش ندهند
حالانکه بر حقیقت این امر مطلع اند و بر تفاصیل این اخبار آگاه خیر آنچه گذشت گذشت الحال
از خواب تغافل و تساهل سر برارید و در مشارکت مومنین و اعانت مجاهدین سعی بلیغ بجا آرند که آخر
روزی در محکمهٔ حساب و کتاب حاضر خواهید گردید و در معرکهٔ سوال و جواب خواهید رسید و مصداق
کلام هدایت التیام ثم لتسئلن یومئذ عن النعیم خواهید دید لازم که امروز تدابیر فردا کنید تا
مصداق آیهٔ وافی هدایهٔ قل هل ننبئکم بالاخسرین اعمالا الذین ضل سعیهم فی الحیوة الدنیا وهم یحسبون
انهم یحسنون صنعا نشوید و در آن مقام مزلت اقدام غیر از اطاعت حق چیزی بکار آمدنی نیست و
هر چه درین دار الفنا از مال و منال عزت و وجاهت حاصل کرده اند چیزی بدست ماندنی نی
اگر ذره از حقوق منعم خود شناسید درهمین مقدمه نیک نیک تامل فرمایید و در انقیاد احکام
رب العباد کمر بسته نمائید و مردانه وار جان خود را بعجلت تمام در مجمع مجاهدین رسانید و هرگز هرگز

زاه تکاسل و تغافل نه پیمایند که دفعتهٔ ملک الموت بر سر میرسد و تمام این راحت و فرحت از دست
میرود بحکم الله رب العلمین و ما علینا الا البلاغ المبین باقی تفاصیل احوال از زبان دارنده که از
محبان قدیمی و مخلصان صمیمی اینجانب است واضح خواهد گردید آنچه اظهار نماید آنرا قرین صدق و مصلحت
دانند و آنرا در اعمال و افعال خود مرعی دارند که باعث سعادت دارین و جالب برکات نشاتین
است زیاده والسلام مع الاکرام مرقوم نهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری منقام چپار بنام حاجی خان
کاکر که از اعظم ملازمان و عمده مصاحبان دوست محمد خان والی کابل و کوهستان و قار با نان

نشان
بسم الله الرحمن الرحیم آنکه از امیر المومنین سید احمد بمطالعه خان عالیشان رفیع المکان جلالت
عظمت منزلت حاجی خان کاکر سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح
آنکه از آنجا که حق جل و علا بکرم عمیم خود آن سامی منزلت را بانواع نعم و اصناف جود و کرم نواخته
و از مقبلان زمان و معززان دوران ساخته و اجناس هنر مثل فکر صائب و رای ثاقب و لطافت
اذهان و رشاقت بیان و دقت مراتب دانش آرائی و شدت صولت معرکه آرائی در خاطر
فضائل ذخائر ودیعت نهاده و آن عالیشان این تمام انواع هنر و کمال را الی الآن در طلب
تحصیل مال و منال و جاه و جلال مصروف فرموده اند و بمقصد اعلی و مآرب اقصی رسیده چنانچه
سرداران زمان دارا تمکین دوران مجالست و مصاحبت ایشان را غنیمت کبری میدانند و بر
مشاورت ایشان در مهمات زمانروائی و کشورکشائی عمل مینمایند لازم که الحال بدیهی حقوق
مالک بالاستحقاق و منعم علی الاطلاق بشناسید و در ادای شکر نعم او بشتابید و این رای صائب
و فهم ثاقب و جلادت و شجاعت و عظمت و شهامت را در اعانت احیای شرع مبین و اهانت
اعدای دین متین صرف نمایند و چنانکه سرداران کثیر الاقتدار را بانواع مشاورات در مهمات
معاشیه اعانت کرده آمد همچنین الحال ایشان را باقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین

دلیقال

در استیصال کفره متمردین و ترویج شرع مجاهدین برانگیخته کیف تا جائیکه عمر خود را در انواع راحت
این جهان فانی گذرانیده اند همچنین دولت جاودانی بدست آید بالجمله وقتیکه دعوی سیادت دارید و
جان خود را در محمدیان میشمارید لازم که در تائید دین محمدی سعی بلیغ بجا آرند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را بکار فرمایند و در رضاجوئی حضرت رب الارباب راسخ قدم شوید که همین وقت است
و وقت از دست رفته باز بدست نمی آید زیاده بجز تاکید در بعضی چه نگاشته آید والسلام
مع الاکرام مرقوم ۹ محرم سنه ۱۲۴۳ هجری بنام فیض الله خان مهمند که از اعزه ملازمین والی پشاور است

[illegible]

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه خان عالیشان رفیع المکان جلالت
نشان ملک فیض الله خان سلمه الله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
زبانی اخوند جیو اولاً بزبانی نعمت خان ثانیاً واضح گردید که آنجناب نزاکتی بسبب بعید بهم رسیده
که خطیکه شما نزد اینجانب در اصلاح سعادت مشتمل بر مراتب اظهار اخلاص و اتحاد فرستاده بودند
بدست اغیار حواله نمودم سبحان الله این عجب خیالی است پر اختلال و احتمالی است محال محض حیله
و فتنه انگیزی فیمابین مسلمین از طینت منافقین مکروهیده خصال و از سیرت مفسدین بدمآل است
نه از عادات مومنین صادقین و معاملات مخلصین راسخین اگرچه فیمابین ما و شما انواع معاملات
شکر و شکایت متحقق گردد اما این امر قبیح هرگز گاهی شدنی نیست چه فتنه انگیزی و تزویر بافی
منافی خیرخواهی و سینه صافی است بالجمله از امثال این مقدمات از طرف اینجانب اطمینان کلی دارند
و هرکه خلاف آن نقل کند آنرا از جمله مفتریات شمارند بنابر تسلی خاطر و علامت قلب خط مسرت نمط
که مزین بمهر خاص است بخدمت سامی بدست نعمت خان ارسال داشته شد انشاءالله تعالی بملاحظه
عالی خواهد رسید بخدمت سردار سلطان محمد خان از طرف اینجانب بطریق پیغام این معنی رسانند
که شاید باستعداد سرانجام شدن مهم جهاد از دست ضعفا آری سر و سامان بخاطر عاطر مرکوز گردیده

و احتمال دوام شوکت و صولت مخالفین بهم رسیده حالانکه انقلاب زمان و تغیر دوران در هر زمان
و هر مکان علی سبیل التواتر و التوالی متحقق میگردد اسلاف شما که ذره از عزت و وجاهت ندیده اشتند
باز اخلاف ایشان بکدام مدارج عزت و حکمت رسیدند تا دیگر که در گردنکشی و دشمن کشی ضرب المثل
بود بیک گردش گردون و تغیر زمانه بوقلمون منفعل و خجل شد بیت بیک گردش چرخ نیلوفری
نه نادر بجا ماند و نی نادری ، حشمت و عظمت ظاهری را از فتح و نصرت بشمارید و حکم تقدیر را
که قاهر بر تدبیر است بخیال هم نمی آرید بیت ما از برون در شده مغرور صد فریب تا خود درون
پرده چه تدبیر میکنند ، بر رای فطانت پیرای ایشان معامله این خاکسار کالشمس فی رابعة النهار
هویدا و آشکار است که جهاد اهل عناد مامور و به فتح و نصرت موعود احتمال خلف در مواعید
ملک منان از اوهام اهل کفر و طغیان است نه از افهام اهل دین و ایمان که من اوفی بعهده من الله
نصی است از کلام ملک علام و کان حقا علینا نصر المؤمنین وعده ایست از کلام هدایت التیام
آنچه مقتضی الوقت تمام دریابند و بسردار ممدوح برسانند و بخوبی ایشان را بفهمانند دیگر آنکه آن خان
عالیشان را لازم که در رسانیدن مجاهدین هندوستان در قرب و جوار موضع کنند و اقامت
میدارند نزد فقیر از طریق پامرون سعی بلیغ بجا آرند آن سبب آنست که بنا بر بد ادای سرداران معلومان
ایشان را از قرب و جوار پیشاور در نیارند بلکه بر راه موضع پنجنی عبور کنانند و حد سنگذاری
ایشان را بانواع مشاورت و معاونات از افضل عبادات شمارند زیاده والسلام مع الاکرام
مورخه نهم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ از موضع پنجتار

وصیت نامه

الحمد لله الذی تفرد بالبقاء والقدم و حکم علی جمیع عباده بالفناء والعدم حتی قضی بذلک علی
نبیه و حبیبه محمد صاحب الشفاعة والنعم و علی سائر الانبیاء والاوصیاء والخلفاء والاولیاء والعلماء
الاکرم فالاکرم صلی الله علیه و علیهم و سلم اما بعد بر الواح متفحصان اخبار مجاهدین و اخیار مهاجرین ابرار

منعش انکه

سبب آنکه جناب هدایت مآب زبدهٔ اسلاف و قدوهٔ اخلاف پیشوای اصحاب شریعت
رهنمای ارباب طریقت عالم ربانی و عامل حقانی مقبول بارگاه رب قوی مولانا عبد الحی بتاریخ
هشتم شهر شعبان سنه یکهزار و دو صد و چهل و شش در قریه پنجتار ضلع سوات یوسف زئی
بتقدیر یزدانی و قضای آسمانی بر طبق منطوق لازم الوثوق کل نفس ذائقة الموت از جهان
فانی بدار البقا جاودانی شتافتند و آفتاب ذات جسمانی از جبال تجرد روحانی برانداختند
رفع الله درجاته فی اعلی علیین و اوصله فی حظیرة عباده المقربین از آنجا که اظهار وصایا
بمقتضای فحوای حدیث نبوی و کلام مصطفوی من مات علی وصیة مات علی سبیل وسنة و
مات علی تقی و شهادة ومات مغفورا از مستحسنات شرعیه و موجبات نجات اخرویست
بنا بر آن علیه جناب مغفور مبرور قبل از وفات خود بحضور حضرت امام همام قدوهٔ اهل اسلام آن سید
الامجد سید المومنین سید احمد نصر الله دینه بعلو مجده و جمعی دیگر از خدام آنحضرت مثل فضیلت
مآب مناقب اکتساب مقبول بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسماعیل دهلوی و فضیلت پناه کیاست
دستگاه حکیم محمد اشرف کاندهلوی و سعادت آگین میان شیخ نظام الدین بودهانوی و صلاح
آیین قاضی علاء الدین بکهروی و حافظ کلام ربانی حامل آیات قرآنی حافظ محمد صابر تهانوی
باین مضمون مصلحت مشحون وصیت فرموده که آنچه حق تصرف در جمیع اشیاء عموما و ولایت بنات
وابنا خصوصا بذات آنجناب تعلق میداشت همه آن حق مذکور بتمامه وصایةً و نیابةً بعفت مآب
عصمت قباب زوجه ایشان که والده عبد القیوم است تعلق دارد پس حق مذکور بآن عفت مآب
از آن جناب مغفور مبرور مفوض باشد بنا بر آن علیه اینچند کلمات مشتمل بر وصی ساختن آن عفیفه
نوشته شد هر که اطلاع بر معنی داشته باشد لازم که مهر خود با علامت دستخط خود برین کاغذ
ثبت کند تحریر بتاریخ شانزدهم شهر شعبان المبارک ۱۲۴۶ سنه هجری

اعلان نامهٔ کلان بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بر الواح خواطر
سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشایخ ذوی الاحترام و اراکین امرای عالی مقام
و سائر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام خصوصاً منقش و مبرهن آنکه اصل جمیع
طاعات و اساس همه عبادات و مدار سعادات جاودانی و سرمایه راحت دو جهانی تکمیل علاقه عبودیت
و انقیاد و تحصیل مقام اطمینان و اعتقاد و ترجیح جانب حضرت حق بر جانب عباد است و اقوی علامات
و اعظم آثار آن ایثار محبت حضرت حق رب الارباب بر محبت سائر اخوان و احباب است چنانچه نص
و من الناس من یتخذ من دون الله اندادا یحبونهم کحب الله والذین آمنوا اشد حبا لله و حدیث
من کان الله و رسوله احب الیه مما سواهما برین دعوی فرمان مجمل و شاهد معدل است و هرچند این
محبت مذکوره سریست مخفی است و امریست مبطن لیکن آثار و علامات آن در ضمن افعال و اعمال
ظاهر و هویدا میگردد و اقوی مظنه ظهور آثار این محبت و انقیاد مذکور جهاد با اهل کفر و عناد است چه
مقابله مشرکین و اقامت این رکن رکین مستلزم صرف جان و مال و ترک اهل و عیال و مهاجرت
اخوان و اوطان است پس اقدام در اقامت ذروه سنام اسلام اقوای علامات غلبه محبت
حضرت خالق است بر محبت جمیع مخلوقات و لهذا در کریمه قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم و اخوانکم و
ازواجکم و عشیرتکم و اموال اقترفتموها و تجارة تخشون کسادها و مساکن ترضونها احب الیکم من
الله و رسوله و جهاد فی سبیله فتربصوا حتی یأتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین جهاد را
با محبت خدا و رسول در یک سلک منسلک گردانیده اند هرچند قتال اهل کفر و طغیان در هر زمان
و هر مکان لازم است اما درین عصر و زمان که شورش اهل کفر و طغیان از حد گذشته که فریاد و فغان
مظلومان از دست تظلم ایشان سر بفلک کشیده و تخریب شعائر اسلام از دست تعدی ایشان هویدا
گردیده پس برین تقدیر اقامت این رکن رکین یعنی مقابله مشرکین بر ذمه جمهور مسلمین درین ایام

اوکد واجب

اوکه واجب گردیده بناءً علیه اینجانب از وطن مألوف خود برخواسته در دیار هند و سند
و خراسان دور و سیر نمود مؤمنین آن اقطار و مسلمین آن دیار را بسوی ادای این عبادت عظمی
و ادراک این سعادت علیا ترغیب کرد الحمد لله والمنة که اکثر مومنین مخلصین و صادقین راسخین این
دعوت حق را قبول کردند و بکمال وفور رغبت و غایت علو همت کمر عزیمت در ادراک این سعادت
چست بستند عند الطلب بتعجیل و قالب جانمز خواهند گردید و در صرف جان و مال در رضا جوئی ایزد متعال
دریغ نخواهند کرد و آخر الامر در اوطان یوسفزئی رسیده آنها را با دای این عبادت عظمی و ادراک
این سعادت علیا ترغیب نمود الحمد لله والمنة که مخلصین ایشان این دعوت حق را بگوش هوش
شنیده در رفاقت اینجانب در مقابله کفار نگونسار نمودند چنانچه چند بار بر سر آن اشرار تاخت آورده
مظفر و منصور گردیده هرچند در مقدمه قتل و قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال فتح و شکست جانبین متصور است
اما در هر حال آنها دقائق نیک مآل مستعد این کار اند بالجمله بر طبق منطوق لازم الوثوق فقاتل فی
سبیل الله لا تکلف الا نفسک و حرض المؤمنین بخدمت کافه اهل دین و جماع ارباب صدق و یقین این
دعوت نامه نگارش کرده میشود که ای مومنان پاک دل ای مسلمانان چست و چالاک شکر منعم علی الاطلاق
بجا آرید و حقوق مالک بالاستحقاق یاد آرید و حمیت اسلامی کار فرمائید و غیرت ایمانی بر روی کار
آرید و این جان ناتوان و تنها دست بینا د بجا وند حقیقی و خداوند تحقیقی بسپارید و متاع زندگانی
فانی بعوض راحت جاودانی بفروشید و در تحصیل رضا جوئی حضرت رب العزت بکمال علو همت و
تاکد عزیمت بکوشید و لباس صبر و استقامت در میادین شجاعت و شهامت بپوشید و آتش شمشیر بران
مثل آب زلال باران بنوشید بالجمله محبت اهل و عیال و الفت اخوان و اوطان پس پشت انداخته
و جان و مال در رضا جوئی ایزد متعال در باخته و اطاعت رب الجلال قبله همت خود ساخته
و علم نصرت دین متین برافراخته و کرسی تائید شرع مبین نواخته مردانه وار در معرکه جهاد کفار نگونسار در آیید

دگوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بقوت ایمانی از میدان شجاعت و جلادت بر آیید
و در مصاف قتل و قتال و معرکه جنگ و جدال مثل کوه متین و در مقابله اعدای دین ثابت القلب
و راسخ القدم باشند و شکستن رونق اهل کفر و عناد و بر باد دادن نمایش ارباب شرک و فساد
بمثابه راندن مگس ها یک بار بر یافتن خس و خاشاک شمارند و نص قرآنی ان ینصرکم الله ینصرکم
و یثبت اقدامکم در دل جلادت منزل ملاحظه کنید و آیه فرقانی کان حقا علینا نصر المؤمنین
و کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله بلبل صدق ترجمان بخوانید و مضمون اذهب انت
و ربک فقاتلا انا ههنا قاعدون و لا طاقة لنا الیوم بجالوت و جنوده مثل قاعدین سابقین بر
زبان حدت نشان مرانید و گلگونه شهادت بر چهره عبودیت و اطاعت مالیده سرخروئی دنیا
و آخرت حاصل کنید و انگشت وفا و اتقیا و نجابای خون اهل کفر و فساد مخضب کرده عروس وار
در محضر حضرت داور دادار جلوه گر شوید و چون همین رفتار و گفتار و آئین نیت درست و عزیمت حسنت:
مثل شیر نر غران و پیل مست دمان در مقابله اهل کفر و طغیان خواهید رسید ضرور بالضرور بر طبق
منطوق لازم الوثوق و ان جندنا لهم الغالبون مظفر و منصور خواهید شد و از الواث آثام مطهر
گردیده و از عذاب الیم جحیم نجات یافته بمدارج عالیه و مراتب سامیه در ریاض جنان و روح و ریحان
در جوار ملک منان خواهید رسید و در سلک عباد مقربین و مجاهدین سابقین از بندگان خاص و مقبولان
ذوی الاختصاص منسلک خواهید گردید و علاوه برین آنکه در میان اخوان و اقران بشجاعت و جلادت
موصوف و بغیرت و حمیت معروف خواهید شد و آثار اسد بر بلاد کفار و خزاین بیشمار قابض خواهید
گردید و بتسلط و حکومت بر اهل غرور و نخوت فایز شده بمنصب نیابت سلطانی و خلافت رحمانی
خواهید رسید و این مواعید مثل نمایش باغ سبز نیست برای تسلی اطفال تصور نفرمایید که همه مواعید مذکوره
مطابق کلام ربانی و موافق مضمون آیات قرآنیست قال الله تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا

هل ادلکم

هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبیل الله باموالکم
وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن
طیبة فی جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین
وعلاوه برین آنکه اینجانب در منامات بسیار و معاملات خارج از حد و حصار در باب سر انجام
دادن این امر عظیم و مهم فخیم از پردهٔ غیب ببشارات ربانی مامور و از نکمن لاریب ببشارات رحمانی
مبشر است و چونکه الهام غیبی بکلام لاریبی منضم گردد مصمم شود پس در نظر مومنین راسخ الاعتقاد
و مخلصین کامل الانقیاد بمثابه نور علی نور جلوه گر شود و اگر کسی از مدعیان اسلام که از زمره منافقان
بد انجام باشد مانع این امر گردد پس اولا با او مقابله و مقاتله نمایند قال الله تبارک و تعالی
یا ایها النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم وماویهم جهنم وبئس المصیر و اگر تقاعد و تساهل
در این باب بعمل خواهند آورد پس چنانکه در دار دنیا مخذول و منکوب شده اند همچنین در دار آخرت
بعذاب الیم در درکات جحیم گرفتار خواهند گردید و در عوض ایشان دیگر سعادتمندان ازلی
و مقبلان لم یزلی در سلک حضرت ربانی منسلک خواهند شد قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم
عذابا الیما ویستبدل قوما غیرکم ولا تضروه شیئا والله علی کل شیء قدیر بالجمله این زندگانی فانی
روزی گذشتنی و گذاشتنی است و در محکمه حساب و کتاب سوال و جواب در حضور حضرت رب الارباب
حاضر شدنی است پس اهل تقاعد و تساهل در معرکه حساب و کتاب بکدام زبان جواب خواهند داد
و در حضور ملک علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق بکدام روی حاضر خواهند شد و از گرفت و گیر آن
رب قدیر بکدام بکدام حیله و تزویر خلاص خواهند یافت وما علینا الا البلاغ المبین والسلام علی
من اتبع الهدی ه

اعلام نامه خورد

از فقیر سید احمد بر الواح خواطر سادات کرام و مشاهیر علمای عظام و جماهیر مشایخ ذوی الاحترام

و اراکین امرای عالیمقام و سایر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام منقش و مبرهن آنکه هرچند
این فقیر در زمان سابق هم بحمد الله در امر خیر تبلیغ دعوت جمهور انام بسوی اتباع سنت سید الانام
علیه الصلوة والسلام در ساعات لیالی و ایام بکوشش تام و سعی مالاکلام مشغول بود چنانچه این معنی
بر اکثر دوستان فقیر واضح و لائح است بعد از آن حق جل و علا بمحض کرم عمیم خود این فقیر را هم چندی
از مؤمنین مخلصین در سلک مهاجرین صادقین منسلک گردانید الحمد لله علی ذلک حمداً کثیراً لیکن باز از انجا
که دعوت لسان بدون انضمام جهاد سیف و سنان کامل و تمام نمیگردد لهذا امام الانام و رئیس
داعیان یعنی سید ولد عدنان علیه الصلوة والسلام آخر کار بقتل کفار مامور گردیدند و ظهور شعائر
دین متین و علو اعلام شرع مبین از اقامت همین رکن رکین صورت بست بنابر آن علی عزم ادای
این عبادت عظمی و ادراک این سعادت علیا بر جمیع در خاطر فقیر القا کرده اند که صرف جان و مال و
ترک اهل و عیال و مهاجرت اخوان و اوطان در جنب سرانجام دادن این امر عظیم و انجام این مهم
سهل را اندن ممکن نا پاک و آیر بر بافتن خس و خاشاک مینماید و آنچه محض لله و فی الله است که شعبه وسوسه
شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلاً مخلوط نگردیده هرچند این معنی بر اکثر واقفان
حال فقیر ظاهر و باهر است اما بر سبیل مزید تاکید باز بر طریق تجدید میگوید که خدای پاک جل شانه که دانای
نهان و آشکار و محیط بجمیع خفیات و اسرار است و گواه میکنم بر این معنی که آنچه داعیه جهاد با اهل کفر و عناد
از دل فقیر جوش میزند اصلاً و مطلقاً بوجه من الوجوه بکبد و در طلب مال و عزت و جاه و حشمت و امارت
و سلطنت و نام و نشان و ترفع بر اخوان و اقران بجهة بطلب چیزی سوای مالک حقیقی و اعلای کلمه
مالک تحقیقی باشد هرگز هرگز ممزوج نیست والله علی ما نقول وکیل پس هرکه خود را در سلک سالکین منسلک میسازد
و در زمره محمدیان میشمارد بر ذمه او لازم و مؤکد است که خود را نیز در فوق رسانیده مشارکت فقیر
درین باب اختیار کند تا در معرکه محشر که مجمع اولین و آخرین است هم بحضور حضرت خالق السموات والارضین

هم [illegible]

وهم در روی جناب سید المرسلین علیه الصلوة والسلام الی یوم الدین سرخروئی حاصل کنند و بشفاعت
حضرت رسول مقبول صلوة الله وسلامه علیه فائز شده بمزید عز و اکرام که بابت حضرت سید الانام
علیه الصلوة والسلام که مخصوص است بهره ور شوند هر چند غلبه دین محمدی بر مشارکت کسی معین و مشروط نیست
زیرا که اگر قومی درین امر تقاعد و تساهل خواهند کرد قومی دیگر از بندگان الهی در عوض ایشان درین باب
داد کوشش خواهند داد لیکن اهل تقاعد و تساهل در حضور مالک حقیقی از روی پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم
چه خجالتها خواهند کشید و در انتقام منتقم حقیقی گرفتار شده چه دست ندامت و افسوس خواهند گزید
قال الله تبارک و تعالی الا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم ولا تضروه شیئا والله علی
کل شیء قدیر بالجمله وقت امتیاز مومن از منافق بر سر رسیده و مقاتله اهل کفر و طغیان پیش رو آمده
پس هر که خواهد خود را در جماعه معاندین که با نکار [illegible] مقابله شرع مبین می‌نمایند داخل کند یا در زمره
منافقین که در پرده حیل باطله حکم حق را دفع می‌نمایند خود را شمارد و مثل اینکه بعضی از اعذار جسمانی مثل ضعف
و ناتوانی و نسبت تحمل مشاق سفر و تکالیف جهاد اظهار می‌نمایند حال آنکه حق جل و علا در حق امثال
ایشان میفرماید فرح المخلفون بمقعدهم [illegible] و دیگر محبت والدین و پاسداری آقا و وابستگی
علایق اهل و عیال و اخوان و اوطان و سایر امور معاشیه پیش میکنند حال آنکه حق جل و علا میفرماید
قل ان کان آباؤکم و ابناؤکم [illegible] فاسقین و هر که خواهد خود را از لوث عناد و نفاق پاک گردانیده در
اطاعت و انقیاد حضرت رب العباد کمر همت چست بسته و نیت خالصه درست نموده نام خود را در سلک
مخلصین در اعلی علیین داخل کند پس اینکه طریق آن را بیان کردیم و ما علینا الا البلاغ المبین
اجازت نامه بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر
طالبین راه حضرت حق و سالکین طریق آن هادی مطلق عموما و کسانیکه با جناب سید رضی الله
حاضر اند و غائبانه محبت سید دارند خصوصا پوشیده نماند که مقصود از بیعت بر دست مشایخ طریقت

همین است که راه رضامندی حضرت حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت
غراست هرکه سوای شریعت مصطفویه طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آنشخص کاذب
و گمراه است و دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه دو امر است اول ترک اشراک
دوم ثانی ترک بدعات اما ترک اشراک پس باینست آنکه هیچکس را از ملائکه و جن و پیر و مرید و استاد
و شاگرد و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و قادر بر تحصیل منافع نداند و همه را مثل خود عاجز
و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء
و اولیا و صلحا و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند بارگاه
صمدیت اند و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید
کرد و ایشان را پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مومن پاک را ملوث آن شدن جایز نیست اما
ترک بدعت پس باینست آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء
محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله
علیه وسلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن
و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی
الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود بعد از ان هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد
چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن
نشین شد پس طالبین حق را باید که همین امور را پیش نظر خود نگاه داشته با کسی که بیعت نمایند خصوصا
کسانیکه بر دست اینجانب بیعت نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کماحقه اظهار
نموده و ایشان را اجازت باخذ بیعت و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است

که اول

که اول خود ترک امور مذکوره الصدر نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت
غرا را ظاهراً و باطناً پیش گیرند و تمامی انجاس شرک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد
ازان جمیع طالبین حق را بسوی آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بر دست خود از خود ساعی باشند
و ترغیب وافر نمایند و هرگز انجام ازان ننمایند چه درین بیعت که بر دست یاران اینجانب واقع خواهد
فایده شدنی ست ان شاء الله تعالی کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در
دل ایشان جا خواهد گرفت و آنجا دعا خواهد کرد که آن بیعت مثمر ثمرات جمیله جزیله گردد و در
تعلیم و تفهیم طالبان سعی بر وجه کمال نمایند و از ایشان اخذ بیعت کنند و ایشان را تعلیم اشغال فرمایند
حق جل و علا اینجانب را و جمیع مخلصین و محبین ما را در زمره مریدین مخلصین و متبعین شریعت غرا
منسلک گرداناد آمین

بسم الله الرحمن الرحیم

نیابت نامه

بر ضمایر دانش ذخایر کافه اهل انصاف و هدایت پوشیده نماند که قتل و قتال و جنگ و جدال
که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنابر تحصیل مال و عزت و ریاست و حکومت باشد عند الله
اصلاً اجری نیابد و اگر بنابر نصرت دین و اعلای کلمه رب العلمین و ترویج سنت سید المرسلین
علیه افضل الصلوة و التسلیم متحقق گردد آن را در عرف شرع جهاد گویند و آن افضل عبادات و اکمل
طاعات است که هیچ یک از طاعات و عبادات در باب رفع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن نتواند
شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجراً عظیما درجات منه و مغفرة و رحمة بر آن دلالت
میدارد و پس آن را بوجهی ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی وسیله نجات و در دنیا
مثمر برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم شروط جهاد نصب
امام است چنانچه کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و کریمه و لو ردوه الی الرسول و
اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا

شهرکم واطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم وحدیث من قاتل تحت رایة عمیة فقتلة قتلة جاهلیة و
حدیث من خلع یداً من طاعة لقی الله یوم القیمة ولا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة
وحدیث الغزو غزوان فاما من ابتغی وجه الله واطاع الامام وانفق الکریمة ویاسر الشریک واجتنب
الفساد فان نومه ونبهه اجر کله واما من غزا فخراً ورياءً وسمعة وعصی الامام وافسد فی الارض فانه لم یرجع
بالکفاف دیگر آیات واحادیث بسیار بران دلالت میدارد واز بسکه اقامت جهاد وازالهٔ کفر و فساد
درین عصر و زمان که وقت شورش اهل کفر وطغیان است بر ذمهٔ جمهور مسلمین واجب و مؤکد گردیده پس نصب
امام هم بر ذمهٔ ایشان واجب و مؤکد شد الحمد لله والمنة که حق جل وعلا بکرم عمیم خود اینجانب یعنی
سید احمد را اولاً باشارات غیبی والهامات لاریبی باین منصب شریف مشرف گردانیده وثانیاً
بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام وجمی غفیر از خواص وعوام منصوب ساخته چنانچه بتاریخ دوازدهم
شهر جمادی الثانی روز پنجشنبه یکهزار و دوصد و چهل و دو هجری قدسی جمعی از سادات کرام وعلمای
اعلام ومشایخ عظام وصاحبزادگان ذوی الاحترام وخوانین عالیمقام ومجاهدین از خواص وعوام
از اهل ایمان واسلام بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آورده امام خود قرار دادند وامامت و
ریاست اینجانب مسلم داشته ربقهٔ اطاعت در گردن انداختند وروز جمعه خطبه بنام اینجانب خواندند
ان شاء الله العزیز ببرکت ادای این امر ماثور عنقریب مظفر ومنصور خواهند گردید پس مومنین غائبین
راهم لازم است که کمر همت در مقدمهٔ اقامت جهاد وازالهٔ کفر وفساد چست بندند وبیعت امامت
اینجانب بر دست نائب اینجانب یعنی حامی سنت بیضا ماحی بدعت ظلماء قدوة العلماء الراسخین ملاذ
المسلمین الناصر لدین الله الجلیل مولانا محمد اسماعیل احسن الله آماله ومناه واعانه فیما یحبه ویرضاه
ادا کرده اطاعت وانقیاد مولانای ممدوح در همه مقدمه بجا آرند بعد ازان بکمال وفور رغبت وعلو همت
برفاقت ایشان در لشکر جهاد در آیند وخطبه بنام اینجانب خوانند تا قتال اهل کفر وفساد و تا جمع

وامیال

واعیاد بر وجه مشروع واقع شود در دنیا و آخرت ثمر ثمرات جمیله و موجب جد جز بلیه گردد والسلام
علی من اتبع الهدی

اجازت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله الذی نور قلوب المؤمنین باخلاص النیة واتباع السنة وقوة الایقان وکرم وجوه انبیا
بقبول التوبة وعفو الخطیئة وتکفیر العصیان وفضل جنود المجاهدین بعلو الدرجة وعظم المغفرة وجزیل الجائزة
والصلوة والسلام علی محمد المبعوث بتکمیل التوحید وتعلیم السنة ومجاهدة ائمة الکفر والطغیان وعلی
آله واصحابه الذین سووا الصفوف وسلوا السیوف وساقوا الحتوف علی اخوان البغی والجحود
وعلی الائمة العادلین والعلماء العاملین وجمیع المجاهدین وکافة اهل الخلوص والایمان اما بعد
بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حق وسالکین طریق آن هادی مطلق پوشیده نماند که بیعت بر دو قسمست
بیعت طریقت و بیعت امامت لا بیعت طریقت پس مقصود ازان همین است که راه رضامندی حق
بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر است در اتباع شریعت غرا هر که سوای شریعت مصطفویه
علی صاحبها الصلوة والسلام طریق تحصیل رضامندی انگارد پس بیشک کاذب و گمراه است و
دعوی او باطل و نامسموع و اساس شریعت مصطفویه دو امر است اول ترک اشراک و ثانی ترک
بدعات اما ترک اشراک پس باینست آنکه هیچکس را از ملک و جن و پیر و مرید و استاد و شاگرد
و نبی و ولی حلال مشکلات و دافع بلیات و قادر بر تحصیل منافع نداند و همه را مثل خود عاجز و نادان
در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز نیاز بر طلب حوائج خود نذر و نیاز کسی از انبیا و اولیا
و صلحا و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر بدانند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند و ثمره مقبولیت
ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد و آنرا نشو اتباع
انطباق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر والاعلان دانند که این امر
محض کفر و شرک است هرگز مومن را بآن ملوث شدن جائز نیست اما ترک بدعت پس باینست آنکه

حق تبارک و تعالی ایشان را ماجور و مساعی ایشان را مشکور گرداند و ما را و جمیع مومنین مخلصین را

را در سلک متقبولین خود منسلک فرماید آمین یا رب العالمین و آخر دعونا ان الحمد لله رب العالمین و صلی الله

تعالی علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞ نیابت نامه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ الحمد لله الملک العلام ۰ الذی امرنا باقامة الجهاد و نصب الامام و الصلوٰة و

السلام علی محمد سید الانام و آله و اصحابه البررة الکرام اما بعد بر کافه طالبان حق پوشیده نماند

که اقامت جهاد افضل طاعات رب العباد است چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا

عظیما بر آن دلالت میدارد و اداء این عبادت عظمی بدون نصب امام صورت نمی بندد ۰ لهذا

نصب امام بر جماهیر اهل اسلام فرض عین گردید و معنی نصب امام همین است که بیعت بدست رئیس

جهاد بجا آرند و طاعت او را فرض عین شمارند کسیکه بیعت امامت مدة العمر بجا نیارد و در اتباع

جهالت مرد و کسیکه بعد اداء بیعت دست از اطاعت امام کشید بیکبارگی بهلکات جهنم رسید

چنانچه حدیث نبوی برین هر دو مضمون دلالت میدارد قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من خلع یدا

من طاعة لقی الله یوم القیمة ولا حجة له ومن مات ولیس فی عنقه بیعة مات میتة جاهلیة چنانچه صاحب

مشکوٰة این حدیث را در کتاب الامارة والقضاء روایت کرده از انجا که جمعی کثیر و جمی غفیر از مسلمین

این دیار و مومنین این اقطار بیعت امامت بدست این عاجز خاکسار یعنی سید احمد بجا آوردند

و اطاعت این فقیر مسلم داشتند و رفاقت مجاهدین اختیار کردند لیکن بسیاری از مومنین غائبین

بسبب بعد مسافت از ادراک این سعادت محروم ماندند بناءً علیه فضیلت مآب کمالات اکتساب

ملا فیض محمد اخوندزاده را در [illegible] نایب خود ساخته روانه کرده شد تا مومنین غائبین بر دست

ایشان بیعت امام این فقیر بجا آرند و اداء آن بر خود فرض عین شمارند و اطاعت ایشان را از واجب

و موکد پندارند والله الهادی الی سبیل الرشاد و آیاته تدعوا الی الاستقامة والسداد

بسم الله

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی رسوله محمد وآله واصحابه اجمعین اما بعد پس این رساله
اشغال مشتمل است بر سه باب هر سه باب مشتمل است بر دو فصل باب اول در ذکر اشغال
طریقهٔ قادریه فصل اول در اذکار طریق ذکر یک ضربی آنست که دو زانو بطریق نماز نشسته
اسم ذات را از وسط سینه برآورده پیش روی خود ضرب کند و چنان تخیل نماید که همراه این اسم
نوری از وی هم برآمده بعد از آن نور را در خیال خود ممتد نماید و چنان تخیل کند که نور مذکور پهنا در
گردیده مثل چادر نورانی تمام بدن او را فرا گرفته باز آن صورت خیالی هم سکرت کرده چنان
تخیل کند که چادر نورانی مذکور در تمام بدنش فرو رفته و از هم آمده و در وسط سینه مجتمع شده مثل
گره گردیده باز اسم مذکور بطریق مسطور بگوید و در اثنای این ذکر لحاظ خود را بذات بحت متوجه نماید
و چند روز مداومت همین ذکر کند و طریق دو ضربی آنست که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات
بطریق مسطور ضرب کند و متصل آن از خیال بجانب شانه راست متوجه شده بر قلب ضرب کند
و چنان خیال نماید که نور در درون قلب فرو رفته اندرون تمام بدن ساری گردیده و طریق ذکر
سه ضربی آنست که چهار زانو نشسته ضرب اول و دوم بطریق مذکور و سیوم در قلب نماید و طریق
ذکر چهار ضربی آنست که چهار زانو نشسته یک ضرب بجانب راست و دیگر بجانب چپ و سیوم در قلب
و چهارم پیش رو فصل ثانی در مراقبات مراقبه وحدانیت آنست که چنان تصور کند که ذات
الهی در هر مکان و هر زمان موجود است بمعنی که در هر چیز سرایت کرده است بلکه بمعنی که قیوم
هر چیز است مراقبه صمدیت آنست که انعامات الهیه را اجمالاً و تفصیلاً ملاحظه کند و صفت جود
او را تصور نماید یعنی نعم بیشمار عطا میفرماید و حال آنکه وصول هیچ منفعت و مضرت از طرف مخلوقات
در بارگاه او تعالی متصور نیست و صفت عموم فیض او را ملحوظ دارد یعنی انعام او بهر کس میرسد

در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم
را بکمال قوت و علو همت باید گرفت و آنچه مردمان دیگر بعد پیغمبر صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع
نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی
و امثال ذلک هرگز پیرامون آن نباید گردید حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد و اول خود ترک آن باید کرد بعد
از ان هر مسلمانی را دعوت بسوی آن باید کرد چنانچه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف و نهی
عن المنکر نیز فرض است الحمد لله والمنة که کریم بر حق و رحیم مطلق بکرم عمیم این عاجز خاکسار ذره بمقدار
یعنی سید احمد را بدرجه اعلی از درجات توحید فائز گردانید و بمرتبه قصوی از مراتب اتباع سنت رسانید
و بمعاملات رحمت ریز و مکالمات محبت انگیز نواختند و بهدایت طالبین و ارشاد سالکین مامور
ساختند پس بجا آوردن بیعت طریقت بر دست این بنده درگاه رب العزت درمان بیماران اشتیاق
و بحران است و هادی دشت نوردان بادیه طلب و جویان پس اولی و انسب بحق اصحاب طلب همین است
که این اکسیر اعظم و تریاق مجرب را از دست ندهند و در راهیکه این فقیر دعوت مینماید قدم همت
بنهند اگر بنابر بعد مسافت ادای این بیعت نمیتوانند پس بر دست خلفای این فقیر بیعت بجا آرند
تا در عنایت خاصه ربانیه که بحال اتباع فقیر متوجه است شریک شوند اما بیعت امامت پس باعث
آنکه قتل و قتال و جنگ و جدال که با اهل کفر و ضلال واقع میشود اگر محض بنابر تحصیل مال و عزت و ریاست
و حکومت باشد عند الله اصلاً اعتباری ندارد و اگر بنابر نصرت دین و اعلای کلمه رب العالمین و ترویج
سنت سید المرسلین علیه افضل الصلوة والتسلیم متحقق گردد آنرا در عرف شرع جهاد میگویند و آن افضل
عبادات و اکمل طاعات است که هیچیک از عبادات در باب رفع درجات و تکفیر سیئات مساوی آن
نمیتوانند شد چنانچه کریمه فضل الله المجاهدین علی القاعدین اجرا عظیما درجات منه و مغفرة و رحمة بر آن
دلالت میدارد پس آنرا بر وجهی ادا باید کرد که موافق قانون شرع شریف باشد تا در عقبی وسیله نجات

و در دنیا منشاء برکات

در دنیا ثمره برکات باشد و باعث نزول رحمت یزدانی و تائید آسمانی گردد و از اعظم ثمرها جهاد
نصب امام است چنانچه کریمه اطیعوا الله و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم و کریمه و لو ردوه الی الرسول
و الی اولی الامر منهم و حدیث من لم یعرف امام زمانه فقد مات میتة جاهلیة و حدیث صلوا خمسکم و صوموا
شهرکم و اطیعوا اذا امرکم تدخلوا جنة ربکم و حدیث من قتل تحت رایة عمیة فقد مات میتة جاهلیة و دیگر آیات
و احادیث بسیار بران دلالت میکند پس نصب امام واجب و موکد است الحمد لله و المنة که مالک الملک علی الاطلاق
بلا استحقاق این زاویه نشین فقر و خاک نشین عجز را اولاً باشارات غیبی و الهامات لاریبی بمبایعت
خلافت مستبشر گردانیده و ثانیاً بتالیف قلوب جمعی کثیر از اهل اسلام و جمی غفیر از خواص و عوام باین
منصب امامت مشرف ساخت چنانچه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی روز پنجشنبه ۱۲۴۲ سنه یکهزار و دو صد
و چهل و دو هجری قدسی جماعه از سادات کرام و علمای اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی
الاحتشام و خوانین عالیمقام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بدست این جانب بیعت
امامت بجا آورده امام خود قرار دادند و امامت و ریاست این جانب مسلم داشته ربقه اطاعت در
گردن انداختند و از آن روز تا حال بیعت مذکوره بر دست این فقیر جاری است و در میان جماهیر اهل اسلام
ساری پس مومنین غایبین را هم لازم که بیعت مذکوره بر دست نایبان این جانب بجا آرند و آن را از
جنس ادای واجب شرعی شمارند تا از معصیت ترک نصب امام رهائی یابند و باقامت سنت
متواتره ثواب یابند از بسکه جناب هدایت مآب کمالات اکتساب کمالات انتساب تابع احکام
رب العالمین تابع سنت سید المرسلین محمدی مستظهری که از اعزه دوستان این ضعیف
و اعظم رفیقان این نحیف اند لیاقت نیابت این فقیر در اخذ بیعت طریقت و امامت میدارند
بنا بر آن علیا ایشان را نایب مناب خود قرار داده بنا بر ترغیب مومنین غایبین باقطار بعیده فرستاده شده
لازم که هر که از مومنین مخلصین رغبت انتساب باین فقیر داشته باشد بر دست ایشان بیعت نماید

متمثل باشد یا فاسق آن انسان باشد یا حیوان تجر باشد و شجر نخلی باشد یا عکس شیطان باشد یا حیه

طریق شغل دوره آنست که چنان تصور کند که روح او مجتمع شده در مکان ناف مثل کره گردیده است

بعد ازان لفظ اَللّٰهُ سَمِیعٌ را چنان تصور کند که لفظ الله بالای آن روح ثبت و سمیع زیر

آن باز بقوت خیال این هر دو اسم باسه روح مذکور از مقام ناف کشیده تا لطیفه سر جا رد

و آنجا بجای لفظ سمیع لفظ بَصِیرٌ نهد و از لطیفه سر کشیده تا بلطیفه اخفی رساند و از آن مقام

لفظ قدیر را بجای لفظ بصیر نهاده و از آنجا کشیده تا بآسمان چهارم رساند و آنجا بجای لفظ

قدیر لفظ علیم نهاده و از آنجا کشیده تا بعرش رساند و در آن مقام روح را دور و سیر دهد

بعد ازان بهمون لفظ اَللّٰهُ عَلِیمٌ تا به آسمان چهارم فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله قدیر

تا بلطیفه اخفی فرود آرد و از آنجا همراه لفظ الله بصیر تا بلطیفه سر فرود آرد و از آنجا همراه

لفظ الله سمیع بلطیفه نفس فرود آرد همین یک دوره شد بعد ازان بار بار همین شغل دوره بعمل

آرد تا آثار آن مترتب شود یعنی نورانیت روح و ملاقات با ارواح انبیاء و اولیاء و ملائکه و

سیر جنت و نار و امثال آن بدست آید طریق شغل نفی آنست که همه موجودات ممکنات را

نفی کند اول نفی بدن خود باینطریق نماید که چنانکه نقش را بدست محو کنند همچنین قوت خیالیه بمحو

بدن خود متوجه سازد اگر دفعة نفی تمام بدن بدست آید فبها و الا اجزای بدن خود را بتفریق

نفی کند و چون نفی بدن خود حاصل شد نفی تمام عالم حاصل کند تا آنکه بجای جمیع ممکنات

یک خلو متخیل شود و در ان خلو نوری نمایان گردد و آن نور بوجهی وسعت گیرد که بجای تمام عالم

قایم شود بعد ازان آن نور را هم نفی کند تا نوری دیگر نمایان شود و همچنین برود تا که تمام حجب

نورانی برانداخته شود و همراه همین شغل شغل یادداشت پیش گیرد یعنی خیال خود را در هر حال بجناب

حضرت احدیت متوجه سازد و دایما بران توجه نماید طریق شغل نفی النفی آنست که خیال خود را

کر با فانی

که با آن نفی تمام عالم بگیرد و با آن افراد ادراک نمود و او را هم نفی کند و هر چیز که بر وی منکشف شود
او را هم نفی کند تا آنکه حالت ربودگی و غفلت مثل حالت نوم برو عارض شود بعد ازان سالک
بکرم عمیم حضرت حق بمقام مشاهده فائز میشود و مراتب سلوک متعارف تا بمقام منتهی میشود باب دویم
در ذکر اشغال طریقهٔ چشتیه فصل اول در اذکار اول باید که دو زانو بطور نماز نشسته اسم ذات
را ده بار بگوید باین وضع الله الله چون بار اول بشدت و جهر بگوید چنان تخیل کند که نوری از
وسط سینه بر آورده تا لب رسیده و چون بار دویم بهمان شدت و جهر بگوید و چنان تصور کند که
همراه لفظ مذکور نور مسطور از دهن بر آمده بقدر یکدست بالای سر رسیده و باز بار دویم همین اسم
مکرر را بطریق مذکور بگوید و چنان تخیل کند که نور ثانی همراه نور اول ملحق گردید باز همچنین مزاولت
نماید تا آنکه چنان در خیال او مستقر گردد که نور مسطور تو بتو شده مثل ستونی نورانی گردانیده
تمام بدن ذاکر در وی مضمحل گردیده بعد ازان ذکر لفظ الا الله بشدت و جهر شروع کند و چنان
تخیل نماید که نوری از وسط سینه همراه این لفظ بر آمده زیر قدم بفاصله یکدست در زیر زمین
رفته و بر همین ذکر چندان مداومت نماید که آن نور مذکور از زیر بالا رفته با نور ذکر اول ممزوج گردد
بعد ازان ذکر لفظ الله مدون شدت و جهر بلکه به سبکی بگوید و چنان تصور کند که این اسم مبارک
مثل جاروب بهمان ستون نورانی میگردد و بسبب گردش آن ستون مذکور درخشان گردد و طریق
نفی و اثبات آنست که لا اله الا الله بخیال خود کشیده محیط زمین و آسمان سازد و بر جهتیکه بلفظ
لا اله نفی خود و نفی تمام عالم ملاحظه کند و بلفظ الا الله بجانب فوق بالای عرش مجید ضرب کند همین
شغل را بار بار بعمل آرد تا آنکه نوری بنهایت وسیع از بالای عرش فرود آید و تمام عالم حتی که
جسم خود سالک ذاکر در آن نور گم گردد فصل دویم در مراقبات باید دانست که مراقبات
این طریقه هم همان است که در باب اول مذکور شد پس مراقبات نکره ابتدای از شغل نفی است

و انتهای آن بمشاهده مشغول باید گردید و طریق شغل دوره چشتیه آنست که ذکر یا حی یا قیوم بطریق
نماید که کلمه یا حی را بخیال از وسط تا لب آرد و روح خود را همراه آن سازد و باز لفظ قیوم را از پس آن
بوجهی برآرد که بمصادمت این اسم روح خارج شود پس روح را بقوت همین هر دو اسم تا بعرش مجید رساند
و در آن مقام قدری توقف نموده سیر و دور نماید تا امور غیبیه مثل ارواح ملائکه و جنت و نار و مثل آن
منکشف گردد بعد از آن وقتی که خواهد که این ذکر تمام کند بلفظ یا حی از آنجا انتقال کند و بلفظ یا قیوم
بهمین خود در آید و برای کشف قبور ذکر سبوح قدوس رب الملائکة و الروح با توجه باید کرد که سبوح
را از ناف تا بدماغ باید رسانید و لفظ قدوس را از آنجا بعرش مجید و لفظ رب الملائکة و الروح از
عرش تا بقلب آورده و تا به در فوقانی آن داخل کرده و در تحتانی آن خارج نموده بقبر متوجه سازد انشاء
الله بعد از مداومت این شغل کشف قبور حاصل خواهد گردید باب ثالث در ذکر اشغال طریقه
نقشبندیه فصل اول در ذکر مقامات لطایف ششگانه اینست که لطیفه قلب زیر پستان
چپ و روح زیر پستان راست و سر میان هر دو و نفس در مقام ناف و خفی در پیشانی و
اخفی بمقام کام پس لطایف ششگانه را بذکر خیالی ذاکر باید کرد و در ابتدا علیحده علیحده هر
لطیفه را ذاکر باید نمود و در انتها مجموع ششگانه دفعة ذاکر باید کرد بعد از آن نفی و اثبات بحبس نفس
باین طریق باید کرد که دو زانو روی بقبله نشسته دم خود را بند کرده و زبان را بکام چسپانیده لفظ
لا را از لطیفه نفس کشیده بر لطیفه سر و اخفی گذار کرده تا بخفی رساند و اله را از اخفی بلطیفه
روح رسانیده الا الله را در لطیفه قلب ضرب کند و این ذکر را بوجهی ادا کند که هیچ اثر آن بر
اعضای ظاهره نمایان نگردد بلکه محض خیال باشد بعد از آن سلطان الذکر بعمل آرد یعنی چنانکه
ذاکر از مقامات لطایف متصور میگردید همچنین در تمامی رگ و پی و هر بن موی از سر تا قدم ذکر سرایت
کند فصل ثانی در ذکر مراقبات بهمان ترتیب که در باب اول مذکور شد بجا آرد و اگر خواهد که کدام

مراقبه از

واقعه از وقائع این بنده منکشف گردد پس احسن و اعلی آنست که در پاس سیوم از شب بیدار شده بکمال آداب و مستحبات و حضور قلب طهارت بجا آرد و آداب که مسنونه که تکفیر سیئات بعد از طهارت تعیین فرموده اند بکمال خلوص و التجا بخواند بعد آن صلوة التسبیح بکمال آداب و رعایت سنن و مستحبات و بکمال حضور قلب بلاحظه خشوع و خضوع بوجهی ادا نماید که در ته دل او طلب مغفرت از درگاه رب العزت بکمال التجا و الحاح مکنون باشد بعد از ان بکمال حضور قلب از جمیع معاصی توبه نماید و مرآت التجا و الحاح بغایت و بکمال رساند بعد از ان بشغلی از اشغال مذکوره مشغول شود و در اثنای آن شغل بعالم غیب بوجهی متوجه باشد که خواهش انکشاف واقعه مذکوره از آن مقام دارد آنگاه الله بطریق الهام یا بطریق مشاهده حقیقت آن واقعه برو منکشف خواهد گردید اگر صد بار همین عمل بجا آورد و حقیقت واقعه برو منکشف نگردید ترکیب مذکور یعنی پاس سیوم از شب دو رکعت بطریق ادا نماید در هر رکعت سه بار سوره فاتحه و سه بار آیة الکرسی و پانزده بار سوره اخلاص بخواند بعد از ان سر بسجده نهاده بکمال خشوع و خضوع یکصد و یکبار کلمه یا خبیر اخبرنی بخواند بعد از ان سر از سجود برداشته دعای انکشاف واقع مذکور بکمال الحاح و التجا نموده در خواب رود ان شاء الله تعالی حقیقت آن در منام منکشف خواهد گردید ؛ فقط لله تمت

بسم الله الرحمن الرحیم الحمد لله رب العلمین و الصلوة و السلام علی رسوله محمد و سیلة الطالبین و علی آله و اصحابه السالکین اما بعد پس بشرف بیعت و توبه مشرف شده و در سلک طریقه عالیه چشتیه و قادریه و نقشبندیه و مجددیه و محمدیه بتوسط فقیر سید احمد منسلک گشت و این فقیر را مدد اخذ برکات این طرق در دو جهت وجه اول اویسیه و آن در طریقه چشتیه از روح مقدس حضرت خواجه قطب الاقطاب خواجه قطب الدین بختیار کاکی و در قادریه از روح مقدس حضرت غوث الثقلین حضرت سید عبد القادر جیلانی و در طریقه نقشبندیه از روح مقدس حضرت امام الشریعه

اویسیه

والطریقه حضرت خواجه بهاء الدین نقشبند بخاری متحقق گردید و در طریقهٔ مجددیه محمدیه پس بلا واسطه
احدی از جناب حضرت حق مستفید گردیده و این حصول مقام اویسیه اگرچه محض بفضل الٰهی متحقق شده
لیکن آنرا سببی از اسباب ظاهره ضروری باید و آن سبب در حق این فقیر دعای حضرت پیر و مرشد
خود است و وجه ثانی انسلاک بطریق بیعت و اجازت در سلک مشایخ طرق مذکوره و آن برین وجه

وجه ثانی

که این فقیر را انتساب بیعت و اجازت بجناب قدوة العلماء والمحدثین و وارث الانبیاء والمرسلین و حجة
الله علی العالمین مولانا و مرشدنا شیخ عبدالعزیز است و ایشان را از جناب والد ماجد خود شاه ولی الله
است و ایشان را از جناب والد ماجد خود شیخ عبدالرحیم و ایشان را در طریقهٔ چشتیه بجد ابوالام خود شیخ
رفیع الدین و ایشان را از شیخ قطب عالم و ایشان را از شیخ نجم الحق جاین لده و ایشان را از شیخ
عبدالعزیز و ایشان را از قاضی خان یوسف ناصحی و ایشان را از شیخ حسن طاهر و ایشان را از سید راجه حامد شاه
و ایشان را از شیخ حسام الدین مانکپوری و ایشان را از خواجه نور قطب العالم و ایشان را از شیخ علاء الحق
و ایشان را از شیخ اخی سراج و ایشان را از سلطان الاولیاء حضرت نظام الدین و ایشان را از امام
الزاهدین حضرت شیخ فریدالدین شکرگنج و ایشان را از خواجه قطب الاقطاب قطب الدین بختیار کاکی
و ایشان را از نائب رسول الله حضرت خواجه معین الدین چشتی و ایشان را از خواجه عثمان هارونی و
ایشان را از حاجی شریف زندنی و ایشان را از خواجه مودود چشتی و ایشان را از خواجه یوسف چشتی و
ایشان را از خواجه محمد چشتی و ایشان را از خواجه ابواحمد چشتی و ایشان را از خواجه ابواسحاق چشتی و ایشان را از
شیخ علو دینوری و ایشان را از ابی هبیره بصری و ایشان را از حذیفه مرعشی و ایشان را از سلطان التارکین
ابراهیم ادهم و ایشان را از فضیل بن عیاض و ایشان را از عبدالواحد بن زید و ایشان را از خیر التابعین
حسن بصری و ایشان را از امام الاولیاء قدوة الاتقیاء حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه و ایشان را
بجناب سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العلمین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی الله علیه و علی آله و اصحابه اجمعین

و همچنین

وهمچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت در طریقه قادریه بسید عبدالله اکبرآبادی
ست وآیشان از السید آدم بنوری وآیشان از انجناب امام ربانی قیوم زمانی مجدد الف ثانی حضرت
شیخ احمد سرهندی ست وآیشان از انجناب والد ماجد خود شیخ عبدالاحد وآیشان از شاه کمال
وآیشان از شاه فضیل وآیشان از السید گدا رحمن وآیشان از السید شمس الدین عارف وآیشان از
السید گدا رحمن بن ابی الحسن وآیشان از الشیخ شمس الدین صحرائی وآیشان از السید عقیل وآیشان از
السید بهاؤ الدین وآیشان از السید عبدالوهاب وآیشان از السید شرف الدین قتال وآیشان از السید
عبدالرزاق وآیشان از انجناب غوث الاعظم سید محی الدین عبدالقادر جیلانی وآیشان از شیخ
ابوسعید مخزومی وآیشان از شیخ ابی الحسن القرشی وآیشان از شیخ ابی الفرح طرطوسی وآیشان از
شیخ ابی الفضل عبدالواحد علی وآیشان از شیخ عبدالعزیز یمنی وآیشان از شیخ ابی بکر شبلی
وآیشان از السید الطائفه جنید بغدادی وآیشان از شیخ ابی الحسن سری سقطی وآیشان از شیخ
معروف کرخی وآیشان از شیخ علی رضا وآیشان از امام موسی کاظم وآیشان از امام جعفر صادق
وآیشان از امام محمد باقر وآیشان از امام زین العابدین وآیشان از السید الشهدا حسین رضی الله عنه
وآیشان از السید الاولیا خاتم الخلفا حضرت علی مرتضی کرم الله وجهه وآیشان از السید الانبیا محمد
رسول الله صلی الله علیه وسلم وهمچنین شیخ عبدالرحیم را قدس سره انتساب بیعت و اجازت
در طریقه نقشبندیه و مجددیه بسید عبدالله اکبرآبادی ست وآیشان از السید آدم بنوری وآیشان از
شیخ احمد سرهندی مجدد الف ثانی وآیشان از الخواجه باقی بالله وآیشان از الخواجه امکنگی وآیشان از
مولانا درویش محمد وآیشان از مولانا زاهد وآیشان از الخواجه عبیدالله احرار وآیشان از مولانا
یعقوب چرخی وآیشان از امام الشریعه والطریقه خواجه بهاؤ الدین نقشبند وآیشان از الخواجه
محمد بابا سماسی وآیشان از الخواجه رامیتنی وآیشان از الخواجه محمود الخیر الفغنوری وآیشان از الخواجه عارف

ریوگری وآنہا از خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی وآنہا از خواجہ یوسف ہمدانی
وآنہا از ابی علی فارمدی وآنہا از امام ابی القاسم قشیری وآنہا از شیخ ابی علی دقاق
وآنہا از شیخ ابی القاسم نصیر آبادی وآنہا از شیخ ابوبکر شبلی وآنہا از السید الطائفہ جنید
بغدادی وآنہا از شیخ ابی الحسن سری سقطی وآنہا از شیخ معروف کرخی وآنہا از امام
علی رضا وآنہا از امام موسی کاظم وآنہا از امام جعفر صادق وآنہا از رئیس الفقہای
والتابعین قاسم بن محمد وآنہا از الصاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سلمان فارسی وآنہا از
امیر المومنین سید المسلمین افضل الخلفاء الراشدین ابی بکر الصدیق وآنہا از السید المرسلین
امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم **نماز پنجگانہ ادا نمودن فرض ست**
وترک آن کفر لازم ست ہر مومن را کہ بجان ودل حکم خدا بجا آرد۔ **تمت الشجرۃ**

بسم اللہ الرحمن الرحیم **طریقہ نقشبندی** امیر المومنین سید احمد دام فیضہم حضرت شاہ
عبد العزیز شاہ ولی اللہ شیخ عبد الرحیم سید عبد اللہ سید آدم بنوری شیخ احمد سرہندی
مجدد الف ثانی خواجہ باقی باللہ خواجہ امکنگی مولانا درویش محمد مولانا زاہد خواجہ عبید اللہ احرار
مولانا یعقوب چرخی حضرت خواجہ جناب بہاؤ الدین نقشبند خواجہ محمد بابا سماسی خواجہ رامیتنی
خواجہ محمود انجیر فغنوی خواجہ عارف ریوگری خواجہ خواجگان خواجہ عبد الخالق غجدوانی
خواجہ یوسف ہمدانی خواجہ ابو علی فارمدی خواجہ ابو القاسم قشیری شیخ ابو علی دقاق
ابو القاسم نصیر آبادی ابو بکر شبلی سید الطائفہ جنید بغدادی ابو الحسن سری سقطی معروف
کرخی امام علی رضا امام موسی کاظم امام جعفر صادق قاسم بن محمد سلمان فارسی امیر المومنین
ابو بکر صدیق سید المرسلین امام المتقین احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وعلی الہ واصحابہ وسلم
اجازت نامہ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ الحمد للہ رب العلمین والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد

وسید الطالبین

وسید الطالبین وعلی آله واصحابه ائمة الکاملین اما بعد پس برادر دینی بر دست این
خیرخواه کافهٔ مومنین سید احمد بشرف بیعت و توبه مشرف گردیده قدوهٔ سلک طریقهٔ چشتیه
وقادریه ونقشبندیه ومجددیه ومحمدیه بتوسط اینجانب منسلک گشته الله تعالی نعمتهای این طریقها
نصیب ایشان گرداناد و قدر اتباع شریعت غرا استقامت عطا کناد آمین. تحریر هفتم ذی الحجه
سنه ۱۲۴۲ هجری من مقام تخته بند ۵

رقعهٔ خاص بنام نواب احمد علیخان رامپوری

در جواب از امیر المؤمنین سید احمد نجابت مآب معلی القاب حشمت آب شوکت انتساب
مکارم اکتساب نواب احمد علی خان صاحب دام اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و
دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی مشتمل بر مراتب اتحاد و اخلاص و مدارج وداد
و اختصاص ورود فرموده علاقهٔ صداقت و رشتهٔ مودت را محکم تر نمود و دیده را نوری و دل را سروری
بخشید آنچه بنوک قلم خلت شیم رقم فرموده بودند که بخدمت بابرکت جناب هدایت مآب افادات انتساب
مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب معامله مسنونه بجا آوردند از استماع آن فرحت
افزود الحمد لله والمنة که حق جل وعلا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را باین توفیق رفیق خیر موفق گردانید
اکثر تجربه کرده شده که هر که از مومنین مخلصین به نیت پاک این معامله ادا میکند البته ابواب هدایت بروی
او مفتوح میشود امید قوی است که حق جل وعلا بکرم عمیم خود ببرکت ادای امر مسنون در سلک بندگان
خاص و مقبولان ذوی الاختصاص منسلک خواهد گردانید و احوال اینجد و بکرم رب معبود بر همین منوال است
که کار خدای علی الاطلاق و مالک بالاستحقاق این عاجز خاکسار و ذره بیمقدار را محض بکرم عمیم خود توجهی
نواخت که محبت ماسوی ذات خود را پس پشت این ضعیف انداخت و فقط تحصیل رضای خود را
قبلهٔ همت این ضعیف ساخت و کفالت پرورش این فقیر بذات پاک خود پرداخت شکر نعمت عظمی
بجناب آن معبود بکدام جوارح ادا تواند کرد و حمد این عطیهٔ کبری ببارگاه آن محمود بکدام زبان بجا آورد

بیت اگر ہر بن موئی با صد زبان ۔ کند شکر این نعمتش با بیان ۔ و تعبیر الفاظ ہا نیستا ز شتابگی از ہزاران
ہزارش و بالجملہ برکت این اخلاص و دین این اختصاص قلوب بندگان خود را بحدی ممنون این ضعیف
گردانیدہ کہ از حیطہ تحریر و تقریر بیرون است و کیفیت توجہ عنایات حضرت شان دربارہ این ضعیف
ناتوان قابل تماشا کردنی است حقیقت آن کما حقہ بعیان منکشف میشود نہ بہ بیان اگر اینجانب را بشانہ
نمایند چہ مراتب تعجبہاست کہ لاحق نگردد ہر چند مقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در حق جمیع
مؤمنین عموما و در رؤسای ایشان خصوصا ہمین است کہ درین معرکہ بجان و مال حاضر شوند و در سلک
الذین جاہدوا فی سبیل اللہ باموالہم و انفسہم منسلک گردند لیکن ازانجا کہ حرکت آن والا منزلت درین ایام
باعث حدوث مفاسد عدیدہ است بناءً علیہ نگارش کردہ میشود کہ بنفس نفیس خود اقامت نمایند
و سایر محبین مخلصین را ترغیب نمایند و در بارہ عازمین این صوب اعانت مالی بجا آرند خصوصا کسانیکہ
بتقوی و دیانت موصوف اند و در علم و وجاہت معروف مثل فضایل مآب کمالات اکتساب مولوی
غلام جیلانی صاحب و امثال ایشان کہ انصرام عنان عنایات دربارہ ایشان بس ضرور است و آنچہ
مضامین مراتب نہایت خلت و مدارج غایت محبت در نامہ نامی مندرج بود از بسکہ این محبت
محض فی اللہ است حق جل و علا بذات پاک خود متکفل مجازات آن در دنیا و عقبی خواہد گردید ان شاء
اللہ باعث حصول سعادت اخرویہ و موجب نزول برکات دنیویہ بحدی خواہد شد کہ سیمرغ بلند پرواز
تمنیات شیری گاہی باوج آن نرسیدہ باشد و در طلب آن بی خیال حصول آن خطرہ ہم نگذرد و باعث
و در حضور حضرت رب العلمین و جناب سید المرسلین علیہ افضل الصلوۃ و التسلیم مراتب وجاہت و مناصب
مقبولیت بحدی حاصل خواہد شد کہ رشک افزای اخوان و اقران باشد زیادہ والسلام مع الاکرام
رقعہ خاص بنام مولوی حیدر علی رامپوری در جواب ہفتم ذی الحجہ سنہ ۱۲۴۳ از مقام پنجتر نوشتہ شد
بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ از امیر المومنین سید احمد بخدمت سراپا برکت مولوی صاحب معدن علوم

و منبع فہوم

ز تسنیم علوم متعدد و فیوض ربانی مخزن اسرار رحمانی حامی انوار سنت ماحی آثار بدعت ظلمت شعار
هدایت مآب کمالات اکتساب مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی مد الله ظلال
افاضته علی رؤس المستفیضین الی یوم الدین آمین یا رب العلمین بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه بعد ورود میمنت لزوم صحیفت مآب محبت انتساب مقبول بارگاه قوی
مولوی محمد علی صاحب چه ابواب فرحت و مسرت که بر روی این ضعیف نحیف مفتوح گردید لا سیما
وقتیکه از زبان صدق ترجمان آن مقبول ملک نشان اخبار فرحت آثار انصراف عنان عزیمت
آن والا همت بر ترغیب جمیع مؤمنین عموما و تشویق رؤسا خصوصا در باب اعانت مجاهدین و استیصال
کفره متمردین شنید فرحت بر فرحت و مسرت بر مسرت حاصل گردید حق جل و علا بکرم عمیم خود
ضعفاء را و آن هدایت مآب را بلکه جمیع بندگان خود را در همین کار دوام علی ممر الدهور والاعصار
مشغول کناد و دل اخلاص منزل جمیع مومنین صادقین را بتمنای اعلای کلمه رب العالمین و احیای
سنت سید المرسلین تا دم واپسین مملو و مشحون دارد آمین یا رب العباد و احوال اینجانب بکرم رب معبود
سراسر مستوجب حمد و شکر ست که الوف الوف انام بلکه مجاهدین اهل اسلام از سکنه این دیار و
اقطار در مقدمه اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد در رفاقت این بنده خاکسار روز بروز بعید از محض قدرت
قادر مختار اختیار نموده اند و در صرف جان و مال و تحصیل رضای رب ذو الجلال مستعد گردیده بجان
المنه که بتسخیر آن رب قدیر رؤسای قوم آفریدی و مهمند و خلیل و یوسف زئی که از مرور دهور
پیشانی ها سنگبار بر سلاطین روی الارض فرو نمیداشتند ربقه اطاعت این بنده ضعیف عاجز
نحیف در گردن خودها انداخته و ریاست این فقیر را بر سر خودها مسلم داشته چه قدر شادان و فرحان
اند که از حیطه تحریر و تقریر بیرون است بنابر تفریح خاطر عاطر این چند اشارات اجمالیه نگارش کرده شد
والا حقیقت سرگذشت اینجانب بعد بیان واضح میگردد ز میان که از اکثناء آن من خود قاصرم

تا بگیری چه رسد حمد این نعمت عظمی در بارهٔ آن محمود علی الاطلاق بکدام زبان برآرم و شکر
این عطیهٔ کبری که در درگاه آن معبود بالاستحقاق بکدام قلب و قالب بجا آرم مثنوی کرا باشد آن
فکرهای غریق ٭ که غور در بحرهای عمیق ٭ اگر آن زبان و اگر آن بیان بکه ذکر ثنائت تواند بلیغ
ثنائت همان به که تو گفتهٔ ٭ ترا میسزد آنچه تو سفتهٔ ٭ ز باریکی و دقت آن میان ٭ بیان چون کند
کس بجز آن دهان ٭ نظر چون کنم در انعامهای تو ٭ تعجب کنم از کرمهای تو ٭ که چون من خسی را
نواختی ٭ باصلاح حالم تو پرداختی ٭ ترا زیبد این لطف و صد زان دگر ٭ فدای تو این جان و
صد جان دگر ٭ ترا حمد گویم بصد احترام ٭ کلامم برین ختم شد والسلام ۞

بنام مولوی غلام جیلانی رامپوری در جواب هفتم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ از تخته بند

بسم الله الرحمن الرحیم ٭ از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت فیضدرجت جناب هدایت مآب
کمالات انتساب مناقب اکتساب مورد فیوض رحمانی مهبط انوار ربانی مخدومی مولوی غلام جیلانی
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمهٔ کریمه مودت ضمیمه مشتمل بر نهایت
وفور رغبت و تاکد عزیمت و کمال مراتب اشتیاق در اعانت دین رب خلاق و انسلاک در
سلک مجاهدین و استیصال کفرهٔ متمردین رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنة که
حق جل و علا بکرم عمیم خود در دل هدایت منزل آن مناقب اکتساب این داعیهٔ رحمانی القا فرمود
آنچه در نامهٔ سامی مندرج بود که بسیاری از مومنین مخلصین بنابر استیصال اعدای دین مستعد
گردیده اند در رفاقت آن هدایت مآب اختیار نموده اند لهذا نظر بقلت سامان سفر و کثرت رفقاء
بدین گونه توقف واقع گردید از استماع این کلام نهایت تعجب دست داد با وجودیکه حق جل و علا آن
هدایت مآب را بعلم و عمل مشرف گردانیده باز امثال این خیال پر اختلال در سینهٔ اخلاص گنجینه
خطور کند چه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید وفی السماء رزقکم وما توعدون و ان الله هو

الرزاق

الرزاق ذو القوة المتین وما من دابة فی الارض الا علی الله رزقها آیا محل ایفای این وعده
در امور و لباس پر مخصوص است تا وقتیکه ازان دیار قدم بیرون نهادند از ایفای این وعده مایوس
خواهند گردید یا اینکه هر چند رزق هر کس از جناب جواد مطلق موعود است اما چون چندی از بندگان الهی
بنابر اشتغال احکام او تعالی مجتمع خواهند گردید آنوقت رزق بر روی ایشان مسدود خواهد گشت
سبحان الله اینچه خیالات دور و دراز است توکل را کار نفرمایند و آیات بالقدر را ملاحظه نمایند و از ته
دل هیچ اذعان کنند که نظر این ربانی بنابر فحوی آیت قرآنی وان من شیء الا عندنا خزائنه غیر فنای
است اگر آن قادر علی الاطلاق را رسانیدن رزق منظور است پس هیچ مکان و هیچ زمان و هیچ حال
مانع نمیتواند شد اگر اینمعنی منظور اوست پس هرگز هرگز هیچ تدبیری از تدبیرات بدست آمدنی نیست
لا مانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا راد لما قضیت شان اوست پس این وسوسه نفسانی را دور
فرمایند و بر کفالت مالک حقیقی و ملک تحقیقی اعتماد نمایند و در جمیع مومنین باواز بلند نفیر عام در دهند هر که
رفاقت ایشان اختیار نماید آنرا همراه گرفته محض اعتماد علی الله بر خیزند آنگاه الله بر طبق منطوق
لازم الوثوق و من یتوکل علی الله فهو حسبه عنایت ربانی و کفالت رحمانی را در باره خود بوجهی
مشهود دل خواهند یافت که از وهم و خیال فوق باشد آری اگر درین اثنا کسی از مومنین اغنیا از
بنابر تحصیل سعادت مشارکت مجاهدین اعانت مالیه بوجهی نماید آنرا من الله فهمیده هرگز رد
نباید کرد که رد عطیه الهیه از قبیل سوء ادب است آری آنهمه را در مهمات او صرف باید نمود
و هر آئینه نفسانی را هیچگونه دران دخل نباید داد زیاده تطویل کلام در خدمت آن قدوه لقمان
حکمت آموختن است والسلام مع الاکرام ط بنام سردار میر عالم خان باجوری که امیر کبیر است
بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد مطالعه سردار کثیر الاقتدار و رایت شعار
شجاعت آثار سر حلقه محافل ریاست و کیاست مبنی قدم معارک صولت و جلادت حشمت نشان

سردار میر عالم خان ایده الله جلاله وضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه هرچند اقامت جهاد در ازاله کفر و فساد بر هر مومنین عموما و بر مسلمین خصوصا
در هر زمان و هر مکان لازم است اما درین چنین زمان که وقت شورش اهل بدعت و طغیان است
اوجب واکد است بنا علیه این ضعیف معه از چندی مومنین صادقین از وطن مالوف خود برخاسته
محض لله و فی الله بنا بر اقامت همین رکن رکین یعنی جهاد نصرت دین رب العالمین کمر همت بسته
حال این عاجز خاکسار روز بروز بیقدار در خاطر عاطر آن سردار کثیر الاقتدار باخبار متواتره واضح
و لایح شده باشد که آنچه داعیه استیصال معاندین دین در دل اخلاص منزل این ضعیف مرکوز است
اصلا و مطلقا بطلب غرضی از اغراض دنیویه مثل تحصیل اموال و منال یا بدست آوردن عزت و وجاهت
یا استعلا بر قری و امصار و امثال آن هرگز هرگز منظور نیست بلکه سوای اعلای کلمة الله و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرض در میان نیست درین صورت بر هر مومن راسخ الاعتقاد و مسلم کامل الانقیاد
را لازم که در مقدمه اعانت دین رب قدیر و اجلال تقصیری در صرف جان و مال نورزند هرگز هرگز ازین
امر پهلو تهی نکنند که محکمه حساب و کتاب بحضور حضرت رب الارباب در پیش است لا بد در آن مقام بمقتضای
کریمه لتسئلن یومئذ عن النعیم شکر نعمت مال و منال و عزت و وجاهت مطلوب شدنی است و از
تغافل و تساهل که در باب امتثال احکام رب العالمین واقع میشود سوال متوجه خواهد گردید پس بکدام زبان
جواب پیش کرده خواهد شد بالجمله اگر این جان ناتوان و نهاد سست بنیاد و مال سریع الزوال و متاع
قلیل الانتفاع و وجاهت مشوب بذلت امروز در راه حضرت رب العزت مصروف نگردد پس صرف
خیالیست پر اختلال بلکه باعث حصول معنی نکبت و وبال علاوه برین آنکه چیزی که در راه خدا صرف
میگردد فی الحقیقت برباد نمیرود بلکه منافع آن در دنیا و فواید آن در عقبی و حصول اجر جزیل در جنان
و ثنای جمیل در میان اخوان و اقران بر چیزی حاصل میشود که خارج از حیطه وهم و خیال است بنا علیه

عالی نوشته بقیه

عالی نوشته میشود که هرچند مشارکت مجاهدین بظاهر امری صعب مینماید لیکن فی الحقیقت بمقتضای
کریمه یا ایها الذین آمنوا هل ادلکم علی تجارة تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون بالله ورسوله وتجاهدون فی سبیله
باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون یغفر لکم ذنوبکم ویدخلکم جنات تجری من تحتها الانهار ومساکن فی
جنات عدن ذلک الفوز العظیم واخری تحبونها نصر من الله وفتح قریب وبشر المؤمنین نوعی سوداگری‌ست
که منفعت آن حصول راحت کونین وسعادت دارین وسرخروئی در بارگاه رب العالمین وجناب سید
المرسلین وبدست آمدن عزت ووجاهت ومملکت وامارت وتصرف فی امصار واضلاع و
اقطار وتحصیل مال حلال از غنائم کفار بر آل است پس قدری اگر رنج بر نفس خود اختیار نماید انواع
راحات بعوض آن در دنیا وعقبی مشاهده فرماید اما اینقدر لازم است که مردانه وار درین معرکه
درآیند ویکدلی ویکجهت شده علائق طمع وخوف از غیر ذات حضرت حق منقطع گردانند ودر زمرهٔ
یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم منسلک شوند غرض اینکه اقامت جهاد وازاله
بغی وفساد افضل احکام رب العباد است که هیچ عبادتی از عبادات وطاعتی از طاعات مساوی
آن نبوده اند شد قال الله تبارک وتعالی لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون
فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة بناءً علیه این
ضعیف بکرم عمیم حضرت حق وقدرت کاملهٔ او در سلطنت برای ادای این عبادت عظمی وادراک این
سعادت علیا خود هم کمر همت بسته وندای قوموا الی جنة عرضها السموات والارض درمیان جماهیر
مؤمنین ومشاهیر مسلمین درداد چنانچه جمعی کثیر وجمی غفیر از ایشان مشارکت مجاهدین اختیار نموده
داد دیانت وشجاعت در معرکهٔ قتال اهل کفر وضلال درداده اند لیکن درین اثنا معتقدین درپیش آمد
که سرداران پنجاب بر عادت قدیمه خود که پیشه حسد ونفاق نسبت هرکس در سینهٔ پرکینهٔ خود
مرکوز میدارند وبعضی مدعیان مخالفت نموده وراه حیله وتزویر پیموده گزندی بعساکر مسلمین رسانیدند

لیکن بحمد الله و المنة که نکبت و وبال این قبائح افعال لاحق حال ایشان گردیده و هیچگونه ضرری

باهل ایمان نرسید چنانچه مومنین بسوات و بنیر و امثال ایشان باز بر اقامت جهاد و ازالهٔ نفاق

وفا و مستعد گردیده اند لیکن منافقین مذکورین تا حال هم از قبائح افعال خود دست بردار نمیشوند

چنانچه مجاهدین هندوستان که بغرض نفاق تدریجاً می آیند مدد بدسگالی ایشان داد نفاق میدهند در [بصورت]

بحکم مقدمة الواجب واجب جهاد با منافقین هم واجب گردیده بنا بر آن علیه این ضعیف با مومنین صادقین

عزم پاک کردن بلده پنجتار در روز قرب و جوار آن از لوث منافقین بدکرداران مصمم کرده تا بموضع

پنجتار رسیدیم و بنا بر امتثال فرمان عالیشان حضرت ملک دیان که منطوق کلام لازم الوثوق

یا ایها النبی جاهد الکفار و المنافقین و اغلظ علیهم است کمر همت بستیم و بر حول و قوت الهی اعتماد کرده

و دعای ماثوره اللهم بک احول و بک اصول و انت عضدی و نصیری بر زبان اخلاص ترجمان رانده

متوجه بسمت بلده مسطور گردیدیم حق تبارک و تعالی بقدرت کامله خود مظفر و منصور گردانید و هر چند ما

ضعفا را لغایت هیچ سر و سامانی نبود ایم اما بمقتضای کریمه کم من فئة قلیلة غلبت فئة کثیرة باذن الله حکم

مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق در باب استیصال کفرهٔ متمردین و منافقین مخذولین بقدر وسعت

خود کوشش مینمائیم آینده سرانجام دادن هر کار بدست قادر مختار است بیت اوست مالک هر چه خواهد

آن کند عالمی را بدمی ویران کند در ینصورت لازم که آن حشمت مآب هم غیرت ایمانی و حمیت

اسلامی را کار فرمایند و در منطوق انما المومنون الذین امنوا بالله و رسوله و جاهدوا باموالهم و انفسهم

غور نمایند که مجرد ایمان لسانی اقامت جهاد از پایهٔ اعتبار ساقط است هر چند مشارکت آن حشمت

مآب بنفس نفیس خود در ینمقدمه بعید تر مینماید لیکن بفرستادن افواج و اتباع ممکن پس لازم که وقتیکه

این فقیر از موضع پنجتار کوچ نماید عساکر ظفر پیکر خود در سلک مجاهدین منسلک گردانند باقی تفاصیل احوال

زبانی حافظ کلام ربانی مورد عنایات رحمانی مقبول بارگاه الله حافظ اعظم شاه واضح خواهد گردید

حافظ ممدوح از زبان صدق ترجمان خود اظهار نمایند آنرا قرین صدق و مصلحت بعد دیده بر طبق
آن عمل باید نمود که حافظ ممدوح از مخلص یاران اینجانب و خیرخواهان دین اسلام ست زیاده والسلام
مع الاکرام ۵ بنام احمد خان بن شه خان کمال زئی متوسل معتمد یار محمد خان

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بعالیجاه خان والامناقب عالیجاه است کبیر المناقب
عظمت نشان رفیع المکان احمد خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل بر مراتب محبت و اخلاص و مودت و اختصاص رسید انواع فرحت و امتنان
مسرت بخشید حق جل و علا برحمت خود این مراتب خلت را که محض لله و فی الله است روز افزون
گرداناد بالنبی و آله الامجاد و آنچه کمال وفور رغبت و نهایت علو همت آن والا نهمت در باب اعلای
دین رب العزت از قلم خلت شیم نگارش فرموده اند همه ناشی از حمیت اسلامی و غیرت ایمانی است
حقا که تمام این عزت و وجاهت و حکومت و ریاست و آرام و راحت لابد روزی گذشتنی و
گذاشتنی ست و در محکمه سوال و جواب بی حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی ست در آن مقام
پر هول غیر از ایمان و اسلام چیزی دیگر کار آمدنی نیست و در ظلمات قبر و صراط غیر از نور اخلاص
چیزی افروختنی نه و آنکه نه علم غم افراشتنی ست و آن تخم طرب همیشه کاشتنی ست آن
داشتنی همه بگذاشتنی ست جز ذره درد که نگهداشتنی ست غرض آنکه اگر این لذائذ
دنیا و بیرا امروز اگر در راه مولای خود صرف نکردیم لابد فردا جنود عزرائیل بجبر و زور بستانند
پس بهتر آنست که بطوع و رغبت جان و مال در رضای رب ذو الجلال در بازیم و وسیله حصول
سعادت کونین و راحت دارین بدست آریم و علاقه بندگی را بحضور مالک حقیقی محکم سازیم و ایمان
کامل حاصل نمائیم و تکمیل ایمان غیر از معاداه اهل کفر و طغیان صورت نمی بندد و قال الله تبارک و تعالی

قالت الاعراب آمنا قل لم تؤمنوا ولکن قولوا اسلمنا ولما یدخل الایمان فی قلوبکم وان تطیعوا الله و رسوله

لا یلتکم من اعمالکم شیئا ان الله علیم خبیر انما المؤمنون الذین آمنوا بالله ورسوله ثم لم یرتابوا وجاهدوا باموالهم و
انفسهم فی سبیل الله اولئک هم الصادقون پس لابد دعوی ایمان را شهادت اقامت جهاد معتبر می باید کرد
والا مجرد ایمان بدون اقامت جهاد از پایه اعتبار ساقط است آری بنده که در مقابله اعدای مولای خود
غیرت و حمیت ندارد فی الحقیقت بنده نیست و محبیکه جان و مال و عزت و آبروی خود را در تحصیل
رضای محبوب خود نگه دارد فی الحقیقت محب نی و مخلصیکه پاسداری وجاهت غیر محبوب خود را ملحوظ دارد
در دعوی اخلاص کاذب و دروغ زن است مقتضای علاقه عبودیت همین است که محبت اهل و عیال و
طلب مال و منال و مراعات عزت و وجاهت و امارت و ریاست و الفت اخوان و اقران و پاسداری
روسا و دوستان پس پشت اندازند و فقط رضای رب ذو الجلال و مجرد انقیاد ایزد متعال قبله
همت سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کارها بگذارند و خم طره یاری گیرند بر خاطر عاطر واضح
و لائح است که سرداران این زمان با وجود دعوی اسلام رعیت گیری کفار لیام اختیار نمودند و بلاد مسلمین را
بسبب این عمل قبیح دار الحرب گردانیدند و اولاد خود را زیر عمل کفار شرار در دادند و محبت و خلت
آن ملاعین بحدی در سینه نفاق گنجینه خود مرکز ساختند که در پی ایذای مهاجرین ابرار و مجاهدین اخیار
افتادند سبحان الله زهی اسلام و خهی ایمان است که بار بر خیرخواهی کفره ملاعین بدخواهی افاضل مومنین
که زمره مهاجرین و مجاهدین اند بعمل می آرند نعوذ بالله من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا آخر شده
نوبت ایشان بحدی رسید که مومنین را اشتغال بجهاد بدون استیصال آن اهل فساد متعذر گردید
و بحکم مقدمة الواجب واجب جهاد ایشان نسبت جهاد با کفار واجب او کد شد تا وقتیکه استیصال
ایشان متحقق شود جهاد با اهل کفار در عناد صورت نه بندد بنا بر آن علیه این عاجز خاکسار روز دره بمعیت
با چندی از مهاجرین اخیار بر طبق فرمان عالیشان واجب الاذعان یا ایها النبی جاهد الکفار
والمنافقین واغلظ علیهم وماویهم جهنم وبئس المصیر بر جهاد منافقین مخذولین کمر بسته تا برنج پیچار

بیعلم

رسیدیم ان شاء الله عنقریب بحول و قوت ملک جبار و مالک قهار تمام شوکت منافقین بدکردار سیه‌بخت
تمام مضمحل میگردد و در عرصهٔ قلیله ان شاء الله این تماشای قدرت قادر مختار بعین الیقین مشاهده خواهند
فرمود لازم که آن والامناقب مشارکت عساکر رب العلمین را بر رفاقت جنود شیاطین ترجیح دهند
و پاسداری رب العلمین را بر پرورداری منافقین ایثار فرمایند آنچه از سرداران زمان توقع حصول
منافع دنیویه میدارند اضعاف آن از درگاه شاهنشاهان که خالق انس و جان است باید داشت
امید واثق از درگاه حضرت خالق آنست که اگر یکدل و یکجهت شده در زمرهٔ ناصرین دین متین
منسلک خواهند گردید منافع دنیویه هم بحدی حاصل خواهند کرد که خارج از وهم و خیال است اما اگر کسی خواهد
که پاسداری جانبین ملحوظ دارد و در زمرهٔ مذبذبین بین ذلک خود را منسلک گرداند تا از جان خود را در
بندگان عبودیت کیش و محبان اخلاص اندیش شمارد و تحصیل رضای حضرت حق متوقع ماند پس این
خیالیست پر اختلال و وهمی است سراپا باطل و محال بیت هم خدا خواهی و هم دنیای دون این خیال است
و محال است و جنون. آنچه از واقعهٔ منازعت فیمابین عالیجاه محمد خان و سیف الله خان نگارش فرموده
بودند حقیقت آن واضح گردید تا اصل انتقام آنرا در حیز تعطیل و اهمال باید انداخت و استیصال اعدای
دین پیش نظر باید ساخت و تنقیهٔ این دیار و اقطار از الواث مفسدین بدکردار مطهر و پاک گردید
اصلاح فیمابین علاحده بغایت سهولت صورت خواهد بست اگر بالفرض انصلاح واقع نخواهد شد
تدبیری دیگر که مناسب وقت خواهیم دید عمل خواهیم آورد زیاده والسلام مع الاکرام

بنام دو تن از عالیجاهان از عساکر یار محمد خان

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد
بحضرت مومنین مخلصین و صادقین، اسحٰق ... از قوم درانی و غلزئی که در سلک عساکر یار محمد خان
منسلک اند بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه کسیکه دعوی اسلام می نماید
و جان خود را در امت محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم میشمارد لازم که در مقدمهٔ نصرت دین محمدی کوشش

بلیغ بجا آرد و در همین مقدمه جانب خدا و رسول را بر جانب منافقین و کفار ترجیح دهد و در رفاقت دشمنان
دین بگذارد و جان خود را شریک مجاهدین سازد تا بالفعل این عاجز خاکسار ذره بمقدار یعنی سید احمد
که بنده عبودیت شعار است آن بندگان قادر مختار را باعتبار نسب از اولاد نبی سید ابرار محض بنابر نصرت
دین و احیای سنت سید المرسلین کمر بسته و استیصال کفار متمردین پیش نظر نهاده اما بعضی از کلمه
گویان منافقین که محبت و خیرخواهی کفار در دل نفاق منزل مرکوز میدارند و بنابرین بدخواهی اهل
مسلمین عموما و مشاهیر علما و خواتین خصوصا مینمایند و در حق مهاجرین و مجاهدین بدی در امداد
میدهند که مضرت آنها به نسبت مضرت کفار بمراتب زیاده گردیده و آخر شده شده عداوت آنها بحد
رسیده که مومنین را مانع از اقامت جهاد میشوند و مجاهدین را سد راه میگردند و در ضرورت جهاد
برایشان بنسبت جهاد کفار لازم تر گردیده پس هر که ایمان خود را عزیز میدارد و دین اسلام را فخر
خود میشمارد و محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را پیشوای خود میشناسد و توقع شفاعت ایشان در روز
جزا میدارد لازم که خود را شریک مجاهدین گرداند و غیرت ایمان و حمیت اسلامی را کار فرماید و خیرخواهی
کفار را و رفاقت منافقین را ترک کند و دل را از محبت این هر دو گروه شقاوت پژوه پاک سازد
و در عسکر مجاهدین داخل شود آنچه در رفاقت کفار یا منافقین او را منفعتی دنیاوی حاصل میشد
زیاده از آن بمراتب انشاءالله خواهند یافت و در دنیا و آخرت وجاهت و سرخروئی حاصل خواهند کرد
بالجمله هر کس که اراده مشارکت مومنین میدارد لازم که آنجناب را آگاه نماید تا صورت معاش او
و طریق گذران او معین کرده شود زیاده والسلام مع الاکرام فقط نقل خطیکه از جناب سلطان محمد خان
بتاریخ بیست و سیوم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری در موضع پنجتار رسید
بسم الله الرحمن الرحیم • بخدمت وافی هدایت ذات بابرکات مجموعه الحسنات منبع الفیوضات
خلاصه خاندان حضرت سید المرسلین خاصه دودمان جناب خاتم النبیین امیر المومنین و امام المجاهدین

حضرت سید بادشاه

حضرت سید بادشاه اللهم وال من والاه وعاد من عاداه بعد از تبلیغ تحفهٔ سلام خیر الکلام
و عرض تحیات و تسلیمات ضراعت انجام که شیوه و شعار معتقدان واثق الارادت و صادق
النیة است معروض میدارد اگر ارشاد نامهٔ فیض شمارهٔ مشتمل بر نوید صحت و سلامتی عنصر لطیف
و جوهر نظیف در حین انتظار شرف ورود ارزانی فرمود باعث مسرت تازه و موجب فرحت بی اندازه
گشت معاذا حضرت حق جل شانه شاهد حال و گواه صدق مقال که این نیاز مند درگاه اله
مودت دار اهل الله محض خالصة لوجه الله مختصاً بر ضات رسول الله صلی الله علیه وسلم نه آنقدر صدق
اعتقاد و حسن ارادت و نسبت بخدمت شامل السعادت خادمان آنحضرت ثابت و تمکین دارد که
بوجهی از وجوهات اعراض نفسانیه مشوب و محلول نقص و زوال تواند شد بلکه به استمداد رعایات
حضرت باری عز اسمه و یمین توجه ظاهری و باطنی آنحضرت امیدوار اینم که جذبهٔ شوق و ذوق و
علاقهٔ صداقت بنده درگاه بخدمت خادمان آنحضرت یوماً فیوماً بل آناً فآناً متزاید آید و از آنجا
که از عهد قدیم نیت و همت نیاز مند مصروف و مشغول آن بوده که بموجب فحوای کرامت انتمای
آیه وافی هدایه ان الله اشتری من المومنین انفسهم واموالهم بان لهم الجنة مردانه دار پای ثبات
و لنگر استقامت در مقام محاربه و مجاهده با طائفهٔ ضاله مخذول العاقبت کفار محکم و مستحکم داشته
بوسیله این امر جلیل القدر بهره یاب بفایز المرام سعادات ابدی شوم لیکن موافق الامور مرهونة
باوقاتها اتفاق وقوع این مطلب بمقتضی معطل چند گاه و ساعت موعود ماند تا آنکه از تاییدات بی نهایات
ربانی و اتفاقات حسنات جاودانی توجه والتفات آن حضرت رو باین طرف صورت تحقق یافت
و بتقریب آن بشرف ملازمت سامی در توقف دار السلطنت کابل معزز و مغبوط گردیده در تمهید
و استحکام مبانی امر جلیل القدر جهاد کوشش و مساعی بعمل آوردم و سجدات شکرانه حضرت
معطی العطایا در عوض آنکه نعمت متابعت و پیروی حضرت صحابه علیه اشداء علی الکفار رحماء بینهم

کامیاب گشته مودی ساختیم والحمد لله علی ذلک که الی زمان وقوع مجاهده و مقابله با کفار فجار
فی مقام اکوره در آنچه فی مقام دارالسلطنت کابل با آنحضرت سلمه الله تعالی مقرر و معهود بود که گوی
اینکه بنحو از تقدیم یا تاخیر بنا بر ضرورت و اقتضای مصلحت هرگاه بعمل آمده باشد خواهد بود و
دیگر تخلف و تفاوت بهیچ وجه من الوجوه ازین نیازمند درگاه آله سر بر نزده و لله المنت که
محض اخلاص و صرف اعتقاد بنده درگاه که فی سبیل الله بود برآنحضرت تجربه و امتحان گشت
آزان بعد بموجب مشیت ازلی عند الحرب هزیمت جمیع مجاهدین واقع و مطابق مضمون بلاغت
مشحون کریمه لا راد لقضائه و لا معقب لحکمه تسلط و تصرف کفار بملک پشاور متحقق آمد در
آنحالت بنابر ملاحظه نجات رعایا و برایا و محافظت مساجد و معابد و مزارات متبرکه از
انواع ضرر و شر کفار چنانچه تاراج و تاخت و انهدام بنیان مساجد وغیره نور الابصار
ارجمندی محمد حسن خان را معه ناظر مرادعلی به لشکر کفار وثیقه سپرده مرخص و مراجعت نور
الابصاری و ناظر مذکور از حدود اتک قرارداد مقرر نمودیم قضا را آن بدکرداران ارجمندی
را معه ناظر الی حد لاهور با خود بردند چنانچه الی یومنا هذا ارجمندی از احاطه کفار نجات
و مخلصی نیافته سابق ازین چندگاه میشود که رنجیت رخصت ارجمندی را مقرر نمود که معه ناظر
روانه پشاور نماید که درین اثنا ناگاه اخبار عبور جنود مجاهدین از اطراف پشاور در لطف
یوسف زئی و واصل شدن شان بخدمت سامی و مرة اخری جمع آوری صورت یافتن لشکر
اسلام به رنجیت رسید به فقط اطلاع برهمین خبث جبلی و بغض باطنی آن بدسرشت در استیلای آن
زخم دیرینه کینه جوئی او تازه گشت و مستعد ویرانی و خرابی پشاور شده در صدد آن ساعی
گشت که کرة بعد اولی لشکرهای خود را رو بانعطاف مقرر نماید چنانچه ارجمندی محمد حسن خان را
معه ناظر نزد خود طلبیده حال گونه غضبانا گفت که برای سردار حشمت و شوکت مدار یعنی فتحگاهی

محمد

خود سردار یار محمد خان برای عموی خود که مرادش بنده درگاه باشد عرایض قلمی دارید که
از عبور لشکر حضرت سید بادشاه من اطراف پشاور الی سمت یوسف زئی مانع شوند بل مزاحم
شده مقابل گردند و الا آنچه زجر و عذاب و جور مقدور من است متوجه حال شما نمایم مطالع من ارجمندی
محمد حسن خان که طفل مهجور الوطن و دور افتاده وصال والدین از ینگونه کلمات رعب انگیز شرارت
خیز از زبان رنجیت شنید و ایذا و ضرر او متوجه حال دید مراسلات الم افزا و آه و الات
محنت زا برای قبله گاهی یعنی اخوی مطاعی امیدگاهی سردار یار محمد خان و برای بنده درگاه
قلمی داشته مفصل واضح ساخت که اخبار زبانی رنجیت روزمره احوال عبور لشکر بطرف یوسف زئی
و مانع ناشدن ولیعهدی قبله گاهی ام و خود شما بکه رد دار بردن و گرور داشتن شما عبور لشکر را بطرف
یوسف زئی حالی رنجیت مینمایند در صورت نجات ما محض محال و ابتلا و گرفتاری ما بکینه جوئی
و زهر افشانی غضب کافر مارمن و نقد حال بیشتر حافظ حضرت ایزدی بر همه غالب است و خود ما
چون تصفیه و تزکیه نفوس ما از الواث تعلقات ظاهری و علاقه الفت و گرفتاری محبت فرزندان
و اقربا بمرتبه که آنحضرت تکمیل آن حاصل دارند و صبر و تحمل و شکیب بر نزول آلام و مصائب عارضه
بهم رسانیده طالب اسعد تارک ما سوی الله اند بر این نیازمندان هنوز جلوه گر نشده و ترقی
باینچنین مقام عالی حاصل ننموده بنابراین ما هنوز از استماع ابتلا و گرفتاری نور چشمی بدام ضرر و شر
آن به منظر رحم و رقت بحال آن طفل مهجور دامنگیر جان گشته و بیقراری در دست دارد هرگاه یمن
توجه کامل و معونت شامل آنحضرت متوقع آنیم که از کل دنیا و ما فیها فراغ حاصل و لوح سینه از نقوش
مقتضیات نفسانیه صافی و منزه گردد در آنحالت هیچ المی و غمی متوجه حال نخواهد و تسلیم ساخج
در رضای صرف بر حوادث عالم امکان متصور خواهد گشت خلاصه کلام که فی الجمله حیله که اخوی مطاعی
صاحبی سردار یار محمد خان بنا بر ظاهر نه بر طبق فی الحقیقت بعمل آورده

محمد اشرف ... ۳۰

حدرا باجیل که زیاده بر یک گروه مفاصله از شهر نادرد مقرر کرده فرستاده بودند و نتیجه آن به نظر
بشنند که برای رجعت قلعی دارند که عبور لشکر حضرت سید با دشاه رو به یوسف زئی از حدود
متعلقه زیبا نبود و هر چند با برای مانع بودن آنها لشکر مقرر نمودیم لشکر به کور معاینه نشد
و از اطراف بعیده عبور کردند تا بدین ترتیب رجعت از آن مرحله فرود آمده ضرر با رجبندی زیاد
در خصت او چنانچه سابق مقرر کرده بودیم هر چون در آن روز فیمابین اخوی مطاعی و بنده درگاه
ملال خاطر واقع بود در حین تعیین نمودن محمد اسد خان باجاخیل غیر مطلع و خالی ذهن بودم بعد
بمجرد اطلاع بخدمت مطاعی رفته محمد اسد خان را معه منشی نور نواره شهر واپس طلبانیدم و در
باطن آوردن خود را بجد و جهد ماموریت نمودم که حامی و به بعضی لشکر آنحضرت بوده بسلامت بگذرانند
صورت اصل واقعه روئیداد اینولا به همین حال بود که معروض نوشته شده هر چه از بد عملی نافهمان
بعمل آمده تفصیل آن این است که مردم بخیه جو فتنه جو مکتوبات متعدده از تلقای آنحضرت برای
اعیان ملک ما و مشتمل مضامین تباین و بیگانگی فیمابین از خود ساخته و اطلاع داده
اصلی و شرارت ذاتی خود را بظهور میرسانند و بحسنه مکاتیب را بحضور اخوی مطاعی برده
در شغل رخنه اندازی و فساد پیشگی سرگرم کار اند البته هم برین قیاس بخدمت آنحضرت گرفتار میدهند
عمل خواهند بود از تکلیف عداوت با برادران فیمابین خود که از تکلیف خدانخواسته رنجش
خاطر آنحضرت مقصود و مطلب دارند چنانچه بخدمت اخوی مطاعی بنده درگاه را مبدء و منشأ
کار گرفتاری اجنبی محمد حسن خان و اختراع خلل و فساد ملک و معارضه ذکر درست بخدمت
آنحضرت از تلقای اخوی مطاعی بر بنده تهمت و بهتان می بندند حال آنکه هرگاه کل متعفنان
وجرت زبان یک لفظ شده حکمها در باب جدائی فیمابین و فساد عقیده بنده نسبت بآنجا خواهند
که بوقوع آرند معاذ الله که بنده فریب خورم و لغزش نیت از جانب تفتانی و خدمت در راه حق

بعضو گارا

بخود گوارا دارم نتیجه در مقام خوشنودی خدا و رسول از صرف جان و مال و منال و ننگ
و ناموس والحاق عار و آزردم پریشانی روزگار باک نمیدارم چون کل امور دنیوی که زیاده
بر پنج روزه عمر فانی بقا و دوام ندارد در عوض حیات ابدی که انقطاع و زوال نپذیرد سودا
نموده شود و سرمایه لطف شاهی حضرت باری را بجان خریدارم تا روح در قالب تن و سر
بر تن است همین آرزو میجوئیم و این راه میپوئیم و هواداران اینمقام رفیع را بجان و دل دوست
دارم بیت مرا عهدیست با جانان که تا جان در بدن دارم ❊ هواداران کویش را
چو جان خویشتن دارم ❊ و در استقامت صبر و تحمل بر مفارقت و مهاجرت فرزند خود و
ابتلای او در ایذا و ضرر کفار از آنحضرت میخواهم و بنا بر قلق و اضطراب و بیتابی که از روی
ترحم و رقت قلبی و عدم اصطبار بر مفارقت فرزند لخت جگر عارض حال اخوی عطائی است و
هم کدورت و ملال خاطری که بعضی منافقان بعلت اظهار مکتوبات وضعی و ساختگی ذهن نشین
اخوی عطائی نموده است آن شرارت باز نمیدارند و مشغول همین کار اند و بنده درگاه را بهدف
تیر تهمت و نشانه سهام ملامت ساخته در نزاع خاندان ما ساعی میباشند بخدمت آنحضرت
استصواب میبرد که هرگاه موافق تدبیر نجات فرزندی قبل از صفای رائی خود مجاهدت
صورت بندد و کفار را غفلت داده ارجمندی را از قلمرو او بیرون آوریم و بعد مستعد انتقام
دین مبین ایم و هم بنا بر یگانگت و اتحادی که فیما بین متحقق است انفعال غمازان منافقت
شعار را صورت دهیم درین دو مدعا رای صواب نمای آنحضرت چه حکم میفرماید در آنچه آنحضرت
مراقبه و تامل کامل مصروف نموده امر و ایما بخشند بر آن عمل است چون اخوی عطائی مع الخیر
عازم کابل و ارجاع کل امور متعلق باین نیازمند گرفته لهذا استدعای استفسار مطالب فوق
علی سبیل التفصیل درخواست رفت و هم حسب الاشاره آنحضرت وضوح کرائف تجدید دعوت ...

مرقوم داشته اند تا باقی حالات زبانی فضایل نشان ملا میر عالم اخوندزاده حالی خواهند شد

(مهر: سلطان محمد) بنام سردار سلطان محمد خان در جواب مرقومه ۲۵ ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری بمقام پشاور

از امیر المومنین سید احمد بتجدید عمده اراکین عالیمقام زبده خوانین ذوی الاحتشام رونق افزای

چارباغ حشمت معرکه پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان

سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله وضاعف اجلاله بعد از ادای احسن تحف اسلام یعنی

گلدسته ریاحین سلام و ادعیه ترقی مناصب دارین و مدارج نشاتین واضح آنکه رقیمه مودت

ضمیمه مشتمل بر غایت مراتب اخلاص و نهایت مدارج اختصاص مع تفاصیل احوال خیر مآل در عین

انتظار رسید مضامین مندرجه از تحریر دلپذیرش اجمالاً و از تقریر فضیلت پناه ملا میر عالم

اخوندزاده تفصیلاً واضح و لایح گردید الحمد لله و المنة که محبت دیرینه و خلت پارینه تا حال آن

سرو نونهال در سنبلی کینه اخلاص گنجینه بکرم رب الارباب سرسبز و شاداب است حق تبارک و تعالی

بقدرت کامله و تربیت بالغه خود این شجر موالات را مثمر ثمرات گرداناد آمین یا رب العباد

آنچه از لحوق انواع پیچ و تاب و قلق و اضطراب در مفارقت خان سعادت نشان محمد حسن خان

بخواطر شفقت ذخایر آن عظمت نشان و سردار کلان رقمزده کلک مودت سلک شده بود ان شاء

الله در مقدمه صیانت خان مسعود از شر کافر مطرود دعا کرده خواهد شد حضرت رب کریم بفضل

عمیم خود در موقف اجابت آرد فاما آنچه استشاره در تدبیر استخلاص آن نوجوان از پنجه ظالم ناهنجار

ذکر فرمودن خامه محبت شمامه شده بود پس حقیقتش آنست که در هنگام تفویض آن سعید در دست عدو

عنید هیچگونه مشاورت باینجانب نموده بودند تا الحال در مقدمه استخلاص آنچه صواب مینماید بالفعل

چاره استخلاص آن بیچاره غیر ازین هیچ بنظر نمی آید که جمیع اقربا و اصدقای آن گرفتار رنج و بلا تمامی

همت خود را فراهم آورده دفعةً شورشی عظیم بر سر آن لئیم برجی برپا کنند که بالاضطرار از آن برخوردار

دستبردار شود

دست بردار شود و آنچه در مقدمهٔ تعطیل و اهمال و تسویف و اهمال در اقامت جنگ و جدال
با اهل کفر و ضلال تا زمان استخلاص آنعزیز از قبضهٔ متعدی بی‌تمیز نگارش فرموده بودند پس
حقیقتش آنست که ما مردم بنا بر امتثال احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین ترک
اهل و عیال خود گزیدیم و مهاجرت اخوان و اوطان ورزیدیم و جمیع ماسوی الله را پس پشت
انداختیم و اطاعت و انقیاد احکام رب العباد قبلهٔ همت خود ساختیم و علایق راسخه که با
فرزند و عیال و مال و منال و اوطان و اخوان میباشد از سویدای قلب بر کندیدیم و انواع
رنج و تکالیف بر خود پسندیدیم و تعطیل و اهمال را هیچگونه در مقدمهٔ اقامت این رکن رکین و نصرت
دین سید المرسلین بدون توقع منفعتی از منافع دنیه روا نه دیدیم و از پاسداری محبان قدیمی
و اخوان صمیمی درین ماده دست کشیدیم و از ملاحظهٔ منافع و مضار جان خود درین باب دست برداریم
و از پاسداری ماسوی الله درین راه بیزاریم بالجمله شب و روز در کار و بار خود جانکاهیم و از لحاظ
چپ و راست بیباک و در تدابیر نصرت دین ما قلیم و از پس و پیش غافل ما بندگان عبودیت
شعار را چه یارا که در امتثال احکام مولای خود دمی توقف ورزیم و عاجزان خاک را چه
طاقت که بر مصروف شدن جان و مال در راه قادر ذو الجلال ذره‌ئی تاسف کنیم پس توقف
و انتظار در مقدمهٔ استیصال شرار بدون مظنهٔ حصول رضای پروردگار خیالیست پر اختلال
و وهمیست سراسر باطل و محال و اگر بالفرض قدری مهلت روا داریم لا ابد اولا اطمینان بر قول
شما بدست آریم و اعتماد مسلمان خالص الایمان بر مواعید و مواثیق سردار کلان خیلی متعذر
الحصول پس تاخیر هم از ما مردم غیر معقول شب و روز در هیچ دقیقه سعی بجان و دل بجا می آریم
و اتمام آن از درگاه واهب العطایا امید داریم بالجمله تا جان در بدن و سر بر تن است بهمین
کار رو بکاریم و انجام اینکس بدست قادر مختار میسپاریم در صورت فتح توقع غلبهٔ دین بدست مآل

و در صورت شکست نقد شهادت فی الحال در هر دو صورت بمقصد خود فایزیم و مراد خود
کامیاب و آبیان سرو آزاد در بهار و خزان سرسبز و شاداب باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان ملا میر عالم اخوندزاده بمنصهٔ ظهور خواهد رسید والسلام مع الاکرام
بار دیگر خطیکه بجانخانان علجائی والی قلات مصحوب ولی محمد بتاریخ بیست نهم ذی الحجه
۱۲۴۳ سنه هجری مقدس نوشته شد آن امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب
یادگار سلاطین کرام تذکار خوانین ذوی الاحتشام زیب افزای چار بالش ابهت و جلالت
بزم آرای ارک سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت دثار رایات آثار عظمت نشان
سر دار سرداران خان خانان ابد الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای جاذب
مقرون واضح آنکه هر چند غایت علو همت و نهایت وفور رغبت و کمال قوت استعداد در تقدمه
اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد که از سینه جلادت گنجینه آنجناب جوش میزند مسلم طوایف انام
بل زبان زد هر خاص و عام است لیکن بر طبق منطوق لازم الوثوق و حرض المومنین علی القتال
بجناب معلی القاب نگارش کرده میشود که درین ایام خجسته فرجام جماهیر اهل اسلام از سوات و بنیر
و پکهلی و باجور و تهنه و خلیل و آفریدی و پشاوری و غیرهم از جماعات مسلمین بنابر اعانت
دین متین رفاقت این عاجز مسکین اختیار نموده اند در راه اطاعت این بنده درگاه رب العلمین
بجان و دل بیهوده و همچنین اهل هندوستان قوافل قوافل در بجا می آیند بسیاری رسیده اند
و بسیاری انشاء الله عنقریب میرسند از آنجا که معاشرت کفار شرار بدون استیصال منافقین بد کردار
صورت نمی بندد بنابرآن علیه مصلحت وقت همین است که اولا بر منافقین مثل شیر غرین باید جست
و بنیاد بر کفره متمردین کمر باید بست و طریقش آنست که والا تبار در قرب و جوار غزنین و قندهار
دایره دولت قایم فرمایند و منافقین انجا را زیر و زبر نمایند و اینجانب بجمعیت کثیره جمعی غفیر

ازنوبنی

از مومنین مخلصین و تجار این صادقین بسمت پشاور متوجه بگردد آن آواره بادیهٔ بنیاد
فساد اهل بغی و عناد متزلزل شود و هر یکی از منافقین شرار که از بلدهٔ پشاور تا بلدهٔ قندهار
منتشر اند در همین کاروبار مشغول خواهند گردید و بحال خود بر وجهی گرفتار خواهند شد که اعانت
دیگری از ایشان متصور نباشد و اجتماع ایشان متعذر گردید بالجمله بهر وجهیکه بهتر دانند در باب
استیصال ایشان سعی بلیغ بجا آرند تا وقتیکه استیصال منافقین متحقق نگردد جهاد با کافرین باطمینان
خاطر صورت نه بندد آری اگر این مهم عظیم بالفعل متعسر الحصول باشد لازم که جهاد کفار را
بطریقیکه در نامه نامی نگارش فرموده بود نصب العین نظر همت عالیه سازند و این امر بنهایت متیسر
الحصول است زیرا که مومنین اطلاع نموده اند که ذریه اسماعیل خان با این فقیر موافقت بسیار دارند
و اظهار موافقت مینمایند و خطوط مشتمله برین مضامین می‌رسند و قاصدین خود علی التواتر میفرستند
چنانچه نقل خط رئیس ذریه مذکور معه نقل خط شیر خان و پاینده خان که از اکابر سرداران
رئیس مذکور اند در لف این رقیمه بخدمت عالی میرسند تا حقیقت حال بر رای صفا نمای
منکشف شود و در جواب خطوط ایشان اشارتی باینمعنی نوشته ام که اگر موکب جلال با لشکر
اقبال آنجناب به قرب و جوار ایشان بنا بر نصرت دین ملک شان نزول فرمایند جمیع رؤسای
آن نواحی را عموماً و سرداران مرحومین را خصوصاً لازم که رفاقت آنجناب درین باب اختیار
نمایند و اگر اجتناب از موافقت آنجناب خواهند نمود آنجناب بی دغدغه گوشمالی آنها خواهند فرمود
هرچه ازین هر دو صورت مناسب وقت دانند بلا تکلف بعمل آرند لیکن در تالیف رؤسای
قوم خود بلکه جمیع رؤسای آن قرب و جوار سعی بلیغ بجا آرند و از مناقشات سابقه دست بردارند
و این تالیف اعداء و احباء را افضل عبادات شمارند و بهر وجه که مناسب دانند در کوشش
درین باب بجهند و هرگز ازین امر پهلو تهی نکنند و تکاسل و تساهل را در مقدمه هیچگونه راه ندهند

که ما ضعفا در این وادی پر هول قدم نهاده ایم و جان و مال و اهل و عیال محض لله فی الله بباد
داده با وجودیکه خلوت گزینی کار و بار را داشتیم و در زاویه نشینی عنوان خود می انگاشتیم در نصرت
آن والا تبار که سلاله سلاطین کبار و خواقین ذوی الاقتدار اند که شوکت و صولت ایشان در میان
جمیع قوی و بلدان کالشمس فی رابعة النهار تابان و درخشان است چه مراتب شجاعت است که ایشان
در مقابله اهل ایران بر منصه ظهور رسیده و چه مدارج عدالت است که در دیار خراسان جلوه گر
گردیده از غلغله صولت ایشان سرکشان زمین و زمان لرزیدند و از صیت سخاوت شان
ضعفای اهل ایمان مذاق جود و کرم ملکشان چشیدند پس نهایت محل حیرت است که ضعفای مسلمین
با قامت این رکن رکین آماده شوند و مثل آن سردار سرداران درمانده و فقرای مومنین برای
نصرت دین کمر بسته کنند و آن خان خانان در خلوتخانه نشسته و کمال مقام غیرت است که باغیان
مفسدین سر سرکشی به فلک رسانند و آل و اولاد سلاطین جبین ذلت بر زمین سایند و کافران بی دین
بر مسلمین صادقین دست تعدی و تظلم گشایند و رؤسای عالیمقدار و امرای قوی الاختیار در
استیصال ایشان تساهل نمایند لیکن الحمد لله والمنة که درین چند روز از شورش و طغیان
رگ غیرت آنجناب جوش زده و غلغله صولت آن والا جناب خروش کرده همت عالیه به استخلاص ممالک
موروثه خود متوجه گردیده و فکر عالی بطریقه مرضیه اسلاف کرام خود منتبه شد از آنجا که بسیاری
از مضامین از حیطه تحریر بیرون است بنابرآن عمده عقیدت مآب اخلاص انتساب مقبول بارگاه رب صمد
حاجی الحرمین الشریفین حاجی ولی محمد را که اقدم رفقای این فقیر اند و اعزه دوستان این حقیر با
[illegible] و دشت نورد دیده و گرم و سرد زمانه چشیده و در مواقع مقابلات و مقاتلات با اهل کفر و ضلالت
لشکر استقامت گزیده بجناب معلی روانه کرده شد تا شب و روز از این مهم عظیم و طریق و انداز این امر جسیم بحضور موفور
السرور عرض نماید و ما فی الضمیر این فقیر بسمع رساند زیاده والسلام مع الاکرام

بنام سردار پاینده خان [illegible]

بنام سردار پاینده خان که امیر کبیر ست از متولی بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین
سید احمد بمطالعه سردار شجاعت شعار جلادت آثار صولت مآب شوکت انتساب عظمت نشان
سردار پاینده خان سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
از آن روز یکه درین دیار و اقطار وارد گردیدیم اخبار حمیت و شجاعت شما بیش از بیش شنیدیم
که با اعدای دین رب العلمین عداوت کلی میدارند و با احیای شرع مبین محبت جبلی با کفره
متمردین گاهی موافقت ننموده اند و راه مسالمت نه پیموده شب و روز با کفره فجره در
محاربه و جنگ مشغول اند و همت عالیه در محافظت ناموس و ننگ مبذول هر چند بظاهر ملاقات
نگردیده اما احوال خجسته مآل شما از زبان هواخواهان دین آله مجملاً و از بیان هدایت نشان
اخوی اعزی میان شاه رسید مفصلاً باستماع رسیده از همین محبت غایبانه روی نمود
و مراتب اخلاص بیشی از بیش افزود از آنسکه درین ایام اقامت جهاد بر اهل کفر و فساد عناد
هم افضل ارکان دین ست و گوشمالی منافقین بیشار هم از اهم ضروریات شرع متین
لیکن تقدیم یکی بر دیگری محل فکر ست و نظر که کدام یک را ازین هر دو مهم پیش نظر باید ساخت
و دیگری را بالفعل پس پشت باید انداخت چنانچه بر تقدیر پیش کردن مهم کفار احتمال حصول
منافع و مضار چنین در جواب تقدیم مهم منافقین جانبین فایده و نقصان بر روی کار و از انجا
که شما بحمیت و شجاعت موصوف هستید و بعقل و کیاست معروف آنچه از نشیب و فراز مقدمات
این دیار و اقطار بر رای فطانت پیرای شما دانسته رایج ست کسی دیگر را اطلاع بر ان مراتب
حاصل نی بنابرا علیه هدایت مآب کمالات انتساب اخوی اعزی ملا شاه سید اخوندزاده
را معه خان عالیشان رفیع المکان سید محمد مقیم خان که از اعزه برادران این فقیر اند
و از اعقل اخوان این حقیر و از افاضل سادات کرام اند و اکمل هواخواهان دین اسلام

بنابر مشاورت بخدمت والانهمت روانه کرده شد تا غور تام و فکر مالاکلام را کار فرموده

آنچه درباب تقدیم یکی بر دیگری از مقدمتین مذکورتین اولی وانسب باشد بر آن مطلع فرمایند

و هر دو برادران ممدوحین را بر منافع و مضار آن آگاه نمایند و آنچه گفتگو در مقدمه منظور باشد

با این هر دو برادران بر روی کار آرند که کلام این هر دو برادران در مقدمه بیعه کلام نجابت

ست لیکن در مرخص کردن ایشان عجلت تمام فرمایند زیرا که بسیاری از مجاهدین هندوستان

فراهم آمده اند و بسیاری عنقریب میرسند و مومنین سوات و بنیر و کاهران و غوربند و

آفریدیان و مهمند و خیل کرهمت چست بسته مستعد و آماده این کار شده اند پس همه را

معطل داشتن مناسب وقت نیست لابد در کاری ازین دو کار مشغول باید ساخت

تا مطمئن الخاطر گردند زیاده بجز تاکید اکید ترخیص برادران چه نگاشته آید والسلام

تحریر بتاریخ ۲۰ ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری مقام پنجتار فقط بنام سردار دوست محمد خان

که سابق نوشته شده بود یعنی از رسیدن تا ایشان سابق نوشته شده بود فقط

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت سردار کثیر الاقتدار

جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر

قوت استعداد تعالی نهاد در مقدمه اقامت جهاد و استیصال کفر و فساد و تاکید مراتب

اظهار اخلاص و اتحاد و محبت و وداد رسید تقضایای مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنت

که عزم اقامت این رکن رکین یعنی نصرت دین متین و استیصال کفره متمردین در دل

جلادت منزل آن سردار جلالت آثار هویدا گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت

شایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال با

کفار بجاده

کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب است اما درین خرد زمان که وقت شورش اهل کفار
و طغیان است بر ذمه جماهیر مؤمنین عموماً و بر مشاهیر مسلمین خصوصاً اوجب و اوکد هر قدر که حصول
معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار زیاده است در اضلاع و اقطار
بیشتر اقامت این رکن رکین و اعلای دین سید المرسلین مؤکد تر لهذا هر که از سرداران
نامدار و رؤسای ذوی الاقتدار بنصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید مختار موفق
میگردد مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادت اخروی و نزول
برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد که
آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر ماثور
ادنی تساهل و تقصیر واقع میشود پس لابد بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان
بالکل درینباب بر تغافل و تساهل خواهند داد پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها
اعمال ایشان بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید درینمقدمه بیک تامل
فرمایند و فکر عمیق و غور غریق را بکار برند و از قبیل مخیلات شعرا و تکلفات منشیانه که محض بهار زبان
آرائی و عبارت پیرائی در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث
سید الانام منصوص و مصرح است پس کسیکه ایمان باللّه و بالرسول و بالآخرة میدارد البته بیقین و قطع
میداند که این امر حق محض و صدق بحت است پس پاداش این تغافل و تساهل در محکمه حساب و کتاب
بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است و در مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف
و مصائب کشیدنی است فاما آنچه در ظن اکثر تجربه کاران زمان مقرر است که بغیر اعانت سرداران
نامدار و اصحاب مکنت و اقتدار حصول این معنی صورت نمی بندد پس این خیالی است محال و احتمالی
است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامله خود دیگر سعادتمندان ازلی و مقبلان لم یزلی

که از ضعفای مسلمین و فقرای مخلصین باشند بر روی کار آرد که محض عنایت خود این مهم عظیم از دست ا
ایشان برآرد قال الله تبارک و تعالی ان لا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا تضروه شیئا
والله علی کل شیء قدیر باقی احوال اخدود بکرم رب المعبود بر همین منوال است که این عاجز از دار السلطنت کابل
برآمده و از اضلاع جلال آباد و نواحی پیشاور راه طی کرده در بلده نوشهره رسید درین اثنا لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرد هر چند همراه این فقیر جمعی
قلیل بی سر و سامان بودند اما از انجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت
مشتاق بنا علیه اینها را شبا شب از دریای لنده عبور کنانیده بر سر کفار مغرور بطریق شبخون
و تاخت روانه کرده شد در آخر همان شب بحکم حضرت رب مثل موت مفاجات با عذاب بغتت
جنود مجاهدین بر سر آن غافلین ناگهان رسیده و از اسلحه دو دست مثل تیر و تفنگ در گذشته
آنها را زیر تیغ بیدریغ گرفتند معسکر ایشان را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر را از ایشان
که قریب یکهزار باشند یا ازین هم بسیار بدار البوار فرستادند و جمعی را بزخمهای پرخطره تا لب سقر
رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم اسپ و شتر و سلاح و یراق وغیره بیش از بیش بردند بعد ازان
آنچه بمرتبه شهادت مشرف گردیدند بجنة الماوی ماوی ساختند و اکثر ایشان بشمول حفاظت ربانی
و کفالت رحمانی بعسکر خود مراجعت نمودند و ازین شبخون کمر کفار بدکردار را بجدی شکست که از مقام
اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت خوف گرداگرد معسکر سنگر زدند بعد ازان
فقیر از بلده نوشهره برخاسته بموضع هند آمده اقامت نمود متوطنین این اقطار را از دریای اباسین
عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار آن دیار و مجمع متمولان آن اقطار بود تاخت آورده چهار صد
ناکس را بجهنم رسانیدند و اشیای نفیسه و اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم الناس
آنقدر افتاد که از تقریر و تحریر بیرون است بعد ازان ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح

گردید

گردید و شب و روز نصرت آسمانی و تائید رحمانی باران صفت میبارد از جمله تائیدات الهی این است
که اجتماع جنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن از بسکه لشکری بی سر بود مثل لوای عالم
تو در کوچ و مقام بی انتظام میبود بناءً علیه بر طبق فحوای مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام
علیه الصلوة والسلام و فتوای فقهای عظام و صوابدید ذوی الافهام مصلحت وقت چنان
اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب امام بوجهی مشروع صورت نمی بندد بناءً علیه
دوازدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۴۲ هجری مقدس باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و
مشائخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام
از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بر دست اینجانب واقع گردید و بروز جمعه خطبه بنام اینجانب خوانده شد
هر چند این عاجز خاکسار روز ره بمقدار بحصول این مرتبه منیفه اولا باشارات غیبی و الهامات ربی
مبشر بود و ثانیا بحصول این منصب شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید
لیکن رب غیور که علیم بما فی الصدور و دانای نهان و آشکار و محیط بر مراتب اعلان و اسرار است گواه است
بر معنی که این فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمع داعیاد و امثال آن
از اظهار احکام دین و اعلای کلمة رب العلمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و
جاه و سلطنت یا حصول معنی تسلط و برتری را امصار و اضلاع و اقطار یا تذلیل اهل سیاست و ریاست
و جلالت ارباب ایالت و یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل معنی ترفع بر اخوان
و اقران هرگز هرگز نیست بالجمله شعبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلا
مخلوط نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصاً لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بناءً علیه آثار آن
بهویدا گردیده چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار بیحد و بیشمار از هر جانب مثل مور و ملخ فراهم
آمده اند و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و حمیت داده اند و میدهند و علاوه

برین آنکه حق جل وعلا بکرم عمیم خود علایق خوف وطمع را از ما سوای خود منقطع گردانیده است نه از
شوکت مخالفین خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت موافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم
که هر که جان خود را در سلک مخالفین منسلک گردانید دعوی ایمان خود را بیرون کرد و هر که از نصرت
پهلو تهی کرد باد حسرت بدست برد. ای مدعیان دین اسلام بیایید و در نصرت دین خود
جان و مال بباز ید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربایید چنانکه در نعم منعم حقیقی
عمرها گذرانیده اید الحال در ادای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمایید
تا سعادت دارین و ریاست کونین حاصل کنید فقط نام مسلمین علیجائی از موضع تخبار
بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المؤمنین سید احمد مطالعه خوانین کرام دارالکین عالیمقام و
ملکان ذوالاحترام و سایر مسلمین علیجائی که زهم الله تعالی و رفقهم لما یحب و یرضی بعد سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه هر چند اقامت جهاد در اهل کفر و فسا و برجماهیر مومنین
عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً در هر زمان و هر مکان واجب و موکد است اما درین جزو زمان که در
شورش کفر و طغیان است اوجب و اوکد گردیده بنا بر آن علیه این بنده ضعیف با چندی از مومنین صادقین
از وطن مالوف برخاسته محض لله و فی الله برای اقامت همین رکن رکین و نصرت دین متین
کمر همت بسته و آنا همی نهان و آشکار آگاه و خبر دار است که سوای اعلای اعلام دین و احیای
سنت سید المرسلین هیچ غرضی و مطلبی در میان نداریم درین صورت بر هر مومن راسخ الاعتقاد
و مسلم کامل الانقیاد واجب و لازم که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرموده در تقدیم مهمات
دین و نصرت شرع مبین کمر عزیمت چست بندند و در صرف جان و مال در راه رب ذوالجلال دریغ
نورزند و هرگز هرگز از ادای این عبادت عظمی و ادراک این سعادت کبری روی نتابند تا آنکه روز
جزا در محکمه حساب و کتاب بحضور رب الارباب سرخرو برخیزند و در روبروی خیر الانام علیه الصلوة والسلام
شرمسار نشوند

شرمسار نشوند که شکر نعمت مال و منال و جاه و عزت طلب شده نیست و از تغافل ایشان در
اطاعت فرمان رب العزت سوال متوجه گردیدنی پس بکدام زبان جواب خواهند داد و چه عذر
پیش خواهند نهاد بالجمله اگر امروز جان و مال در راه ایزد متعال صرف نگردید فردا وبال جان است
و هیچ کار آمدنی نیست پس اگر کمر همت چست بسته درین باب داد شجاعت و شهامت خواهند داد
و در راه تائید دین قدم خواهند نهاد و آنچه اجر جزیل از حضور ملک منان و ثنای جمیل در میان
اخوان و اقران خواهند یافت بر هیچ عاقل پنهان نیست فاما آنچه منافع بسیار و محاصل بیشمار
از عزت و وجاهت و دولت و مکنت بدست خواهند آورد بیرون از اندازه قیاس خواهد بود
ان شاء الله تعالی هم مناصب موروثی ایشان بدست خواهد آمد و هم نظر بمساعی جمیله ایشان
درین باب فوائد بیش از بیش علاوه بر آن حاصل خواهد شد زیاده والسلام مع الاکرام
مرقومه بیست و نهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۲ هجری از ضلع یوسف زئی از پنجتار

نقل خطیکه ملفوف بوده در خط خانخانان که قبل ازین بسبب خط نوشته شده جواب ارسال کرده شد
بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المؤمنین سید احمد بجناب سردار سرداران خان خانان مکرر
آنکه از بسکه رؤسای درانیان عموماً و پاینده خیل خصوصاً بانواع فسق و فجور موصوف اند
و باوصاف تعدی و تظلم معروف بنابراً علیه حمیت دین و حمایت شرع مبین همین اقتضا مینماید
که سلطنت و حکومت این فرقه ظلمه از بیخ برکنده شود خصوصاً حکومت پاینده خیل که البته برهم زدنی
است و فکر تفتیش همین است که آنجناب از آنطرف نهضت فرمایند و اینجانب ازینطرف عزیمت نماید لیکن
عقل دوربین چنان حکم مینماید که اگر بدون مشارکت رئیسی از رؤسای درانیان این مقدمه
پیش کرده میشود ممکن است که تمام قوم درانی بنابر حمیت الوس در رعایت حکومت قوم خود شور خواهند
و فتنه عظیم برپا نمایند بنابرآن علیه مناسب وقت چنان بنظر می آید که کسی را از خانزاده سلطنت شریک حال خود

سازند تا دیگر درانیان سوای پاینده خیل با این حیله کمر بسته نمایند و سعی بلیغ در مقدمه استقلال

منافقین دکا زین بکار آیند اینک قطعه خط بنام شاه هرات و دیگر بنام شاهزاده کامران

ارسال خدمت عالی کرده شد تا آنجناب هر دو خط را ملاحظه فرمایند اگر مناسب دانند بآدم نجیب

بازسپارند تا هر دو خط را بجل آنها رساند و اگر مناسب ندانند خطین را در حیز تعطیل اندازند

بالجمله بهر وجه که انسب و اولی دانند بر طبق آن عمل فرمایند و در آدمیت و شجاعت بر هند و وقت

را از دست ندهند انشاء الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام آنجناب را در مقدمات ریاست

و سیاست بوجهی مداخلت بدست خواهد آمد که بسیار راضی و خوشنود خواهند شد آنچه میگویم که

در امور سلطنت و حکومت آنجناب را بنوعی مداخلت خواهم داد و اساس ریاست قدیمه آنجناب

از سر نو خواهم نهاد و آنهمه را از مواعید صادقه شمارند و خیال خلف و کذب را درین وعده بخاطر

نیارند که انشاء الله تعالی ضرور بالضرور مطابق وعده مذکور معامله خواهم نمود و در راه صدق

و وفا در ایفای وعده بر طبق مصلحت وقت خواهم پیمود و سابق ازین حسب الاستدعای آنجناب

که مندرج نامه نامی بود خطوط بنام اهل هند و امان و غیرهم ارقام نموده در لفافه رقیمه کریمه

همدست حاجی جان محمد ارسال خدمت داشته بودم اغلب که فائز شده باشند حالا با حصول

رسیدن تکرر ترسیل پرداخته شد و از نصیب هم بنام آنها خطوط ارسال داشته ام همه‌ها

رفاقت و اطاعت خواهند نمود و در راه موافقت خواهند پیمود. والسلام مع الاکرام —

بنام شاهزاده کامران شاه هرات از مرضع نگار — بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد نجابت معلی القاب سلاله خاندان سلاطین کرام نقاوه دودمان

خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه ناز بخش سلطنت و دولت

یادگار ارباب سیف و قلم جگر گوشه اصحاب جود و کرم گل سر سبد چمنستان شادمانی فرمانروای

[illegible]

احمد گل کامرانی

او رنگ کامرانی زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه
از بسکه مهاجرت از بلاد کفر و فساد و مجاهده با اهل کفر و عناد و مقابله با ارباب بغی و فساد از اعظم ارکان
اسلام است و تساهل و تغافل درین از اقبح معاصی و آثام آمده است چنانکه بلاد هندوستان از شیوع آثار
اهل کفر و طغیان مملو و مشحون گردید اینجانب از وطن مالوف خود برخاسته به نیت هجرت و جهاد بسمت
خراسان متوجه شد چون درین اضلاع رسیدم طرفه ماجرای دیدم که رعایا و ضعفا برآیا آمده تا آماده
و لبریز شوق جهاد اند و رؤسا و اقویا این جوار سرمست و سرشار بغی و عناد بنابر آن علیه دراوطان
یوسف زئی رسیده مؤمنین آنجا را و مسلمین آن اقطار را بسوی اقامت این رکن رکین یعنی استیصال
کفار مشرکین دعوت نمود الحمد لله که این دعوت حق رفته رفته بگوش اکثر مسلمین از غازیان و اهل
ننگرهار و از بدایان و ختک و مهمند و خلیل و اهل سوات و بنیر و اهل پکهلی در اجهای کشمیر رسید همه مؤمنین
مخلصین و صادقین سخن حق را بگوش هوش شنیده رفاقت اینجانب اختیار نمودند و اطاعت و انقیاد
هرگونه مسلم داشتند و از آنجا که قتال کفار بقیام شرعا بدون نصب امام صورت نمی بست بنا بر مصلحه همه
علمای دین و جماهیر مؤمنین مجاهدین بر دست اینجانب بیعت امامت بجا آوردند و خطبه بنام اینجانب
خواندند و ربقه اطاعت و انقیاد در گردن خودها انداختند و امامت اینجانب مسلم داشتند الا چندی از
منافقین که فرق درمیان منصب امامت و سلطنت نفهمیده و بنده درگاه حضرت رب الارباب را
طالب سلطنت تصور کرده در پی عداوت مجاهدین افتادند حالانکه خالق البریات و عالم السر و الخفیات
گواه است برینکه گاهی بر دل اخلاص منزل اینجانب از روی حصول معنی بلکه خطور این معنی که بتسلط
بلاد و امصار یا طلب حشمت و وجاهت و ریاست و امارت یا فرمانروائی بر اقران و اخوان یا تحقیر بندگان
ملک دیان یا اهانت رؤسای عالیمقدار یا سلب سلطنت سلاطین والا تبار گاهی خطور هم نکرده و هرگز
آن هم نرسیده بلکه مقصود از برپا کردن تمام اینقدر که برای دعوه آرای غیر از اعلای کلمه رب العلمین

اجهای

و احیای سنت سید المرسلین و استیصال گروه متمردین و استخلاص بلاد مومنین از دست بغات مفسدین چیزی
دیگر مقصود نیست علاوه سببی آنکه ایجاب از پرده غیب مکمن لاریب باشارات اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد
مامور ساخته و به بشارت فتح و ظفر مبشر ساخته مکررات و مرات بکلام روحانی و الهام ربانی بر این لطف نهانی مطلع گردیده
که هرگز هرگز شعبده وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی بآن مخلوط نشده بالجمله چون منافقین بد نهاد که پیشه بغی و عناد
و گمراهی بنا داده از مدتها معتاد شده بودند در زمره او به نسبت خاندان سلطنت و اجلال و دودمان عزت و اقبال
گستاخ گشتند که مراتب سوء ادب و بد سگالی به نسبت آن نخل نوازده عالی محمدی رسانیدند که اکثری را از اولاد و امجاد آن ارباب
عدل و داد آواره بادیه بی نوائی گردانیدند بعضی از ایشان رو به هندوستان نهادند و بعضی بکوهستان و بعضی کوچه گردی اختیار
نمودند و بعضی دشت نوردی و بعضی پیشه سوداگری گرفتند و بعضی مذلت گدائی بالجمله آنچه از دست تعدی این ظالمان بد نهاد
و حاکمان بی عدل و داد بر جمیع ارباب جاه و حشم و اصحاب سیف و قلم گذشت و میگذرد بر جمهور انام است و زبان زد هر خاص
و عام که کار را بر جمیع صغار و کبار بلکه بر دین و دیار و اقطار از دست این متعدیان ستمگار بانواع اضطرار و الاجار کشیده و بخواری
بمراتب مذلت و خواری رسیده که اگر بالفرض حفاظت ناموس و ننگ در رفاقت مشرکین هند و کفار فرنگ دانند آن را برای ایشان
تولا نصیبه زبان نمانده و از دست منافقین بد اندیش طریق خلاص جستند و با کفار بد کیش راه اخلاص پویند چنانکه کسی از سلاطین
زمان خواهد که ترفیه حال ایشان نماید و فی الحقیقت سعی بسوی ایشان فرماید که در صورت هیچ مراتب اخلاص و انقیاد نسبت به او بجای
آوردن جان و مال خود در رفاقت او از مفاخر خود شمارند و از بسکه به تنگ آمده خود را حق خود دانسته کلا امیدند تا بر آن از بازداشتن گرداند خود
ترسند در زمانی اگر بیاد اشتغال با اهل اضطرار فراهم آمده شورشی برپا کنند و غلبه قابل الاجابه شده جوششی بر روی کار آرند
لهذا آن منافقین بد طینت تا حال دعای منصب سلطنت بر زبان نمی آرند که شاید خیرخواهان دودمان سلطنت آنها سزای کردار
رسانند آخر الامر این قبائح افعال و شنائع اعمال آنها را بجدی رسانیده که برا ساتر ادب نسبت احکام شرع تورد سعید
عرب گستاخ گردانیده و از حدود نفاق گذرانیده تا امر ارتداد کشیده چنانچه فی الحال آن منافقین بر آل ... حیا
از روی برانداخته و سرمایه دین و ایمان در باز نفس شیطانی در باخته تکالیف گروه متمردین کمر بسته و اعدای مجاهدین بر روی

کار آورده

کار آورده‌اند پس بمصداق گوشمال ایشان از مقدمات جهاد و متممات ازالهٔ کفر و فساد گردیده بنا برآن اعلیٰ جناب کافهٔ مجاهدین را
بگوشمال منافقین ترغیب نموده چنانچه عنقریب سرانجام داد این مهم عظیم و تحویل فتوحات بکرام متوجه میگردد و بعد از
پاک کردن این بلاد از انجاس مشرکین و الواث منافقین مستحقین حکومت و سلطنت و مستعدین ریاست و مملکت تفویض کرده
خواهند شد اما باید ملکیه شکر این نعمت الهی بجا آرند و علی الدوام جهاد در مرضیات خالق قایم دارند و دقیقه‌ای از عمل نگذارند و در ابواب
عدالت و تکمیل حدود از قوانین شرع شریف سر مو تجاوز و تخالف بمیان نیارند و از ظلم و فسق بکلی اجتناب ورزند باز خود
اینجانب معه مجاهدین [illegible] بسمت بلاد هندوستان بنا بر ازالهٔ اهل کفر و طغیان متوجه خواهد شد که مقصود اصلی خود از جهاد بر
هندوستان است نه توطن در دیار خراسان بالجمله رؤسای علمای یاغستان مثل خانخانان و شهاب الدین خان و امثال ایشان
هرچند در مقدمهٔ حمیت ایمانی و غیرت اسلامی استعداد و تمکن بسیار دارند و علو همت [illegible] معروف لیکن اگر بر انقطاع عزیمت
اینجانب به نصرت دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و ارتیاب مطلع خواهند گردید البته استعداد و تمکن ایشان بر منصهٔ ظهور
خواهد رسید و مشارکت ایشان در نتایج [illegible] غنیمت کبری و تعاون جانب اولی زیرا که اگر شورشی از طرف ایشان [illegible]
شود هر آینه لشکر استیصال منافقین متزلزل گردد [illegible] اینجانب [illegible] کرده شود که هرچند نصرت دین و اعانت
مجاهدین بصرف جان و مال بر جمیع اهل اسلام عموماً و بر شاهزادگان حضرت شما واجب گشته است اما چون توجه
اینجانب بدین دیار و انعقاد بیعت بر مواقع چند در چند ظاهر [illegible] پس لازم که کسی از شاهزادگان عالی‌مقدار
[illegible] شاهزادگان والا تبار که بعلو همت موروثی خانزادهٔ خود موصوف باشند و بکیاست و شجاعت معروف با قدری از
لشکر ظفر پیکر نزد اینجانب روانه فرمایند و صحیفهٔ خاص بنام خانخانان و سایر رؤسای علمای یاغستان مشتمل بامور مناسب این ایام
بموافقت [illegible] مجاهدین [illegible] باید تا در باب مشارکت اینجانب [illegible] گردد و استحقاق حصول [illegible]
و منافع [illegible] ثابت شود و استخلاص حق [illegible] از دست باغیان مفسدین بدست آید باقی تطویل کلام بجناب [illegible] اولی
[illegible] انجام [illegible] بجناب [illegible] رای [illegible] تجربه کار [illegible]
والسلام مع الاکرام مرقومه دوم محرم الحرام سنه یکهزار دو صد و چهل و سه از [illegible] روز جمعه بود

مصحوب حاجی ولی محمد قندهاری بعد نماز جمعه روانه نموده شد ٭ بنام شاه پسند خان
وزیر شاه محمود بسم الله الرحمن الرحیم ٭ از امیر المومنین سید احمد بمطالعه عمده خوانین عظام
زبده اراکین عالیمقام والا مناصب کثیر المناقب عالیشان عظمت نشان شاه پسند خان سلمه الله تعالی
وعظمه بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه ایزد متعال و منعم لایزال
بمحض جود و نوال خود آن کثیر المناقب را بمناصب عالیه ریاست و مراتب رفیعه حکومت نواخته و بانواع
نعم حشمت و شوکت و اصناف شیم شجاعت و شهامت بهره ور ساخته پس مقتضای شکر این دولت
عظمی و آلاء نعمه سپاس این موهبت کبری آنست که در باب اطاعت احکام ملک علام بال همت
گشایند و در سلک فرمانبرداری و رضاجوئی پروردگار بقدم عزیمت بپایند و کمر همت چست بسته و نیت
قلبیه درست نموده در اعانت ملت بیضاء و حمایت شریعت غراء اسلامی جمیله بر روی کار آرند
و محبت اهل و عیال و جان و مال پس پشت انداخته و رضامندی و خوشنودی ایزد کریم را اعلی همت
ساخته در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین همت عالیه گمارند که اینهمه مال و منال
سریع الزوال و این حشمت و ریاست فنا مآل تا روزی گذشتنی و گذاشتنی است و روز جزا و معرکه
پر هول حساب و کتاب و سوال و جواب روبروی رب الارباب حاضر شدنی پس مقتضای حرارت
ایمانی و غیرت اسلامی آنست که در راه رضای مولای خود جان بازند و جهان تازند و ما سوی
الله پس پشت اندازند و اقامت جهاد بر اهل کفر و عناد و ارباب بغی و فساد سازند و این جان ناتوان
و نهاد شکسته بنیان بجان آفرین حقیقی بسپارند و زندگانی فانی بعوض حیات جاودانی بفروشند
و در تحصیل رضامندی حضرت رب العزت بکمال علو همت و وفور رغبت بکوشند و در تألیف انام
و ترغیب خاص و عام بسوی اقامت این رکن رکین و اعانت دین متین جد و جهد بلیغ بکار برند
و داد کوششها دهند حضور مآب بحضور لامع النور حضرت بادشاهی الطاف مناسب آنروز مقبول

بامیمون

بایمضمون عرض لازم القبول فرمایند و گوش حق نیوش ملازمین آنجا جالی را بدرر مکنون
خوش بیانی و گوهر حرف شناسی چنان آرایند که مدعای دلی و خواهش قلبی آنحضرت یعنی اقامت جهاد
بر اهل کفر و ضلالت و استیصال بیخ و بنیاد اهل بغی و نخوت آنچه در اختفار لظهور آید و از
قوت بفعل گراید و نوعی مشارکت فقیر درین باب بمعرض قبول افتد و بوجه من الوجوه معاون
دین رب الارباب بمنصه بروز جلوه آرا گردد و هر چند همت فرمائی دایره دولت و اقبال
آنحضرت و رونق افزائی قدوم میمنت لزوم آن والاهمت باین دیار و اقطار متعسر و دشوار است
که حاجت روائی رعایا و انجاح مسئول و مامول و دادرسی برایا مانع این کار ظاهر و آشکار
اما نفاذ امر عالیمقدار در باب سرانجام این امر عظیم و مهم فخیم نسبت کسی از عمده ارکان عقیدت
و فدویت آئین خیلی آسان و متیسر الحصول و انبعاث و انتهاض این داعیه رحمانی و امداد
شرع ربانی نظر بوفور رغبت و تاکد عزیمت آن سلطان حق پسند سزاوار اجابت است و قابل
قبول بالجمله بهر وجه که دانند و توانند باعانت دین متین و نصرت شرع مبین بجان و دل کوشند
تا فردا روز جزا روبروی حق تبارک و تعالی و حضرت سید الوری افضل البرایا تشریف شرف و خلعت
عزت پوشند که ثمره نکته حالی مولی همین است و نتیجه حق شناسی مالک حقیقی کردار عقبی برای
مکافات همین سیهاست در روز جزا برای ایفای مواعید حقه عوض چنین پیر دنیا و آنچه
ثمرات این جد جمیل و نتایج این جهد جزیل در دنیا خواهند دید از دید و شنید بیرون است و از
وهم و خیال افزون انشاءالله تعالی زود مناصب منیعه حاصل خواهد گردید و مراتب منیعه واصل
الحاصل که بالفعل کار و بار دیگر را بجای خود واگذارند و همه همت بنصرت دین مبین و اعلای
کلمه رب العالمین و استیصال کفره متمردین و شکست رونق این فرق لامین برگمارند که در
سرانجام آن هم دنیا حاصل و هم دین و هم منفعت آجل بسیار است و هم بهبود عاجل خارج از حد شمار

و هم جالب رضای ایزد متعال است و هم باعث حصول خدمت و شوکت برادران و امثال و
موجب ازدیاد مال و منال است و واسطه عزت و اقبال علاوه ازین نیکنامی در دو جهان نقد
وقت است و در دین نجابت موقعیت ایشان لابد با امتثال اوامر الهیه کار فرمایند و تاکید غیرت نمایند
که مقتضای غیرت ایمانی و لازمه حمیت اسلامی همین است و بس والسلام مع الاکرام مرقومه
دویم محرم الحرام ۱۲۴۲ سنه هجری از مقام پنجتار ضلع تنبه مرضع فتح خان خط رقعه شاه زمان
بسم الله الرحمن الرحیم • مشهود ضمیر منیر سیادت و نجابت پناه فضیلت و کمالات
دستگاه نقاوه خاندان مصطفوی خلاصه دودمان مرتضوی عارف اسرار شریعت و طریقت
عالم علوم حقیقت و معرفت سید سند جناب امیر المؤمنین سید احمد شاه شود هر چند که آن
سیادت پناه در ارسال خبر خیریت خود تساهل و تغافل را بسبب اشتغال طبیعت بطرف دیگر
روا میدارند لیکن طبیعت اینجانب را نسبت به علیهان شوق بی اندازه دارد و جبر بر آن می آرد
که از ارسال مکاتیب محبت اسالیب بوده اطلاعی حاصل نموده آید چون مدت مدید و عرصه
مزید رو بانقضای آورده که خبر مسرت که موجب جمعیت خاطر و اطمینان قلب باشد مسموع نگردیده
ازین سبب خاطر ملول و اظهار متعلق آن اطراف میباشد لهذا انتظاری بسیار کشیده داد محمد خان را
بجهه رقیمه الشوق روزانه آن اطراف نموده شد امید که نظر بر اتحاد معنوی که چند مدت فیمابین متحقق
و شفیق است نموده با ارسال خبر خیریت خود و بجهه دیگر کوائف اتحاد و اجتماع مردمان مجاهدین که
چه قدر هستند و تیش پناه و مردمان آن نواحی که در درستی اعتقاد همون طور دارند و آزاده جدال با
با کفار ربد بال بر چه منوال است بکیفیت تعلیم نموده مرقوم آرند که تسلی خاطر گردد و مدام از تحریر خبر خیریت
نامجات نمود و مسرات فرحت افزای خاطر مشتاق میتموده باشند غره محرم ۱۲۴۲ هجری
بموضع پنجتار رسید   جواب خط   بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد

حضور لائق نوار

بحضور لامع النور ظل سبحانی مورد الطاف ربانی معدن اخلاق جهانبانی مسند آرای بزم
جاه و جلال فرمانروای اورنگ عزت و اقبال رونق افزای میادین شهامت معرکه
پیرای اساطین شجاعت جم جاه سکندر پایگاه ادام الله ظلال جلاله وضاعف مدارج اقباله
بعد از ادای تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات مکنونه قلوب اهل مودت والتیام
بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد که نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر مراتب مودت و اخلاص و محبت و اختصاص
عز ورود فرمود و مدارج استحکام علاقه خلت بیش از بیش افزود حقا که از سطر سطر مشکین شمایم
حب و وفا بمشام جان میرسید و از سحایب معانی دلنشینش زلال صدق و صفا باران
صفت میچکید آنچه از گله محبانه و شکایت دوستانه در باب اهمال ارسال تفاصیل احوال
در مطاوی مضمون لطف مشحون مندرج بود پس تحقیقش آنست که اینجانب گاهی در ارسال
جواب رقایم کرایم هیچگونه تاخیر و تعطیل نورزیده و در نگارش اخبار مقاتله مجاهدین اخیار
بوجهی من الوجوه قصوری و فتوری واقع نگردیده چنانچه سابق ازین دو قطعه مودت نامه
ارسال حضور عالی نموده ام لیکن شاید بسبب تغافل و تساهل حاملان رقایم مودت شمایم بحضور معلی
رسیده باشند تفاصیل احوال برین منوال است که جماهیر ضعفا و مشاهیر رؤسا از اهل قندهار و علمای
و اهل نگرهار و دستوری و مهمند و خلیل و آفریدی و مهمند و یوسف زئی از اهل سوات و بنیر و باجور
و پهلی و تکاوره و غوربند و منگل و راجه های کشمیر و روسای کهات و ذیره اسماعیل خان و عیسی خیل
و دیگر مومنین اطراف و اکناف سوای چندی از منافقین بارکزئی و امثال ایشان برای اعلای
کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین و گوشمالی منافقین مفسدین کمر بسته
اند و آماده کارزار و منتظر طلب نشسته بیعت امامت بر دست این عاجز خاکسار نموده در راه اطاعت
این ذره بی مقدار پیموده و رشته روابط ما سوی الله را بریده اند و بیخ علایق من دون الله از ته دل کشیده

و محبت جان و مال پس پشت انداخته اند و موالات مولای خود پیش نظر ساخته بجمله کمر همت
چست بسته اند و تمشیت قضیه درست نموده و از آن سکه بیت نخستین این ایران و رکن رکین این
بنیان خان عقیدت نشان فتح خان یوسف زئی است بنا بر آن علیه این جانب خاک ربطین
خان اخلاص آثار یعنی موضع پنجتار که مضمون بکهیار کوهسار است رخت اقامت انداخته و آن را
معسکر جنود مجاهدین ساخته بنا بر آن علیه بحضور لامع النور اظهار کرده میشود که ضرور بالضرور در این
شبستان کوهستان رانی احال بکمال استعجال با انوار خورشید موکب اجلال تابان و درخشان
فرمایند و کسی را از شاهزادگان والاتبار عالیمقدار مثل شاهزاده محمد ناصر یا غیر ایشان هر کرا
مناسب دانند شریک این سعادت جاودانی و دولت دو جهانی یعنی نصرت دین ربانی نمایند که
قران مشتری با نیر اعظم یعنی مقارنت شاهزاده مکرم با شاه معظم قرین ظهور عجایب گوناگون و
وقوع غرایب بیچون خواهد گردید غرض که آنچه از پرده غیب و مکمن لاریب به کسوت این تدبیر رخ
خواهد نمود آن را بعین الیقین مشاهده خواهند فرمود مگر صایب النظر ثاقب الرای کار فرمایند و رنج و راحت
سفر را بر ذات والاصفات گوارا نمایند و محفل مجاهدین را بقدوم فیض لزوم بیارایند و علم نصرت
دین متین بمشارکت مومنین مخلصین بر افرازند زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه جمعه دوم
محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هـ

نقل شاهزمان بنام فتح خان رئیس پنجتار که بشنگرف
نوشته بود معلوم عالیجاه رفیع جایگاه فتح خان بوده باشد چون نیک اندیشی و سعادت
آن رفیع جایگاه بر آئینه ضمیر منیر توجه احسن عکس پذیر است و شما را خیرخواه با اخلاص دانسته
متصدی خدمات شایسته دانسته میشود لیکن عجب صد عجب که با وجود آنکه اینقدر تعدیات و
فسادات از بچهار سرفراز معاینه و مشاهده میکنند هیچ بجا طور شما نمیرسد لهذا داد محمد خان
را بحکم حقیقت زبانی نمانیده تعبیه و تحفظ جهان مطاع خورشید شعاع روانه فرموده شد لازم

محمد سلیم

مگر تسلیم و آن ذریته مستقیم نموده ساعی باشند که غبار اشرار از میان برخیزد و ملک موروثه از
خیله باغیه خلاص شود و دوستان دولت بموجب اخلاص خود بپایهٔ عزت و اعتبار رسند و مخالفان
سزای اعمال خود دیده بجهنم بشتابند غرض که این مقدمه را مقدمه دولت خود دانسته ساعی
باشند فقط   نام خوانخانان علجانی سیوم بار دویم محرم وارد پنجاب گشته — نامه
بسم الله الرحمن الرحیم ۔ از امیر المومنین سید احمد بجناب مستطاب معلی القاب یادگار
سلاطین کرام تذکار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چارپالش حشمت و شوکت تکیه ناز
رخش سطوت و صولت شجاعت شعار شهامت آثار ریاست دثار جلالت نشان سردار
سرداران خان خانان ایدالله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه مودت نامه مشتمل بر تفاصیل احوال اینجا و سابقاً مصحوب حاجی ولی محمد صاحب
ارسال جناب کرده شد امید که قبل از وصول این رقیمة الوداد رقیمه اولی بملاحظه عالی خواهد گذشت
پس نگارش آن مضامین را درین رقیمه باعث تطویل دانسته عنان کمیت قلم بجولان نگارش
تحریر اصل مقصد منعطف کرده میشود که از بسکه آنجناب بحمیت ایمانی موصوف اند و بغیرت اسلامی معروف
و خلف وعده هم در شریعت ایمانی مذموم است و هم در عرف ارباب ناموس و ننگ ملوم بنا بر آن علیحده بخدمت
عالی نگارش کرده میشود که در نامه نامی و رقیمه گرامی خود این وعده مندرج فرموده اند که بر تقدیر
طلب این فقیر بنفس نفیس خود معه الوس و قشون در مقدمه تائید دین رب العلمین کمر همت خواهند
بست و در صرف جان و مال درین راه بوجه من الوجوه قصوری و فتوری نخواهند ورزید و هیچگونه مرتبه
را از مراتب مساعی جمیله درین مقدمه فروگذاشت نخواهند کرد چنانچه نقل رقیمه کریمه مشتمل همین در
لفافه این رقیمة الوداد بنا بر تذکیر وعده سابقه ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء الله تعالی
بملاحظه عالی خواهد گذشت پس حال آنجناب را بنا بر تائید دین متین طلب مینمایم و وعده لقیه را یاد میدهیم

لازم که در ایفای وعده داد کوشش دهند و درین راه قدم راسخ نهند که خلف وعده هم از قبایح

شرعیه ست و هم از ذمائم عرفیه اهل دین و ایمان را ازان اجتناب واجب ست و هم ارباب ناموس را

ازان احتراز لازم که آیة المنافق اذا وعد خلف حدیثی ست ماثور و سخن مردان جان دارد مثلی

مشهور بنابراعلیه داد محمد خان را که از معتبران اهل دانش و بینش ست بنابر یاد دهانیدن وعده

و فهمانیدن تدبیر ایفای آن بخدمت عالی روانه کرده شد زیاده والسلام مع الاکرام

مرقومه دوم محرم الحرام ١٢٤٢ سنه هجری بمقام پنجتار شقه شاه زمان بنام خانخانان

علیجاهی نوشته شد بسم الله الرحمن الرحیم معلوم عالیجاه رفیع جایگاه خانخانان

بوده باشد چون حسن خدمتی و خیراندیشی آن عالیجاه بر آئینه ضمیر منیر بوجه احسن عکس پذیر ست و

خیرخواه پدری و مخلص نوازی آنها معلوم ترین از چند مدت که بحسب تقدیر داور درین ملک گشتیم

لیکن تعلق خاطر اکثر با نواف نباید پس شما را لازم که نظر بر رضامندی جناب ایزدی نموده فکری نمایند

که دامن ولایت از خس و خاشاک اهل فتنه و فساد صاف و پاک شود و خیرخواهان دولت

بخدمتهای شایسته عز امتیاز یابند و بدخواهان سزای اعمال خود در کنار دیده بدرد انتظار نشسته باشند

لهذا داد محمد خان که معتبر سرکار ست تحفه دستخط جهانمطاع خورشید شعاع و دیگر کوائف زبانی

فهمانیده روانه نموده شد لازم که سرانجام این امر را موجب عزت و اعتبار خود دانسته ساعی

باشند که آبرو و جلت شانه برآید امورات مقصوده نموده سرفرازی و بخت بلندی عنایت خواهد کرد

و هم موجب نیکنامی همیشه خواهد ماند دوم محرم وارد پنجتار گشته

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بمطالعه خوانین سامی منزلت عالی مرتبت

کثیر المنقبت حشمت نشان خوانین علیجاه سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت

مقرون واضح آنکه درین جزو زمان بفضل ایزد منان مقاتله اهل کفر و طغیان و مقابله منافقین

و با نجبان

وباغیان پیش رو آمده درین حالت بر جاهیر مؤمنین عموماً و مشاهیر و سرداران ایشان خصوصاً واجب ولازم گردیده که بجان و دل تمام همت گردیده باعانت مجاهدین و نصرت شرع متین کوشند تا خلعت افتخار و تشریف شرف روز جزا بحضور جناب کبریا بپوشند پس هر که دادسعی درین باب خواهد داد فردا قیامت بمکافات آن آنچه ثمرهٔ نیک خواهد دید بیانش بس دشوار بل خارج از حد حصار و هر قدر که بدار دنیا نقد وقت بدست خواهد آورد از حیطه تحریر بیرون است و از حد تقریر افزون انشاء الله تعالی بعد استقلال حکومت اسلام و تسلط اسلامیان هر یکی را بمرتبه رضامند و خوشنود خواهم گردانید و بپایهٔ عزت و وجاهت خواهم رسانید که دور از وهم و قیاس باشد و این کلام که بر اقوال کاذبه دنیا طلبان قیاس کرده آید که ایزد کریم بکرم عمیم خود این خاک رو ذره بمقدار را از چنین الواث که علامت نفاق و صفت منافقین است مطهر و پاک گردانیده هرگز شک و ارتیاب را درین گنجایش نیست خاطر جمع دارند و تمام همت خود تائید دین و نصرت مجاهدین برگمارند که مقتضای حمیت ایمانی و لازمه غیرت اسلامی همین است و بس زیاده والسلام مع الاکرام فقط ده دیگر نه خطوط بهمین مضمون باسامی بعضی خوانین عالیجاہی مفصله ذیل نوشته شد: یار محمد خان ساکن میدان طره باز خان ایضاً شیر محمد خان و نعمت الله خان ساکن مرغه تاج خان ساکن کنورا و رحمت الله خان ایضاً بختیار خان ساکن غزنی و سبحان واد یجان ساکن کابل عبدالله خان ساکن زرمل یار محمد خان نایب از میدان القاب اینهمه سامی منزلت عالیمرتبت کثیر المنقبت حشمت نشان خلانی خان سلمه الله تعالی سید گل شاه ساکن سرروده القاب سیادت مآب نقابت انتساب اخوی اعزی میان سید گل شاه سلمه الله تعالی خواجه مراد خان اخوندزاده القاب فضیلت مآب کمالات انتساب خواجه مراد خان اخوندزاده سلمه الله تعالی فقط :

بسم الله الرحمن الرحيم قال عباد الله الملك القيوم تلامذة جهابذة العلوم طلبة
علوم الدين خدمة الشرع المبين المجتنبين عن مسلك التعصب والبغي الساكنين في جوار قرية
باجاود الكي الحمد لله الذي جعل الامام عصاماً للاسلام ونظاماً للملة وقياماً للاحكام
وامر الناس بان يعرفوه ويطيعوه ويعاملوه بالتعظيم والاكرام ووعدهم على ذلك بنزول الرحمة
ودخول دار السلام ونشهد ان لا اله الا الله الملك العلام ونشهد ان محمداً عبده ورسوله
سيد الانام صلى الله عليه وعلى آله واصحابه الكرام اما بعد فهذا كتاب بالقبول حقيق وخطاب
بالاستماع يليق عمدة من احكام الفلاح والارشاد عمدة لاحكام اساس الجهاد نبراس
على الصراط المستقيم قسطاس لتقويم الدين القويم تذكرة من اخبار اخيار المهاجرين
تبصرة لمن اقتفى آثار المجاهدين ذكر لما سنح في هذه الايام من سطوع نور الله في تراكم الظلام
وهو ان الشريف النظيف ذو الفضل المنيف فلذة كبد الرسول قرة عين الزهراء البتول
السيد الامجد امير المومنين السيد احمد الفاطمي محتداً والهندي مولداً اعز الله الاسلام
بتأييد احبابه واذل الكفر بتبديد اعدائه من خرج من بيته ناوياً للهجرة والجهاد داعياً الى
سبيل الفلاح والرشاد مع جماعة من اهل الكرم المتنهضين بمعالي الهمم المتشبثين باذيال المتمسكين
بافعاله واقواله اولو الاحلام والنهى من سكان الامصار والقرى فهؤلاء نوادر من المناقب و
المآثر والفضائل والمفاخر فمنهم السادات الكرام ومنهم العلماء الاعلام ومنهم حجاج بيت
الله الحرام ومنهم زوار قبر سيد الانام عليه افضل الصلوة والسلام ومنهم حملة القرآن
ومنهم قتلة الشيطان فدار وسار في الامصار والبلاد يدعو الناس الى طاعة رب العباد
فلم يزل يتخطى الرمال ويترقى الجبال ويشد الجمال ويحط الرحال الى ان طلع على ارض
خراسان فضج هناك من صدره ينابيع الايمان فما من عالم جليل ولا ذي فضل نبيل

الا رغب ام

ولا شريف كريم ولا سيد عظيم الا وقد استسقى من غمامه واستشفى من كلامه فما زال يظهر بره
وينتشر بره ويمطر كالسحاب على كافة اولي الالباب حتى نزل باذن الله الملك الحق في
قبيلة معروفة بيوسف زئي فاظهر الدعوة بها كما جهاراً وعم بها الناس صغاراً وكباراً فشافه بها
بعضاً وكاتب بها آخرين ان تعالوا عباد الله الى ربكم ناصرين فان كفار الهند يهجمون على هذه
البلاد في كل عام فاليوم صار الجهاد فرض عين عليكم يا كافة اهل الاسلام فاجاب الدعاء جماهير الفهام
واناب الى نداءه مشاهير الاقوام فاجتمع عليه الاعاظم والاحاقر وصنف الاصاغر والاكابر و
لما كان الجهاد لا يتم الا بنصب امام ونصبه كان من فرائض الاسلام كما لوح اليه كلام الملك العلام
وصرح به حديث سيد الانام عليه الصلوة والسلام واجمع عليه جمهور المحدثين من اهل الحق وسائر المسلمين
الا شرذمة من المبتدعين كانهم خوارج من جماعة المسلمين فلما كان كذلك عزم المسلمون على ذلك
فبايع على يده جمع كثير وسلم امامته جم غفير منهم من هو من اهل الحل والعقد والجرح والنقد من
السادات الكرام والعلماء الاعلام والرؤساء العظام ثم انه اعظم الله مجده واكرم له جنده
ارسل الكتب والرسائل وبعث الرسل والوسائل الى من غاب من المسلمين يدعوهم الى اعلاء
كلمة رب العلمين ثم الى قبول امامته وتسليم خلافته فانتدب لها الاماثل والاراذل والافاضل
والاسافل فسلموا له التقدم على الاصاغر والاكابر وسددوا اليه تعبئة الجيوش والعساكر حتى
ان ولات خراسان قد بعثوا اليه كتاباً يخبرون فيه عن انفسهم انهم سلموا له الامامة الكبرى
والخلافة العظمى وانهم لما اتوه يدعون معه اقامة الجهاد وان كانوا يريدون تطهيرهم المكر و
الفساد فقد اظهروا الخضوع والانقياد وان اضمروا في نفوسهم البغي والفساد فتم بذلك تسليمهم
لامامته وتحقق بغير جحد خلافهم بعد باتمام خلافته ثم انه رفع الله قدره وشرح صدره جدد له بعد
برهة من الزمان وعلى تغلب البلدان ان يتيسر لسيفه وتدبيره في قرى سوات وبنير

فانعقد غارب الاعراب وتظلل علينا تظلل السحاب تظلل تبيع القرى وتفحص عن اهل البغي
يدعوهم الى ان يقيموا الجهاد ويسلموا الرياسة لخليفة الله على العباد فتقبل منه هذا القول الوف
من الصادقين ولم ينكروا ذلك عليه الا شرذمة من المنافقين تابعة كافة جماهيرهم ولم يخالفه
احد من مشاهيرهم ثم ان هذا الامام الجليل نزل فينا واكرم من نزيل فلما اظهر علينا دعوته وعرض علينا
بيعته سلمنا له امامته والتزمنا له اطاعته وبايعناه على ذلك نرجو الله ان ينجينا بها من المهالك فنشهد
بالله والله امامته قد ثبتت واطاعته قد وجبت وان رحمة الله بهدايته قد عمت العباد وان حجة الله
بامامته قد تمت في الجهاد وان من تخلف عنه بعد ظهور دعوته او خالفه بعد ثبوت بيعته فهو الذي اخبر
به النبي صلى الله عليه وسلم بانه مات ميتة جاهلية فهو البعيد من الفرقة الخبيثة الخارجية كيف لا والامامة
تنعقد ببيعة واحدة من المسلمين كما صرح به شارح المواقف وغيره من المتكلمين فضلاً عما اذا اجمع خلق كثير
وجم غفير يبلغ كثرتهم ثمانية الوف من اولى الاحلام والسيوف فهذا هو حكم الله الملك الجبار فهو
الذي يحكم به على الصغار والكبار وآخر دعوينا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد واله
واصحابه وسلم اجمعين تمت

استفتا ما قول العلماء الربانيين وخدام
الشرع المتين درين صورت كه جمعي كثير وجمي غفير از علماي اعلام وروساي ذوي الاحترام بر دست
امام همام خليفه شيد انام عليه الصلوة والسلام سيد امجد امير المومنين سيد احمد مد الله ظله بيعت
امامت بجا آوردند واطاعت آنجناب التزام نمودند پس اگر آنجناب بنابر خدمت دين
واجراي احكام شرع مبين امري اصدار فرمايند وكسي از مسلمين خواه رئيس باشد خواه ضعيف امر
آنجناب را رد نمايد وبر مخالفت ايشان مستعد شود حتى كه بنابر او حكم آنجناب بر قتل وقتال وجنگ
وجدال آماده گردد درين صورت حكم شرع شريف درمقدمه مخالفت مذكور ودرحق او چيست بينوا
توجروا تمت

جواب امامت چنان كس مذكور به بيعت علماء و روساي مذكورين

صفحه بعد

منعقد گردید زیرا که امامت به بیعت یکی از مسلمین منعقد میگردد تا به جائیکه جمعی کثیر و جمی غفیر از ایشان
به بیعت مذکور بجا آرند قال شارح المقاصد وتثبت الامامة باختیار اہل الحل والعقد وبیعتہم من العلماء
والرؤساء ووجوه الناس الذین تیسر حضورہم ولا یشترط اجماعہم علی ذلک ولا عدد محدود بل ینعقد
بعقد واحد منہم وقال ملا علی قاری رحمہ اللہ فی شرح الفقہ الاکبر وتنعقد الامامة بعقد واحد وقال
شارح المواقف واذا ثبت حصول الامامة بالاختیار والبیعة فاعلم ان ذلک الحصول لا یفتقر الی الاجماع
من جمیع اہل الحل والعقد اذ لم یقم علیہ ای ہذا الافتقار دلیل من السمع والعقل بل الواحد والاثنان
من اہل الحل کاف فی ثبوت الامامة ووجوب اتباع الامام علی اہل الاسلام وذلک لعلمنا ان الصحابة
مع صلابتہم فی الدین وشدة محافظتہم علی امور الشرع کما ہو حقہا اکتفوا فی عقد الامامة بذلک المذکور
من الواحد والاثنین کعقد عمر لابی بکر وعقد عبد الرحمن بن عوف لعثمان ولم یشترطوا فی عقدہا
اجتماع من فی المدینة من اہل الحل والعقد فضلا من اجماع الامة من علماء امصار الاسلام ومجتہدی
اقطارہا ہذا کما مضی ولم ینکر علیہم احد وعلیہ ای وعلی الاکتفاء بالواحد والاثنین فی عقد الامامة
انطوت الاعصار بعدہم الی وقتنا ہذا وہنگامیکہ امامت آنجناب ثابت گردید پس عصیان از حکم
آنجناب اثم صریح است وجرم قبیح قال اللہ تبارک وتعالی یا ایہا الذین آمنوا اطیعوا اللہ واطیعوا
الرسول واولی الامر منکم وقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اطاعنی فقد اطاع اللہ ومن عصانی
فقد عصی اللہ ومن یطع الامیر فقد اطاعنی ومن یعصی الامیر فقد عصانی وقال صلی اللہ علیہ وسلم من
خرج من الطاعة وفارق الجماعة فمات میتة جاہلیة وقال صلی اللہ علیہ وسلم من خلع یدا عن طاعة لقی
اللہ یوم القیمة ولا حجة له وچون سرکشی مخالفین بجای رسید که بدون برپا کردن معرکه قتل وقتال
جنگ وجدال از مخالفت دست بردار نشوند بر حکم اکام کردن تہدید پس جمیع مسلمین مامور میشوند که
بالایشان لشکرکشی کنند وحکم امام برایشان جا بجا جاری گردانند قال اللہ تبارک وتعالی فان بغت

احدهما علی الاخری فقاتلوا التی تبغی حتی تفیٔ الی امر الله وقال النبی صلی الله علیه وسلم انه ستکون هنات
وهنات فمن اراد ان یفرق امر هذه الامة وهی جمیع فاضربوه بالسیف کائنا من کان وقال صلی الله علیه وسلم
من اتاکم وامرکم جمیع علی رجل واحد یرید ان یشق عصاکم او یفرق جماعتکم فاقتلوه قال فی مختصر الوقایة
والبغاة قوم مسلمون خرجوا من طاعة الامام فیدعوهم الی العود فان تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدأ
انتهی پس لابد هر که از لشکر امام در معرکه مقتول خواهد گردید پس همون ست شهید ناجی و هر که از
لشکر مخالفین مقتول خواهد گردید پس همون ست طرید ناری و موت این مخالفین اقبح ست از سایر
فاسقان مثل زناة و سارقین چه نماز جنازه بر سایر فاسقین ادا کردن واجب ست بخلاف این مخالفین
که نماز جنازه هم بر ایشان جائز نیست کما فی الدر المختار والله اعلم بالصواب
بسم الله الرحمن الرحیم این ذکریست در بیان آنچه بندگان درگاه حضرت رحمان اضعف العباد
فلان ... عهدی است چیست ومیثاقی بغایت درست واین معنی مکمل ومسجل نمود که ما بندگان بحمد الله
مسلمان ومسلمان زاده ام آیین شرع متین ودین سید المرسلین بسر وچشم قبول میدارم ودیگر از همه
افتخار خود میشمارم آنچه از احکام معاملات فیما بین الوسات خلاف شرع شریف رواج یافته
از همه رسوم مذکوره دست بر داشتم وهمین احکام شریعت غرا را انجا خود پنداشتم ودر جمیع معاملات
ومناقشات در مقدمه اجرای احکام شرعیه جناب قدسی القاب امام همام خلیفه ملک علام نایب
سید انام علیه الصلوة والسلام یعنی سید احمد امیر المومنین سید احمد مد الله ظله را امام خود برضا
ورغبت قرار دادم وبیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردم واطاعت آنجناب را بموجب کریمه
اطیعوا الله واطیعوا الرسول واولی الامر منکم عین اطاعت خدا ورسول خدا شمردم وهمین التزام
بیعت واطاعت دین واسلام خود را اکمل کردم هر چند این بیعت از مدت مدیده بجا آورده بودم
تاهم فی الحال بنا بر تذکیر ما سبق وتاکید ما لحق یعنی در محضر علما دین ومجمع فضلای شرع متین الطهار

نمودم

نمودیم و آن بزرگان را بر عهود و مواثیق خود گواه گردانیم و از ایشان دعای استقامت خود بر
همین عهد و مواثیق درخواست نمودیم تا حیات و ممات ما، ایشان بر قانون اسلام و آئین سنت سید الانام
واقع گردد والله علی ما نقول وکیل. آنچه کلمه بلاریب عهدنامه نوشته شد تا عند الحاجت حجت باشد

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا کتاب من عبد الله الصمد امیر المؤمنین سید احمد. الحمد لله الملک الدیان الذی یحکم بالعدل
والفضل والاحسان جعل القضاء اداء الحق الاسلام وتمام الملة ووفاء السنة سید الانام واشهد
ان لا اله الا الله العدل الحکم واشهد ان محمدا عبده ورسوله ذو المجد والکرم صلی الله علیه وسلم
اما بعد فان اشاعة احکام الملک الجبار واقامة العدل فی عباده من الصغار والکبار من افضل
الطاعات واوکد العبادات قد امر الله به فی زبره المنزل وقضی به فی منشوره المسجل فقال
عز من قائل ان الله یامر بالعدل والاحسان وقال الله تعالی ان الله یامرکم ان تؤدوا الامانات
الی اهلها واذا حکمتم بین الناس ان تحکموا بالعدل ان الله نعما یعظکم به ولما اردنا ان نبعث رجلا
یقضی بحکم الله الملک الجبار فی الاضلاع المنسوبة الی پنجاب وکان الاخ الحبیب والفاضل اللبیب
المزکی من الظلم والجهل المحلی بالعلم والعدل الحبر النحریر مولانا سید امیر حقیقا بان یقوم فیهم بما
قضی به رب العلمین ویحکم علیهم بالشرع سید المرسلین نصبناه فیهم قاضیا وجعلنا حکمه علیهم ماضیا و
فوضنا الیه قطع المنازعات وفصل الخصومات واقامة الحدود والتعزیرات وازالة الجور والفساد
واقامة الجمع والاعیاد فان قام فیهم بالعدل والانصاف وتجنب عن المیل والاعتساف کما هو المرجو منه
فله عند ربه الاجر علی ذلک وبه ینجو فی الاخرة من المهالک ویستحق به منا التعظیم والاکرام وجمیل
الثناء من سائر علماء الاسلام وان عدل الی غیر ذلک فنحن براء منه عند الله وعند عباده المؤمنین
والله حسبه فی الدنیا والاخرة وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

وصلی الله علی خیر خلقه محمد وآله واصحابه اجمعین ۰ حرر یوم الجمعة الخامس عشر من شعبان سنة الف ومائتین واربع واربعین من الهجرة النبویة علی صاحبها الصلوة والسلام فی پیشاور

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ خلاصه مضمون این منشور هدایت معمور آنکه جناب امیر المؤمنین امام المسلمین خلیفة الله فی الارضین ظل الله علی العالمین بتاریخ فلان فضیلت مآب مناقب اکتساب مقبول بارگاه رب قدیر مولانا سید امیر ساکن قریه کوټه ضلع اتمان زئی را بمنصب قضا در موضع پنجتار مشرف گردانیدند وفصل خصومات وقطع منازعات واقامت حدود وتعزیرات واحتساب اهل فسق وفساد واقامت جمع واعیاد در قریه مذکوره وحوالی آن بایشان تفویض نمودند که ایشان احکام شرعیه بعون الله بکمال عدالت وانصاف جاری نمایند واز جور ومیل احتراز فرمایند والله المستعان فقط ۰ فضیلت مآب ملا جلندر اخوندزاده بتاریخ دوازدهم ماه شوال ساکن قریه سرای از اضلاع بنیر از حضرت امیر المؤمنین مشرف منصب قضا گشتند ۰ بتاریخ چهاردهم ماه رمضان ۱۲۴۴ هجری روز جمعه فضیلت مآب ملا صفی الله اخوندزاده ساکن قریه شیوه ضلع سه حمل را بمنصب قضا در قبیله عمرخیل مشرف گردانیدند وفصل خصومات وقطع منازعات واقامت حدود وتعزیرات واحتساب اهل فسق وفساد واقامت جمع واعیاد در قبیله مذکوره بایشان تفویض فرمودند فقط ۰ بتاریخ پنجم ماه شوال ۱۲۴۴ هجری روز پنجشنبه فضیلت مآب ملا عین الدین ساکن قریه تورلی متعلقه ضلع صدر را بمنصب قضا در دیهات متعلقه فیض الله خان مشرف گردانیدند وفصل خصومات وقطع منازعات واقامت حدود وتعزیرات واحتساب اهل فسق وفساد واقامت جمع واعیاد در دیهات مذکوره بایشان تفویض یافت ۰ تم

بسم الله الرحمن الرحیم

ذکر سرگذشت حضرت امام همام درین ایام برین نمط است که چون از جنگ اشغر مراجعت فرموده

درمقام

در مقام سوات رسیدند چنان فکر فرمودند که قیام جهاد علی اکمل وجوه که باعث نزول تائید
آسمانی باشد بدون این معنی متصور الوقوع نیست که مسلمین این اضلاع را اول بقبول احکام
شرع ربانی و ترک رسوم افغانی و وجوب اطاعت امام چندی دعوت کرده شود تا که مؤمن
خالص و بری از شوب بدعات و منکرات و عصیان امام شوند و اطاعت خدا و رسول و
اولی الامر باکمل وجه نمایند و در آنصورت البته قیام جهاد بکمال استحکام صورت خواهد بست
بنا برآن علیه در مقام سوات اظهار این دعوت حق فرمودند چنانچه هزارها مردم از سادات
و علماء و خوانین و عوام فرادی فرادی بیعت امامت بر دست آنجناب بجا آوردند و باجرای
احکام شرعیه اقرار نمودند اما چون هر کس بسبیل انفراد اقرار نمود و کدام جمعی از مسلمین سنت
جماعیه بر همین معنی متفق نگردیدند بناء علیه سرانجام این امر عظیم باعتبار ظاهر عقل از ایشان مستبعد
مینمود لهذا آنحضرت امام همام عزم انتقال ازین مقام در دل پیدا داشتند درین اثناء هدایت نشان
فتح خان و ریاست عنوان اشرف خان یکقطعه عریضه مشتمل برین معنی ارسال نمودند که اگر جناب
درین جانب ما رونق افزا شوند هر آئینه احکام شرعیه بلا کم و کاست بر ذمه خود قبول خواهیم نمود
و بر نفوس خود طوعاً یا کرهاً اجرا خواهیم کرد و حتی الاستطاعت در تمهید بجان و دل سعی بلیغ
بجا خواهیم آورد و چون عرایض ایشان مشتمل برین معنی علی سبیل التواتر و التوالی بحضور لامع النور
رسید بنا برآن علیه آنجناب از مقام سوات کوچ فرموده بضلع پنجتار متوجه گردیدند در اثنای
راه بضلع سمه که مجمع علماء و کبراء نصف قوم مندرست وارد گردیدند و در موضع ذاکی
که مرکز ضلع مذکور است دیره نمودند بنا بر ملاقات جمعی کثیر از علماء که قریب دو صد کس باشند
در موضع مذکور مجتمع گردیدند آنجناب مسئله وجوب نصب امام و اطاعت او در مجمع مذکور پیش
کردند آخر بعد قیل و قال و بحث و جدال و رد و ایراد سوال و جواب مابین خود ها مسئله مذکور منقح گردید

چنانچه سرآمد همه علمای مذکورین مولانا میا محمد در مجمع جمیع علما بخصوص مسئله مذکوره و تخطئه
خود که در مساهلت نصب امام زبان کشادند و کلامی وعظ آمیز در مقدمه مداهنت کبرای زبان
در مقدمه دین و ایمان عموماً و در مقدمه اقامت جهاد در نصب امام خصوصاً بوجهی بیان نمودند
که اکثر اهل مجلس از آن کلام متأثر گردیدند آخر الامر مولانا ممدوح و جمیع علمای حضار مجلس بیعت
امامت بر دست آنجناب بجا آوردند بعد از آن بموضع پنجتار تشریف آورده بکرات و مرات
در خلوات و جلوات بتقاریر رنگارنگ فتح خان ممدوح را این معنی فهمانیدند که مشارکت ما و شما
در باب صلح و جنگ و التزام ما با شما در وطن شما هرگز بدون این معنی متصور نیست که رسوم ریاست
و سیاست و سایر رسوم غیر شرعیه را که بنا بر تحصیل مال و جاه بسته اید آنهمه را یکقلم ترک نمائید
و جان خود را مثل آحاد الناس یکی از رعایا یا احباب شمارید و پاسداری احباب و اقربا در باب
اجرای احکام شرعیه بالکل بگذارید و از وجوه تحصیل اموال که بالکل غیر مشروعه است دست بردار
شوید و در باب معاش محض بر کفالت رزاق مطلق توکل نمائید بالجمله چند روز در تقاریر همین مضامین
گذشته بود که درین اثنا امری پیش آمد که باعث سفر آنجناب بضلع اتمان نامه که مجمع کبرای
نصف دیگر قوم مندر است گردید که چون آنجناب بموضع باجا که مرکز ضلع مذکور است رسیدند علمای
آن نواح بنا بر ملاقات آنجناب مجتمع گردیدند و همون واقعه که در ضلع سه صده بموضع ذاکی
متحقق گردیده بود همان واقعه بعینها در موضع باجا مذکور بوقوع آمد چون باز بموضع پنجتار
مراجعت فرمودند فتح خان موصوف همون کلام پیش کردند آخر الامر خان موصوف اقرار نمود
که بعد چندی بر طبق آنجناب عمل خواهم نمود درهمان ایام جناب امام همام بتقریب علمای سه صده و
اتمان نامه را در موضع پنجتار طلب فرمودند چنانچه جمعی کثیر از اساتذه و جمی غفیر از تلامذه که
عدد ایشان قریب دو هزار باشند بموضع مذکور فراهم آمدند و آنجناب در همون ایام اشرف خان

و خادی خان

و غذا و مجانرا نیز طلب فرمودند و ضیافتی بس وسیع برای علماء و خوانین مهیا ساختند
بالجمله بروز جمعه غرهٔ شعبان سنه ۱۲۴۴ هجری در مجمع اینهمه علما و روسا آنجناب فتح خان
مرشد را باز بهمان معنی فهمانیدند و فرمودند اگر مقدمه مذکور قبول کردنی است بالفعل در همین
مجمع قبول کنید و الا از اتحاد ما دست بردار شوید خان مذکور بعد از فکر عمیق و غور دقیق فرمود
که هر چند قبول این امر بغایت صعب است که هم ترک جاه و مال است و هم سد وجوه معاش و هم
برپا کردن مخالفت با جمیع افاغنه در باب ترک رسوم راسخه از صدها سال لیکن محض لله
و فی الله و ابتغاء لوجه الله و توکلاً علی الله تعالی بجان و دل قبول دارم و اتباع
خدا و رسول و صاحب امر در جمیع احکام عبادات و معاملات اختیار نمودم و منفعت آجله را
بر منفعت عاجله و صلاح معاد را بر فساد معاش ترجیح دادم انشاء الله بعد نماز جمعه در مجمع
عام تجدید بیعت امامت خواهم نمود و عهدنامه مشتمل بهمین معنی نوشته خواهم داد و دیگر خوانین
را بهمین ترغیب خواهم کرد و در همان روز علمای هند و چین را امر فرمودند که بیعت امامت که
سابقا بجا آورده اند در این مجمع باز تجدید نمایند چنانچه ایشان عهدنامه محرر کرده بمواهیر مشاهیر
علماء مسجل گردانیده درست کردند که بعد ادای نماز جمعه هم تجدید بیعت واقع خواهد گردید و هم
عهدنامه مسطوره پیش کرده خواهد شد در همین اثناء آنجناب بصورت استفتاء مشتمل تفتیش
احکام عاصی و باغی محرر کنانیدند و فرمودند که بعد وقوع تجدید بیعت و عهدنامه این استفتاء
در مجمع علمای مذکورین پیش باید کرد و جواب آن بمواهیر مشاهیر ایشان طلب باید نمود بالجمله
بعد ادای نماز جمعه جمیع علماء و روساء تجدید بیعت امامت کردند و علماء عهدنامه خود را که
بزبان عربی است مسجل بمواهیر پیش کردند و خوانین عهدنامه خود را که بزبان فارسی است هم مسجل
بمواهیر خود نموده بحضور گذرانیدند بعد از آن جواب استفتاء مذکور مسجل بمواهیر مشاهیر علماء محرر

کرده شد چنانچه نقول هر سه قطعات بخدمت سامی میرسد انشاء الله بملاحظه خواهد رسید
بعد از آن بروز جمعه دیگر فتح خان جمیع رؤسا الوس خود را حاضر نموده از ایشان بیعت اقامت
و اجرای احکام شریعت و ترک رسوم جاهلیت نمود و آنچه مخلصین بعد نماز جمعه بیعت اقامت بجا آوردند
و بهر دو امر مذکور اقرار نمودند و در همان مجمع یک فاضل جلیل سندی را منصب قضا سپرده شد و دستار
قضا بر او بسته شد و منشور قضا باو داده شد چنانچه نقل منشور مذکور هم بخدمت سامی میرسد
انشاء الله بمطالعه سامی خواهد گذشت بعد از آن بحمد الله احکام شرع جاری گردید و فصل خصومات
و قطع منازعات بر قانون شرع شریف در اضلاع متعلقه پنجتار شروع شد چنانچه چندی از معاملات
عموماً بنا بر تمثیل مناقشه میشود و از انجمله امام ملا قطب الدین ساکن ضلع ننگرهار که از مدت مدیده بنابر
نیت اقامت جهاد در رفاقت آنجناب اینجا بسر برده و در دیانت و تقوی بی نظیر آمده خدمت
احتساب بر تارکین صلوة سپرده شد و قریب سی [۳۰] مردم تفنگچی کاری از قندهاریان همراه او
متعین کرده شد چنانچه ملا ممدوح با رفقای خود در دهات قرب و جوار تا بکره بند دور و سیر نموده
و چندان ضرب شلاق بر اعزه نوجوانان افاغنه که تارک صلوة بودند قایم گردانید که همه صغیر و
کبیر از دهات مذکوره بر ادای صلوة مستقیم گردیدند چنانچه بالفعل یک متنفس هم در دهات مذکوره
که تارک صلوة باشد باذن الله یافته نمیشود و بر اهل دهات چندان هیبت تعزیرات واقع گردید
که اگر کدام از هندوستانیان یا قندهاریان بنا بر بعضی حوائج خود ببعضی دهات مذکوره میرود
در تمامی ده مجری شور و غوغا بر پا میشود که رؤسای ده مذکور عاجز گردیده اینها را مینمایند که درین
ده یک متنفس از تارکین نماز نیست و از انجمله آنکه از عادات افاغنه که اگر کسی گناه کرده باشد
خواه از جنس حقوق الله خواه از جنس حقوق العباد باز از قریه خود گریخته بقریه دیگر آمده نزد
رؤسای آنجا بنشیند پس رؤسا او را بالضرور بجهت اعانت او میکنند خواه ظلم باشد خواه عدل

که اگر کسا

که اگر لشکر پادشاهی هم بر سر ایشان تاخت آرد و جان و مال ایشانرا پناه گرداند هیچگونه
از رفاقت آن عاصی دست بردار نمیشوند و جان و مال خود را بی تکلف بر باد میدهند بنابر
همین قاعده چندی از مردان دهات مذکوره در قدیم الایام مرتکب بعضی از منکرات و فواحش
گردیده از مقامهای خود گریخته به بیهات دیگر رفته بودند انجناب بنابر سد باب این فتنه
در یک شب جماعتی را از غازیان بطریق چپاو بر سر دهات مذکوره فرستادند چنانچه غازیان
مذکورین شباشب بر سر آن عاصیان رسیده آنها را گرفتار کرده آوردند و انجناب بعضی
ازیشان را بحبس و بعضی را بضرب و بعضی را آویختن بشاخهای درخت کلان بر سر شارع عام
بتعزیر رسانیدند و بعد ازین کسی از روسای دهات مذکوره باعانت ایشان نه برخاست

و از انجمله اکنون یکدهی بسیار کلان متصل حدود اضلاع پنجاب واقع است و داخل در اضلاع
پنجاب نیست بلکه داخل در اضلاع هند است که تعلق بنجاد بخان دارد و نه بفتح خان و نام آن ده
ماهنری است ساکنان ده مذکور بنهایت سرکش و بیباک اند و هزار تفنگچی از عین ده بیرون
می آیند و شش هزار تفنگچی از قوم ایشان در دهات دیگر گرداگرد ده مذکور سکونت میدارند
و نجاد بخان که مالک جمعی کثیر از سوار و پیاده است از قدیم الایام جنبه و حامی ایشان است در
ایام سابقه که قریب نود سال گذشته باشد یک حادثه در ان ده واقع شده بود که مردم آن ده
مجتمع گردیده رئیسان خود را بمحض گستاخی و شوخ چشمی از ده کشیده بودند و تمام اراضی و منقولات
ایشانرا بطریق غصب در تصرف خود آوردند آن مظلومین گریخته در دهی دیگر از متعلقات
اشرف خان نشسته بودند و از اهل آن ده رفاقت خود طلب کرده چنانچه اهل آن ده رفاقت
اینها اختیار نموده بر سر قریه ماهنری تاختند اهل ماهنری بمقام برخاستند بسیار کشت و
خون واقع گردید باز همون عداوت فیما بین هردو قوم جاری و ساری گشت همیشه یکی با دیگری

تاخت آورده و مقدمه قتل و قتال و جنگ و جدال برپا میگردد چون آن قرن درگذشت
عداوت آباء بسوی ابناء گردید بالجمله بتواتر چنان مسموع گردیده که بقدر چهار هزار مردم
از طرفین بقتل رسیده اند چون آوازه اجرای احکام شرعیه در اضلاع متعلقه پنجاب در تمام
قوم مندر رسید مظلومین مذکورین بخدمت امام زمان قضیه مذکوره مرافعت نمودند و حال
آن موافق قانون شرع درخواست کردند آنجناب خادیخان و اشرف خان و فتح خان و دیگر
اعزه خوانین قریب جوار را طلب فرموده استفسار حقیقت این مقدمه نمودند بعد از قیل و قال
بسیار حق مظلومین مذکورین واضح گردید آنجناب بحق ایشان حکم فرمودند که بر اراضی قدیمه
خود قابض شوند و در خانهای آباء و اجداد خود سکونت گیرند اهل ماهنری که بر شوکت خود مغرور
بودند و بر رسوم جاهلیت معتاد از جمله رسوم جاهلیت ایشان اینهم هست که وقتیکه بر مالی از اموال
خواه عقار باشد خواه منقول منازعت بحدی واقع شود که نوبت بکشت و خون رسد پس حق
مالک از آن منقطع شد و چون منازعت مذکوره بکشت و خون هزار کس مردم رسیده بود و مدتی مدید
بر همین گذشته بنابران حق مالکان اول از اراضی مذکوره بزعم ایشان منقطع گردیده بود بالجمله اهل
بناً علیه
ماهنری از قبول این حکم سر پیچیدند و متمردان الوس ایشان و خادیخان نیز بپاسداری رسوم
جاهلیت اعانت آن متمردین درین تمرد اختیار نمودند آنجناب اول مساعی بلیغه در تفهیم ایشان بجا آوردند
بعد از آن بحکم السیف آخر الحیل بر سر ایشان لشکرکشی نموده عزم فرمودند چنانچه جماعه هندوستان و جماعه
الوس فتح خان و جماعه الوس اشرف خان و جماعه علماء و طلباء از اهل سه صد مجتمع گردیده بسمت
ایشان کوچ نمودند و علمای مذکورین ایشان را از جمله باغیان شمرده باستحلال دم ایشان حکم دادند چون این
لشکر گران برپا گردید و حکم علمای جوانب در اقطار باستحلال قتل ایشان بگوش شان رسید ایشان مرعوب
گردیده رؤسای آنها بحضور حاضر گردیدند و مدعیان مذکورین را همراه خود گرفته بر اشیای مملوکه ایشان

قابض گردانیدند

قابض گردانیدند در ریاست قریه مذکور بایشان سپردند و جان خود را مثل آحاد رعایا در زیر حکم ایشان آوردند از وقوع این واقعه حیرتی بس عظیم و هیبتی بس فخیم بحال اکثر مردم این قرب و جوار لاحق گردید چنانچه شخصی از مشاهیر علماء مسمی بمولانا صفی الله قاضی موضع مذکور مقرر کرده شد و از سکنه موضع مذکور عهد بس چست و مواثیق بس درست در مقدمه اطاعت قاضی مذکور گرفته شد همچنین معاملات رنگارنگ که از وقوع اجرای احکام شرعی است شب و روز میگذرد لیکن این سه چهار معامله بطریق تمثیل در ینمقام ذکر کرده شد تا کاشف حقیقت حال باشند بالجمله تمامی ملک متعلق فتح خان بلا مانع و مزاحم در تصرف اهل اسلام است و ریاست و سیاست آنجا تعلق باینجناب دارد و خصومات و منازعات تمام بمحکمه قضا رجوع میشود و فتح خان مثل دیگران یکی از رعایا است هیچگونه بر ملک مذکور تصرف ندارد و انشاء الله بر وقت تحصیل عشور هم جاری خواهد شد و مامول از درگاه واهب العطایا آنست که در استحکام بنیان دین را یوماً فیوماً ترقی بخشد و ابتدای این عروج را بانجام رساند آمین یا رب العلمین فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف محمد اسمعیل بجناب حشمت مآب جلالت انتساب نواب وزیر الدوله بهادر زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای ~~احباب~~ ~~مقرون~~ اخلاص مشحون ملتمس آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی که بمدست شجاعت نشان عبد المجید خان بنام این ضعیف ارسال فرموده بودند خان ممدوح بعسکر اقبال پیکر رسیدند تفاصیل اخبار صداقت آثار از زبان واضح البیان خان ممدوح بوضوح انجامید حاجی محمد مبارک که سابق از ایشان بعرصه قلیله رسیده بودند از زبان صدق ترجمان ایشان چنان بوضوح پیوست که اکثر مدعیان اسلام از سکان هندوستان از قسم دانشمندان کتب فضیلت نمای و سالکان طریقت پیشوا اسیران نخوت شعار در اتباع ایشان در فساق و فجار بلکه جمیع منافقین بشرارة و فاسقین بدکردار از ملت محمدیه دست بردار شده راه کفر و اباء و طعن

بر ساعیان جهاد اختیار نموده‌اند و وساوس شیطانی بطریق نیابت از وسواس خناس در قلوب طالبین
حق القا کرده‌اند و در راه راست ملت محمدیه علی صاحبها افضل الصلوات واکمل التسلیمات کج مج
نموده‌اند و طالبین حق را سد راه گردیده‌اند آن گروه شقاوت پژوه مبتلی بغضب الهی و مورد لعن رب العالمین
شده‌اند چنانچه حق جل و علا در کلام پاک خود میفرماید الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن
سبیل الله و یبغونها عوجاً چنانچه پاره از اشکالات ایشان که بحسب ظاهر بر امام همام و عسکر اسلام
ایراد کرده بودند و بحسب حقیقت اینها از اشکالات بر کلام ملک العلام و بر ذوات سید الانام وارد
میگردید از زبان صدق ترجمان حاجی صاحب ممدوح مسموع گردید حال اشکالات مذکوره از کلام
رب العالمین و سنت سید المرسلین رد برد حاجی صاحب ممدوح باحسن وجوه بیان کرده شد هرچند
حاجی صاحب ممدوح که طالب حق بودند از حال مذکور منتفع گردیدند اما این ضعیف را یقین قطعی تا بمعنی
حاصل است که تقریر مذکور هیچ منفعتی بملاعین مذکورین نخواهد رسانید که سند تقریرات مذکوره کتاب
و سنت است و مقصود منافقین مذکورین در پرده ایراد اشکالات بر عین کتاب و سنت است و
مطلب ایشان رد و قدح بر سیرت نبویه علی صاحبها الصلوة والسلام است پس جواب طاغیان غیر
ضربة السیف چیزی دیگر نمیتواند شد و تا وقتیکه استطاعت این امر حاصل نیست جواب ایشان همین
ترک التفات بکلام ایشان است و بس بیت آنکس که بقرآن و خبر زو نرهی آنست جوابش که
جوابش ندهی بیت آنجناب که از صفای عقیدت بی بدل اند و در صدق نیت ضرب المثل ان شاء الله
عند الملاقات حقیقت این امر را تفصیلاً بخدمت عالی عرض خواهم نمود اما درین جزو زمان که وقت
شورش وساوس شیطان است محافظت جان خود از وساوس آن شیاطین و نزغات جنود ابلیس
لعین واجب و موکد دانند و تا زمان ملاقات بر ادراک همین نکته قناعت فرمایند که اصل سیرت
سید المرسلین و جمیع خلفای راشدین و اهل بیت مطهرین و صحابه مکرمین همین است که تمام عمر خود را

ملکه راسخه

بلکه هر ساعتی از ساعات روز و شب را در سعی اقامت جهاد صرف نمایند و جمیع اوقات عزیزه را
بهمین مساعی جمیله معمور دارند و صرف عمر گرانمایه را درهمین شغل عین سعادت عظمی شمارند خواه
سعی مذکور بانجام رسد یا نرسد چه مقصود صرف عمر خودست در اطاعت رب العلمین و اتباع سنت
سید المرسلین فاما انقلاب ادوار و اطوار و برهم تقلب اقبال و ادبار و در برهم زدن ملل و دول
پس تعلق بقدرت کامله ربانی میدارد نه باستطاعت ناقصه انسانی و مسلمان محمدی را همین
لازم ست که جان و مال و عزت و آبروی خود را درهمین راه درباز د و آنرا عین سعادت خود شمارد
و ترقی و تنزل موافق و مخالف بقدرت کامله ربانیه سپارد بیت بخت اگر مدد کند دامنش آورم بکف
گر بکشم زهی طرب ور بکشد زهی شرف و صرف اوقات را درهمین مساعی معظم عبادات
انگارد و قرب حق را درهمین راه منحصر پندارد و دیگر مشاغل دنیویه و دینیه را معطل کرده مردانه دار
درهمین میدان درآید بیت مصلحت دین آنست که یاران همه کار بگذارند و خم طرهٔ یاری گیرند
پس انجناب را لازم که همین راه را راه خدا و رسول انگارند و هر که درین امر زبان طعن دراز کند
آنرا از جملهٔ اعدای این مطرودان رب العلمین مثل نصاری و یهود و مجوس و هنود شمارند
والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از بندهٔ ضعیف محمد اسمعیل
بخدمت معدن غیرت ایمانی منبع حمیت اسلامی مقبول بارگاه رب مجری مخدومی میر شاه علی
سلمه الله تعالی. بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامهٔ نامی و ورقیمهٔ
گرامی متضمن بر بیان کلامیکه فیما بین صادقین و منافقین واقع گردیده رسید مضامین مندرجه
واضح گردید جزاکم الله خیر الجزاء علی ما تجاهدون المنافقین باللسان و تدعون الطالبین الی
طریق الایمان. آنچه نگارش زمره بود که مضامین سوال و جواب را منقح گردانیده و آنرا بکسوت
تالیف رساله پوشانیده ارسال باید داشت مخفی مباد حقیقة الامر این ست که هرچند تحریر و تقریر هم درین

مقدمات نوعی از جهاد است فاما این ضعیف بلکه سایر حاضرین این مقام در امری مشغول اند که
تقریرات و تحریرات را در آن امر اصلاً گنجایش نیست حال ما مردم نسبت حال اهل تقریر و تحریر همانا
حال شخصی است که بنفس ادای صلوة مشغول است به نسبت کسیکه تعلیم مسائل صلوة مینماید پس هرچند
تعلیم مسائل صلوة هم از جمله مقدمات صلوة است فاما حال ادای نفس صلوة مانع است از اشتغال
بتعلیم مسائل صلوة کسیکه حال مجاهدین را مشاهده نماید بالیقین میداند که مسلک قیل و قال و بحث و جدال
خواه حق باشد خواه باطل دیگر است و مسلک این مردم دیگر مسلک اول از جنس مسلک علما است مسلک
ثانی از جنس مسالک سپاهیان و شتان بینهما حالانکه درین مقام که چند کلمه تحریر کرده میشود هرچند انهم
بر خاطر فاتر بس گران است فاما بنابر پاس خاطر عاطر نوشته میشود که در انعقاد امامت جناب امیر المؤمنین
بر قانون حدیث و کلام و فقه اصلاً شبهه نیست و آنچه مخالفین از جنس قبائح بآنجناب یا باتباع آنجناب
نسبت مینمایند پس اولاً اینکه آنچه بذات آنجناب نسبت میکنند آنهمه سراسر باطل و از وسمه صدق عاطل
و آنچه برفقای آنجناب نسبت مینمایند پس اکثری ازان هم مطابق واقع نیست و بتقدیر تسلیم پس قبح
رفقای امام هرگز در امامت آن امام قادح نیست چنانکه قبح امتیان هرگز در نبوت نبی ایشان
قدح نمیتواند کرد و نیز بر تقدیر تسلیم آنچه بذات آنجناب هم نسبت میکنند پس ظاهر است که آنهم در
ثبوت امامت بالقای آن اصلاً قادح نیست چه منتهای آن قدح در مراتب ولایت است و ثبوت آن
مراتب ولایت اصلاً در شروط امامت نیست بلکه فسق و ظلم هم سبب زوال امامت بعد ثبوت آن
هرگز نمیتواند شد چنانچه احادیث متواتره و عبارات اسلاف و اخلاف از فقهای متکلمین بر آن
دلالت میدارد بالجمله مدار کلام برهمین دو امر است اول ثبوت امامت و بعد ازان عدم زوال
آن بسبب اعتراضات مسطوره اما مقدمه اولی پس بایدش آنکه طریق ثبوت امامت را از کتب حدیث
و کلام و فقه تفتیش باید کرد و در تمهید مقدمه روایات قویه از ضعیفه و ارجح را از مرجوح تمیز باید داد

بعد ازان

بعد از آن خلاصه مضمون قوی راج که در باب طریق انعقاد امامت ست منقح کرده در ذهن
محفوظ باید داشت و بعد از آن تامل باید کرد که در ما نحن فیه آن امر منقح متحقق ست یا نه هر چند
حقیقة الامر در امثال این مقدمات بمشاهده منکشف میگردد که لیس الخبر کالمعاینة حدیثی ست ماثور
و شنیده کی بود مانند دیده مثلی ست مشهور اما جا بر مشاهده حال بنسبت غائبین مفقود ست
پس انکشاف حال بر سبیل اجمال بنسبت ایشان از اطلاع بر اخبار این جمع اخیار بقدر
ضرورت میتواند شد بنابر آن یک قطعه مشتمل بر اخبار این اطلاع معه چند قطعات کواغذ دیگر که
شارح قطعه مذکور میتواند شد بخدمت ارسال داشته شد تا بوجه من الوجوه حقیقة الحال منکشف
گردد پس هر که در این مقدمه بخوبی تامل خواهد کرد لابد بانعقاد امامت آنجناب اذعان خواهد نمود
اما مقدمه ثانیه پس آنرا هم از کتب حدیث و کلام و فقه تفتیش باید نمود که کدام امر باعث
انعزال امام ست از امامت خود و یقین ست که هیچ یک از آن در آنجناب یافته نمیشود بلکه وجود
امثال این قبائح در ذات که باعث انعزال امام باشد از منصب امامت خود بجدی در بارگاه
آنجناب بعید ست که کسی از کفار سکهه و فرنگ هم ادعای وجود این قبائح در ذات آنجناب
نمیتواند کرد بالجمله چون امامت آنجناب ثابت گردید و هیچ امری باعث انعزال آنجناب از منصب امامت
باشد یافته نشد پس اطاعت آنجناب بر کافه مسلمین واجب گردید هر که امامت آنجناب ابتداءً
قبول نکند یا بعد القبول انکار نماید پس همون ست باغی مستحل الدم که قتل او مثل قتل کفار عین جهاد
ست و هتک او مثل هتک سائر اهل فساد عین مرضی رب العباد چه امثال این اشخاص بحکم
احادیث متواتره از جمله کلاب النار و ملعونین شرار اند این ست مذهب این ضعیف در این مقدمه
پس جواب اعتراضات معترضین نزد این ضعیف همین ضربة بالسیف ست نه تحریر و تقریر اما آنچه
ذکر مینمایند که برای مقابله اهل شوکت مماثلت ایشان در شوکت ضروری ست پس میگوییم اولاً اینکه

مقدمه مذکوره ممنوع است بلکه سعی در تحصیل معنی شوکت بقدر استطاعت خود کافی است مقابل
شوکت مخالفین باشد یا نباشد قال الله تبارک و تعالی و اعدوا لهم ما استطعتم و لم یقل و اعدوا
لهم مثل ما اعدوا لکم و ثانیا اینکه معنی وجود شوکت این است که در جسم امام قوتی بهم رسد که بآن قوت
دولت مخالفین را برهم زند و بذات خود تمام جنود و عساکر ایشان را هزیمت دهد بلکه معنیش
همین است که جماعات موافقین همراه او بحدی مجتمع شوند که باعتبار ظاهر عقل مدافعت مخالفین
بقوت ایشان میتوانند کرد و مراد از اجتماع این نیست که در هر آن گرداگرد او استاده مانند
بلکه معنیش همین است که ایشان را بذات او علاقه بهم رسد که مقتضای آن علاقه در حق ایشان
اطاعت احکام او باشد مثل علاقه نوکری در عرف سلاطین و علاقه قرابت و برادری در عرف
افاغنه و در عرف شرع همین علاقه بیعت را اعتبار فرموده اند پس چنانکه صاحب شوکت در عرف
سلاطین همین است که جمع کثیر از نوکران همراه داشته باشد و در عرف افاغنه همان است که جمع کثیر
از مسلمین بر دست او بیعت امامت بجا آورده باشند چه علاقه بیعت نزد شارع اقوی است
از علاقه نوکری و قرابت پس جناب امام همام را شوکت شرعیه بالفعل بحدی حاصل است که بمراتب
اقوی است از شوکت مخالفین چه سرداران پشاور که صاحب عساکر و جنود و توپ و سامان اند
و خوانین سوات و بنیر و سمه و همه عوام و خواص ایشان و پاینده خان تنولی بیعت امامت بر دست
آنجناب بجا آورده اند و شمار دین اشخاص بلک میرسد پس لابد شمار عساکر آنجناب بحدی خواهد
رسید که شمار جنود کسی از مخالفین هرگز بآن حد نمیتواند رسید و اما اینکه بعضی از ایشان نکث بیعت
نمودند و حق اطاعت بجا نیاوردند پس محتمل است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس
این معنی اصلا در شوکت شرعیه قدح نمیتواند کرد چنانکه بسیاری از نوکران نمک حرامی میکنند و در بدخواهی
آقای خود میکوشند پس احتمال است که دیگران هم همین معامله پیش کنند پس چنانکه این احتمال در شوکت

عرفیه سلاطین

و فیه سلاطین قدح میکند پس همچنین آن احتمال در شوکت شرعیه ائمه قدح نمیتواند کرد و تا آنکه مماثلت
شوکت با شوکت جمیع مخالفین از کفره شرق و غرب اصلا مراد نیست و الا امامت هیچ امامی از سابقین
و لاحقین ثابت نگردد پس مماثلت با شوکت همین مخالفین مراد باشد که بالفعل مقابله با ایشان در پیش است
و در ما نحن فیه اینقدر شوکت البته متحقق است که مماثل شوکت سلطان ضلع چهچه و هزارا و پکهلی بوده اند
اگرچه مماثل شوکت رنجیت سنگه و کمپنی نباشد و کدام کس با ایشان خبر داده که جناب امام همام بهمین جمعیت
قلیله عزم لاهور و کلکته میدارند بلکه شب و روز در ازدیاد جمعیت مسلمین و ترقی شوکت ایشان مساعی
بلیغه بجا می آرند و عروج شوکت اسلامیه تدریجا امید میدارند و این امر اصلا مستبعد الوقوع نیست
بلکه در انقلاب ملل و دول همین سنت الهیه جاری است که ضعیفی از ضعفاء آحاد الناس مثل نادر شاه
وغیره سری بر آرد و آهسته آهسته اجتماعی از رفقا بهم میرساند و قوتی و شوکتی تدریجا بدست می آرد
حتی که سلطنت سلاطین کبار و مملکت خوانین ذوی الاحتشام را برهم میزند چه بلا بی انصافی است
که کسیکه محض برای طلب دنیا کمر بسته باشد در حق او گمان فتح و نصرت نمایند و بر همین گمان رفاقت
او اختیار میکنند و کسیکه محض بمرضی الله و ابتغاء لوجه الله برای نصرت دین حق قایم گردد در
حق او حصول معنی فتح و نصرت مستبعد می پندارند و آنرا از جمله اوهام بعیده شمارند و اشکالات رنگارنگ
و اعتراضات گوناگون بر وی وارد گردانند و خود رفیق او نشوند بلکه عوام مسلمین را از رفاقت او متنفر
گردانند و آنچه شده نوبت باین حد رسانند که در برهم زدن کار و بار جهاد سعی نا مشکور بجا
آرند الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا و در اینجا آنکه مسلما که
حصول شوکت قویه شرط اقامت جهاد با اهل شوکت باشد اما چنانچه بالفعل شوکت حاصل نیست لیکن
میپرسم که طریق حصول شوکت برای امام وقت چیست آیا شوکت بطریقی حاصل میشود که شخصی
از شکم مادر خود مع عساکر جنود و سایر سامان جنگ بیرون بر آید یا وقتیکه بر اقامت جهاد مستعد بود

پس همانوقت فی الفور از غیب الغیب تمام عساکر و جنود و سایر سامان جنگ با و عطا شود این نه گاهی
شده است و نه گاهی شدنی است بلکه طریقش همین است که چنانچه نصب امام بر ذمه کافه مسلمین فرض
است و در کاهلی دران موجب معصیت همچنین تحصیل یعنی شوکت هم برای امام وقت بر ذمه ایشان
فرض است که جماعات مسلمین از هر سو دوان نزد او جمع شوند و هر کس ازیشان بقدر استطاعت خود
در تحصیل سامان جنگ کوشش نموده و اسباب آن بقدر طاقت خود بدست آورده بحضور امام وقت
حاضر گرداند و لهذا در کریمه واعدوا لهم ما استطعتم و کریمه جاهدوا باموالکم و انفسکم خطاب بعموم سلف
متوجه گردیده نه بخصوص ائمه پس هر که بگوید که شوکت امام شرط جهاد است و شوکت مذکور در ما نحن فیه
متحقق نیست پس او را لازم که اول خود باید و بقدر استطاعت خود سامان جنگ همراه آرد و انتظار
مشارکت دیگری درین امر اصلاً جائز نیست پس آنچه در امر جهاد تعویق و تعطیل واقع میشود وبال
و نکال اینهمه برگردن قاعدین متخلفین است بنابه آنکه ادای نماز جمعه بر هر کس واجب است و ادا این بدون
جماعت متصور نه و نه انعقاد جماعت بدون امام ممتنع پس اگر هر کس در خانه نشسته انتظار همین معنی
کشد که وقتیکه امام قائم خواهد شد و جماعت مجتمع خواهد گردید همانوقت من هم حاضر خواهم شد پس
لابد نماز جمعه فوت خواهد گردید و هر کس در عصیان گرفتار خواهد شد چه نزول آسمانی از ارواح
مقدسه و جماعتی از جماعات ملائکه برای اقامت جمعه هرگز واقع شدنی نیست بلکه طریقش همان است
که هر کس از خانه اگرچه تنها باشد بیرون برآید و در مسجد رود اگر جماعت مجتمع باشد شریک ایشان
شود و الا در همان مسجد بنشیند و انتظار دیگری نماید نه اینکه چون مسجد را خالی بیند بخانه خود باز گردد
که انعقاد جماعت و اقامت جمعه هرگز با نوجه نخواهد شد همچنین لازم که هر کس اگرچه تنها و ضعیف و قلیل
الاستطاعت باشد بمجرد استماع آوازه دعوت امام از خانه خود برآید و جان خود را معه هر قدری
از سامان جنگ که میسر باشد در مجمع مسلمین رساند تا قیام جهاد صورت بندد نه اینکه جان خود را

از سلک عباد الله برکشیده در زمره عباد الاجوفین داخل گردانند و آن رکن رکین دین
متین را گذاشته در کاسه لیسی اغنیا و شمر دین و تفریح سائی نسوان یا قصات العقل والدین
مشغول بودند سبحان الله حق اجلالهم همین بود که بیخ رکن اعظم او را برکشند و کسیکه با وجود ضعف
و ناتوانی غیرت ایمانی و حمیت اسلامی در سینه او جوش زند او را ملام و مطعون سازند اما این قوم
از جمله نصاری یا یهود یا مجوس و هنود اند که با ملت محمدیه عداوت میدارند بلکه مقتضای محمدیت
همین بود که اگر کسی بطریق بیهوده باری هم ذکر جهاد بر زبان میراند قلوب مسلمین از استماع آن بسان
گل شگفته میگردد و بسان سنبل سرسبز میشد و اگر از بلاد دور دست هم آوازه قیام جهاد بگوش
هوش اهل غیرت اسلامی میرسید فی الفور دیوانه وار در دشت و کوهسار رسیدند بلکه مثل شهبازی بر
آیا امر جهاد با وجود این عظم شان از پایه تعلیم و تعلم کتاب الحیض والنفاس هم ساقط گردید مناسب
همین ست که این هواجس نفسانی و وساوس شیطانی را از دل دور گردانند و غیرت ایمانی و حمیت
اسلامی را بجوش آرند و مردانه وار در مجمع مجاهدین در آیند و در تشبیب فراهمی زمانه که برایشان سنگ در ره
مصائب و رزند و خیالات دور و دراز که از عقل اسباب پرست سر بر می اندازند زشت بردارند
و آنرا از کم جرئتی شمارند و علایق دینیه و دنیویه را که مانع آن استعجال این امر باشد از هم پاشنده
سازند مصلحت دید من آنست که یاران همه کار بگذارند و هم طره یاری گیرند در حدیث شریف
وارد گردیده که ان لقلب ابن آدم بکل واد شعبة فمن تبع قلبه الشعب کلها لم یبال الله بای
واد اهلکه و من توکل علی الله کفی به الشعب مخاطب این کلام سیادت پناه سید محبوب علی و امثال
ایشان از طالبین حق هستند که دین و ایمان را هم در جنس صفات محموده میشمارند نه مولوی نصیر الدین
و امثال ایشان که بسبب بلادت طبع و غباوت فهم مقتضای مقصود ایشان همین قیل و قال و بحث
و جدال است نه تفتیش حقیقت حال و اکتفا بر کنه مقال و کسیکه این ضعیف با این هر دو بزرگ

در شاهجهان آباد ملاقات میداشت حال هر کس ازیشان بر همین منوال بود که نگارش
کرده شد اما فی الحال اگر حال ایشان متغلب گردیده باشد بر آن اطلاع ندارم و آنرا از ممکنات
عقلیه میشمارم و السلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المتنهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخین الجلیلین و الحبرین المعظمین زاد الله بهائهما
السلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد فقد من الله علی اهل الاسلام فی هذه الایام بتایید
احبائه علی اعدائه و تبدید اعدائه برجب احبائه فلما ان جاءنا جنود اهل السل علیهم رعبا و جنودا
لم تروها و کان الله باخلاصنا بصیرا فانهم اذ تراءا لنا القی الله فی قلوبنا سکینة و ایا ما نوا لقد
ناضلناهم بسیف و لا رمیناهم بمدفع الا ربنا جل جلاله القی الرعب فی قلوبهم و ردوا جنودنا رأیناهم
فقروا او تهردوا اما نعرف الی الآن لم انهزموا و کیف انهزموا فالحمد لله الذی صدق وعده
نصر عبده و هزم الاحزاب وحده فلا شیء بعده ثم ان بریدکم المسمی برمضان خان قد اتی
فی عین تلاطم امواج الملاحم بسفتجة الف من الدراهم فالقیناها علی تاجر منا ره فقلبها بالتشبث
و حسن النضارة و لم نتفرغ اذ ذاک لان نکتب کتاب الوصول بلسان عربی فامرنا احدا من
اخواننا ان یکتبه بلسان عجمی ثم انه لابد لنا فی هذه الایام من ان یصل الینا مجموع خمسة آلاف
من الدراهم فان کان عندکم هذا القدر حاضرا فعلیکم ان تسعوا فی ارسال سفتجتها بید هذا البرید
الامین فانا قد ارسلناه الیکم للضرورة و الا فهو من یعتنی بمرافقته و لا نجد و اعلی مفارقته اذ
ما تخلف عن غزوة و لا سریة فدا قامنا الله علی هذه السجیة السلام علیکم و علی من لدیکم
حرر فی تاریخ الغرة من ذی الحجة یوم الخمیس سنة الف و مائتین و اربع و اربعین فقط

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المتنهض لاعلاء کلمة الله الی
ذی المناقب و المفاخر و المکارم و المآثر الشیخ الجلیل ذی الفضل النبیل طیب الاعراق بحظ

احال

رجال الاشواق والى علوه فى العلم والادب وصنوه فى الحسب والنسب العظيم اليعسوب
ذى الخلق المرغوب السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد وصل البريد الامين وهو نذر
الله القوى المتين مع الخير والظفر فى عشرين من شهر صفر فبلغ الينا منكم ما هو عدة لانجاح
الحوائج اعنى به اربع قطعات من سفاتج مجموعها عدة اثنين من المرتبة الرابعة وخمس من الثلثة
احديهما اى عدة الجهات معدودة من المآت والاخرى منهما اى عدة الكتب
المنزلة اذا نزل فى تلك المرتبة وثانيتهما اى عدة السيارة من الكواكب اذا الوحظت
فى تلك المرتبة من المراتب ورابعتهما اى عدة ابواب الجنان اذا الوحظت فى تلك المرتبة
عند الحساب وقد اشعرتم فى كتابكم وادرجتم فى خطابكم انه ما بقى عندكم من مال الله الملك الجليل
الا شئ يسير ونذر قليل فليس ذلك مما يضرنا فى هذه الامر الخطير فانا عند ربنا كثير وكل شئ
عنده خزائنه الا انه لا ينزل الا بقدر معلوم فنحن بحمد الله راضون بالمقدر والمقسوم ونحن
نرجو الله ان يملأ بيت المال بكثير من البركات والاموال واما وصل اليكم من بلدة عظيم اباد من
قبل بعض المخلصين معونة للجهاد فقد كتبنا اليهم بوصوله وبشرناهم بقبوله واما وصل عندكم من باب
ذى الجود والمعال شئ من اليواقيت والمال لا يبلغ ثمنها ثلثة آلاف الا بتشهير الاذيال
وزعم الانام فالتحقيق بها ان يباع بايسر من الثمن ولا يترقب غلاءها الى كثير من الزمن وما وقع
من المكاتبة بينكم وبين مرزا كريم الله بيك الفارسى فى وصية امرءة كانت تحت النصرانى و
قد علمنا ذلك وانا نكره كذلك ولا نعرض سؤاله بالرد والقبول ولا نعده ايده ولا نذلول فانا قد كتبنا
اليه ما كان به اليق واشرنا فيه بما هو به حقيق السلام عليكم وعلى من لديكم ثم السلام مع الاكرام
من محرر الصفات وملفق العبارات مقرر المضمون محرر السطور على جنابكما والكما وعلى ولده كبده
وحبه ولده وعلى اخته الكبرى واخته الصغرى وعلى ابنيها وعلى سائر الاقرباء والاصدقاء فارد

بعد التسلیم علی اخته الکبری اقول انا ارسلت من الشباک المصنوع مع حاملین للشعور و عارض
للمسطور علی ید البرید الامین فقد وصل و علی محله نزل فقد احمد و لک الشکر و جازاک الله خیر الجزاء
ثم ان ما تجتم ارساله معونة للمجاهدین هو خمسون منها للاصلاح جروح المجروحین و ان قطعة من الکتاب
یصل الیکم فی لف هذا الکتاب فعلیکم ان ترسلوها الی قاضی محمد حیات المبرئی مع خمسة و ثلثین
درهما من بیت المال فعلیکم بارسالها بالاستعجال و ایاکم و المساهلة فیه فان مقتضی المصلحة نیابة
و اکتبوا الی ذلک القاضی المکتوب الیه ان یوصل الدراهم الی المرسل الیه و یاخذ منه قرطاس الایصال
و یرسل الینا بلا تاخیر و امهال ۰ تحریر بتاریخ دهم ماه ربیع الثانی [illegible]

نقل خط شاهزاده کامران مورخه تاریخ بیست و هفتم ماه ربیع الثانی ۱۲۴۶ سنه هجری

بر ضمیر منیر آفتاب نظیر کالشمس فی رابعة النهار هویداست که از دست منافقین شقاوت شعار بغاوت
دثار که بر بلده پشاور و دار السلطنت کابل و قندهار یافته اند بر بندگان ملک علام و خواص
عوام جهان جور و فساد و ظلم و بیداد بر پا گشته و شعایر دین متین و احکام رب العلمین همه برهم خورد
و بنیاد فسق و فجور و دغل روز قایم گردیده که بجز نام اسلام درین ملک دیار باقی نمانده و به نسبت خاندان
عالیشان سلطنت چه گستاخیها و بی ادبیها بوقوع آمده حتی که بسیاری از شهزادگان والاتبار باطراف
و اقطار نهادند و بادیه پیمای کربت و غربت گردیدند و بعضی از متعلقان این خانواده رفیع الاقتدار
برگشتند و بلا جاری و خواری در در به دری اختیار کردند پس استیصال بنیان این منافقین بدین
و تقویت دین هر آیین از لوازم خدمت دین است این ذره بیمقدار درین باب مساعی جمیله بکار میبرد و همت
خود بسر انجام این اهم المرام مصروف میدارد و آثار خیر و برکت یوما فیوما جلوه ظهور می یابد و امید قوی
از بارگاه الهی میداریم که در مدت قلیل ساحت این سرزمین از الواث این اعدای دین پاک
و مطهر گردد و انوار عدل و داد و اطاعت احکام رب العباد درین بلاد درخشان شود اگر غیرت ایمانی

امگ

دشمن خاندانی در سینه حمیت گنجینه جوش زند و داعیه انتقام و گوشمالی این مفسدین در دل صفا منزل
در خروش آید بتحول و قوت قادر علی الاطلاق در عرصه قلیل سررشته این اهم المهام نیک سرانجام یابد
لیکن ازینکه نهضت مواکب اجلال و توجه رایات اقبال بسبب اشتغال در جهات روای انام و کار و بار
بندگان ملک علام متعسر مینماید قرین صلاح چنان مینماید که چندی از مقربان سریر عزت و جلالت را
مثل عالیجاه سمندر خان و جانداد خان و عبد المجید خان و عظیم خان همراه رکاب سعادت انتساب یکی
از صاحبزادگان والا جناب بشرف رخصت اینصوب مشرف و ممتاز فرمایند و اگر قدوم میمنت لزوم
کدام صاحبزاده عالی قدر هم درین دیار متعذر باشد پس رخصت خواهی محمد حسین را از مهمات جلیله
پندارند تا به نیابت آنجناب در خدمت دین متین و اعانت سید المرسلین مشغول شوند و شراکت آنجناب
درین سعادت عظمی و عبادت کبری متحقق گردد انشاء الله تعالی آنچه آرزوهای مکنونه ضمیر منیر اند اضعاف
مضاعف آن بر منصه ظهور جلوه گر خواهند گردید این خاکسار را گاهی خواهش حکومت و ریاست و عزت
و وجاهت بخیال هم نمیگذرد و بجز اطاعت رب العزت و اجرای احکام شریعت و قوت و شوکت اسلام
و اشاعت اوامر ملک علام هیچ غرض ندارد و هرکه استعداد آن داشته باشد سلطنت و حکومت باو
مبارک باد از و محض اطاعت رب العلمین و اجرای احکام دین و عمل و داد بر بندگان رب العباد میخواهم
و بس والسلام بالتعظیم والاکرام ؎

از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه

سامی منزلت عالی مرتبت معدن جود و کرم مرجع اصحاب سیف و قلم مالک غزای و دعای صاحب جنود
و عساکر ریاست آرای ریاست انتمای راجه هندو رای بفرمانروائی و کامرانی مسرور باشند
و بفرحت و شادمانی مامور بعد ازاظهار مراتب اتحاد واضح آنکه این فقیر با چندی از بندگان رب قدیر
در حوالی پشاور بخدمت گذاری اسلام و تائید ملت سید الانام مشغول است و ثمره این مساعی جمیله
از درگاه واهب العطایا مامول برای سامی روشن و مبرهن است که بیگانگان بعید الوطن ملوک زمین و زمن

گردیده اند و تاجران متاع فروش بپایهٔ سلطنت رسیده امارت امرای کبار و ریاست رؤسای
عالیمقدار بر باد نموده اند و عزت و اعتبار ایشان بالکل ربوده و چون اهل ریاست و سیاست در
زاویهٔ خمول نشسته اند ناچار چندی از اهل فقر و مسکنت کمر همت بسته این جماعه ضعفا محض بنابر
خدمت دین رب العلمین بر خیستند هرگز هرگز از دنیا داران جاه طلب نیستند محض بنابر خدمت دین
رب ذو الجلال برخاسته اند نه بنابر طمع مال و منال وقتیکه میدان هندوستان از بیگانگان دشمنان
خالی گردیده و تیر سعی ایشان بر هدف مراد رسیده آینده مناسب ریاست و سیاست طالبین آن
مسلم باد و هیچ شوکت و سطوت ایشان محکم شواد و این ضعفا را از رؤسای کبار و عظمای عالیمقدار
همین قدر مطلوب است که خدمت اسلام بجان و دل کنند و بر مسند مملکت متمکن شوند چه این جماعه فقراء
اگرچه بظاهر بی سر و سامان اند اما به پرورش مالک حقیقی از جان و شادان آزار از روی جاه و جلال
بیزار اند و از طمع مال و منال دست بردار اند نزد ایشان لذائذ نفسانی نه فی الحال مرغوب است و نه در
استقبال مطلوب هر که از ارباب ریاست قدیمه در اعانت ایشان سعی خواهد نمود بیخ ریاست خود
مستحکم خواهد فرمود و از آنجا که حامل رقیمة الوداد یعنی مقبول بارگاه اله حاجی بهادر شاه از قدیم
رفقای این ضعیف اند بنابر آن علیه تفصیل این مجمل و تشریح این مقال بر زبان صدق ترجمان ایشان
حواله کرده شد زیاده بتحریر تاکید اکید در مغز شناسی این کلام و غور رسی این مقام چه بر نگارد
دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود
مجبور و آینده هم قصد ملازمت لشکر اسلام میدارند پس در صورت هرگز هرگز خدمتگذاری اهل
و عیال از ایشان متصور نیست بنابر آن علیه بخدمت سامی منزلت نگاشته میشود که برادر و فرزند
ایشان را در سلک ملازمان سرکار خود منسلک گردانند تا باطمینان تام در خدمت دین ملک علام
مشغول باشند زیاده والسلام مع الاکرام فقط

از امیرالمؤمنین

از امیر المومنین سید احمد بجانب سامی خدمت رفیع المنزلت کثیر المنقبت ریاست نشان غلام حیدر خان
صاحب سلمه الرحمان بعد از سلام مسنون و دعای احباب مقرون واضح آنکه تفاصیل
احوال اینجا سابقاً بدست اخلاص نشان یار خان ارسال خدمت عالی نموده شده یقین که
بملاحظه سامی رسیده باشد تدبیری که باعث فتح باب جهاد باشد باذن الله بظاهر صورت
می پذیرد سابق هم تدبیری بس چسپ و درست بعد از مدتی بر روی کار آمده بود اما چه باید کرد
که بسبب بدخلقی چندی از منافقین تدبیر مذکور برهم خورد فی الحال هم تدبیری بهتر از تدبیر سابق
درست گردیده لیکن بنای تدبیر اول بر جانبازی بود و بنای این تدبیر بصرف مال اگر این تدبیر
بانجام رسید انشاءالله تعالی بی رنج و کلفت باب جهاد مفتوح خواهد گردید و محض بنا بر انتظار
وصول مصارفی که در سرانجام مذکور کفایت کند تاخیر مقدمه میکنیم والا همه سامان آن مهیا چیزی
از مصارف که در شاهجهان آباد نزد مولانا محمد اسحاق صاحب موجود است تدریجاً نزد اینجا میرسد
چنانچه قدری از آن بالفعل هم رسیده و در این صورت مناسب وقت چنان مینماید که ریاست رای
سیادت آرای عظمت نشان راجه هندو راو را این معنی بفهمانند که اکثر بلاد هندوستان بدست
بیگانگان افتاده و ایشان هر جا بنیاد آئین جور و ظلم نهاده ریاست رؤسای هندوستان
بر باد رفته کسی تاب مقاومت ایشان ندارد بلکه هر کس ایشان را آقای خود میشمارد و چون
رؤسای کبار از مقابله ایشان نشستند لاچار چندی از ضعفاء بی مقدار کمر همت بستند پس
در این صورت رؤسای عالی مقدار را لازم چنانکه بر مسند ریاست سالها سال متمکن مانده اند
بالفعل در اعانت ضعفای مذکورین مساعی بلیغه بکار آرند و آن را باعث استحکام بنیان ریاست خود
شمارند چه حال این فقیر هر چند کسی دیگر بخوبی نمی فهمد اما بر آن سامی منزلت نهایت روشن و مبرهن
است که این فقیر اصلاً آرزوی حصول جاه و جلال و غرور اقبال و طمع مال و منال در دل مطلقاً ندارد

بلکه علاقهٔ غیر الله را از جنس شرک میشمارد و خدا گواه است که این فقیر را از ضمیر که برای دعوه ارادی

بجز اعلای کلمهٔ رب العالمین و خدمتگذاری دین متین چیزی دیگر مقصود نیست و الله علی ما نقول وکیل پس تا وقتیکه

میدان هندوستان از بیگانگان که دشمن دین اند و اهل دین خالی گردیده و تیر مراد بر هدف نرسیده پس جناب ریاست

مآب لطالبین ریاست مبارکباد و این فقیر بهر تقدیر بندهٔ پروردگار است نه پادشاه جبار اگر رؤسای هندوستان طاقت

شرکت ضعفای بی سر و سامان نمیدارند پس استطاعت اعانت ایشان آب زبان البته میدارند لازم که جان خود را

بهمین وجه شریک ایشان گردانند و غیرت ریاست و سیاست را بانجام رسانند غرضکه اینمعنی ایشان را از خوبی بفهمانند اگر

فهمیدند پس اعانت اینوقت در حق ایشان روزی کار آمدنی است و الا بیقین است ان شاء الله این کار شدنی است

که حق جل و علا این ذرهٔ بیمقدار را بقدرت کاملهٔ خود باین منصب رسانیده و بفتح و نصرت میسر گردانیده اگر امروز

آثار آن روپوش است فردا ظاهر شدنی است و اگر فی الحال در پرده خفاست لیکن عنقریب جلوه کردنی زیاده

والسلام مع الاکرام حکم را آنکه از بسکه این رقیمه بدست حاجی بهادر خان بخدمت سامی برسد و قدریکه ایشان را

از یگانگی و اتحاد و عزت و اعتبار نزد این فقیر حاصل است آن سامی منزلت را بخوبی معلوم باشد بنا بر آن علیه بر چند

سطور اکتفا کرده شد و در چه کاغذ مشتمل مجمل اخبار انجه و نوشته شد و تفاصیل اخبار را بر

زبان صدق ترجمان ایشان حواله کرده شد دیگر آنکه حاجی صاحب ممدوح از مدت مدیده در رفاقت این فقیر

و اعانت دین رب قدیر مشغول اند و از خبرگیری عیال خود مجبور و اینده هم قصد ملازمت لشکر اسلام میدارند

پس در یصورت هرگز خدمتگذاری اهل و عیال از ایشان متصور نیست بنا بر آن علیه بخدمت سامی

نوشته میشود که برادر و فرزند ایشان را البته بهر وجه در سلک نوکران سرکار منسلک گردانند تا

باطمینان تمام در خدمت دین ملک علام مشغول باشند و مشارکت جهاد در نامهٔ اعمال آن سامی منزلت

هم نوشته میشود زیاده والسلام مع الاکرام ؁

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب زینت افزای اورنگ عزت و اجلال

زینت آرای

زینت آرائی چارپالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین
عمدة الخواقین زاد اسد اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب دنیا و دین
و مدارج دارین واضح آنکه شقه خاص مشتمله مراتب اختصاص بهدست اخلاص نشان شیرزمان خان
عز نزول فرمود محبت دیرینه و اتحاد پارینه را تجدید نمود آنچه درباب نزول موکب اجلال بنابر
اعانت لشکر رفیع اجلال و استیصال اهل کفر و ضلال تذکره خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة الامر
این است که مشارکت زمره مهاجرین و مجاهدین ابرار و معاونت لشکر اخیار در حق جمیع بندگان
الهی و آشنایان رسالت پناهی خواه سلاطین ذوی الاقتدار باشند خواه مساکین ذوی الاضطرار
خواه اشراف کرام باشند خواه اجلاف گمنام پایه عزت جاودانی است و مایه حشمت دوجهانی
چه جای مذکوره لشکر خالق زمین و زمان است نه لشکر کسی از افراد انس و جان هر که دعوی
بندگی مالک ایشان میدارد لابد مشارکت ایشان را از سعادت خود میشمارد لیکن مقتضای
عقل و کیاست و فهم و فراست همین است که اول حقیقت اینجا و درا ملاحظه فرمایند بعد از ان بر
طبق رای ثاقب عمل نمایند بیانش آنکه در تمامی ملک خراسان از قندهار تا لب دریای اباسین همین
فرزندان پاینده خان تسلط و تحکم میدارند و ایشان نهایت ناکسان بیحیا و نامردان بیوفا اند
که در خیرخواهی کفار ستمگر دین علم اند و در بدخواهی دین و اهل دین بنهایت راسخ قدم پاس اهل عزت
و اعتبار را اصلا نمیدانند و حرف مردم شناسی مطلقا نمیخوانند آنچه کینه دیرینه با آن خاندان
معدلت نشان میدارند بر هر کس و ناکس میرهن و روشن است حضوصا و قتیکه بدانند که کسی از
اراکین آنخاندان جلالت عزم مشارکت لشکر مجاهدین میدارد که بدخواهی ایشان بر ملا خواهد
گردید و عداوت با ایشان دو بالا چه عداوت کهنه که با آن دودمان عزت میدارند با کینه نو
که فی الحال بنسبت لشکر مجاهدین بهم رسانیده اند آمیخته خواهد شد پس لابد و لاد بدخواهی خواهند

و اساس کینه جویی خواهند نهاد و طریق وصول بلشکر مجاهدین بهتر ازین دو راه راهی دیگر بنظر
نمی آید یکی همان راه است که در میان کفار متمردین واقع است دوم همین که در میان این منافقین
بیدین و در هر دو راه احتمال وصول مضرت قوی است زیرا که گمان صدور یک نوع بی ادبی از گستاخان
شوخ چشم قطعی و حال حاکمان سند را هم این فقیر دیده و طریقه ایشان را بخوبی فهمیده ایشان ازان
قسم نیستند که بر عهود و مواثیق ایشان اعتماد کرده شود و بقول و قرار ایشان اعتبار نموده شود
و احوال قوم غلجایی بر همین منوال است که ایشان هرچند بنا بر حمیت ایمانی و غیرت اسلامی با این فقیر
راه رسل و رسایل مسلوک میدارند و خود را از محبان لشکر مجاهدین میشمارند فاما قوم
درانی عداوت جبلی دارند و بغض دلی سینه ایشان از کینه دیرینه بوجهی مالامال است که آتش
عداوت دایما در اشتعال است و درین عداوت حال ایشان با همه کس یکسان است خواه کسی از
فرزندان پاینده خان باشد خواه از خاندان عالیشان فاما حال ساکنان یاغستان تسلی آمیزی
در یوسفزئی پس بر همین منوال است که هرچند جمیع خواص و عوام ایشان با این فقیر رابطه محبت و اخلاص
میدارند و علاقه مودت و اختصاص دعوی مشارکت مهاجرین بهزار زبان میدارند و آرزوی معاونت
مجاهدین در دل و جان فاما بعضی از رؤسای ایشان بر وقت کار باین حد بی ننگی و عاری برآمده
که در بیان نمی آید چنانچه درین ایام عنایت الله خان یوسفزئی با این فقیر علاقه عقیدت و ارادت
میداشت و بیعت طریقت و امامت چند بار بر دست این فقیر ادا نموده و در ادعای محبت و اخلاص
گویی مسابقت از تمامی خوانین سوات در ربوده چون وقت مقابله با منافقین در رسید مقدمه کارزار
برپا گردید سراسر نرد دغا و دغل درباخت بلکه بی پرده علم منازعت و مخالفت برافراخت بالجمله
هرچند اکثر صغار و کبار این دیار بنسبت لشکر مجاهدین دعوی محبت میدارند و ادعای مودت
اما بر قول و قرار کسی اطمینان دلی و اعتماد کلی حاصل نیست که مبادا کسی از گستاخان شوخ چشم با کینه کشان

باحشم

بر چشم در اثنای راه یک گونه بی ادبی به نسبت آن عظمت دستگاه پیش آرد و این فقیر در آن
حال شریک آن اصحاب عزت و اقبال نباشد بلکه در مقام خود با حفظ آرام نشسته باشد و در اثنای
راه بآن عظمت پناه گزندی برسد پس این امر نهایت باعث رنج این فقیر خواهد گردید و خجالت جدید
در دل خود خواهد کشید و نیز درین ایام تدبیری برای فتح پشاور باذن الله درست گردیده که مسلمین
منافقین محض بنا بر غیرت دین شریک این مهم گردیده اند بعضی از ایشان از قوم درانی اند و
بعضی از قوم علیجائی و از بسکه این فقیر اختصاص با قوم خاص نمیدارد و محض خدمت دین متین
شعار خود می انگارد بناءً علیه هر کس از قوم مختلفه با این فقیر رابطه مودت محکم میدارد و تعظیم
این فقیر را مسلم میشمارد و ممتاز حیثیکه غائبین خود را میدارند در تقدیم خدمتگذاری این فقیر از آن
همه دست بردارند ه

رقعه شاه زمان پادشاه

مکشوف ضمیر خلت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات برگزیده خاندان مصطفوی و پسندیده
دودمان مرتضوی رونق افزای زینت پیرای شرع متین مظهر الطاف سبحانی مهبط فیوضات
ربانی امیر المؤمنین سید احمد شود و چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات شریف سامعه
افروز نامه دولت نگردیده از بنمر توجه طبع همایون بسیار از بسیار بهمان سمت منصرف میماند
مهر آتش تجزیه شواغل دینی امری دیگر مباد چون مزاج وهاج شایق آن سلاله سلسله سیادت
غیر از آنکه بوساطت رسل و رسائل فیمابین اخبار خیریت دماغ حال را تر و تازه دارد صورت
نمی بندد و جذبات شوق آن سالک طریق طریقت بدان غایت رسیده که غیر از ملاقات صوری
هیچ خورسندی نمیشود بلکه خواهش باطن فیض مواطن همایون آنست که با جمعیت چند هزار کس
عزم آن صوب نموده آید و دیگر آن بود که ما از راه سند که حاکمان آن گل زمین از قدیم با این خاندان
عظمی نسبت غلامی دارند از آن راه تردد کرده شود بنابران اشتیاق نامه که مشتمل استفسار خبر خیریت

ارسال داشته لازم که مطابق صوابدید خود بهر چه که مافی الضمیر کلی باشد بر نگارند که بهضت با دولت
با جمعیت چند هزار کس ... یا اراده سنده هر چه که مستحسن باشد مفصل بقید قلم آرند که موافق
آن عمل آید و بندگان حضور را از همه جهت موافق رای خود فهمیده هیچ گونه حرف دوئی تصور نکنند که
ان شاء الله سبحانه در اندک فرصت ببرکت اتفاق تمامی مهمات که مرکوز خاطر اند بخوبی انصرام خواهند
یافت و در جواب نامه هرگز تاخیر و تساهل روا ندارند که در اسرع اوقات در مقدمه پیش نهاد
تدارک کرده آید والسلام مع الاکرام زیاده خیر فقط

رقعه شاه میرخان بحضور احمد شاه

بسم الله الرحمن الرحیم . تعزعرض امیرالمومنین و زبدة العارفین اولیاء الله میر سید احمد شاه
میرساند بعد از لوازم بندگی معروض آنکه فدوی از چند مدت دراز بهاء برای کار حضور دریا
آمده ایم و در اینجا شاه زمان شاه نیازمند را طلبیده و بسیار پرسش آنصاحب کرده و باز بزبان
آورده که من هم برای عند الله بخدمت سید احمد صاحب حاضر خواهم شد ولیکن بدون اجازت
آنصاحب رفتن مایان نمیشود چرا که کسی میگوید که میان صاحب دیگر را تا بحال خود می کنند این بنده
بسیار قسم اقسام از جانب آنخداوند درمیان آورده باز همین مقرر شد که نوشته حمید صاحب
بنام مایان می آید و آمر شود بحکم خدا تعالی که شما هم بیائید و شامل جهاد گردید اینجانب بیایم
هر قدر که جمعیت بهم آید جمع کرده زود میروم اگر حکم صادر شود براه بهاولپور و دیره غازی خان
می آئیم یا بطرف دره دیره مذکور فوج جمع کرده شامل سید موصوف شوم تهی آدم خود را که نام
شیر زمان است فرستاده ایم هر چه زبانی عرض کند یقین فرمایند و جلد این را رخصت فرمایند
که انتظار خواهم کشید و شیخ منور علی در اینجا رسیده بود زبانی نامبرده همه احوال دریافت شد
و بطرف دهلی رفت و مولوی قدوس که قید بود او هم مخلصی یافته بطرف پوربه رفته است برای اطلاع
معروض داشته شد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیرالمومنین

از امیر المومنین سید احمد بحضور لامع النور جناب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال زینت بخش چار بالش حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت ملک بهم و تخت قدوة السلاطین عمدة الخواقین زاد اسد اجلاله و ضاعف اقباله بعد سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب و مدارج درین واضح آنکه شقه خاص مشتمل بر اتب اختصاص بدست اخلاص نشان شیر زمان خان عز نزول فرمود محبت دیرینه و اتحاد پارینه را تجدید نموده آنچه درباب نزول مرکب اجلال بنابر اعانت لشکر ذو الجلال و استیصال اهل کفر و ضلال تحریر خامه حشمت شمامه شده بود حقیقة الامر آنست قدریکه اشتیاق ملاقات این فقیر در دل عظمت منزل میدارند زیاده چند ازان این فقیر را مشتاق ملازمت خود شمارند اول آنکه رابطه محبت قدیم که فیما بین طرفین واقع ست چنانکه آنجناب را مشتاق ملاقات این فقیر گردانیده چندان را به ازان این فقیر را باشتیاق ملازمت آنجناب رسانیده دوم ثانیا آنکه درین ایام مشارکت یک گدای فقیر را هم غنیمت کبری میشمارم چه جای که معاونت بادشاه کبیر و نیز حال این فقیر بر آنجناب بخوبی واضح باشد یا نباشد لیکن حقیقة الامر این ست این فقیر را از تمامی این معرکه آرائی و عربده پیرائی غیر از خدمت دین متین و اعلای کلمه رب العلمین امری دیگر منظور نیست بلکه آرزوی این فقیر همین ست که هر کافر عنید و جابر متمرد از میان برخیزد و مسلمانی خداپرست بر سریر سلطنت بنشیند و این فقیر خدمت او بجان و دل بجا آرد و اعانت او را از جمله خدمت دین متین شمارد و اولی و الیق باین منصب فی الحال غیر از آنجناب دیگر بنظر نمی آید آنجناب هم سلطان قدیم این دیار اند و هم قاتل کفار شرار و آئین سیاست بخوبی میدانند و قوانین ریاست بوجه احسن میشناسند حامل کلام ملک علام اند و حاجی بیت الله الحرام لیکن چنانکه این فقیر بجان و دل آرزومند ملاقات آنجناب ست همچنین بهر وجه خیر خواه آن والا قباب هر چند آرزوی ملاقات تعجیل تشریف آوری آنجناب میخواهد فاما خیر خواهی با جز آن مینماید چه تشریف آوری آنجناب

درین ایام شورش و غوغا بنظر قاصر مناسب نمی آید که مبادا گزندی در اثنای راه بفتنه دشمنان گردد

آری بعد سرانجام مهم پیشاور که در عرصه چند روز پیش آمدنی است تشریف آوری آنجناب بنهایت

انسب و اولی است و نهایت افضل و اعلی ان شاء الله بعد فتح پیشاور مکلف خدمت خواهم گردید

و بمقتضای قلبی خواهم رسید بالفعل فضیلت پناه و ملا هدایت الله و آخلاص نشان دایم خان

و امثال ایشانرا باستعجال تمام نزد آنجناب روانه فرمایند و درین وقت بر همین قدر اکتفا نماید که فی

الحال مجمل این سخن را در خاطر فیض مقاطر محفوظ دارند ان شاء الله عنقریب بعد از دو سه روز

شخصی را از اقدم رفقای خود مقبول بارگاه آله حاجی بهادر شاه انحضور لامع النور روانه

خواهم ساخت تفصیل این اجمال و تشریح این مقال از زبان صدق ترجمان ایشان واضح خواهد

گردید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم ○ آز امیر المؤمنین سید احمد

بمطالعه سامی منزلت عالیمرتبت آخلاص نشان محبت عنوان شاه میر خان سلمه تعالی

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مع شقه خاص شاهی احمد

شیر زمان خان رسید کوایف مندرجه واضح گردید حقیقت الامر این است که هر چند این فقیر را

احتشام و اقبال آن شاه جم جاه مجدی که پایان ندارد و تشریف آوردن آنجناب باین نواحی

در حق این فقیر و سایر لشکر مجاهدین خیلی نافع پس بملاحظه شوق ملاقات و سرانجام مهمات دل

اخلاص منزل این فقیر همین میخواهد که بعجالت تمام آن شاه عالیمقام را مکلف تشریف فرمایی شوم

لیکن از آنکه رابطه محبت قدیمی و مودت صمیمی با آن عالیجناب معلی القاب میدارم بنابران حریم

آنجناب را از رفیع قبایح میشمارم و حفظ هر دو با هر است که درین ایام شور و غوغا بهر سو بر پا است

و فتنه و فساد در هر راه بر ملا هیچ راهی نیست که بنسبت آنجناب مخطور نباشد و هیچ مکانی

نیست که بفتنه و فساد معمور نباشد مبادا که در اثنای راه در دست کدام گستاخ گزندی بنسبت

آنجناب

آن معظم مکرم برسد و بر دل این فقیر از آن حسرت و رنجی باشد بنابرآن بعقل ناقص این فقیر
همین مناسب می‌نماید که بنفس نفیس خود در مقام قیام فرمایند و تحصیل پناه ملاحظات اسمه و اخلاص ایشان
دایم خان بتعجیل تمام رخصت نمایند تا ایشان فی الحال بکمال استعجال نزد این فقیر رسیده و شریک مهم شما
شوند و جمعی دوستی آنجناب بالاقبال را در رفاقت این فقیر ادا نمایند و بمجرد فتح پیشاور که انشاء الله
عنقریب پیش آمدنی است آنجناب را تکلیف خواهم گردید که بآن وقت رونق افزای این نواحی شوند و آنچه
شدنی است در آن وقت بر منصه ظهور خواهد رسید و در آن وقت ذات مجمع الحسنات آنجناب بهر کس و ناکس
انواع فیض و سرور خواهد بخشید این است آنچه عقل این فقیر در سرانجام این تدبیر حکم می‌نماید فاما
از بسکه آنشاه عالیجاه حالات این سمات تجربی پیدا نموده‌اند و از نشیب و فراز مقدمات بر هرچه احسن می‌باشد
اگر رای صائب و فکر ثاقب آنجناب تشریف آوری حکم فرماید عین آرزوی دلی و تمنای قلبی این
فقیر است بلاتکلف بر طبق آن عمل فرمایند و بقدوم میمنت لزوم خود لشکر مجاهدین را منور فرمایند
آنچه در مقام از مصلحت وقت درین رقیمه نوشته‌ام سببش همین است که اظهار مصلحت وقت در حق
دوستان بر ذمه هر مسلمان واجب است مگر آنکه حاجی بهادر شاه را بنابر سرانجام کردن بعضی
مقدمات بطرف هندوستان روانه نموده‌ام در اثنای راه با ایشان ملاقات خواهند کرد اگر رسانیدن
چیزی از خرج یا از سلاح یا اسباب دیگر از شما ممکن باشد آنرا آنکه نزد حاجی صاحب ممدوح اظهار نمایند
تا ایشان چیزی که شما حواله خواهند نمود شما بحفاظت تمام نزد اینجانب برسانند زیاده والسلام مگر آنکه
اگر شاه جم جاه عزیمت این سمت فرمایند پس بمجرد عزیمت آنجناب پیش از نهضت فرمائی شما را
لازم که این فقیر را بزودترین اوقات اطلاع بخشند و اگر مصلحت دیگر اختیار فرمایند آنهم اینجانب را
اطلاع باید داد بجمله آنچه در جواب رقعه خاص رساله نوشته‌ام آنرا وقتیکه ملاحظه خواهند فرمود بعد
از آن هرچه مصلحت متصور شود و عزیمت بر آن قرار گیرد آنرا بعجالت قلم نزد اینجانب بنگارند درین باب

مسامحت روا ندارند زیاده والسلام مع الاکرام ۱۲ در باب اثبات فرضیت جمعه

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ چه میفرمایند علمای دین و مفتیان شرع متین درصورتیکه در یک مکانی
اذن امام وقت در باب اقامت جمعه و عید متحقق گردید لیکن جمیع احکام شرعیه بالفعل دران مقام جاری
نیست پس درینصورت مسلمین آن مکان را اقامت جمعه و عید میرسد یا نمی رسد جواب
مسلمین مکان مذکور را اقامت جمعه میرسد زیرا که هرچند فقهارا درین مسئله اختلاف است بعضی
میگویند که نفاذ جمیع احکام شرعیه شرط اقامت جمعه است و بعضی میگویند فقط اذن امام کافی است بالفعل
نفاذ جمیع احکام شرعیه ضرور نیست لیکن قول ثانی بسیار صحیح است و نهایت قوی زیرا که پیغمبر صلی الله علیه وسلم
پیش از هجرت خود مصعب بن عمیر را که از اعظم اصحاب بود بمدینه منوره برای هدایت اهل مدینه فرستاده بودند
و چون ایشان بمدینه رسیدند با چندی از مومنین مخلصین در آن مقام اقامت جمعه نمودند حالانکه در آنوقت
اکثر اهل مدینه اسلام هم قبول نکرده بودند چه جای نفاذ حکم شرعی و چون پیغمبر صلی الله علیه وسلم بذات پاک خود
در مدینه منوره تشریف آوردند فعل مصعب بن عمیر را مسلم داشتند بلکه خود هم اقامت جمعه فرمودند حالانکه
تا آنوقت حکومت اسلام در مدینه مستحکم نگردیده بود حتی که جهاد هم در آنوقت قائم نگردیده بلکه دران
زمان بتدبیر جهاد مشغول بودند و در اثنای وقت اقامت جمعه نمودند و در وقت بنی امیه اکثر بسیاری از
صحابه و اهل بیت و اکابر تابعین اقامت جمعه میکردند حالانکه جمیع احکام شرعیه هرگز در آنوقت جاری نبودند
و همچنین در وقت هارون رشید حضرت امام اعظم و صاحبین و امام مالک و امام شافعی اقامت جمعه میکردند
حالانکه هارون رشید هرگز جمیع احکام شرعیه جاری نمیکرد و لهذا حضرت امام اعظم از منصب قضا قبول
نکردند و باوجود آن گاهی ترک نماز جمعه ننمودند پس معلوم شد که قول ثانی همان است صحیح که مؤید است
بفعل پیغمبر صلی الله علیه وسلم و اصحاب مکرمین و اهل بیت طاهرین و اکابر تابعین و ائمه مجتهدین پس بر همان
قول عمل باید نمود و هرگز در اقامت جمعه توقف نباید کرد و همچنین حکم شرع اول جاری باید کرد تا جمیع احکام

شرعیه

شرعیہ ببرکت آن تدریجاً جاری گردد

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ من عبد اللہ المنتہض لنصر دین اللہ الی نیّرَی سماء العز والعلاء
وثمرتی شجرة الجود والسخاء، علمی العلم والہدی معلمی الحلم والتقی زبدتی الاسلاف قدوتی الاخلاف
کمّل اللہ افادتہما وجمّل اللہ ایتہما ۔ اما بعد فلما کنا مستشرفین لاخبارکم متفحصین عن آثارکم
اذ ہب قبول الشمال والصبا فتثبت بہ الاظلال والربا، آتینی بریداً اتی بروح وریحان المسمی
بروح سعید ولد عدنان فالقی الینا رقیمة ہی بالروح شبیہة وللجسم تمیمة مع سفتجة ہی نہر الجود
ینبوع من الآلاف بعد ایام اسبوع فالقیناہا علی رئیس اہل التجارة من ساکنی قریة منارة فطلبنا بہا بالتعظیم
والاکرام ووعدہ ایفائہا بعد عشرین من الایام فنرجو من الرب القدیر ان ناخذ بعد المیعاد کل النقیر والقطمیر
ثم ان ما کتبنا الیکم من انا قد سولنا فی ہذہ الایام ان ننتہض لما نحن بصددہ بعد شہر الصیام فان ذلک التسویل
قد بطل اذ قد قرب الی مرابطنا فلا بد من الاستعجال فی ارسال مال بیت المال لیصرف فی اعانة الغزاة من
الابطال ومن طریقہ انا قد ارسلنا الیکم بریدین ہما عند کافة المجاہدین امینین وفی اقلیم سرعة السیر امیران
احدہما یسمی بابو منصور الابار والثانی شیخ منسوب الی سید الابرار فعلیکم ان ترسلوا کل ما عندکم
علی ایدیہما بان تستکتبوا سفاتج غیر مکتوبة علی رسم رجل خاص لکن لا بد من کثرة قراطیس السفاتج بحیث
لا یزید احد منہا علی الالفین فان ذلک اقرب من نقد العین واما اذا کانت ازید من ذلک فانہا تحتاج
الی السعی فی المہالک والی کثرة القیل والقال والی عقد المواعید والآجال وعلیکم ان تحفظوا عندکم من
جملة تلک القناطیر زکاة الف درہم او ما یساویہا من الدنانیر وکذا علیکم ان تفرزوا منہا ما حملنا علیکم
قبل من ثمنة الاف الجلبین الذین ارسلناہما بجمیع الغزاة من الاطراف والاکناف ثم ارسلوا ما بقی
وغیرہ الی عسکر النصر والظفر علی ید ہذین البریدین المسارعین الی دین اللہ من یقین اعنی بذلک ان
تفوضوا الیہما السفاتج فان ذلک انجی من المہالک وانجح للحوائج ثم ان ما کتبتم من ان نرسل الیکم

کتاباً محتویاً بالخواتیم الثلثة یدل علی ان ما ارسلتم قبل قد وصل الینا قرطاسها و لم یصل الینا دراهمها
فقد ارسلنا فی جلی هذا الکتاب تلک القرطاس المختوم بالخواتیم و السلام علیکم و علی من لدیکم تم السلام
من العبد الذلیل و الراجی لرحمة الله الجلیل علی الشیخین العظیمین و الحبرین الکریمین و علی فلذة کبده جدة
والده و اخته الکبری و بنته الصغری و علی ابنها و سائر الاقربا و الاصدقا فقط   حاصل کلام اینکه
بالفعل این بار دو شخص بخدمت سامی میرسند بهر وجه امین و معتبر اند هر قدر از مال هنود که نزد انجناب
باشد آنرا از انجمله مبلغ واحد از مرتبه رابع نزد خود نگاه دارند و سه عدد از همان مرتبه که پیشتر حواله
آن بر جناب مستطاب واقع کرده بود آنرا هم نزد خود نگاه دارند و بحال بما رسانند و باقی را الطریق
هندوی درستی ارسال با یتوجه فرمایند که قطعات متعدده حاصل نمایند که هر واحد از ان زاید دو عدد
نباشد لیکن فی الحال بکمال استعجال ارسال فرمایند که بازار تجارت بنهایت گرم است زیاده و السلام
مع الاکرام فقط   خط حضرت امیر المومنین بنام مولوی صاحب مولوی محمد اسحاق
مرقومه سیوم رجب بست میان   و میان امان الله بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله
المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من ترقی ذروة الفضل و الکمال و تحلی اهل المکارم و المعالی
المشتاق الی لقاء الخلاف و الوال ثانیه فی الفضائل و ثالثه فی الفواضل الذی کمالرقی کنف
الله مربوب و الکرم فی قلبه مصبوب السلام علیکم و رحمة الله و برکاته اما بعد فانا قد ارسلنا الیکم قبل
کتاباً و القینا فیه قبلکم خطاباً بان کل ما عندکم ثمرة بیت المال فارسلوا رجله الینا من غیر تسویف و
اهمال فان الامر قد استشرف و الخطب قد استانف و طریقه ان تستکتبوا سفاتج مجهولة الاسم
معلومة الرسم و الرقیة الی کل سفتجة منها قلیة المال فان ذلک احسن فی المآل و ان هذا الکتاب
قد کتبناه تاکیداً و تکریراً و تثبیتاً و تقریراً و قد ارسلنا مع السیاریین امینین و سیاحین بعین
احدهما صغیر اسماً و کبیر حسباً و ثانیهما فی القامة قصیر المسمی بحرز الله القدیر فجمیع ان شاء الله عندکم

ابقون

اربعة من السيارة لكل واحد منهم في سرعة السير طيارة اثنان سابقان وآخران لاحقان فعليكم
ان ترسلوا معهم السفاتج فان ذلك انجح الحوائج والسلام مع الاكرام ثم السلام من العبد
الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل على فلذة كبده وحبة ولده واخته الكبرى وبنته الصغرى
وابنها وسائر الاقربا، والاصدقاء والسلام مع الاكرام والاعظام على الشيخين الجليلين المعظمين ابي
عبد السلام فقد كتبت قبل رقيمة الى ولدي واخرى الى اخته الكبرى فاملا عليه فمرحبا والا
فامرها بيدها هذا وقد لحق بفضل الرحمان والصابر على الدار الزمان بخليفة الملك الديان وآتباعه
من الاقرباء والاخوان جمع من المهاجرين منهم الشاب المسمى بشرف الدين والشيخ محمد اسحاق
مع ثلثة اخر الذين هم في امر الايمان كالدار ثم انا بعد ما كتبنا هذه الرقيمة التي علينا الشيخ سميكم
صحيفتكم الكريمة فقرءنا عباراتها وفهمنا اشاراتها فيا كنتم فيها انا ارسلتموه قبل ولم يصل الينا
فان التاجر الكافر الذي بيننا وبينكم سفير لا يرد علينا من نقير وقطمير ولا حبة حصله الا ببذل القناطير
فاعلموا ان هذا الامر مفوض اليكم ومحول عليكم فما الهم اليكم في ذلك ملهم الخير فلا ضير فيه ولا ضير وما اريكم ربكم
في تسويل هذا الخطب العظيم فاعلموا به وتوكلوا على الرب الكريم وملاك الامر فيه ان ما بذلتم في استرداده
ما قل وكثر فابدلوه وخذوا ما بقي وغيره ثم ان هذين السائرين اذا وصلا لديكم فاعطوا اخر الذي
يسمى بحزب الله عشرة من الدراهم واعطوا الاخر الذي هو الصغير اسنا والكبير جسما ثمانية منها وعليكم
ان ترسلوا السفاتج اولا بيد الاولين وثانيا بيد اللاحقين وان السابقين ان ارسلتموه سريعا
فلا بد انهما يبقيان في ابها عشرة ايام وان ترسلوها بالاستعجال اعني ان لم يكن حاجة في ارسالها
بالتعجيل فلا بد انهما يبقيان في ابها شهرا كاملا ثم يرجعا اليكم فارسلوها اذ ذاك الينا والسلام

بسم الله الرحمن الرحيم • از مطلع اسد خان بخدمت حافظ كلام
رباني حامل ايات قرآني عزيز القدر وسيع الصدر خادم شرع متين حافظ قطب الدين سلمه الله تعالى

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون درج آنکه احوال نجدیه بکرم رب ودود مسرت استوجب
حمد و شکر است بازار سعادت درینمقام گرم است تاجران اصلاح متعرب را خبر رسانند که اگر چیزی از
رعیت میدارند اینوقت را غنیمت شمارند آنچه وسم باز بدست آمدنی نیست لازم که آنعزیز القدر
رنج و تکلیف سفر را بر خود گوارا نمایند تا بمراد سرداران اینجانب که در اضلاع مشرق سکونت
میدارند قدم رنجه فرمایند رقیمه سابقه که بدست اقبال دبیر محمد بخدمت سامی ارسال داشته شد
یقین که بملاحظه سامی رسیده باشد و مضامین آن درج گردیده باشد بر طبق آن عمل باید کرد و آنرا
باعث بهبود خود شمرد و رقیمه هذا بنا بر تکریر و تاکید نوشته شد والسلام مع الاکرام تحریر یازدهم
ماه رجب المرجب ۱۲۴۵ سنه هجری بدست مولوی شکر الله صاحب برسول داشت

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی الشیخ العظیم ذی الخلق
الکریم والعز الجسیم والفضل العمیم محدی مکارم الاخلاق ومنبت لطائف الاعراق والی اخیه الصغیر
الذی هو باخبار الصدق خبیر العظیم الیعسوب والخلق المرغوب زاد الله افادتهما وضاعف هدایتهما
السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فقد بعثنا الیکم بریدین سریعین وقفینا بهما بسیارین
امینین وارسلنا مع کل واحد منهم کتابا ینطق بما یجب علیکم من ارسال مال بیت المال ونرجو من الله
ان یبلغهم الیکم باحسن الاحوال ثم یرجعهم الینا باسرع الاستعجال ولا یبطیانا بمدة الاهمال ثم انا
قد سمعنا ان الشیخ الجلیل ذا العز النبیل الداعی الی الله اهل البدعة والضلال نور الله المشرق فی
بطون ظلمات اهل الرفض والاضلال قد قعد غارب الاغتراب وذهب الی رب الارباب وادبر
دار الفناء واقبل علی دار البقاء وان فلذة کبده واسعد ولده قد قضی عدة من سنین فی اعلاء کلمة
رب العلمین ومرافقین المهاجرین والمجاهدین قد [illegible] فعند ما ان نبعثه الآن لجمع شتات اهله ونظم
نبات اهله ثم یرجع سریعا الی عسکر المجاهدین ویشتغل باعلاء کلمة الدین فاذا وصل الیکم هذا الکریم

بن الکرام

بن الکریم فتلقوه بالترحیب والتعظیم وعلیکم ان تمدوا هذا الجلیل ذو الفضل والنحو بشیٔ وتمامنه کم
من مال الله بعدة ایام الشهر ثم علیکم ان تتعطلوا الی ارجاع سفر الانشاء، ونرجو منه ان ییسر عوالی السیر
وتیسا بقوا الی الخیر والسلام علیکم وعلی من لدیکم ۞ اَبتَثُ بَجِحَخُذ ذَرِزَسُ
شَصِظُطُ ضَعِغُفُ قَکِلَمُ نَوِهُیُ ۞

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الناصح لکافة المسلمین
الملقب بامیر المومنین الی من تعلی سنام الفضل والکمال وتحلی رقاب المجد والمعال الدایر
نعته فی المساجد والاسواق آثار مدحه فی نجوم الاطوار والاغوار الشیخ الاجل مولینا
محمد اسحاق والی ثانیه فی الفضایل وثانیه فی الشمایل الزکار فی عقله مشوب والایمان فی
قلبه مصبوب الشیخ الجلیل مولانا محمد یعقوب زاد الله افادتهما وضاعف ثم اتیهما اما بعد السلام علیکم
ورحمة الله وبرکاته فقد اتی السیار المجد المسمی بالشیخ پیر محمد بکتاب کریم وخطاب الذین الشنیم
مع عین من ارض الکرم تابعة اعنی بها سنجة واحدة من المرتبة الرابعة مقسومة بقسمین احدهما
تحت الآخر بلا ریب وغین ثم ان بعد حین من الدهر وبرهة من العصر نزل الصغیر الطویل والاکرمه
من نزیل اذ اتی بالصحیفة العلیة والرقیمة البهیة مع ما تقر به العین اعنی به سنجة اثنین مقسومة
علی اربعة تقاسیم احد من المرتبة الثالثة بعده اقایم والآخر کانه مشید لاساس الدین یحکی عدة
الخلفاء الراشدین والثالث لما کان من افضل الصدقات احاط بصاحبه من کافة الجهات والرابع
کانه للجود ینبوع لیتناهی عدة ایام الاسبوع ثم ان اخر نوه من طریق ارسال اهل بیت المال هو
حقیق بالقبول والاحسن فی المآل هذا وقد اربح ما کتبتم ان ارسلوه من مال بیت المال الی الاخ
المتصدی لجمع الرجال من الابطال لمالی تخلفهم عن هذا الخطب الجلیل ردوا المال علیکم بکل توقیر وتعظیم
فالحمد لله الذی حبس المنافقین من عسکر الصادقین وحفظ ارزاق المومنین عن اختلاس الشیاطین

قد لاح ایضا انه قد نزل علیکم الدین السعید والخلف الرشید لاسرف العلماء الراسخین وافضل
کبراء الصادقین فا نبلی اک شیئ من الاسقام شفاه الله عنه وطهره من الآثام وقد کتب الینا کتابا
یشکرکم الینا رافتکم علیه والتفاتکم الیه والله یجازیکم علیه احسن الجزاء ووفقکم لکل ما یسار وضراءهم ان
ما جری بهانی هذه الایام من تائید الله فی تشیید مبانی الاسلام فلا نستطیع ان نصرح به تصریحا لکن لوحنا
الیه تلویحا فی کتابنا المرسل الی اخینا الحبیب الولی الموسوم بسید شاه علی فمن اشتاق الی استطلاع
اخبار اولی الالباب فعلیه بمطالعة ذلک الکتاب والسلام علیکم وعلی من لدیکم من محرر السطور الراجی
لرحمة الله الرب الغفور ثم انا قد سلونا خطبا کثیر النفع فیما نحن بصدده به نقوی اجتماع اخواننا بدو
لکن ذلک الامر الخطیر لا یتم الا بان یتشمر له عاقل مکین وناصح امین ورجال ما یحیط بیاننا ان انوص
کفاته هذا الامر الی الصدیق الحبیب والاخ اللبیب الصابر الشاکر حاجی محمد صابر فالان قد استقر
هذا الامر وتمکن وعاد فی القلب وتوطن فبعثت ذلک الاخ ان شاء الله تعالی الیکم او یومین وتحصیل عندکم
فی شهر او شهرین وبعثت معه کتابا یتعلق باسولنا وتخیل علیکم شیئا بعد فشیئا من مال بیت المال
فعلیکم ان نردده الیه وتزیده فیما استحسان بکم ما استطعتم هذا ومن محرر السطور الی ولده ان ما کتبت
انبک من ارسال شیئ من العین بتدین من هو ضد الاوبار فان لم تتیهض ذلک الاجل فارسلوه بید
بریدا اخر من مولا السیارین وان تیسر ارساله بید هذا البرید الامین فبها ونعمت والسلام
مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحیم من عبد الله المتیهض لاعلاء
کلمة الله الناصح لکافة المسلمین الملقب بامیر المؤمنین الی من ترقی ذروة التدقیق وتلقی
صفوة التحقیق طاهر الاخلاق فاتح الاغلاق الشیخ الاجل مولانا محمد اسحاق زاد الله
هدایتها وضاعف افادتها السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته اما بعد فان انفع ما یتقوی به ارکان
الاسلام فی هذه الایام وانفس ما یرغب الیه اولوالنهی والاحلام هو ان یتشمر الحذاق من الرجال

فی امر القتال

فی امر القتال آراء البصیرة فی سیاسة الجنود والابطال لنصر المجاهدین وکبت المعاندین وقد
سمعنا ان رجلین من سباق هذه الرایة وحذاق هذه الصناعة احدهما ان شیر خان والآخر
جرای خان رآغبان الی مرافقة جموع المهاجرین ومعاونة جنود المجاهدین وان روحهما وانکانت
الی هذا السفر مائلة الا انهما عاجزان عن الزاد والراحلة وانهما ینتظران ان نخصهما بالدعوة الی
هذا الخطب الشریف فیقومان اذ ذاک من غیر امهال وتسویف فلما کان کذلک انه بناء علی ذلک بعثنا
الیهما اخانا الحبیب اللبیب والکیس الاریب الدائر السائر حاجی محمد صابر لیبلغ الیهما دعوة الخطب
الجلیل ویتکفل بهما مؤنة السفر الطویل فالواجب علیکم ان تعطوه البقیة من مال بیت المال لیعینوه
علی ما استعان بکم فی اتمام هذا المقال وتشارکونه بعض الافعال والاقوال والاعتماد فی ادار
المال الیه وفی تحویل هذا الخطب الجلیل علیه کما کتبنا هذا لانه یلیق لم ذو ثوقه وعدالته ومن صدقه
فی معاملته ومقالته

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المومنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب رونق افزای
اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست وکیاست معرکه پیرای میادین
صولت وشجاعت مقبول بارگاه اله مروج دین رسول الله عظمت مآب دیانت انتساب سلیمان شاه
ادام الله جلاله وضاعف اقباله تسلیمیکه روح روح ریحان بلکه بهتی وجان رنگ ورنگی گلستان
یکتا دلی امنی گلدسته بهارستان سنت نبوی وزبادهٔ نگارستان شریعت مصطفوی که
اکمل تحایف واحسن هدایای اهل اسلام ست پیشکش بوده توجه اتحاد در صفا بنقوش مرقومش باد
نامه عنبر شمامه که هر حرفش داستان مروت وهر لفظش کتاب محبت بود پس از انتظار
بسیار باران محمود وساعت مسعود ورود کرامت آمود فرمود بادراک مضامین دلنشینش ابواب

نصرت مفتوح گشت و به دریافت نوید فرحت جاوید فتح نمودن مهمات کلکهت که رقم زده کلک مشکین

نگار و نگاشته قلم ندرت شعار بود چنان جهان فرحت و عالم عالم بهجت حاصل گردید حق سبحانه

و تعالی مبارک و میمون گرداناد و در آن عزم بالجزم که فی الحقیقت اقامت جهاد و اعانت دین رب العباد

ست پیوسته و مدام مرغوب خاطر عاطر دارد خوشا چشمیکه با مثال اوامر مالک کون و مکان دوخته

و همایون دلی که بکاشانه تمنیات خود چراغ اعلای کلمة الله افروخته زهی خوش نصیبی سعادتمندیکه

باین توفیق خیر موفق گردید و زهی خوش طالعی ارجمندیکه بمدارج عالیه رضا جوئی مولای خود رسید

آنچه در مقام بیان تعذر وصول عساکر ظفر پیکر در اضلاع افغانستان بنابر جبلولت برف و کوهستان

رقم زده کلک شهامت توام گردیده بود و پس الحق که گذر عساکر دوردست درین راه متشعب و سخت

نهایت دشوار است آنجناب که در رقیمة الوداد ترغیب باقامت جهاد کرده بود مقصود این بود

که خود آنجناب ازین راه دشوار گذار عبور نماید بلکه مقصود همین بود که مستعد بودن شما در مقدمه

قتل و قتال با اهل کفر و ضلال واضح گردد و الحمد لله که قوت استعداد شما درینمقدمه لایح گردید و از فور رغبت

و علو همت از فحوای نامه نامی بر منصه ظهور رسید الحمد لله و المنة که حق جل و علا بکرم عمیم خود

روی زمین را بانوار سلاطین عالی منور گردانیده و اخبار فرحت آثار ایشان بگوش اهل اسلام

مردم رسانیده و آنچه در مقام بیان مشارکت این فقیر در مهم بلاد کشمیر نوک زبان خامه جلالت شمامه

شده بود که اعانت مجاهدین ابرار و نصرت دین پروردگار نسبت بلاد مسطوره خواهند فرمود آفرین

آفرین بر همت گرامی شما ارجمند که با وجود شدت اشتغال بجهاد اهل رفض و ضلال بر اعانت مجاهدین

و اهانت مشرکین مستعد گردیدند انشاء الله بهمین علو همت و تاکد عزیمت سرانجام این کار کما ینبغی

صورت خواهد بست مقتضای قلبی تائید غیبی بر کرسی خواهد نشست و سر این کار از تو امید داریم

چنین کنند لیکن آنچه ایمای مصلحت انتمای فرموده بودند که بعد از فتح قلعه خیرآباد و اتک نسبت کشمیر

متوجه باید شد

متوجه باید شد پس صورتش این است که ضلع خیرآباد و اتک منتهای حکومت مشرکین است متصل بضلع حکومت
اهل پشاور و سرداران پشاور غباری در سینه پر کینه خود از طرف عساکر مجاهدین میدارند پس اگر عساکر
مجاهدین مذکوره بدست آرند و در آن مقام اقامت نمایند البته در میان مشرکین و منافقین خواهند افتاد و این
هر دو جانب بنیاد مخالفت خواهند نهاد و درین صورت تشویش بس عظیم لاحق حال مجاهدین بیک ناگاه خواهند گردید
و اغلب که یکسر بنوع گزندی بایشان خواهد رسید بپاک کردن پشاور از لوث منافقین بقتل و قتال و
جنگ و جدال اگرچه در شرع مقبول است و بظاهر متیسر الحصول لیکن از آنجا که منافقین مذکورین بظاهر
خود را در سلک مومنین میشمارند که انواع مکر و تزویر در اخمال دین رب قدیر بروی کار می آرند اما در میان
جماهیر مسلمین بنام اسلام اشتهار میدارند بنا برآن علی ابتدای قتل و قتال و جنگ و جدال با ایشان باعث
بدنامی است لهذا تدبیری بس نیک نموده ام و راهی نهایت باریک پیموده ام که ان شاء الله تعالی بسهولت
تمام بلده مذکوره از لوث منافقین مطهرین بدون ارتکاب قتل و قتال صورت بندد لیکن از آنجا
که مومنین ضلع پاجوره و پکهلی و دهمتور و کهیبے و ہتی و هزارا و راجه های کشمیر با این فقیر در تعهد
اعانت دین رب قدیر رفاقت محکم بربسته اند و منتظر طلب این فقیر نشسته و جمعی کثیر و جمی غفیر از غازیان
هندوستان فراهم آمده پس تعطیل این جمع مجاهدان تا امتداد زمان مناسب وقت نبود بنا برآن علیه
بدخواست مومنین مطهرین لشکری از مجاهدین بسرکردگی جناب هدایت مآب کمالات انتساب
ملاشاه سید و شجاعت شعار جلادت آثار عظمت نشان سید مقیم خان بسمت پکهلی متوجه است تا در
کار و بار مجاهده کفار مشغول شوند و تدریجا در راه ضلع کشمیر روند و ضلع پکهلی برای همین معنی متعین کرده شد
که از کاشغار تا ضلع مذکور راه هموار است که عبور جنود در آن بسهولت تواند شد لهذا بحضور معلی نگارش
کرده میشود که هرچند حرکت خود از آنجانب دار الحکومت خود باعث اختلال مذکور سلطنت مینماید لیکن
جمعی را از عسکر ظفر پیکر مستعد و آماده فرمایند تا بمجرد طلب شاه سید و سید محمد مقیم خان عسکر فیروزی اثر

بسمت ضلع پکهلی بنابر مشارکت مومنین و معاونت مجاهدین متوجه گردد و با استعجال تمام شریک
حال ایشان شود از آن جمله تفاصیل احوال در سلک تحریر آوردن متعذر بود بنا بر آن عالیه فضیلت مآب
کمالات انتساب مقرب بارگاه رب صمد ملا فیض محمد را که از خاص رفقای این ضعیف اند و از اعظم خلفای
این ضعیف که نشیب و فراز دوران دیده اند و سرد و گرم زمانه چشیده و از انواع تربیت سلوک و اشتغال
طریقت از صحبت این فقیر یافته اند و در راه رضا جوئی حضرت حق شتافته بحضور معلی فرستاده شد
تا تفاصیل حال بحسن مقال اظهار نمایند و بر مصالح وقت آگاه فرمایند و چند روز در هدایت طالبین و
افادت سالکین مشغول مانند و حقیقت حال کما حقه مکشوف سازند و آنچه حکیم [illegible] بدست حامل رقیمه
کیمیا رساله مسوده بودند رسید جزاکم الله خیر الجزاء فی الدنیا و الآخرة العقبی و دو عدد [illegible] بهایت
عجیب و نفیس مصاحب ملا ممدوح بطریق هدیه بحضور لامع النور ارسال داشته ام حق تبارک و تعالی
بحفاظت خود رساناد آمین یا رب العباد والسلام مع الاکرام   مرقومه دوم محرم الحرام سنه ۱۲۴۳ هجری
من مقام پنجتار

بنام نواب امیر الدوله محمد امیر خان بسمت تونک نوشته

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بجناب جلایق مآب متعالی القاب رفعت قباب
حشمت انتساب محامد اکتساب نواب امیر الدوله بهادر محمد امیر خان زاد الله اقباله و ضاعف
اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشعر بر
صحت مزاج شریف و عافیت عنصر لطیف مشتمل بر مراتب اخلاق کریمانه و اشفاق محبانه رسید
اصناف مسرت و انواع فرحت بیش از بیش بخشید احوال اینجا و بکرم رب معبود بر منوال است
که از رسای ملجای و اهل نگرهار و شنواری و آفریدی و مهمند و خلیل و ختک و مندر و اهل
سوات و بنیر و باجور و پکهلی و دمتول و دیگر جاهای کشمیر همه با این فقیر راه اخلاص و مودت پیموده اند
و معامله اطاعت و انقیاد نموده و در اعانت دین متین و استیصال کفره منکرین کمر بسته اند و در تقدمه

جلد دیدال

جنگ و جدال و قتل و قتال مستعد هستند الا اولاد پاینده خان بارکزئی که بعضی از ایشان
بر سر مخالفت اند و بعضی میلان بموافقت میدارند بالجمله حق جل و علا بکرم عمیم خود بوجهی در تایید
ظلم پیمنین و تسخیر شاهیر مسلمین تایید فرموده که قابل تماشا کردنی است شب و روز شکر بجای آرم
در حال خود تعجب مینمایم که این ذره بیمقدار و هیچ خاکسار را باین نعمت عظمی و عطیه کبری موفق
گردانید یعنی جان و مال این ضعیف ناتوان بی سر و سامان را بتوفیق قبول خود رسانید که شب
و روز در اعانت دین مشغولم و در میان جماعه مسلمین مخلصین صادقین مقبول و در حق کفره متمردین
سیف مسلولم و در باره مومنین مخلصین پر لطف و رحمت مجبول و عجب تر آنکه در بنای این کار
و بار همگی این نشیب و فراز دل از خلاص منزل باعتماد توکل مشحون دارم و بر رضا و تسلیم معمور لیت
سینه صفا گنجینه از آرزوی انقیاد احکام رب العباد مالامال است و از نشیب و فراز زمانه مبرا
از رنج و ملال باعانت ربانی شادانم و بحمایت رحمانی نازان از استعانت غیر حق بیزارم و از
خوف قلبی ما سوی الله دست بردار از اعلامات عامه که باهل هندوستان بر نگاشتم تمحض امتثال
حکم حرض المومنین علی القتال مقصود میداشتم نه آنکه التجا بمخلوقین نمودم و در راه استعانت بغیر الله
پیموده نعوذ بالله من ذلک و همچنین اشارت طلب معارف مجاهدین که بحضور آنجناب بخدمت دیگر
احباب نوشتم هرگز هرگز راه اظهار احتیاج الی غیر الله نرفتم بلکه این امر محض بنا بر وعده بود که
در وقت ملاقات آنجناب فرموده بودند که اگر عند الضرورت طلب خرج واقع خواهد گردید حسن معامله
یگانگی به تقریر یگانگی خواهند انجامید و از انجا که وصول خطوط باین مسافت دور و دراز مشکل
بنابر اعلیه در رقایم متعدده اشارت مذکوره مندرج کرده شد الحال که از فحوای رقیمه کریمه بملاحظه
عالی رسیده وعده مذکوره بوفا انجامید باز بار دیگر نگارش اشارت مذکوره احتیاج نیست
و ان شاء الله این امر واقع نخواهد شد زیرا که خزاین الهی غیر متناهی در پرورش عساکر مجاهدین کفی به حسبیت

جنود رب العالمین اند از بارگاه پروردگار مامول است نه از بندگان خاک رو عاجزان بمقدار آری اگر کسی
از بندگان عبودیت کیش و مطیعان انقیاد اندیش بنابر استحصال سعادت خویش اعانت مجاهدین فی سبیل الله
بالجسم و المال نماید پس زهی سعادت او که حق اطاعت او بجا آورد غرض از دعوات افراد انسانی بجهاد مالی
و جانی و لسانی همین قدر است که مضمون کریمه جاهدوا باموالکم بگوش هوش بندگان حق نیوش رسانیده شود
والا رب غیور که علیم بذات الصدور است آگاه است بر معنی که اظهار حاجت نزد غیر مالک بالاستحقاق عار و ننگ
میدارم و در حق خود بسان خار و سنگ میشمارم خاطر جمع فرمایند و دعا در باب نصرت دین دعا نمایند
این آرزو در سویدای دل دارم که خدمت آنجناب در دنیا و عقبی بجا آرم هرچند عاجز و خاکسارم اما
حصول این آرزو امید دارم که مولای من بعظمت قدرته و عموم رحمته نفع و نصرت میسر گردانیده و
بمقام رضا و تسلیم رسانیده بنابر تسلی خاطر الطاف ذخائر اینچند کلمات نوشته شد تا دل شفقت منزل
بسبب تموج اخبار وحشت آثار پیچ و تاب گرداب اضطراب نخورد زیاده والسلام مع الاکرام مکرر آنکه چند
خطوط رؤسای مسلمین مثل سلیمان شاه بادشاه کاشغر و خانخانان عالم خیل و رئیس قوم خلجائی که
مشتمل بر رفاقت ایشان است با این فقیر در اعانت دین رب قدیر در لف همین رقیمة الوداد و نقول
آنها بحضور عالی ارسال داشته شد تا بملاحظه آن اطمینان قلب و تسلی خاطر حاصل گردد زیاده خیر

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت فیضدرجت
منبع ینابیع علوم و حکم معدن یواقیت معانی اخلاق و حکم مخزن اسرار معقول و منقول ممهد احکام
فروع و اصول موسس بنیان هدایت مشید ارکان افادت سلاله خاندان سیادت نقاوه دودمان
سعادت مورد العطاف ربانی مهبط انوار رحمانی مقرب بارگاه رب قوی مولانا سید حیدر علی صاحب
مد الله ظلال هدایته علی رؤس المستفیدین و متع ببرکاته المسترشدین بعد از سلام مسنون و دعای
اجابت مقرون واضح آنکه الحمد لله والمنه که حق جل و علا بکرم عمیم خود ما ضعفای پرشان و فقرای

بی سر و سامان

بی سر و سامان را بوجهی مشمول گردانیده و در نظر مشاهیر مومنین و مجاهدین مسلمین و تهجیران گردنکش
و تحلیدان دشمن کش بمرتبه قبول رسانیده که حال بذات اشتمال عاجزان خاکسار در حاکسار این
بمقدار تماشا کردنی است که امواج مجاهدین ابرار بسان بحر ذخار در جمیع بلاد و امصار این اقطار
در جوش است و غلغله اقامت جهاد و استیصال ارباب بغی و فساد و اصحاب کفر و عناد در این اطراف
و اکناف در خروش. انطباق کون و مکان و بساط زمین و زمان از انوار اهل اخلاص و ایمان معمور گردیده
و عنقریب گردون دوار از صیت مردان جنگ و پیکار و غازیان شهامت آثار پر شور از آنجا که انجناب
هدایت مآب در جهاد لسانی و حمیت ایمانی یعنی ترغیب و ترهیب و وعظ و تذکیر شب و روز مشغول اند
و کلام ایشان در میان مجاهدین اهل ایمان مقبول تاثیر اعلیه بخدمت فیضدرجت نگارش کرده میشود که بهمین
طریقه مرضیه و دعوت خفیه و جلیه همواره ثابت القدم باشند و این کلام هدایت التیام بگوش هوش ایشان
رسانند که در دوران زمان محمود و اوان مسعود را در حق ظهور اخلاص مخلصین و بروز ایقان موقنین مشابه
ورود موسم بهار در حق گل و بلبل و ایام برشگال در باره اشجار و سایر نباتات تصور فرمایند گلی که
موسم بهار نخندید او را مشابه خار باید فهمید و دانه که در ایام برشگال نجهید از در دوان الی ابدالاباد
طمع باید برید و درختیکه در اوان ربیع سرسبز نگردید بسان هیزم خشک او را از بیخ باید کند خصوصا
بر صحایف افکار دانشوران عبودیت کیش و زبان آوران اخلاص اندیش این مضامین هدایت آگین
بنوک زبان برنگارند و بچشم دوربین ایشان این جمله نشین جمول را بزیور خوش بیانی بیارایند که بر　　　　عروس
ذمه ایشان واجب مؤکد و لازم متحتم است که زبان عذب البیان را در باب ترغیب و ترهیب کشایند و
سعی بلیغ در مقدمه وعظ و تذکیر بجان و دل نمایند تا بمنصب جلیل و مقام نبیل الحکم علماء امتی کانبیاء
بنی اسرائیل فایز گردند اگر حدت اذهان و قوت بیان امروز بکار نیاید هیچ کار آمدنی نیست چستان
لسان در معرکه تقریر باید جنبانید و کمیت قلم در میدان تحریر باید جهانید زیاده تطویل کلام بخدمت آن

ندوده انام لقمان را حکمت آموختنی ست که در امثال اینمقدمات خود تجربه کار اند و عاقل و هوشیار
زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه یازدهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری بنام فقیر محمد خان دویم بار

بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت خان صاحب عالی مراتب والا مناصب
کثیر المناقب فقیر محمد خان صاحب سلمه الله تعالی در وقعه لما یجب و یرضی بعد از سلام مسنون و
دعای اجابت مقرون واضح آنکه احوال خجسته مآل بکرم رب معبود مستوجب حمد بعید و سپاس
بیقیاس ست که شب و روز بحمایت و کفایت ربانی مشمول ایم و از دیار توفیق خیر مآل داریم هرچند
در واقعه جنگ و جدال و قتل و قتال با اهل ضلال بنابر مشارکت چندی از منافقین یک گونه گزندی
بمؤمنین رسیده بود و این فقیر هم در مرضی شد که از آثار سم تشخیص نمودند مبتلا گردیده لیکن حق جل و علا
بکرم عمیم خود بعد از چند روز شفای کلی عطا فرمود بعد از حصول صحت بسمت سوات و بنیر و چمله دوره
نموده جمیع رؤسا و ضعفا و علما و فقرا اضلاع مذکوره که تخمیناً سه چهار لکهه مردم باشند بر دست این
فقیر بیعت امامت بجا آوردند و رفاقت فقیر در اعانت دین رب قدیر اختیار نمودند و ربقه اطاعت و انقیاد
بنسبت این ضعیف العباد در گلوی خود انداختند آخر الامر از دعوت ایشان فارغ گردیده بموضع پنجتار
که وطن فتح خان یوسف زئی ست معاودت ساختیم و در آنجا اقامت چند روزه در موضع مذکور انداختیم
درین اثنا ساکنان سواحل دریای اباسین مثل اهل تنول و دمتور و جدون و پکهلی و کهیپ و دهنی و هزارا
بر فضایل جهاد با اهل کفر و عناد آگاه گردیدند و رفاقت اینجانب در مقدمه اعانت دین پروردگار ورزیدند
و باعث اینمعنی شدند که عسکر فیروزی اثر مجاهدین درین نوبت از پکهلی و تنول متوجه گردد بالجمله بعنایت
ربانی و تائید یزدانی مؤمنین سنده و خراسان مثل ملجائی و اهل غزنین و کابل و قندهاری ها و کوهستان
و اهل بگرام و روشناری و آفریدی و مهمند و خلیل و خٹک و مندڑ و یوسف زئی از اهل سوات و بنیر
و چمله و اهل باجوڑ و اهل پکهلی و تنول و دمتور و کهیپ و دهنی و هزارا و راجه های چاک کشمیر و بادشاه

کاشغر

کاشفہ براعانت دین رب العلمین کمر بستہ اند و منتظر طلب نشستہ و اکثر قوم درانی ہم رفاقت این نفر جہاد نمودہ اند حالا از خاندان نفاق نشان پاینده خیل کہ بعضی از ایشان بر سر مخالفت اند و بعضی ساکت غرض مکرر درین دیار دو انتظار بقدرت قادر مختار حمیت ایمانی در جوش ست و غلغلہ اقامت جہاد در خروش ہر چند در مقدمہ اعانت دین متین و پرورش عساکر مجاہدین کہ فی الحقیقت از جنود رب العلمین اند دستگیری مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق بر طبق منطوق لازم الوثوق و من یتوکل علی اللہ فہو حسبہ کافی و شافی ست اما از انجا کہ این نعمت عظمی و عطیہ کبری از قبیل نوادر زمان و بدایع دوران ست کہ گاہ گاہ بعد از مرور دہور رو مینماید و بر روی مومنین مخلصین ابواب فتوح و سرور میکشاید بنابران علیہ میخواہم کہ دوستان قدیمی و محبان صمیمی خود را شریک این فیض ربانی و دولت جاودانی گردانم و بمراتب عزت دارین و درجات کونین رسانم لہذا بخدمت صداقت درجت نگارش کردہ میشود کہ درین زمان محمود و اوان مسعود را بہ نسبت مومنین راسخ الاعتقاد و مخلصین کامل الانقیاد تشابہ آمد موسم بہار در حق گل و بلبل و یا موسم برشکال در حق اشجار و نباتات شمارند و آنچہ ازدنی باشد بکنند و اگر تجارت مالی میخواہند اینک وقت او در رسید یک دانہ بکارند و ہفتصد دانہ بدست آرند قال اللہ تبارک و تعالی مثل الذین ینفقون اموالہم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ و اللہ یضاعف لمن یشاء و اللہ واسع علیم وقت را از دست نہ دہند و آنچہ از دست توانند شد فی الحال بکنند کہ اوقات محمودہ و ساعات مسعودہ از دست میرود و آخر با حسرت و ندامت بدست نمیآید آیندہ مختار اند و در معاملات معاشیہ و معادیہ ہوشیار و تجربہ کار بر لوح ضمیر کیاست تخمیر واضح و مبرہن ست کہ اعانت دین متین و مشارکت مجاہدین بلسان سائر مومنین بر آنجناب ہم لازم و موکد ست و اگر بالتعیین طلب نام اینکس فرض عین میگردد و لیکن درینباب کہ تغافل بر روی کار می آرم منفعتی از منافع دینیہ امیدوارم کہ ترغیب مسلمین خواہند نمود و در راہ اعانت مالی خواہند پیمود و اگر این ہم منفعہ بظہور رسید محض حرمان و حسرت نصیبہ

اعدا گردید آنکه یک شائل زائید که محض بنا بر خیرخواهی که مقتضای محبت قدیمه است بمعنی
اظهار مینمائیم و هرگز هرگز راه استعانت لغیر الله بوجه من الوجوه نمی نمائیم که این امر از قبیل
معاصی میشماریم و قوت و ثروت مخلوقین را در جنب عظمت پروردگار بخیال هم نمی آریم زیاده
والسلام مع الاکرام مرقومه دوازدهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری

بنام سید محبوب علی هنگامیکه در موضع کنده و متعلقه آن از بدیان مقام داشتند —

بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المومنین سید احمد بحمیدت سراسر برکت جناب هدایت مآب
سیادت انتساب مناقب اکتساب سلاله اولاد ائمه اطهار نقاده احفاد اسلاف کبار حسینی
سرسبد چمنستان مصطفوی سرو نونهال بستان مرتضوی مقبول بارگاه رب قوی اخوی
اعزی سید محبوب علی متع الله المسلمین بطول بقائه و انطق المومنین بجمیل ثنائه بعد از سلام مسنون
و دعای اجابت مقرون واضح آنکه فضیلت پناه ملا قطب الدین و میرزا صاحب سعادت نشان میرزا
احمد گل بیگ رسیدند تفاصیل مضامین عسکر ظفر پیکر از زبان صدق ترجمان خود اظهار گردانیدند
و دو بعض از نصوص فرقانی یعنی دو آیه از آیات قرآنی در قرطاس هدایت اساس که بنوک خامه
افادت شمامه شده بود بملاحظه رسید مقصود آن واضح و لائح گردید الحق که توکل علی خالق البریات
فی جمیع المهمات از افضل آثار ایمان و ثمرات ایقان است لیکن در مقدمه سیاست ملت و احیای سنت
و اقامت جهاد و ازاله کفر و فساد و استیصال فجار و اشرار بقدر منتهای طاقت خود نهایت ضرور است
خصوصاً بروزیکه جماهیر اهل اسلام و مشاهیر اعلام او را بر منصب ریاست و امامت قائم کرده باشند
که او را است اهل رای ثاقب و فکر صائب در تدبیر انجام این مهم عظیم و اتمام این امر فخیم از واجبات گشته
تلفیق تدبیر منافی تفویض تقدیر هرگز هرگز نیست که و شاورهم فی الامر نصی با نور و گفت پیغمبر باواز بلند
بر توکل زانوی اشتر ببند مثنوی است مشهور مناسب وقت همین است که بمجرد ملاحظه این رقیمه مستعد

[illegible] شوند

کوچ شوند و آرزوی عزیمت با منصب بنهند در باب بهرام خان نزد اینجانب روبهی بسیاری از اعزهٔ
این دیار کفیل محافظت ایشان گردیده و چنان اظهار نموده که من ایشان را از راه امین نزد شما خواهم
رسانید تعیین شده چهار اشخاص را از واقفان راه بطرف ایشان روانه خواهم ساخت که ایشان را
از قرب و جوار موضع سیجتی عبور کنانیده بحفاظت تمام رسانند و بر نشیب و فراز راه آگاه سازند ان شاء الله
همراه فضیلت پناه ملا قطب الدین اخوندزاده آدمان بهرام خان بخدمت سامی میرسند و میرزای
ممدوح بسبب آبله پای رفتن نمیتوانند بنابر آن علیه فرستادن ملای موصوف معه آدمان مذکور اکتفا
کرده شد و در استعجال تشریف آوری تعطیل و اهمال و تسویف و امهال را کار نفرمایند که مصالح آن
بالمشافه اظهار کرده خواهد شد و این را منافی توکل و تجلد تصور نفرمایند و در سلک سلوک نفی تبارات
منسلک نسازند و در باب توکل و تجلد و بشارت فتح و نصرت نظر بر رسول بشیر و نذیر که هیچکس از مخلوقات
نگاهی شده است و نه گاهی شده نیست با وجود اینچنین توکل و اعتماد و رسوخ اعتقاد در وقت جلادت
و قوت بشارت صلح حدیبیه بر وجهیکه واقع شده بر ضمیر کیاست تخمیر روشن و مبرهن است هر چند غیرت
اسلامی و حمیت ایمانی در دل جلادت منزل هر صحابی مکرم لا سیما فاروق اعظم چه قدر جوش میزد
و کلمات جرأت سمات از زبان غیب ترجمان ایشان چه قدر سر میزد اما جناب رسالت مآب
علیه الصلوة والسلام مصلحت وقت را رعایت فرمودند باستنکاف مومنین و استهزاء منافقین
و استکبار کافرین التفات نمودند لقد کان فی رسول الله اسوة حسنة بالجمله بر طبق منطوق لازم
الوثوق کریمه و لو ردوه الی الرسول و الی اولی الامر منهم و حدیث ان لا تنازع الامر اهله کلام
این عاجز خاک رو ذره بیمقدار را قبول نمایند و در تعجیل تشریف آورده مصالح و منافع این امر را
مشاهده فرمایند و قدری از آن از زبان صدق ترجمان ملا قطب الدین خواهند شنید و پاره از آن
از کلام ایشان خواهند فهمید هر چند بحکم الشاهد یری ما لا یراه الغائب حقیقت حال بدون

تشریف آوری جلوه گر نخواهد شد اما فراست ایمنی از کلام ملای ممدوح هم نکنند امر لی خواهند برد طرق سفر را همین اختیار فرمایند از آنجا که موسم تابستان و اوقات شب ماه ست شب روی اختیار فرمایند و شتر از امعه تمامی احمال بصوابدید ملا علی خان نفر تعین کسی از معتبران الطریق امانت باید کرد و جریده شده بعد مغرب کوچ باید کرد و تمامی شب راه باید زد و در روز بمقام محفوظ در بغل کوه باید گذرانید و بهمین طریق خود را نزد اینجانب باید رسانید و چند کس را از ضعفا برای حفاظت اسباب و خدمت شتران تعین نمایند و اسلحه ایشان را هم همراه خود بیارند آن آ والده بیبی اولاد بهرام خان همه جال بعه تمامی احمال باینجانب خواهند رسید خاطر جمع فرمایند و مومنین آنجا و مخلصین آن اقطار را تسلی نمایند آن آ را اینجانب در عرصه بیست و شه روز یا یکماه تخمیناً بسمت پشاور عزم خواهند نمود هرگز هرگز با منافقین مصالحت ننموده ام و اصلاً راه موافقت نه پیموده چنانچه خط ملک صفی اصد خان درین ایام نزد اینجانب رسیده بود جواب آن نوشته شد نقل هر دو در لف این رقیمه بخدمت سامی میرسد ملاحظه نمایند و تسلی همه ها نفر نمایند و ملا علیخان را ضرور بالضرور همراه خود آرند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر فی چهاردهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۶ سنه هجری

بنام صبغة الله سندهی — بسم الله الرحمن الرحیم • از امیر المؤمنین سید احمد بخدمت بابرکت سجاده نشین محافل ارشاد و تلقین رهنمای ارباب صدق و الیقین مرجع مستفیدین ملاذ مسترشدین هادی راه الله مخدومی حضرت شاه صبغة الله صاحب مد الله ظلال هدایته علی رؤس الطالبین الی یوم الدین بعد از سلام مسنون ترقیمات اجابت مقرون واضح آنکه رقایم کرایم مشتمل بکمال وفور رغبت بملاحظت و تاکید عزیمت در باب اقامت ملت و احیای سنت و اقامت جهاد و استیصال کفره ضلال رسید مضامین مندرجه آن اجمالاً از عبارات بلاغت آیات و تفصیلاً از بیان آیندگان و روندگان واضح گردید آنکه رغبت بسرانجام دادن این

ارقیلم

امر عظیم و اختتام این مهم فخیم باشتمال آن هدایت مآب از مقبولان سرفرازو ها دیان ممتاز ارباب
همت بلند پرواز فرمید مصرعه این کار از تو آید و مردان چنین کنند * هر چند اگر خارستان کوه و دشت را
بقدوم متعالی می پیمایند و محفل فقرا را بقدوم جلالت لزوم رشک افزای چمن جنان و در رونق شکفتن سمن و
ریحان می نمایند بعید از همت عالیه و عزیمت سامیه نخواهد بود لیکن صوابدید وقت چنان می نماید که مخلصین
محبین را حضور مشارالیه و سایر مومنین صادقین را عموما ترغیب فرموده و مشاهیر آن دیار را بلکه جماهیر
آن اقطار را رفیق خود گردانیده در مقامیکه از گزند مخالفین مصون باشد و از دست برد معاندین
مامون و بحدود کفار اشرار متصل باشد و از مضرت متعدیان ستمگار منفصل شمل داخل و غیره اقامت
فرمایند و آل و عیال این فقیر را مع اهل و عیال خود در موضع مذکور یا غیر آن از مواضع محفوظه مقیم نمایند.
و با آل همت در همان مقام بکشایند و معرکه جهاد بر اهل کفر و فساد باظهار جلالت و شجاعت بیارایند
و دست همت باطراف و جوانب دراز کنند و بلاد کفر را محل مراکب مجاهدین و مشرق کواکب دین متین
گردانند و تا هر جا که ممکن باشد صیت اقامت جهاد و غلغله استیصال کفر و فساد رسانند بالجمله جیب
درایت در میدان شهامت بیازند و جیوب کفار را بخون ریزی اشرار بسان لاله زار سازند
حتی که ظلمت شرک بشوارق سیوف الماس رنگ و بوارق تیر و تفنگ مفقود گردد و تمام انجد و د
ممتلی بتوحید رب معبود شود و شب کفر بزاویه عدم رود و آفتاب عالمتاب هدایت و دیانت از افق
شجاعت و شهامت طلوع کند هر چه منتهای طاقت باشد در صرف آن سعی بلیغ بجا آرند و اتمام آن
از درگاه واهب العطیات امید دارند کار بندگان عبودیت شعار همین ست که در مقدمه انقیاد احکام
رب العباد از طرف خود انتهای تدبیر بجا آرند و اتمام آن را بتقدیر بگذارند اعلام عام بخدمت جماهیر
اهل اسلام بخدمت عالی میرسد نقول آن را گرفته در اطراف و اکناف سیر باید گردانید و بسمع
علما و فقرا و رؤسا و ضعفا این دعوت حق باید رسانید انشاءالله در عقب این رقیمه

~~شخصی را از رفقا خود صفات این صورت حق باید صاحبه که از مومنین راسخ الاعتقاد و مسلمین~~
کامل الانقیاد و صاحب همت بلند و بخت ارجمند باشد بخدمت سامی روانه خواهم نمود و آن را نائب
خود در باب اخذ بیعت امامت خواهم کرد امید که مومنین آن دیار و مسلمین آن اقطار را بانیمعنی ترغیب
نمایند که بیعت امامت این فقیر بر دست او بجا آرند هرچند اولی و انسب چنان مینمود که خود آنجناب را
در نیابت خویش دیگر دانم و آوازه این نیابت بگوش کافه مومنین آن دیار رسانم لیکن از انجا که بحکم
و احضرت الانفس الشح اگر نفوس انسانی بر انجا و مجبول اند و صفای لوح قلب ایشان غیر مامول
پس محتمل که بعضی اعزه آن دیار که در زعم خود دعوی همچشمی آنجناب میدارند و جان خود را همسر آنوالا
مناقب میشمارند پس بجا آوردن بیعت امامت اگرچه بطریق نیابت باشد بر جان خود گوارا نمایند و باین
باعث امر مسنون را بجا آرند بنابران علیه شخصی اجنبی برای انجام بها برسر انجام این افضل شعایر اسلام
تعین کرده شد و الا فی الحقیقت منصب نیابت اینجانب آنجناب را زیبد باقی تفاصیل احوال از زبان
صدق ترجمان مجمع مکارم برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام
ایشان مفهوم کرده آن را قرین صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام
مگر آنکه وظیفه جهاد را برپا نمایند و داد سعی در نیمقدمه بدهند هرقدر که بلاد کفار را زیر حکومت اسلام
بیارند و وقت استقلال حکومت اسلام ولایت بلاد مسطوره بآن قدوه انام مفوض کرده خواهد شد
این وعده را از مواعید صادقه واجب الایفا شمارند و هیچگونه وسواس را در خاطر عاطر راه ندهند
اما الحال باید که احکام شرعیه در بلاد مسطوره جاری نمایند و قوانین شرع در مقدمات عدالت و حکومت
مرعی دارند که سر موی از ان تجاوز نورزند باقی تفاصیل احوال از زبان صدق ترجمان مجمع مکارم
برادر دینی میان محمد قاسم واضح خواهد گردید آنچه از کلام مصلحت التیام ایشان مفهوم گردد آن را قرین
صدق و صواب دانسته بعمل آرند زیاده والسلام مع الاکرام ۵۵ بنام نواب غول و جنگ بهادر

بسم الله الرحمن الرحیم

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین سید احمد بجناب خلایق مآب معلی القاب
رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست و کیاست معرکه
پیرای میادین صولت شجاعت عظمت مآب ابهت انتساب نواب سکندر جاه فولاد جنگ بهادر
زاد اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الی غایة ما یتمناه بعد از ادای
آداب تسلیمات مسنون و تحیات اخلاص مشحون بر رای جلالت پیرای واضح آنکه ازانجا که حمیت دین
متین شعار بندگان عبودیت کیش ست و حمایت شرع مبین وقار محمدیان خیراندیش تذلیل کفره فجره
از علامات صولت ایمانی ست و تحقیر ظلمه متغلبین از امارات سطوت سلطانی آری آنست اشرف ثمر دین که کل
عبادات اسلام ست و آن اعانت خیار مجاهدین افضل امارات حکام که فرکشی از سمات غیرت دین ست
و لشکرکشی از مهمات سیرت سلاطین مخالفت اعدای دین متین عین رعایای اعلام نبوت ست
و مرافقت انصار شرع مبین اهل مقتضای اخلاق فتوت تایید ادیان نصرت سیف و سنان
ثمره قوانین انبیاء کبار ست و کسر شوکت اهل فساد و استیصال ارباب بغی و عناد نتیجه آیین بلند شاه
ذوی الاقتدار و از بسکه دودمان عالیشان آن عظمت نشان از امتداد زمان مقر جاه و جلال
و مرکز عز و اقبال مانده و معدن معالی اخلاق و هم منبع ینابیع جود و کرم و مرجع ارباب سیف و قلم
بوده از غایت سطوت ارکان آن خاندان قلوب متکبرین زمین در زمان میلرزید و از نهایت
صولت اعلام آن دودمان زهره متجبرین دوران میترقید لیکن از چند سال بتقدیر قادر فعال
غلبه مشرکین هند و کفار فرنگ بجا که اکثر ارباب ناموس و ننگ صورت بسته جاه و جلال
ارباب علم و دیانت برهم گشته و فر و اقبال اصحاب حکم و ریاست درهم شده و جابر آملیه بجناب والا
جناب نگارش کرده میشود که آخر این جهان ناتوان و مال سریع الزوال و متاع قلیل الانتفاع
و جاه و جلال فنا مآل روزی گذشتنی و گذاشتنی ست و در محکمه حساب و کتاب سوال و جواب بحضور

رب الارباب حاضر شدنی هر چند امروز در خدمت آن بکمال جد و جهد بجا آریم لیکن لابد روزی
آنهمه را گذاریم و بجنود عزرائیل و اعوان ملک الموت سپاریم پس چرا بکمال علو همت و وفور رضا
و رغبت بدست خود نثار مولای خود امروز نکنیم که فردا بکمال شکست و ذلت و حسرت و ندامت
بغیر خود بدهیم و متاع نکبت و نکال و معصیت و وبال همراه بریم پس بهتر همین است که امروز باعلاء
کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین و استیصال کفره متمردین کمر بسته سازیم و علم مانند شرع
مبین و اعانت مجاهدین صادقین و مشارکت مومنین مخلصین برافرازیم هر چند اقامت جهاد و
ازاله کفر و فساد بر ذمه جماهیر اهل اسلام عموماً واجب است اما بر مشاهیر حکام خصوصاً و حسب
بنابرآن علیه نگارش کرده میشود که این عاجز خاکسار و ذره بمقدار بمقتضای حمیت اسلام و مدعای
تائید دین خیر الانام با چندی از مومنین مخلصین از وطن مالوف خود بنیت استیصال هجرت
و اقامت جهاد برخاسته در بلاد هندوستان و خراسان دور و سیر نموده و کافه مومنین را
بسوی ادراک این خیر ترغیب داده تا باوطان یوسف زئی رسیدیم و در آنجا برفاقت مومنین
آن دیار و اعانت مخلصین آن اقطار مقدمه جنگ و پیکار و حرب و کارزار با کفار نگونسار پیش
کردیم الحمد لله و المنة که علامات فتح و نصرت برطبق وعده حضرت رب العزت تعالی و کان حقاً
علینا نصر المومنین ملحوظ و منظور گردیدیم گو که در بعضی اوقات بنابر مشارکت چندی از منافقین
یک گونه گزندی بجنود مومنین رسید فاما اصل شجره اقامت جهاد و اساس بنیان استیصال اهل کفر
و عناد توجهی محکم گردید که از فرو ریختن چندی از برگ و بار بنابر مصادمت صرصر شورش کارزار
یا بیجا شدن چندی از کلوخ و سنگ بنابر تزلزل بعضی از نامردان بی ناموس و ننگ آن اصل اصیل
و اساس مؤسس نمی جنبد بلکه مومنین مخلصین را عرق غیرت ایمانی و حمیت اسلامی بیش از پیش در
جوش آمده و بر زبان مسلمین صادقین نعره نحن انصار الله از چار سوی در خروش هزاران هزار

بلکه خلایق

خلایق بعیده و نشار حلقه اطاعت و انقیاد در گوش و غاشیه استقامت و سداد بر دوش
انداختند و تاج غیرت و حمیت بر سر و خلعت شجاعت و شهامت در بر ساختند و از محبت
جان و مال و اهل و عیال و عزت و نمایش و راحت و آسایش دست افشانده کمر همت بر بستند
و در میدان اعلای اعلام دین و افشای سنت سید المرسلین چون شیر غران بر جستند و از آنکه
بفحوای کلام ملک علام و سنت سید الانام و فتاوای علمای کرام اقامت این عمده ارکان اسلام بدون
نصب امام بر وجه مشروع صورت نمی‌بندد لهذا اعلیه جمعی از سادات کرام و علمای اعلام و قضاة
و مشایخ عالی مقام و دیگر اعیان ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام بر دست این فقیر بیعت امامت
نموده اند الحمد لله والمنة که بعد مرور دهور مقابله اهل کفر و عناد و صحبت جمع را عیاد بر وجه مشروع
صورت بست هر چند این بنده ضعیف بحصول این منصب شریف اولا به بشارات غیبی مسرور بود
و ثانیا باتفاق جماهیر مومنین مشرف گشت اما عالم السرائر والخفیات گواه است که از تمام این
معرکه پیرائی و عربده آرائی غیر از اعلای کلمه رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین و استخلاص
بلاد مومنین از دست کفار و مشرکین امری دیگر مقصود ندارم و آرزوی تسلط بر بلاد
و امصار و ملک گیری این جبابره و سلطنت سلاطین والا تبار و ریاست رؤسای عالی مقدار
و اعتبار خود از بندگان پروردگار و آستان سید الابرار گاهی بخیال هم نمی‌آرم و هرگز هرگز
شعبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی با چنین داعیه رحمانی مخلوط نگردیده والله علی ما نقول وکیل
پس هرگاه این عاجز خاکسار و ذره بمقدار با وجود یکه خانه نشینی کار ماست و خلوت گزینی
شعار ما بمقتضای غیرت ایمانی و حمیت اسلامی خالصا لوجه الله و محض ابتغاء لمرضات الله
کمر همت چست بسته تا بر نصرت دین متین و حمایت شرع مبین بمیدان استقامت قدم ثابت
نهادیم و بقصد جهد و طاقت داد کوششها دادیم یقین واثق است که آن ذو الجلال که بنصرت انبیا

و حمیت خاندانی موصوف اند و به سیرت عساکر کشی و اعدا کشی معروف و اعلای اعلام دین و
احیای سنت خاتم النبیین و استیصال کفره متمردین و استخلاص بلاد اسلام از دست کفار و
مشرکین و اجرای احکام رب العلمین و انتظام مجاری سیاست و عدالت بر قوانین شرع مبین البته
همت والانهمت خواهند ساخت و علم شجاعت و شهامت و لوای صولت و استقامت خواهند
افراخت لیکن اگر توجه موکب اجلال بدین دیار و اقطار متعذر و دشوار نماید لازم که جمیع صغار
و کبار و علمای اخیار و امرای ذوی الاعتبار و سپاهیان شجاعت شعار و رعایای انقیاد آثار
را ترغیب فرمایند و جمعی را از لشکر ظفر پیکر متوجه این سمت نمایند و در اعانت مجاهدین لله عز اسمه عالی
بال همت کشایند و در مشارکت ذوی الالباب به اعلای دین رب الارباب و استیصال اهل کفر و
ارتیاب باحسن وجوه بر منصه ظهور گرایند و حظی وافی از منطوق آیه فضل الله المجاهدین باموالهم
و انفسهم علی القاعدین درجة بدست آید چنانکه بریاست و امارت اینجانب ممتاز بنی نوع اند
همچنین بدرجات عالیه جنت نعیم و مقعد صدق در جوار رب کریم مباهی امثال شوند و آنست را امید که
طبق مواعید صادقه کلام ربانی و کان حقا علینا نصر المومنین و ان تنصروا الله ینصرکم و یثبت اقدامکم
و هم بموجب اشارات غیبی و بشارات لاریبی که این فقیر را آن مبشر است عنقریب فتح و نصرت جلوه
ظهور خواهد داد و عنقریب این دیار و بلاد کفار رنگون از دست تصرف اشرار خارج خواهد افتاد
این فقیر تحصیل مال و منال و تصرف بلاد و امصار غرضی ندارد هر کرا از اخوان مومنین استخلاص
بلاد از دست کفار و مشرکین نموده در اجرای احکام رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین
کوشند و قوانین شریعت و ریاست و عدالت مرعی داشته مقصود فقیر حاصل گشت و تیر سعی
بر هدف نشست در مقدمه بیک خیال متأمل نفرمایند و تعلل در دین را کار نفرمایند و دولت دو جهانی
و سعادت جاودانی بدست آرند ۵   بنام نواب محمد بهادل خان عباسی نوشته

بخدمت خان شهامت عنوان شوکت نشان عالیجاه رفیع دستگاه عظمت پایگاه شجاعت
آثار تهور دثار حافظ الملک نصرت جنگ رکن الدوله محمد بهاول خان عباسی بهادر زاد الله حشمته
بتاریخ نهم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری روز یکشنبه مخزن انعامات جزیل معدن افادات جمیل
هادی انام اهل اسلام مقرب بارگاه جلیل مولانا محمد اسمعیل از حضور فیض معمور سیدنا و سندنا
حضرت امیر المومنین و امام المسلمین ایده الله الدین بنصره و بقائه با جمعیت لشکری از غزات ابرار
و مجاهدین اخیار بطرف پکهلی رخصت شدند والله الناصر والمعین از مقام پنجتار

بسم الله الرحمن الرحیم - از خدمتگذاران فدویت کیش و جان نثاران عقیدت اندیش بنده
ضعیف محمد اسمعیل و سید محمد مقیم خان و شاه سید بحضور لامع النور حضرت امیر المومنین امام
المسلمین قدوة المجاهدین ایده الله اجلاله و ضاعف اجلاله تعداد ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات
اخلاص مشحون و تحیات اکملا معروض آنکه روزیکه از حضور عالی رخصت گردیدیم بموضع توپی
رسیده شب گذرانیدیم روز دوم ازانجا روانه شده بموضع کهبل رسیده فرود کش شدیم روز سیوم
ازانجا بسمت موضع انب متوجه شدیم فدوی قدیمی یعنی محمد اسمعیل در اثنای راه شنیده که در موضع تهانه
که صوبی مخرف الله اوست بود بنابر تقریب ملکان کهبل و اعزه اخون خیل ملا اسمعیل اخوندزاده نزد
رئیس دیه مذکور یعنی سید اعظم شاه و سید اکبر شاه که از مشاهیر علمای این دیار اند مجتمع گردیده اند
بنا علیه راه راست را گذاشته و همراهیت آن شاه سید را همراه گرفته مع چند رفقای دیگر بموضع مذکور
رسیدیم و دران مقام قدری توقف کردم و آن همه اعزه را بجهاد ترغیب نمودیم و بیعت امامت حضور ازینها
گرفتم میخواستم که ایشانرا همراه خود در موضع انب بیارم اما ایشان بعضی اعذار پیش کردند که امروز
رفتن ما نهایت متعذر است لهذا بکید و روز اگر طلب خواهید کرد حاضر خواهیم گردید هر چند عذر آنهانرا
قبول نکردم اما اخوندزاده ملا اسمعیل که در میان ایشان مشار الیه بود بنده ترغیب داده همراه خود بموضع

انب آوردم ملاحظه رفع اصالة از طرف خود و وکالة از جانب عقلا مشارکت مجلس مشاورت قبول نمود
چون بموضع انب رسیدیم خان عالیشان عظمت نشان پاینده خان بتقریب استقبال از مکان خود بیرون
آمده ملاقات نمودند اما بنابر قول ماثور الحزم سوء الظن مقامی بعید از مسکن خود فرودگاه مجاهدین قرار داده شد
و از اینکه در آن روز وقت مجالست و مشاورت باقی نمانده بود بمجرد ملاقات اکتفا کرده بفرودگاه خود رفتیم
علی الصباح چون چپ و راست موضع مذکور ملاحظه نمودیم چنان واضح گردید که بر یک لب دریای اباسین
موضع انب واقع است و بر لب دیگر قلعچهای سکاربر کوچهای دشوار گذار علی سبیل التوالی واقع چنانچه
در عین محاذات فرودگاه ما فدویان هم یک قلعچه ایشان بفاصله یک گله تفنگ تخمینا واقع بود چنانچه
اصوات طرفین مسموع میگردید آنچه از طریق دست برد در ذهن مستولی شده بود طریق جریان آن بالکل
مسدود بود خصوصا فتور همت میزبان فدویان باعث قصور عزیمت غزات از استعمال دست برد
مذکور واقع شد الحق که اقدام در انتقام از مباحات شرعیه هم نبود چه جائیکه از عبادات شمرده شود
بالجمله پیش کردن مقدمه معلومه پس پشت انداخته در مجالس متعدده با میزبان مذکور در طریق عبور مشاورت
واقع گردید مشارکت او در هیچ باب بوجه من الوجوه میزان عقل او سنجیده الا بالنفس ولا بالمال ولا
بالاتباع الا بالتمکن فی موضع لا یعتریه الحرب بعذر اینکه آوردن شیئا حاربنا هم فلما رأینا انه لا ثبات رکنا
الا بهذا القدر اکتفینا به من هذا المرء الا ان ذلک الموضع لما کان بعیدا من ساحل النهر علی مسافة ثمانیة
امیال او مثلها و لو عبرنا النهر من مسکنه راجلین الی ذلک الموضع تخلل فی اثناء الطریق حصون المعاندین
او المنافقین اعرضنا عن ذلک و اخترنا معبرا آخر کان واقعا من مسکنه علی ثلثة امیال او ازید و کان
الطریق من النهر الی الموضع الذی قصدناه فی خلال المسلمین الذین لم یذعنوا قط لاحد من الحکام ثم
و لکنهم رضوا بنا و کانوا ینسبون انفسهم الی ذلک الرئیس و آوادن فی انتساب ثم لما قدم رئیس محل
اقامتکم فی قریة منسوبة الیه کتب الینا ان اقدموا انتم و رئیس محل اقامتکم الی مشاورین فی هذا الامر الخطیر

المار الینا

ولما رأينا ان قدوم رئيس معاشنا اليه بعيد بدا لنا جبل على الاستكبار وطال ما وقع بينهما ضغن وحقد
حتى ان صار الحقد ويدنا ر مع انا لم نجد له كثير ميل الى معاضدة انصار دين الله حتى تتواضع وتغمض
عينه من الصفة التي حال ما تثبت لها قدمنا عليه في قرية داعين الى قدومه على ذلك المستكبر فتكلم بكلمات
هنيات من انه لو قدم عليه تلحق به بالحق باثار الدنيا من تغير سمتهم وهديهم لكنا لم نزل نحاوره في
هذا الامر حتى ان قدم على المستكبر معنا فدار الكلام بينهما في مشاورة الامر الخطير فانطلق الله لساننا
بكلمات يسّر به الرئيسان لا سيما المستكبر فان قلبه قد لان بكلامنا لينا ما فدار المحاورات والمكالمات
بينهما ليس لنا الى ذكرها سبيل لكثرتها فما حصل لنا من نتيج الكلام هو ان الرئيس المتواضع لا يطيب نفسه
بعبورنا من النهر وان المستكبر يشير بنا اليه الا انه لا يسمح نفسه بشيء من مظاهرتنا الا بالتمكين في تلك القرية
التي مر ذكرها ولما ان راجعنا الى وجداننا علمنا ان نزولنا في تلك القرية ليس فيه مفسدة ظاهرة
بل فيه منفعة عظيمة مرجوة فان فزنا بتلك المنفعة فبها والا تيسر لنا الرجوع اليكم فانه لا نرى ب
الظاهر من ليست طريقنا ونرجو من الله تبارك وتعالى ان مجرد انتشار صيت نزولنا في تلك القرية
ينفع في اعلاء كلمة الله منفعة عظيمة فاخترناه متوكلين على الله والله يحب المتوكلين مصلحت وقت
چنان اقتضا نمود که شخصی را از همراهان که از مخلصان جیهی صوبه بود بسمت ساکنین لب ساحل دریای
اباسین مثل عیسی زئی وامان زئی وکردن زئی واتمان زئی معه یک اعلام عام از طرف خود روانه نمودم
و ملا عصمت الله اخوندزاده و مولوی عبد الله خانصاحب را معه دو سه کس دیگر نزد صاحبزاده افادت
مآب حضرت شاه محمد نصیر که از علما وکبرای آن لب دریا اند معه یک خط از طرف خود ویک اعلام مرتب
بهر حضور روانه نمودم و خود جمیع رفقا بروز جمعه از موضع انب کوچ نموده بگذر رکیه که بفاصله سه کروه
از موضع مذکور واقع است رسیدیم و از بسکه بر گذر مذکور یک جاله بود و عبور تمامی رفقا در یک
دو روز متعذر مینمود و تفریق رفقا در عبور بر جانبیکه شب واقع شود و بعضی باین لب دریا باشند و بعضی بر آن

لب دریا مناسب وقت ندید بناءً علیه جمعی را بر گذری دیگر که بالای گذر مذکور بفاصله دو سه

کروه باشد فرستاده شد بر آن گذر در جاله است پس عبور هم مجاهدین ازین هر دو گذر در یکروز

ممکن بود بناءً علیه این طریق اختیار کرده شد فی الجمله شب بر لب دریا گذرانیدیم در روز شنبه بعد

از نماز صبح این فدوی معه چندی از تفنگچیان در اول جاله عبور نمود و بعد ازان متواتر آمد

و رفت جاله شروع شد چنانچه در وقت تحریر این عریضه بر آن لب دریا با جماعه از رفقا نشسته ایم

و باقی رفقا تدریجاً و تفرقاً می آیند بعضی ازیشان عبور کرده نزد اینجانب رسیده اند و بعضی بر لب

دریا مستعد عبور نشسته ان شاء الله تعالی تا وقت دو پهر عبور سایر رفقا واقع خواهد گردید

بعد از نماز ظهر بسمت قریه مذکور روانه خواهیم گردید و در اطراف و جوانب آنمقدمه بقدر فکر خود تامل

کرده شد در استحکام بنیان تدبیر بقدر امکان نا فضه سعی بلیغ بجا آورده شد آینده توکل پیش نظر

کردیم و تشبث بذیل تقدیر اختیار نمودیم باقی سر رشته هر کار بدست قادر مختار است عبور از

قلعه در بند بفاصله یک کروه تخمیناً واقع گردیده هر چند قلعه مذکوره مجمع کفار شرار است لیکن در

موضعیکه ما عبور کرده ایم اگر چه در قرب جوار قلعه مذکور است لیکن از احتمال گزند ایشان مامون

و مصون است باقی کفالت و حمایت ربانی کافی است و ملا اسمعیل اخوند زاده کمر همت بسته

رفاقت با فدویان اختیار نموده اند چنانچه شب بر لب دریا با فدویان گذرانیده اند و الحال مستعد

عبور نشسته اند ان شاء الله تعالی در یکدو ساعت عبور خواهند نمود زیاده و السلام مع الاکرام

مرقومه بیست و چهارم ماه محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری   مرقومه آن لب دریای اباسین بتاریخ

بسم الله الرحمن الرحیم   رقیمه دویم بار   ۲۷ شهر محرم در پنجتار رسید

از فدویان جان نثار و عقیدتمندان خدمتگذار بنده درگاه رب جلیل محمد اسمعیل و سید محمد مقیم

و شاه سید بحضور لامع النور حضرت اکرم المسلمین امیر المؤمنین عظیم المجاهدین ابد الله جلاله و ضاعف

اقباله

اجلاله قید ازادی تسلیمات مسنون و تبلیغات عبودیت مشحون معروض آنکه صحیفهٔ علیه در ضمیمهٔ بهجت
بسعادت سعادت نشان نیاز محمد خان بموضع تکابانی رسید مضامین هدایت آگین واضح و لایح
گردید تفاصیل احوال سفر از ابتدای وقت رخصت تا وقت عبور از دریای اباسین نوشته ارسال
حضور فیض گنجور معرفت ملا محمد اسماعیل آخوندزاده نموده ام اغلب که رسیده کاشف مدعا گردیده باشد بعد از
عبور واقع گردید بسبب تنگی وقت مصلحت وقت چنان اقتضا نمود که بر ساحل دریا شب گذرانیده شود
اما از آنجا که قلعه دربند بفاصلهٔ یک کروه بود اقامت در آن مقام غیر مناسب فهمیده بنابران دو سه
کروه دریا نزور کوچ کرده در مقامی فرکش گردیده مردمان قرب جوار آن مقام باشارت خان
عظمت نشان پاینده خان بکمال حسن سلوک و ملاقات وجه پیش آمدند و تمام شب بطریق حفاظت
گرداگرد لشکر بر سر کوههای بلند بیدار ماندند و آتش افروختند علی الصباح که از آنجا کوچ واقع
گردید جیش آن قرب و جوار باشارت خان ممدوح همراه شده تا بموضع تکابانی رسانیدند در آن
موضع هم بطریق سابق بسیاری از منتسبان خان ممدوح و بسیاری از مؤمنین مخلصین آن
قرب و جوار بطریق مذکور پیش آمدند موافق استطاعت خود ها خدمت نان و نمک بجا آوردند و بعضی
از علمای قرب و جوار آن اطراف ملاقات کرده نیت مکنونهٔ خود را در باب اقامت جهاد اظهار نموده
و گفتند که اگر بالفعل طلب نمایند بقدر هفتصد یا هشتصد کس از مؤمنین مخلصین همراه گرفته رفاقت
شما اختیار نماییم بنابر صوابدید وقت چنان جواب گفتیم که بعد از چند روز شما را اطلاع خواهیم نمود و هنگامیکه
کاغذ من بشما رسد بمجرد ملاحظهٔ کاغذ هر جا که باشیم بیایید ایشان این معنی قبول نمودند و قطعهٔ اعلام
قرب و جوار ضلع تکابانی روانه کرده شد و آنچه از مفاد فرمان واجب الاذعان مفهوم گردید که
بالفعل از پاینده خان علاقهٔ دوستی و امید موافقت قطع نموده بعجالت تمام بسمت پکهلی با فدویان
روانه شویم و نزد محمد علی شاه و سربلند خان برسیم هرچند این امر عین صواب است اما در وقت اظهار

اینمعنی مناسب وقت ندیدیم بلکه مناسب وقت چنان بنظر آمد که بالفعل علاقهٔ مودت و اخلاص با خان
ممدوح اظهار نموده چندی در مواضعیکه انتساب با و دارد اقامت نموده مومنین این دیار از رفیق
خود گردانیده بسمت کابلی متوجه شویم بالجمله امروز انشاء الله بجد و داگر در خواهیم رسید و هر قدر که
اقامت مناسب وقت خواهیم دید خواهیم ورزید انشاء الله قدری جمعیت خواهیم کرد و آنچه مصلحت وقت
خواهد بود بعمل خواهد آمد که مقام محفوظ و مصئون بغیر مواضعیکه انتساب به پاینده خان وارد نیست
و تا حال سوای حسن سلوک معامله دیگر از طرف خان ممدوح ظاهر نگردیده اگرچه شرکت بالکل از وی هویدا
نیست لیکن مخالفت و بدخواهی هم ظاهرا مستبعد مینماید ملا اسماعیل اخوند زاده که نهایت عاقل و
هوشیار اند و در مقدمات تالیف و تنفیر دانا و تجربه کار و در عوام و خواص این دیار مشهور اند و از طرف
خان ممدوح برفاقت با فدویان مامور و بجای خود هم مردانگی کیش اند و در اعانت مسلمین خیراندیش
بجان و دل رفیق لشکر مجاهدین اند و تشریک حال مومنین در هر منزل سعی بلیغ در مقدمات خیرخواهی
عسکر ظفر پیکر بجا می آرند و آنرا از خود از افضل عبادات میشمارند چنانچه خطوط خان ممدوح مشتمل بر
امور ساختن اعزه این قرب و جوار بجهت گذاری مجاهدین همراه میدارند و بواسطه خطوط مذکوره
امور نافعه برای مجاهدین میدارند مکرر معروض آنکه از بسکه راه این اضلاع بسبب وقوع کوهسار
دشوارگذار نهایت صعب العبور است تا وقتیکه معتاد و باحتیاج سواری باشد باین سمت حرکت
نباید فرمود تا کسیکه انقیاد کلی و اذعان جبلی به نسبت امام یا نائب امام نداشته باشد یا از دوام معسر الحصول
مینماید او را هم باین صوب سلامت فرمودن مناسب وقت نیست یعنی کسیکه در انعام به نسبت حضور من جمیع الوجوه
انقیاد کلی نمیدارند تا بنایبان آنجناب چه رسد پس در حق ایشان همانست که در ملازمت آنجناب
باشند تا بآثار تربیت آنجناب مهذب شوند بالجمله آنچه اولی و انسب باعتبار ظاهر بنظر ناقص خود
می آید بر آن عمل مینمائیم و باقی سرانجام هر کار را بدست قادر مختار میشماریم بالفعل گزارش ظاهره و مغفرت

باهره در مقام اسلام بغز نمی آید بر دل هدایت منزل غبار تردد نشیند آنچه تدابیر اعانت مجاهدین
این اضلاع همین است که اعانت ایشان بارسال جماعات غازیان در یکجا معه سامان حرب از
شمشیر و تفنگ و باروت و سرب آهسته آهسته ارسال فرمایند تا جماعات متعاقب بفاصله یک یک روز
یا دو دو یا سه سه برسند که این معنی باعث ترغیب مومنین و ترهیب منافقین و ارعاب اهل کفر
وارتجاعه خواهد گردید زیاده تعلیقات [illegible] رقعه سیوم بار بسم الله الرحمن الرحیم
از فدویان جان نثار محمد اسمعیل و محمد مقیم بحضور حضرت امیر المومنین امام المسلمین ادام الله جلاله
و ضاعف اجلاله بعد از ادای تسلیمات مسنون و تکریمات فدویت معروض آنکه از این پیش دو قطعه
عرائض یکی از مقام [illegible] رسیده ایم از مقام نکا پانی مشتمل بر تمامی سرگذشت ارسال حضور پرنور
نموده ایم امید که رسیده و کاشف مدعا گردیده باشد من بعد چون از موضع نکا پانی کوچ نموده بمقام
شیر کوت که متعلقه عالیجاه پاینده خان رخت اقامت انداختیم جمعدار آنجا جالو نام بمدارا
در تواضع پیش آمد از آنکه استقامت در آنجا غیر مناسب بود و مصلحت نبود صبح اراده کوچ نموده
معه پسر جالو مذکور راهی ضلع اگرور گردیدیم که از ورود مایان در موضع شیر کوت پسر جالو فورا
برای خبر رسانی و تقریب ملاقات پیش عبد الغفور خان والی ضلع اگرور که پیشتر خود مستقل بود و
حالا یک گونه متعهد عالیجاه پاینده خان است رفته خبر رسانیده بود از این سبب در اثنای راه
کمال خان برادر عبد الغفور برای استقبال در رسیده ره نورد وادی تواضع و مدارا و خاطرداری
گردید و در ضمن مکالمه بیان ساخت که طبیعت عبد الغفور خان از چندی بیمار است لهذا خود نیامده
بالجمله از آنجا همراه ما شده تا موضع کلکی رسانیده گفت که امروز در همین جا دیره باید کرد و در صباح
بموضعیکه عبد الغفور خان دران مقیم است خواهیم رفت چنانچه روز دیگر حسب مقتضای مقام لشکر غازیان
را بی سر مطلق گذاشتن مناسب وقت ندیده میان محمد مقیم صاحب را در عسکر گذاشتم و بمعیت [illegible] محمد اسمعیل

اخوندزاده و شاه سید و چند نفر دیگر همراه کمال خان مذکور در موضع اقامت عبدالغفور خان رفتیم
در آنجا احمد خان پکهلی وال رسید و حیدر شاه ابن عم سید محمد علی شاه پکهلی وال و ارسلان خان
برادرزاده عبدالغفور بتقریب بارات موجود بودند از همه ملاقات واقع شد و بیعت امامت حضور
پرنور فدوی همه مذکورین نمودند در اثنای گفتگو همین مقدمه پیش نمودیم که کمپ خیام مخذول الطرز قلعه را
ما این تجویز باید ساخت عبدالغفور خان جواب گفتند که خبرگیری در قبضه من نیست یکی گڑهی حسن کوت
که متصل مقام اوست و دیگر گڑهی شمشیره که متصل دره کره پکهلی واقع است پس آن هر دو حاضر اند از آنجا
که از گڑهی حسن کوت جهاد وغیره بسبب بعد مسافت بر اعوان شیاطین متصور نبود شمشیره را سپردیم
و گفتیم که کمال خان همراه باید نمود تا راه نماید او شان. بعده صبح کردند یاران اخوندزاده محمد اسمعیل
را در آنجا گذاشته سید شاه را برای دعوت مسلمین آن قرب و جوار که برادری عبدالغفور خان اند ایشان
تابع نیستند فرستاده خود بعسکر مراجعت نمودم از آن روز تا این روز که روز چهارم است کسی از دوستان
نرسیده و ملا اسمعیل هم باز نیامده اند تا بار علیه در موضع کلکی استقامت داریم و امروز که روز شنبه
است آدمی از طرف شاه غلام حسین آمده زبانی بعد از سلام از طرف او گفت که تا هنگامیکه
لشکر دیگر نخواهد آمد مردم اینجا بر جهاد و مرافقت شما نخواهند رضا است ایشان بسبب قلت لشکر اعتبار
نمی کنند و مولوی عبدالله را همراه ملا عصمت الله که بخدمت صاحبزاده محمد نصیر فرستاده بودم آن دو کسان
معه خط صاحبزاده رسیدند نوشته بود که مردم اینجا باین قدر لشکر برنمیخیزند که اگر لشکر دیگر همراه صاحب
لشکر نصرت کمک برق باشد اگر بیاید مردم اینجا بسیار جمع خواهند شد و الا نه و در تهیج انتقام زبانی
حامل که تاکید همین مضمون بود گفته فرستاده پس صورت این محال برین منوال است و در معنی مردم
اینجا چنان است که تدریجاً لشکرها ازیان عازم آن صوب گردانیده آنچه رای صواب پیرای حضور
اقتضا فرماید عین صواب و مصلحت است زیاده والسلام مع الاکرام

رقعه چهارم بسم الله الرحمن الرحیم از فدوی جان نثار عقیدت شعار محمد اسمعیل بحضور لامع النور
حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله بعد از تسلیمات مسنون و تکریمات
فدویت مقرون واضح آنکه سابق ازین عریضه از مقام ککلی بهم روانه حضور نموده ام بعد آن
آنچه رو نمود اینست که ارسلان خان برادرزاده عبد الغفور خان معه قدری از کسان خود کمک
حبیب الله میرفت و همه گونه ایشان آنجا باهم رسیده استند در صورت مصلحت وقت و مناسب زمان
همچنین بخاطر آمد که قدری لشکر روانه سمت حبیب الله خان کرده شود چرا که مردم اینجا بدون دست و پا زدن
با ایشان هرگز از جا نمی خیزند چنانچه با خود دست و پا زدیم همه همراه خواهند شد ان شاء الله تعالی برای
جماعتی از غازیان بسرکردگی میان محمد مقیم خان صاحب تعین کردم و خود معه ملا محمد اسمعیل آخوندزاده
اراده دارم که بزودی بطرف سواتیان رفته سرکردهای آنها را مثل سربلند خان و ناصر خان و
شاه محمد علی وغیره ترغیب و تحریص نمایم و آنچه فیما بین مذکورین و حبیب الله خان مناقشه و کینه داری است
رفع کرده یکدل کنم اطلاعاً بعرض پرداختم پس در نیولا اگر مناسب باشد قدری لشکر غازیان دیگر که
نهایت راغب بر جهاد باشند متوجه این سمت فرمایند که در جبی کوت رسیده با ایشان ملاقی شود
و اگر رای صواب برای حضور اقتضا فرماید خط بنام پاینده خان مشتمل بر ترغیب و تحریص و پاسداری
ابلاغ فرمایند و ملا محمد اسمعیل صاحب آخوندزاده نهایت مرد دیندار است و حالا سوای او مردی
که دیانت دارد و واقف این ملک و ممد و معین و هوا خواه اسلام باشد و قابل هر کار منصور گردد دیگر نیست
با امید دین بسیار از بسیار سعی می نمایند باقی هرچه خواهد بود متعاقب بعرض خواهم رسانید زیاده
والسلام مع الاکرام فقط

رقعه پنجم بسم الله الرحمن الرحیم

از فدوی جان نثار محمد اسمعیل بحضور حضرت امیر المؤمنین امام المسلمین ایده الله جلاله و ضاعف اجلاله
بعد از ادای تسلیمات مسنون و تعظیمات فدویت مقرون معروض آنکه وقتیکه در موضع ککلی بنا بر مشاورت

کمال خان برادر عبدالغفور خان رئیس موضع اگرور فروکش گردیدیم شخصی از طرف سیادت پناه
محمد علی شاه و خان عالیشان ناصر خان معه عریضه مرسله رسیده ممدوح بحضور لامع النور دراین
فدوی رسید عریضه مذکور ایشان داد بر مضامین مندرجه مطلع گردیدیم و از بیان او چنان واضح گردید
که مقصود اعزه ممدوحین چنان است که عساکر ظفر پیکر در مقام اگرور یا غیر آن چند روز اقامت نماید
یعنی بالفعل بقرب جوار ایشان متوجه نگردد ظاهرا غرض ایشان از همین این امر باشد که ایشان
بالفعل بظاهر بکفار شرار بنا بر بعضی مصالح دنیویه پیوستگی میدارند و علیه عسکر اسلام تا حال در دل
حرز منزل ایشان بنا بر قلت اسباب بظاهر استیقن نگردیده بنا علیه رابطه مذکور را بظاهر بالفعل
قطع کردن و پیوستگی خود را بحضور لامع النور مشهور گردانیدن مناسب مصلحت خود نمیدیدند بنا علیه
عسکر مذکور را از قرب جوار خود دور و دور در تعطیل و تعویق انداختند لهذا اینجانب هم مناسب وقت
دید که رابطه اتحاد و اخلاص را با پاینده خان و خوانین اگرور و حبیب خان بظاهر مستحکم نیز گرداند
تا وقتیکه با اعزه ممدوحین علاقه اتحاد بدست آید و طریقش همین بنظر می آید که عسکر مذکور در ضلع اگرور
اقامت نماید و عزم تادیب حبیب خان را بر زبان اظهار کند و خود جریده معه چندی از رفقا عزم
ملاقات اعزه ممدوحین نماید لیکن بخوانین اگرور چنان اظهار کند که بنا بر جمع نمودن لشکر سواتیان
که در قرب جوار اعزه ممدوحین سکونت میدارند میرویم تا لشکر مذکور را جمع نموده بنا بر تادیب
حبیب خان بجمعیت کثیر متوجه خواهیم گردید همین معنی را در دل خود مضمر داشته اول بنا بر ملاقات
عبدالغفور خان رفتم و کمال خان برادر ایشان را با خود بردم و ارسلان خان برادرزاده
ایشان را در مقام ایشان طلب نمودم و احمد خان رئیس ضلع پکهلی رسید حیدر شاه که ابن عم
سیادت پناه محمد علی شاه را در میان مقام یافتم بالجمله با خوانین مذکورین با جمیعهم در همان مقام
ملاقات واقع گردید و مکالمه و مشاوره در میان آمد تفاصیل آنچه در میان محفل مذکور بر زبان طرفین رفت

جاری گردید

جاری گردید تحریر آن خیلی متعذر است اما مجملش آنکه خوانین مذکورین هرچند مدارات لسانی
بیش از بیش بروی کار آوردند حتی که بیعت امامت بجناب بر دست ایجاب ادا نمودند لیکن از
فحاوی کلمات ایشان چنان تراوش میکرد که ذره از غیرت ایمانی و حمیت اسلامی خلاص
قلوب ایشان در امتثال احکام علام الغیوب اصلاً نمیدارند بلکه منتهای نیات ایشان محض تحصیل
معنی حطام این جهان و تفوق بر اقران است و بس بر مسلک ایشان سخن کردم و بمواعید حصول اشیاع
تکلم نمودم و در اثنای آن بعضی در مقدمات وعظ و تذکیر در مطاوی کلام مندرج ساختم بالجمله
بظاهر رابطه اتحاد قدری بهم رسانیده بعد گزاردن عسکر خود در موضع ککی معاودت نمودم بعد از آن
عجب واقعه پیش آمد که نزد میان محمد خان از جنس نقود محض اشرفی بود و روپیه اصلاً نبود و مردمان
اگر در از نرخ خرید و فروخت اشرفی اصلاً آگاه نبودند بناءً علیه بر فروختن غله بعوض اشرفی
اصلاً اقدام نمیکردند و بدست آمدن غله بطریق قرض بوعده چند روز که اشرفی را در آمدت
بجای دیگر فرستاده و در عوض آن مبلغ حاصل کرده آورده شود بردن اشاره رؤسای آن مقام
متعذر مینمود و رؤسای مذکورین از بسکه باینمعنی یقین کلی میداشتند که بالفعل لشکر مجاهدین نا امید
حبیب الله خان خواهند رود از مرافقت لشکر ظفر پیکر پهلو تهی مینمودند و در خدمتگذاری ایشان کماحقه
بجان و دل سعی نمودند هرچند با رؤسای مذکورین از همین کلام واقع گردید اما کماحقه متوجه نگردیدند
بنابرآن و در روز تنگی خرچ و ضیق معسرت بوجهی پیش آمد که اکثر اهل قافله عموماً و اهل راسپور خصوصاً
مضطرب گردیدند و آخر استحکام استقامت در مقام اقامت دست بردار گردیدند آخری از عقلای
ایشان بمعاودت مشورت میدادند و بعضی از ایشان بردن استیذان رفتند میان محمد مقیم خان
بنابر شجاعت جبلی و جرأت قلبی در باب سلسله جنبانیدن کار زار و شروع مقدمات جنگ و پیکار
نهایت استعجال مینمودند هرچند بحسن تدبیر و لطف کلام عزیمت ایشان را در تعویق و تعطیل انداختم

اما امروز دیگر روز بر ایشان مثل گذشتن یکسال می‌نمود بناء علیه منشی خواجه محمد را نزد سربلند خان
معه مبلغ یک اشرفی روانه نمودم تا با خان ممدوح در باب شاوره هم کلام بکنند و آن اشرفی هم فروخته
بمعرفت خان ممدوح فروخته روپیه بیار نزد ایشان روانه گردید بعد روانگی ایشان خان عالیجاه
ارسلان خان آمده اظهار نمود که من معه جماعتی از اهل گرد و نواح بر تائید حبیب اسد خان فی الحال
میروم اگر کسی را از شما شوق جهاد باشد و غیرت تائید مسلمین مظلومین در دل داشته باشد همراه من
شود که خرج آن من بر ذمه خودی بر دارم بمجرد استماع این معنی جمعی کثیر از اهل قافله علی العموم و میان محمد مقیم خان
خصوصاً بر رفاقت او مستعد گردیدند و آن زمره پیش و پس چشم بسته بر تائید خان ممدوح کمر همت بسته که
و آن مستعدان از زمین قندوز درخواست گردیدند هر چند اجازت ایشان مصلحت وقت ندیدیم اما از بخش
ایشان نیز هم مخالف امر آنجناب نفهمیدیم بناء علیه عسکر را دو قسم نمودم رفیقان میان محمد مقیم را عموماً
و دیگر مستعجلین را همراه ایشان کرده برفاقت ارسلان خان مامور ساختم و خود معه جمعی باقی در موضع
حسی کوت که محل سکونت ارسلان بود رخت اقامت انداختیم بعد گذر رفتن ارسلان خان و میان
محمد مقیم خان خود معه چندی از همراهیان که قریب چهل کس باشند از آنجمله فضیلت و کمالات اکتساب
اخلاص انتساب ملا محمد اسماعیل آخوندزاده که استاد جمیع علمای این دیار اند در مقدمات جنگ
و پیکار و تالیف اخیار و اشرار یگانه روزگار و نهایت هوشیار از آنجمله ملا شاه سعید و دیگر جماعه
از رفقای خود حسب الطلب جناب عالیشان سربلند خان ملاقات ایشان را متوجه گردیدیم و جماعتی غزات
باقی بسرکردگی مولوی عبداللہ خان در موضع حسی کوت مقیم گردانیدیم بالجمله بعد از طی شب و روز از
کوهسار نزد خان ممدوح رسیدیم و ملا عصمت الله برادر ملا شاه سعید را هم در آنجا یافتیم خان
ممدوح هر چند از سرداران نام دار و از مردمان دیندار اما بالفعل از وطن خود برآمده و در مقامی
بطرز مسافران نشسته اند اصل رئیس آن مقام شخصی شاهی خلیل نام که با خان ممدوح نهایت مودت و صحبت دارد

واز رفقه

و از موافقت ایشان کوشش نمایند الغرض با جان محمد و شاهی خان و برادران او ملاقات
واقع گردیده هر چند کلمات موانست و اتحاد و وداد از ایشان صادر میگردند اما توقف در انسلاک
خود بسلک مجاهدین بطریق یکرنگی و یکجهتی متمادی دیده دو روز در دوشنبه ایشان گذرانیدیم و در
ترغیب ایشان برتبهٔ قصوی سعی خود را رسانیدیم اما از قرائن حالیه و مقالیه همین معنی فهمیدیم که
مقصود ایشان برهم شدن مخالفت ایشان است یعنی شخصیکه فی الحال بر سواحل دریای اباسین
متسلط است و در موافقت و مرافقت مجاهدین انتظار قوت و شوکت ایشان میدارند که اگر
غلبهٔ ایشان بر کفار بوجه من الوجوه ظاهر شود فی الحال بکمال استعجال موافق خواهند گردید و الا
راه سلامت روی در میان موافقت و مخالفت خواهند پیمود البته اینقدر متیقن است که در انوار
مجاهدین نخواهند کوشید اما این معنی هم متوقع است که فی الحال لباس شجاعت و شهامت در میدان موافقت
و مرافقت خواهند پوشید غرض اینکه حصول معنی شوکت مجاهدین باجتماع عسکر یا بدست آمدن مصارف
مجاهدین از روی ایشان خیلی متعذر می‌نماید آری بر تقدیر حصول شوکت از سایر اخوان و اقران
خود پیش قدم باشند و دیگر اقران خود را نیز بر همین ترغیب نمایند و احتمال دیگر هم مظنون است و آن
این است که اگر کسی بالفعل بر بیخ کوشیدن مخالفت ایشان ظاهرا باهرا مستعد گردد پس محتمل که
از چپ و راست چشم بسته موافقت او بالفعل اختیار نمایند و در تاسیس مبانی حشمت و شوکت او
سعی بلیغ بجا آرند و شاید که بنا بر اظهار همین مدعا عزم ملازمت حضور هم میدارند اما مجرد وعده
بیخ کنی مخالف فی الحال موافقت کلی از ایشان متعذر بالجمله موافقت ایشان بالفعل بر تقدیر بیخ کنی
مخالف ایشان بالفعل است و اما بر تقدیر وعده بیخ کنی پس وعده موافقت است این است آنچه این
فدوی از قرائن حالیه و مقالیه ایشان فهمیده لیکن بظاهر پس راه موافقت و عاطفت میپوئیم
و در رابطهٔ اخلاص و اتحاد میچسپیم و بیعت بالفعل را بر بیعت سیادت پناه محمد علی شاه مفوض میداریم ان شاء الله

سیادت پناه را سرگروه خوانین این ضلاع خود میشمارند و آن فدوی اظهار یگانگی خود را با مخالف ایشان

بچند وجه مضر میداند اول آنکه گذر دریای اباسین از جانبین و ضلع اکوره زیر حکومت اوست

پس درینصورت انقطاع رابطه دوستی مرور و عبور جماعات غزات متعسر میگردد ثانیاً آنکه خود آن شخص

نسبت سایر خوانین این اضلاع صاحب حشمت و مکنت است موافقت این خوانین در مقابله مخالف او در کار

هیچ کار آمدنی نیست و ثالثاً آنکه در میان او و در میان حبیب الله خان و سایر خوانین اکوره رابطه اتحاد

نهایت مستحکم است در میان محمد مقیم خان معه جمعی از غازیان نزد حبیب الله خان بالفعل رفته اند پس تحمل

که خان مذکور با دیگر خوانین ضلع اکوره بر انقطاع رابطه اتحاد در مابین این فدوی و شخص مذکور آگاه شوند

تحمل که مضرتی با ایشان رسانند یا از موافقت بمرافقت ایشان دست بردار شوند و همچنین هم باعث

وصول مضرتی با ایشان گردد رابعاً آنکه سلطان زبردست خان که از اعظم روسای حوالی کشمیر است

با حبیب الله خان رابطه اخلاص و اتحاد از قدیم الایام میدارد پس شاید موافقت خان مذکور یعنی حبیب الله خان

باعث حصول رابطه اتحاد فیما بین این فدوی و سلطان مذکور گردد و این است مجمل حال خان عالیشان

سربلند خان و دیگر خوانین این ضلع را مثل سعادت خان و احمد شاه خان و احمد خان و نیتابی خان

و امثال ایشان هم رنگ سربلند خان یافتم و احوال اصر خان و حسن علی خان و سیادت پناه محمد علی شاه

و امثال ایشان نیز از روسای غایبین که با ایشان تا حال ملاقات واقع نگردیده از حال خوانین مذکورین

بطریق قیاس شناختم که ایشان باعث حصول معنی شوکت عساکر اسلام نخواهند گردید و سلسله جهاد به

مقابله کفار نخواهند شد اما بر تقدیر حصول حشمت و شوکت البته راه موافقت خواهند پیمود و اگر کسی سلسله

کارزار بجنبانند شاید بوجهی از وجوه شریک او شوند آری بر تقدیر ظهور غلبه اهل اسلام موافقت ایشان

قریب متیقن است البته احتمال وصول ضرر از طرف ایشان نهایت مستبعد است پس فی الحال ایشان را

محب ضعیف القلب و من قلیل الاخلاص و مخلص جان و صاحب ایمان مخلوط البته تصور باید کرد در مرتبه وارد

موافقت

موافقت بالفعل توانند کرد نه تسلط مطرودان نفاق شعار راه مخالفت خواهند پیمود چنانچه ساکنین
و قاعدین انجا که غلبه اسلام را بدل خواهان اند در صورتیکه یکبار با هر دو چنان فی الحال شده بود در تسلط سربلند خان
و شاهی خان در مقابله که مشترک فیما بین سعادت خان و شاهی خان است و تمام جریان مستور از متعلقات
ضلع مکری است و از همه جانب بکه بسیار محاط اقامت نمودم هر چند مقام اقامت این چند رفقا
هم در آن موضع نبود و با وجودیکه از سکان موضع مذکور با قامت باشندگان راضی هم نبودند زیرا که احتمال
میداشتند که شاید تمام عسکر رخت اقامت در همین موضع اندازد و تنگی مساکن و فساد مزارع لاحق
حال گردد لیکن بجهت ضرورت برای چند روز در موضع مذکور اقامت نموده یکقطعه خط بنام سید ممدوح
و خان عالیشان ناصر خان و حسن علیخان بمعرفت خان عالیشان سربلند خان متضمن بر ترغیب بسبب
طلب ایشان بنا بر ملاقات در موضع مذکور ارسال داشتم و خطوط دیگر علیحده علیحده بنام اعزه ممدوحین
متضمن بر مطالب مسطوره بدست یکی از رفقای خود نیز ارسال نمودم و ملا عصمت الله را بسمت خوازمین
قوم دلسی برای ترغیب و دعوت روانه ساختم و شخصی را بطرف سادات خیل و کرانی نیز روانه نمودم
بالجمله بحسب طاقت و بمقدار عقل ناقص در سعی مشغولم حق تبارک و تعالی مشکور گرداند و ثمره آن بر روی کار
آرد و بقدر استطاعت خود سعی بجا می آرم و سر رشته کار بدست قادر مختار میسپارم و درین اضلاع آمده چنان
معلوم نمودم که هر چند بفضل تعالی در عرصه کثیره بر آمدن مقصود متوقع است اما وقت آمدن عسکر درین اضلاع
رسیده بود بلکه از مضی قبل از وصول وقت آن واقع گردید آری رفتن آن بود که این فدوی مدت چندی
از خود متکفل زراعت حضور داده این اضلاع میگردید و به دیهات و قری بلا تکلف در بعضی بطریق جبر و
اعلان و در بعضی بطور سر و کتمان آمد و سیر مینمود و پس از انکه رؤسای این اضلاع مستعد میگردیدند و
موضع اقامت لشکر معین میشد تا آن وقت عسکر ظفر پیکر رونق افزای آنجا میگردید با آنکه ابتدای لشکری
جرار کثیر المقدار از مردمان کار رسیده باین سمت میگردید و قطع نظر از موافقت و مخالفت سکنه این اضلاع

بر مقابلهٔ اعدا، سراو جهر آ علم جنگ و جدال می افراخت و بر کفار و منافقین بی دغدغه دست انداخت
هر که راه مخالفت می پیمود به پاداش او میرسانید و حیل منافقین را از هم می پاشید خبر بخیر بنا و فتح
آن میان محمد مقیم فتح باب گردید و حصول مقصود میسر الحصول نیا تا الله بعد چندی و ان شاء الله مهمات
می آید اما چه باید کرد که اکثر رفقا بطوع اند که به استعجال مجبول اند الا بعضی از ایشان که بر انقیاد محض
و اطاعت بحث مستعد اند در معنی جهاد که عبارت از بجا آوردن مساعی جمیله است در مقدمات نصرت دین
خواه به سنان لسان باشد خواه به سیف و سنان فهمیده مشارکت خود را به هر رنگ باعث افتخار دیده اند
بالفعل با آنکه درین هم نهایت مضر مقصود است ولی تامل و تدبیر درست انداختن هم از مصلحت دور بعید
بلکه تخیل که این هر دو امر از ممنوعات شرعیه باشند و از محظورات عقلیه بلکه همین وقت است که بر یکی
تا کل و ملاک این خبر نمائیم در طی مراحل تشبث بورزیم که هموار مستعد شویم و مساعی جمیله عقلیه بجا آریم و از
افضل انواع جهاد شماریم رجای واثق از بارگاه حضرت خالق آنست که رفقای این فدوی عموما و شاید در
این مخلص خصوصا در معنی مشارکت این فدوی نمایند آنگاه بعد چندی نقاب حجاب از چهره مقصود انداخته
و علم نصرت دین و اعلای کلمه رب العالمین برافراخته گردد باقی تفاصیل احوال بعد از ملاقات سید ممدوح
خوانین مذکورین معروض کرده خواهد شد زیاده حد ادب است. مکرر آنکه ملا محمد اسمعیل آخوندزاده بنابر دو مهم مشار
و دیانت و ارادت فدوی مشاورت و مصالحت نخجیه کار و پیشوای تمام فضلای این ضلع اند و معتمد علیه خوانین
این اطراف فدوی در کار دین بجان مصروف و در تالیف و ترغیب دل مشغول آمده اگر یک شقه مشتمل بر تحسین
و آفرین بنام شان ابلاغ فرمایند زیاده حد ادب است. دیگر آنکه خان عالیشان سربلند خان برای حضور دین
بحضور بسیار قصد میداشتند لیکن فدوی متوقف ساخته تا که ملاقات از محمد علی شاه و دیگر خوانین بخوبی
میسر آمده و آورشان این مضمون را گفته بودند که باید نگاشت بنابران معروض داشته شد پس یک شقه
بنابر ماندن او شان تا وقت حاجت هم ابلاغ فرمایند فقط

بسم ۱ هو

بسم الله الرحمن الرحيم   رقعة اخرى كانت ملفوفة في الاولى   من المولى سيف الاولاد ل

الى المولى الاجل الاجل امير المومنين وسيد المسلمين اعلى الله كلمته بعلو مجده ونشر دينه بانتشار رشده
بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته عليكم اهل البيت ان الاخوين الذين جعلتموهما لي وزيرين ظهيرا
واميرين باطنا لا ريب في انهما ناصران لدين رب العلمين وناصحان لائمة المسلمين فما احسنهما من
مشير ووزير بيد انهما لا يحتفان بان يسند اليهما الامر الخطير اما اصغرهما فلا شك في فتوته ومروته
وصلابته وشهامته غير انه شاب من الشبان وفتى من الفتيان فما هو الا نفحة من النيران لا يعرف
يمينه عن شماله ولا يحترس بعاقبة الامر وماله واما اكبرهما فلا محالة انه من نبراس الاكياس ومن معاريف
الناس الا انه ربما يحيل الله الامر الصغير في كسوة الامر الخطير فقد يظن ان الرجل قد اشرف على الجهاد
وشمر لاعلاء كلمة رب العباد مع انه لم يحيل رشته الا اماني حصول المطالب ومواعيد كواعب عز قرب
فسعيهما في الاقتحام بامر عظيم والكرم من غير كرم فيظن انه قد فاز بالسعي المشكور ولم يبايت له الا
هنيات الامور ولا تمييز بين الخائن والامين ولا يعرف الغث من السمين وما عسى ان يكون ذلك نقصا
في دينه بل الطهارة صعوبته والذي علق الجنية وبراسمه الى الاطن بانه من الناشئين بل هو ممن يحسن
الظن بكافة المؤمنين فاما شيعة اخيار الاصغر الذين يعدون انفسهم من اخوان مولده وذوي عون
مرافقة من محتده فليسوا من رجال هذا المقال كانهم لم يؤسسوا بالجزاء والمال كل مقصدهم الا انهم بات
والاغتنام لا لنظاهر اهل الاسلام وجل مآربهم الترفع على الاقران والتبختر بين الاخوان لا تائيد
دين الملك المنان فما كنت في هذا الامر الا كالاسد للاخوين فلا افتحم في البين فما نظرت فيما ذكرت
عرفت ان استبدادي في امري واستقلالي في نظري انفع في علو كلمة الدين وجميع شباب المسلمين فاني بادرتها
النسبة الاولى قد ابى الامر علينا رايها وقد اني عليه لكني لم ازل اراودها حتى لا نجانب الغالبي ولا نخلفا
فيما بينهما فالامر علينا ذلك الى الان بحمد الله تعالى وكلاهما فرحان مطمئنان الا انهما قد يختلفان فيما بينهما

اختلاف المجادلین لا خلاف المناظرین لکنی ادفع ذلک منها ما استطعت فما بها الا کالمعادین
بالمثنا والمتحابین ظاهراً فرجو الدعاء منکم فی اصلاح ذات البین و زوال التحاسد من قلوب الاخوان
والله مجیب قریب والسلام نعم سهمی فی العلم والعمل و شریکی فی حمل السیف والقلم ذو رای ثاقب
و توسم صائب و علم نافع و قلب خاشع و رضع ناسخ ثم لسان صدق علی و صیت جلی فی العلماء
والرؤساء والامین والضعفاء فما اکرمه من ناصر الدین الله و ناصح لخلیفة الله   مورخه
سیزدهم ماه صفر ۱۲۴۳ سنه هجری   روز پنجشنبه پانزدهم شهر مسطور روز شنبه به پچار رسید
بنام شاه کاشغار معروضه یکشنبه ۵ شعبان ۱۲۴۳ سنه هجری از موضع نهر —

بسم الله الرحمن الرحیم — از امیر المومنین سید احمد بجناب جلالت مآب معلی القاب رونق افزای
اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسندآرای محافل سیاست و کیاست معرکه پیرای دین
صولت و شجاعت مقبول بارگاه الهی مروج دین رسول الله عظمت مآب و لیاقت انتساب سلیمان شاه
ابد الله جلاله و ضاعف اجلاله بعد از اتحاف تحایف اسلام و اهدای هدیه مرضیه اسلام که سنت
سید الانام است علیه الصلوة والسلام مشعر ضمیر خلت و اتحاد تخمیر گردانیده می آید رقیمه کریمه
مودت شمیمه باعث ازدیاد مراتب خلت گردید حقا که هر نقشی از نقوش مشکینش مثل خال
عذار خوبان و هر سطری از سطور عنبر منش مشابه زلف محبوبان زینت بخش چهره قرطاس خلت
اساس بوجهی بوده که رشحات مودات از سحایب کلمات اتحاد آیات باران صفت میبارند
و قلم محبت رقم وثایق اخلاص و اختصاص بمداد محبت و وداد بر لوح سینه یگانگت گنجینه مینگارید
علاوه برین آنکه آنچه هدیه مرضیه یعنی یک کنهر و یک چکمن ارسال فرموده بودند آن مضامین صداقت
آگین را دو بالا گردانید و صدای تهاد و اتحاد کمر بس و دل خلت منزل رسانید الحمد لله که حق جل و علا
بکرم عمیم خود آن جلالت مآب را باین سعادت عظمی و عطیه کبری که عبارت از محبت فی الله است بنواخت

وان معا

و آن معلی القاب را بتایید دین متین و رفع اعلام شرع مبین از سایر اخوان و اقران ممتاز ساخت
و اهب العطیات این توفیق را روز افزون گرداناد و هرچند مفاخر و مناقب آن اورنگ آرای جلالت
از زبان اکثر خواص و عوام این دیار و اقطار عموماً از زبان فضیلت مآب ملا فیض محمد و ملا نصر الله
خصوصاً بارها مجملاً بگوش محبت نیوش کرات و مرات رسیده بود و باعث استحکام روابط خلت و
علایق محبت گردیده و لیکن درین ایام خجسته فرجام خان اخلاص نشان محبت عنوان آدینه خان
بدخشی که بنا بر استفاده اشغال طریقت نزد این فقیر رسیده‌اند تمامی حال خیر اشتمال آن خجسته خصال
مفصلاً بیان نمودند بسبب استماع اخبار فرحت آثار علو همت و وفور رغبت آن عالی منزلت در باب
اعلای کلمة الله و احیای سنت رسول الله و کسر شوکت طلمهٔ معتدین و شکوه متمردین و کمال شهامت
و جلادت آن والا منزلت در میان سطوت و معارک صولت استحکام سلاسل محبت و اخلاص و خلت و اختصاص
دو بالا گردید الحق که ما مردم ضعفا را که محض جان خود را از جمیع ما سوی الله منقطع گردانیده
و سینه اخلاص گنجینه را از محبت جمیع من دون الله مطهر کرده بنا بر نصرت دین
و اعلای کلمه رب العالمین کمر بسته ام و از محبت اخوان و اوطان و محبان و دوستان
رو گردانیده در محبت محبان حضرت حق و عداوت اعدای آن تعالی در مطلق الکل
مشغول شده ایم با کسی محبت میداریم نه عداوت آری با امتثال آن ناصر دین متین
و تابع احکام رب العلمین و تابع سنت سید المرسلین لازم که علاقه محبت مستحکم تر
گردانیم و بملاقات فرحت آیات آن برگزیده خالق السموات محض لله و
فی الله خود را رسانیم نهایت تمنای قلبی آنست که ملاقات جسمانی میسر شود اما چونکه درین
جز و زمان جمیع مومنین ضلع سوات و بنیر و دهمند و خلیل و غلجای و دورانی و بارکزیان
بلده پشاور و سپاهیان عسکر و روسای آن دیار بر همین معنی اتفاق نمیشود که بغیر بریم زدن دست

با بنده خان جیل و کثرت شوکت ایشان هرگز باب جهاد مفتوح شدنی نیست و این فقیر را برهمین
معنی ترغیب میدادند که بعد انقضای ماه رمضان المبارک بنابر استیصال منافقین مخذولین متوجه
شویم و تهیه بر پا کردن علم جهاد از ولایات منافقین مذکورین عزم نمائیم چنانچه این معنی نهایت
پسند خاطر این فقیر و جمیع مومنین این دیار گردید لهذا منتظر انقضای ماه صیام در ضلع سوات نشسته
ایم همین که ماه مبارک منقضی گردید موسم گرفتن غازیان در رسید هر چند عروض این معنی اظهار
مانع ملاقات جسمانی فی الحال بود اما یک وجه باعث ازدیاد اشتیاق ملاقات گردید که دل خلاص
منزل این فقیر چنان اقتضا نمود که آن برادر عزیز را هم درین دولت دو جهانی و سعادت جاودانی
شریک حال خود نمائیم و ایشان را هم بانواع ترغیبات و ترهیبات بر سرانجام این مهم معظم کشان
کشان آرم تا اگر بنفس نفیس خود شریک این امر عظیم شوند پس زهی سعادت ایشان و الا بقدر
البته چار و نا چار ایشان را مستعد نمائیم که پاره از لشکر ظفر پیکر و قدری از مصارف مجاهدین بقدر
استطاعت خود ضرور بالضرور نزد این فقیر رسانند تا بحضور رب العالمین و جناب سید المرسلین سرخرو شوند
و چنانکه درین جهان فانی بسلطنت و مملکت معروف اند همچنین در ملک جاودانی بوجاهت و ریاست
و علو مدارج جنت موصوف شوند و در میان جمیع اقران و اخوان اهل زمان بنیکنامی و صیت عالی
و ثنای جمیل بر آیند و استحکام علاقه محبت سد و فی الله که سعادت جانبین و شرافت طرفین
شهره جمهور انام و زبان زد هر خاص و عام گردد بنابرین مصالح متوجه استم که ملاقات جسمانی حاصل نمائیم
و حظی از فیوض ربانی و رحمت رحمانی که این عاجز خاکسار در ذره بیمقدار بمحض قدرت قادر مختار
بان فایز گردیده آن برادر عزیز را هم بنا بر استحکام علاقه اخوت تعلیم نمایم درین معنی متردد بودم
که اگر عازم ملاقات آن برادر عزیز شوم اجتماع مومنین برهم میشود و اگر از آن جهه تهیه نمائیم مشارکت
ایشان درین امر عظیم از دست میرود بنا علیه بزرگی را از اعز عزیزان و اعظم رفیقان خود که

حاجی اسرار

معلّی

حامل اسرار طریقت این فقیر باشند مطلع بر مجمل و مفصل حالات این ضعیف ملاقات ایشان بعینه

ملاقات این فقیر باشد و استفاده از ایشان در حکم استفاده این ضعیف و کلام ایشان در جمیع

مقدمات منسوب باین نحیف یعنی جناب هدایت مآب کمالات انتساب مناقب اکتساب مصدر یقین ناشر سنت

سید المرسلین مخدومی مکرمی شیخ نظام الدین را همه خان ممدوح یعنی آدینه خان بحضور اقبال معمور

روانه کرده شد و یک قطعه اعلام عام برای ترغیب جمهور اهل اسلام بجناب معلی القاب هدایت مآب شیخ

ممدوح فرستاده شد تا آنرا در جماهیر اهل اسلام و مشاهیر خواص و عوام منتشر فرمایند و هر کس را

از سر سینه مخلصین بمضمون نصیحت مشحون اعلام مسطور ترغیب نمایند اما بنا بر ترغیب خاص آن برادر عزیز

میخواستم که دفتری بسیار عریض و طویل نگارش کنم لیکن فهمیدم که هر چند مضامین ترغیب و ترهیب

در قالب رنگارنگ و قوالب گوناگون اظهار نمایم اما هرگز هرگز در جنب کلام ملک علام یعنی قرآن مجید

و فرقان حمید که سراسر مشتمل بهمین مضمون هر آیت آگین اعنی اعانت مجاهدین و اهانت معاندین بحری

معدود نخواهد گردید لهذا بر همین قدر اکتفا نمودم که مصحفی بنهایت واضح الخط بدست شیخ ممدوح برای

تلاوت ایشان فرستادم تا در همان مصحف مجید تلاوت نمایند و آنرا فرمان واجب الاذعان خلاق

زمین و زمان تصور فرموده بر منطوق لازم الوثوق عمل فرمایند که بر اقامت جهاد و اعانت مجاهدین

و ازالهٔ کفر و فساد و اهانت مفسدین چه قدر تاکید بلیغ میفرمایند و منافع و فوائد آنرا بتقریرات

رنگارنگ می‌نمایند اما هیچ کسی را از بندگان اتقیا شعار نمی‌رسد که با وجود اینقدر تاکید اکید مولای

تغافل و تساهل نماید و بهر سرداری مال و جاه در مقابله امتثال احکام ذوی الجلال بخیال آرد

و السعید من اتبع والی صراط المستقیم زیاده بجز دعای ازدیاد مراتب جاه و جلال و ترقی مدارج

عز و اقبال چه برنگارد فقط   بنام وزیر الدوله بهادر بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین

سید احمد بخدمت نواب صاحب حشمت مآب مکرمت انتساب مناقب اکتساب شهامت نشان جلالت عنوان

نواب وزیر الدوله محمد وزیر خان بهادر زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله تحیه سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقائم کرایم مشعر بر صحت مزاج وهاج و مشتمل بر مراتب اخلاص و اتحاد و خلت و وداد
رسید تقاضای خلت آگین بر منصه ظهور رسید مراتب فرحت بی نهایت و مدارج مسرت بغایت بخشید
الحمد لله حق جل و علا بکرم عمیم خود آن حشمت مآب را با این افضل عبادات و اکمل سعادات که عبارت از
حب فی الله است موفق و مشرف گردانید چنانکه این تخم شجره طیبه را در سینه بی کینه کاشته اند همچنین این
شجره مبارکه را شب و روز سرسبز و شاداب داشته متمر ثمرات جلیله و باعث برکات جزیله دارین گرداناد
این فقیر را در دعای خیر خود مشغول دارند و در باره این فقیر بدعای خیر شب و روز مشغول باشند و خاطر
خلت مظاهر را از طرف این فقیر و سایر مجاهدین مهاجرین مطمئن دارند که بفضل الهی جمیع رفقا و ضعفای
این نواحی در مقدمه اعلای کلمه پروردگار و احیای سنت سید الابرار در رفاقت این عاجز خیال بجای
چست و چالاک اند که حال خیر اشتمال ایشان لایق تماشا کردنی است آنچه مراتب محبت و اخلاص
محبان هندوستان با این فقیر مصروف میکردند ازین بیشتر از آن در حق جمیع اقوام افغانان عموماً
و قوم یوسف زئی خصوصاً قصور نباید کرد آری این قدر است اگرچه صرف جان خود را در مقدمه
بخوبی نمی شمارند اما در بدل مال لاچار اند که استطاعت ندارند بناءً علیه بیگونه تردد و تفکر بود
مخلصین هندوستان که از جنس غربا و ضعفا اند و بحمیت اسلامی و غیرت ایمانی پر شده اند و در
مهاجرین و مجاهدین مصروف هر چند جد و جهد میکردند که در خدمتگذاری حزب الله شریک شوند اما
چون طریق ارسال مصارف نمی یافتند بجز یأس و تأسف نمیداشتند آخر الامر طریقی نهایت محکم و سهل
بدست آمده صاحبزاده یگانه آفاق مولانا محمد اسحاق بران اطلاع میدارند بناءً علیه مخلصین [illegible]
بجان و دل کوشش نموده بقدر استطاعت خود مثل انصار کبار از فرط مهر و خلوص گرفته تا روپیه
و اشرفی قدری جمع نموده ارسال کردند اکثر آن رسید و بعضی از آن ان شاء الله خواهد رسید بالجمله که

نقود ولی

نزد مولوی محمد اسحاق چیزی خواهم فرستاد و نزد اینجانب بلا تکلف خواهم رسید و آنچه مولانا ممدوح
سابق انکار را از خدمت مولوی محمد حسین منیره دند محض بنا برهمین معنی بود که ایشانرا طریق ارسال
بدست نیامده بود الحال که بدست آمده است، امید انکار هم نخواهند فرمود اطلاعاً نوشته شد
تا خاطر عاطر از پریشانی مسئول باند و از طرف ما فقرا ترددی و تفکری لاحق حال نشود که از
طرف خرج هم عسرتی نیست و آنچه مصارف بابی مقدمه جهاد ضروریست عنقریب بجا هم رسید
برادر مکرم میان میر سید احمد علی صاحب نیابةً از طرف آنحضرت بیعت امامت بجا آوردند حق
تبارک و تعالی قبول فرمایند برادر ممدوح اظهار نمودند که آنحضرت مآب بایشان باین معنی فرموده
بودند که اگر فلانی یعنی این فقیر خود دعوی امامت میکند پس از طرف من بیعت او بجا آرید و اگر
آوازه این دعوی محض از زبان رفقا سر بر میزند پس چندان اعتباری نمیدارد بهر حال لکن
حقیقت الامر اینست که این فقیر محض از زبان خود هم دعوی مذکور نمیکند بلکه این عاجز خاکسار
و ذره بمقدار را بلاشک و ریب از پرده غیب برین منصب شریف از مدت مدید منصوب گردانیده
اند و بالفعل باظهار آن مامور ساخته خدائیکه عالم الجهر والکتمان والسر والاعلان است گواه است
برین معنی که این بنده درگاه قادر مختار دعاجو عبودیت شعار محق صادق بحت است اصلاً و مطلقاً
بطلان و کذب را در آن مدخل نیست آنمعنی را بالیقین تصور فرمایند و در سویدای قلب مرکوز
که هر که اقرار این منصب میکند مقبول بارگاه لایزال است و هر که بانکار پیش می آید بیشک مطرود
بارگاه رب ذوالجلال روزیکه همه اولین و آخرین بحضور مالک که ملک عالمین است و بمحض کرم خود
مرا این منصب بخشیده و در روبروی جد من که سید المرسلین است که برکت اتباع منصب یافته مجتمع
خواهند گردید رفیقان من که باین منصب اقرار کرده اند بکدام مناصب عزت و وجاهت خواهند رسید
و مخالفان من از منصب انکار رسیده اند در مهالک ذلت چها خواهند کشید و فردای قیامت آشکار آمدنی است

آنحضرت مآب

ولا ريب اينمه ناشا ظاهر شدني هرگز نميخواهم كسي از مخلصين باين ذلت گرفتار شود ليكن
چه كنم كه استطاعت نميدارم كه هر كس را كشتگان در منابت خود آرم زياده والسلام مع
الاكرام تحرير بالتاريخ بيست ششم ماه شعبان ۱۳۲۳ هجري مقدس از مقام چار منبع نواب

بسم الله الرحمن الرحيم · من عبد الله المنتهض لنصرة الدين الملقب بامير المؤمنين
الى قمري سماء العز والاعتلاء ونيري فلك المجد والسناء فرقدي قطب الاسلام وبضعتي شيخ الانام
رباني دوحة الرحمن ريحانتي روضة الجنان سيدا شبان لعالم الاسلاف واعلام الاخلاف ناصران
لكلمة الله ناصحان لدين الله اما اكبرهما فلا شك انه نقي الاعراق صفي الاخلاق رضي الافاق واما
اصغرهما فلا ريب في انه ذو الخلق المرغوب مطهر ادناس العيوب العظيم اليعسوب قر الله بهما عيون المؤمنين
الصادقين واحرق قلوب الكاذبين والمنافقين السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فلله الحمد
العفو الغفور اذ اخرجني من الظلمات الى النور وهداني احسن هداي واواني فاكرم ماواي واستعملني
في افضل عباداته ويسر لي احمر طاعته وما حمل احدا فوق طاقته وما كلف عبدا الا بقدر استطاعته
والف برحمته بين قلوب المؤمنين حتى قاموا لاقامة الدين فاصبحوا اعوانا متظاهرين واخوانا متواصلين
حماة لاحباء الله براة على اعداء الله دعاة الى الدين القويم هداة الى الصراط المستقيم فمنهم من دعي
ومنهم من يجيب ومنهم من يهدي ومنهم من ينيب ومنهم من يرامي ومنهم من يلبي ومنهم من ينادي
ومنهم من يلبي من الله علي بان امرني بالجهاد وامرني على العباد فاصبحت بحمد الله اميرا مامورا وساعيا
مشكورا فانتدب لامري عباد من الاحرار وانتصب لنصري كماة من الانصار صابرين في الباساء
والضراء شاكرين في الشدة والسراء نهم في الخصب والرخاء والعنت والعناء الى غفران الله متسارعون
والى رضوان الله متسابقون وفي ذلك فليتنافس المتنافسون فما اكرمهم من الرجال كرما وعند الله في
ذلك الجزاء ومن منه علي ان اخرج من بين اظهرنا من لو لا موافقتنا ما زادونا الا فسادا وخبالا وما

كيونا

كسبوا الاعداد وملأوا قلوبهم ان انتبهوا الصدور ولتوا الرؤس ارتاحت القلوب واطمأنت النفوس
وذهلكم بالجهاد والانفاق وانتشر في ذلك دعوتكما الى الابعاد والآفاق وانتقبوا ولا يبذل كرام الاموال
فاستجاب لدعوتكما في ذلك طائفة من الرجال فمنهم من بسط الله عليه في رزقه ووسع في رفده فاصبح في سبيل الله
من المتوسعين في النفقات فكتب عند الله من المطوعين في الصدقات والموعودين بعفو الخطيئات ورفع
الدرجات ومنهم من اصعب عليه مذاهبه وتحجت عليه نوائبه فجد فيها وجد وسعى في ذات الله واجتهد ورزق
في القلب غنى وفي الدنيا زهدا وهم من الذين لا يجدون الا جهدا فوالله له سبعين مرات وبالله نحوه
احباب فيثوبكم جميعا ايها المنفقون ونعمى لكم ومرحبا ايها المتصدقون فانما انهيتم لرب العالمين واقرضتم
لمالك يوم الدين زهاء سبعة آلاف وتسعمائة وخمسين من ارغب المال واطيب الحلال باخلاص القلوب
وارغام النفوس فان حجة وكلمة قد بلغ مبلغه وحل محله بسعيه ان شاء الله خلة المهاجرين وتزيد به ثلثة
المجاهدين وتهيد به علة المجاهدين وتجديد به ذلة المعاندين وتشيد به قواعد الصدق والوفاق وتزيد به مكائد
اهل العداوة والشقاق وتقعد به مقاعد اهل الخيانة والنفاق وتكتب كله من احسن ما عملتم وتحسب اجمعه
من افضل ما فعلتم واستبشروا فانكم ان شاء الله تسمعون ما يسركم قريب وادعوا ربكم فانه سميع مجيب
فالحمد لله الذي شرح لي صدري ويسر لي امري وشد بكما ازري ووفقكما لنصري فشكر الله على هذه
المواخات والموالات والمصادقة والمصافات فان هذه التحاب في ذات الله هو افضل الاعمال
وهذا التناصر في سبيل الله وذاك احسن الافعال ثم ان ما ارسلوا قد وصل لدي وتبلغ الى مع جميع الكتابين
الكريمين لهذين الجليلين العظيمين ورد احدهما بيد من حولتم الهدية عليه وقد ضمنتم كتابه من كفرة اهل
التجارة الساكنين قرية منارة معبد الحبي بعض اخواني واستار بعض خلاني ستر الاسمي عن عيون الرقباء
من اصحاب النفاق فقد وركما من فطنتين على رغم انف ارباب النفاق وكان دالا على تحويل الهدية
على ذلك التاجر وعلى ما جرى بينه وبين التاجر الذي عندكم حاضرا بوساطة الثالث الذي هو في البلدة

الموسسة على الكفر لا بد من ان ما يأخذه منكم الرائحة شمه ذاك الحاضر يوديه لنا من الدراهم الفاتحة
تهنا هذا التاجر فما احسن هذا السبيل اذ لا نرى فيه لا كثير ولا قليل الا ما كان من التفاوت بين الدرهمين
فانه لا محالة يأخذه في البين ولا عز وفيه فان ذلك اجر مساعيه وكان ناطقاً بان يكتب جواباً بلسان
اهل جنة النعيم وان يتحمل ثلاثة خواتيم ثم ان التاجر الفاجر قد اطلب بجواب الاول الكتاب الآن انه قال
الحزم في امثال هذه المراسلات وفي اشباه هذه المعاملات ان يكتب ثلثة اجوبة يعني في كلمات عجيبة
فيلحق كل واحد منها بوصول الهدية فكتبنا على ما ذهبنا اليه وارسلناها اليه ثم ورد الكتاب الثاني مع السيار
الامين والسياح في طاعة رب العلمين فوجدت الكتاب الثاني مشتملا على تلك المعاني الا ما كان في طيه
من كتب بعض المحبين كالشيخ وحيد الدين وعلاء اكباد السلاطين وغيرهم من المؤمنين الصادقين والامرا
اكتفينا على هذا الجواب فتفرسوا ايها الاحباب وتفطنوا يا اولى الالباب ان كتابنا هذا جواب لكل
كتاب وقد وجدت ايضاً في طيه قرطاساً قد كتب عليه اسماء المنفقين وعددها وصلوا وكفى بربك حسيباً
على ما عملوا فردونا ذلك القرطاس محتوياً اليكم ليثبت وصوله عندنا لديكم وما كان بعض المنفقين من
الحاضرين وبعضهم من البادين ارسلت قرطاساً مثله عند الشيخ وحيد الدين ثم اني كتبت كل واحد منهما
مثنى لانه ان ضاع الاصل خلفه المثنى وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمين وصلى الله على خير خلقه محمد
واله واصحابه وسلم اجمعين فقط   ايضاً ١٣ ماه رمضان المبارك ١٣١٣ سنه   بسم الله الرحمن الرحيم
من المستهام العليل ذوي الغرام الغليل الراجي لرحمة الله الجليل الى انيس القلب وانسان العين
المتقنع بنقاب البعد والبين الحبيب اللبيب الاديب الاريب المتردد في حلة الشباب المتحلي بحلية
الخطاب طليق اللسان عذب البيان فريد الاخلاء وحيد الاحباء اوصله الله الى غاية الآمال
ورقاه الى ذروة الكمال بعد السلام عليكم ورحمة الله وبركاته فاني على ما كنت محدق البصر الى
ما جرى به القدر في احبابنا المحتجبين عن نظر المحبين عن اللقاء والسمر فتسائلنا اسكب العبرة واكابر

عن الق

حر السفراء وانا ريح الشمال يفيق بنفحات رياض الآمال فاخضرت به الحال وابيضت به البال فلما ان تنبهت تفطنت انها هبت شمال ولا نسيم ولكنه نزل على كتاب كريم وما ادريك ما الكتاب الكريم خمرة من خمور جنات النعيم او قطرة من عين الكافور والتسنيم تحيي الاعظم الرميم وتسقي السقيم السليم تكفي ما رجوى وتبرى ادام الهوى وترفع نقاب النوى وتخرق حجاب المنى لكن ما دريت ان قد الصبا تجلب الاغبرار وان الريح قد تستعقب الاصفرار اعني ان كتابك قد اخبر وخطابك قد استشعر بان رأى بك داهية وما ادريك ما هيه مرض وبيل وعرض عويل ضاق به صدرك وانقض به ظهرك وتشتت به امرك وتبدد به صبرك فلما ان جاءني ما ساءني وتغشني ما دهشني وامتلأ قلبي بالقلق واشرف كبدي على فلق اضطرت الى امير المؤمنين واعتررت الى امام المسلمين قارعا لباب اكرم الاكرمين وضارعا الى رحمة ارحم الراحمين قائلا بالامام الهمام وخليفة الله على الانام قد عشق الظلام ووقب الاسقام وعمت داهية دهماء وجيم البأساء والضراء وولي الله شكر وعليه التكلان ثم دعاك نرجو الله المستعان وقع بريه لك واعيا وغمض عينيه الى ربه راغبا ودعى بما عهد عنده ربه ونادى ربه وهو حسبه فبشرى لك ايها الحبيب فان رحمة الله قريب وان ربنا سميع مجيب ثم اقول لك معليا واذكر لك تغشيا اما دريت ايها الحبيبي ان مصائب الدنيا الى متى فعليك بالصبر والاحتساب فان المؤمن كلما يصاب يثاب وعليك بالرضاء بالقضاء فان الحر يجرب في البلاء واياك والهلع فانه يشين الفتوة والورع وعليك بالاستقامة فانها تزين المروة والشهامة وادع اسنى الشدة والرخاء فان ربك سميع الدعاء وتوكل عليه فانه لن يفلح الا المتوكلون وتبتل اليه فانه لن ينجح الا المتبتلون وكما انا لا ازال ادعو لك دعاء ا يرفع واعوذ بالله من دعاء لا يسمع واستودع الله حالك ومالك ودعياك واهلك وعليك وحبك واهلك وولدك وقد نياك واخرتك وعزك وعلياك عدتك دوامي الزمان واخفاك تك نوائب الدوران وحفظك طوارق الحدثان وعلى الله توكلت وهو المستعان

ثم انه كان كتابكم المصدر باسم امير المؤمنين نا طقا عما شمر ثم عن ساق الجد في دعوة الرجال الى الجهاد

وبالمال وانه قد انتدب لها عباد من الاحرار لدين الله انصار فجدوا فيها ودوا وانفقوا مما رزقوا

وارسلوا اباء وصلوا فجزاكم الله وإياهم خير الجزاء وآتيكم في الدارين جل المجد والبها فوصل ذلك

بدقه وجله الى بالجمعة وكله الا انه لما وصل فيمن ما ارسل الشيخان الجليلان قرة اقطاب الاسلام

ونفعنا قدوة الانام وكان في كتابها قرطاس قد كتب عليه اسماء المنفقين وعدد ما انفقوا فانا

اردنا ان نكتب لكل احد ممن ارسل من طريقكم كتابا يدل على وصول ما ارسل فلا بد لنا ان نكتب كذلك

لكل احد ممن ارسل بطريق الشيخين الجليلين فان في تكثير الكتب وهو مما يعسر بالبرية فلهذا رأينا ان نكتب

على قرطاسين اسماء جميع المنفقين سواء ارسلوا بطريقكم او بطريقهما ونسجلها بالخواتيم ثم نرسل

واحدا منهما الى الشيخين والآخر اليكم ثم رأينا ان نثني لكل احد من القرطاسين فانه ان ضاع احدهما

من البين حلفه الآخر بلا ريب ومن ثم ان الطريق الذي اختاره الشيخان لا ريب انه المختار عند

كل ذي لب وعرفان فمن اراد ان يهدي شيئا للمجاهدين فليتخير ذلك الطريق فانه الطريق المتين

والسلام عليكم وعلى من لديكم وعلى اهاليكم واولادكم ؎   بنام شهزاده محمود بخت

بسم الله الرحمن الرحيم . از امير المومنين سيد احمد بخدمت شاهزاده والا تبار عالی مقدار

رفيع القدر وسيع الصدر سلاله خاندان ارباب بهيم و تخت شهزاده ميرزا محمود بخت سلمه

الله تعالى وآوصله الى غاية ما يتمناه بعد از تحيات اكرام مشحون و دعوات اجابت مقرون براى

جلالت پيراى واضح آنكه رقيمه كريمه سعادت نشان سيد عبد الرحمن همشيره زاده اين ضعيف صادر

گرديده بود سعيد مصحوب صحيفه عليه را بعينه در رقيمه خود ملفوف ساخته نزد اينجانب ارسال نمودند رسيد

مضامين لطف آگين واضح گرديد آنچه علاقه مودت و خلت درميان طرفين بخوبی استحکام و علاقه مراسلات

ومصافات درميان طرفين كمال انتظام اظهار آن بمراتب تحرير و تقرير متعذر بلکه كمال ظهور مستغنى از اظهار

وهنا بنه

وتهنیت بدایت آن غیر محتاج باخبار از آنکه از چند روز ابواب سبل و رسایل ازین کوهستان
در رودست تا بلاد پورب مسدود بود بنابرآن علیه در ارسال مکاتیب صورت اسالیب بکرگونه
تعویق و اهمال و تسویف و امهال واقع گردید بالفعل در کار روبار خود مشغولیم و ظهور ثمرات
آن از بارگاه انس و جان عنقریب بحصول آن آید ان شاء الله تعالی بوقت مناسب بتصدیع اوقات خواهم
گردید البته در آنوقت حرکت سراپا برکت برتبه فرض عین خواهد رسید بالفعل دعای خیر مطلوبست
و ترقی مدارج آنجناب بغایت مرغوب و السلام مع الاکرام ۞ بنام شاه نظام الدین سندهی
بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المؤمنین سید احمد تحیت سراپا برکت آفادت مآب
کمالات انتساب زینت افزای سجادهٔ کرام اسلاف رونق آرای مسند اولیای عظام نظام شرع متین
نظام الملة والدین مدّ الله ظلال هدایته علی رؤس المستعدین والمسترشدین بعد از ادای
تحیات مسنون و ادعیه اکرام مشحون بر رای هدایت پیرای واضح آنکه صحیفه علیه و رقیمه بهیه
غره ورود فرمود مرآت سرور و نشاط افزود آنچه مضامین الطاف آگین مندرج بود بمرتبهٔ وضوح
انجامید علایق یگانگت و اتحاد محکم تر گردانید چوبری قاصد که بمعرفت آنجناب روانه شده بود
در عین انتظار رسید باعث تسلی خاطر نگران گردید در وقتیکه از چمبار بسمت پشاور بقدر
دو منزل کوچ نموده بودم همان وقت با قاصدان مذکوران دوچار شدم بهمان قدر دو منزل
ایشان از قصر مسافت سفر بدست آمد و چهار روز مقام نمودند بعد از آن بهمان سمت روانه
شدند زیاده والسلام مع الاکرام ۞ جواب خط راجه نجف خان خانپوری در عربی از مقام اب
بسم الله الرحمن الرحیم ۰ الحمد لله الذی خلق الانسان و علمه البیان والصلوة والسلام
علی سید ولد عدنان و علی آله واصحابه افاضل افراد الانسان ۰ اما بعد فمن امیر المؤمنین
الی قدوة المخلصین و زبدة الصادقین بعد السلام علیکم و رحمة الله و برکاته فقد وصل کتابکم

العلیة و تحیتکم البهیة الدالة علی حیاة بصیرتکم و حسن سریرتکم فنشکر الله تعالی علی ما وفقکم لافضل
الاعمال وهو الحب فی الله والبغض لله وهما من احسن الخصال ثم ان ربنا تبارک و تعالی امرنا بامر
به نبیه سید المرسلین ونبی کافة المسلمین فقال عز من قائل فقاتل فی سبیل الله لا تکلف الا نفسک
وحرض المؤمنین فنحن بحمد الله مشتغلون بامتثال امر ربنا القدیر وانتم ایضاً تدعون مشارکتنا فی
هذا الامر الخطیر ونسأل الله ان یجعلکم صادقاً فیما تدعون ویوفقکم لکرمه الایفاء بما یعدون ثم ما سمعنا
من رسالاتکم بلسان السید الحسیب النسیب تسمعون جوابه بلسان ذلک السفیر الحبیب والسلام علیکم
وعلی من لدیکم لنا

خط سلیمان شاه بادشاه کا شعر —

بسم الله الرحمن الرحیم. شعر سگ باشم که بر آن خاطر عاطر گذرم لطفها میکنی ای خاک
درت تاج سرم. سیادت و نجابت پناه شرافت و ایالت دستگاه زبدة السالکین
قدوة العارفین مصدر اسرار الهی مستظهر الطاف نامتناهی جامع معقول و منقول حاوی فروع
و اصول حافظ کلام الله حاجی الحرمین حضرت سید احمد جیو سلمه الله تعالی بعد از ادای
آداب تعظیمات و تکریمات فراوان معروض رای فیض پیرای میدارد که احوالات اینجانب
بعون و عنایت رب معبود و بیمن توجهات شما سادات و علماء و فقراء موجب شکر است
صحت و تندرستی آن ترویج و رواج دهنده دین نبوی و شریعت مصطفوی از درگاه لایزال
همیشه و همه حال مطلوب و مرغوب میباشد مکاتبه نامی و مفاوضه گرامی که از راه کمال شفقت و
مرحمت و بنده نوازی و غلام پروری بصحابت معتمد خاص و مخلص با اخلاص سید محمد ارسال
داشته بودند در بهترین ساعات و خوشترین اوقات در عین نگرانی رسید و دیده را نوری
و سینه را سروری بخشید بیت قاصد رسید و نامه رسید و خبر رسید در حیرتم که جان بکدامی کنم نثار
بمطالعه در آمده مضامین مندرجه آن کلی و جزوی مفهوم گردید چون مشعر بر غزای کافران بود

صاحبا

صاحبا خود حقیقت این ملک کاشغر بر سید محمد واضح و لایح گردیده که راه بست براه افغانستان
بهیچ وجه من الوجوه میسر نیست از سبب کثرت برف و کوه و الا لابد قدم از سر ساخته بالراس
والعین بخدمت آمده سر خود را در پس آنصاحب بصدق دین آنحضرت میساختم و خود حقیقت
آن فیاض معلوم بوده باشد که این خاکسار در این ذره بیقدار شب و روز بلکه مدت نه سال
منقضی گردیده که با زمره رفضه و کفره متوجه ایم که اکثر آنها را بقتل رسانیده چنانچه الوقت
بمدد چهار یار کبار و بزرگان دین ملک کلکت را در تحت تصرف در آورده ایم اگر بمدد
خدا و رسول آنصاحب ملک پشیا در داشت را از کفره فجره خالی ساخته و توجه بکشمیر آورده
انشاء الله تعالی این خادم سادات و علماء و فقراء هر وقتی که اعلام فرمایند در مقدمه ملک
مذکور شریک میشوم که با این قریب است در راه اسپ بحدود کشمیر با این میسر است هر خدمتی که
بطرف کشمیر بوده باشد آماده ایم امید که این خادم را در حسن الاوقات حضور صفا در وقت
خاص از دعای خیر فراموشی و نسیان جایز روا ندارند که این زمانه آخر زمانه شر و فساد است
آبروی این احقر که علی الدوام بمردم رفضه که بحد کفر رسیده اند جنگ و جدل داریم ریخته نگردد
مگر آنکه از مردم درانی که دین را فروخته اند و بکافران یک شده اند احتیاط کلی بکار دارند
که منافقان اند زیاده بجز شوق دیدار آنصاحب چه در قید قلم در آید والتعظیم . یادآوری
یک چکمن مرغلونی فرستاده شد رسید آن بر نگارند . بتاریخ هفتم شهر محرم الحرام سنه ۱۲۴۳
یکهزار و دو صد و چهل و سه سنه هجرت نبی علیه الصلوة والسلام در موضع پنجتار رسید فقط

نقل خط سید محمد خان برادر سلطان محمد خان مرسوله بیست و دوم ذیقعده سنه ۱۲۴۳ هجری در
موضع هریکوت ضلع سوات تفویض رای فیض برای جناب معالی مآب رفعت و عوالی انتساب
ذات با برکات هدایت و ارشاد آیات حضرت مخدوم مطاع سید بادشاه زاد الله بقاءه بعد از

تبلیغ تحیهٔ سلام مسنون و اظهار مراتب تعظیمات و تکریمات ضراعت مقرون که شیوه و شعار معتقدان
واثق العقیده و راسخ الاعتقاد است میدارد که گذارش اوقات بفضل و عنایات حضرت فیاض مطلق
و یمن توجه آنحضرت مقارن خیریت و جمعیت و دولت کافی است همواره صحت و سلامتی وجود کرامت آمود
عظامی از درگاه حضرت باری عز اسمه مسئول و مامول توقع کامل آنکه پیوسته بارقام حالات مسرت علامات
و ارشاد خدمات لازمه اینولا مسرور و فرموده در اوقات مخصوصه مرجای خیریت دارین
مشمول دارند زیاده حد ادب ط شقه خاص در جواب شقه مورخه شهر ذی الحجه ۱۲۴۳ سنه هجری
از امیر المومنین سید احمد بخدمت عمده ارکین عالیمقام قدوه خوانین ذوی الاحتشام ارزق آوای
جاربالش حشمت معرکه پیرای میادین صولت سردار عظمت شعار جلالت آثار شوکت نشان سردار
سعید محمد خان زاد الله اقباله و ضاعف اجلاله و وفقه الله لما یحب و یرضاه و اوصله الی غایة ما یتمناه
بعد اهدای احسن تحایف اهل اسلام یعنی گلدستهٔ ریاحین سلام و ادعیه ازدیاد مناصب کونین و مدارج
دارین واضح آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی مشتمل مراتب مودت و اتحاد و مدارج خلت و وداد در احسن
اوقات و اسعد ساعات رسید انواع مسرت و اصناف بهجت بخشید آنچه از نوک خامه مودت شمامه
صورت رقم پذیرفته بود که آنجانب را که پیوسته بارقام حالات مسرت علامات و ارسال خدمات
لازمه اینولا مسرور و فرموده باشند پس حق که مقتضای علاقه مودت و اتحاد و خلت و وداد
همین است که آنچه مطلوب و مرغوب باشد بلا تکلف بطریق فرمایش درمیان اظهار کرده آید لیکن در تمام
سرسیت بس عجیب و رمزی است بس غریب که کفالت ربانی و عنایت رحمانی بحال اخلاص اشتمال این
بنده ضعیف بحدی مصروف است که از پرورش سایر مخلوقین مستغنی گردانیده پس درضرورت خدمت
من همین است که خدمت دین متین و پرورش مجاهدین و اعانت جنود مجاهدین و استیصال معاندین
دین بجا آرند هر قدر که درین باب داد کوشش خواهند داد همان قدر مرا ممنون و مسرور خواهند گردانید زیرا که

بجز اینجهت

بجز این خدمت خدمتی دیگر ندارم و متاع دنیا بجوی هم نمی‌شمارم و آنچه آرزوی غلبه مومنین میدارم
مخلص بنا بر اعلای دین رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین بخیال می‌آرم والا مرا با فتح و شکست
غرضی نیست نه تمنای حصول مناصب عزت و وجاهت در دل دارم و نه آرزوی معنی حکومت و سلطنت
نه طمع حصول مال و منال گاهی در دل خطور میکند نه خوف از عداوت کفار بد افعال و منافقین بد مآل
آنچه در دل سینه داشتم شمه از آن بر نگاشتم اما تفصیل آن پس نوک قلم و صفحه قرطاس از احاطه آن
عاجز است بهر صورت اینجانب را از خیرخواهان خود تصور فرمایند و پیوسته در استدعای صلاح دارین
مشغول دانند باقی تفاصیل سرگذشت اینجد و در از زبان حامل رقیمة الوداد سعادت آگین ناظر
غلام محی الدین واضح خواهد گردید زیاده والسلام مع الاکرام فقط نامه نواب احمد علی خان
رامپوری که سیوم ذی الحجه ۱۲۴۳ سنه هجری رسید بسم الله الرحمن الرحیم ۔ این نیازمند
حضرت بی نیاز را از بدو نشو و نما محبت خاندان رسول و مودت دودمان بتول نسبت به دردل
عقیدت منزل جا گرفته که گویا خاک وجود من با آب این محبت سرشته اند لهذا از هر بن مویم
دعوی انا المحب فواره صفت میجوشد و لسانم بتکرار مختصرین دوست دامان آل رسول
میرقصد هرگاه حال محبت این عاصی پر معاصی با خاندان مصطفوی عموما چنین باشد پس بحضرت
خصوصا که مغز ولد سبط اکبر اند و با وجود نسبت قرابت حامل خلافت و حامی شریعت و ماحی مراسم
بدعت و آثار ضلالت هستند حال مودت من بچه مرتبه مرتقی و مرتفع خواهد بود و چون حکم جهاد فی سبیل الله
مثل صلوة و صیام بر کافه انام این ملت از جمله فرائض موکد اسلام است بنا بر آن علیه در ظهر الغیب مطابق
سنت سید المرسلین علیه و علی آله الف الف صلوة رب العالمین بر دست مولوی حیدر علی صاحب که خلیفه
آنجناب است با آنحضرت بیعت بر جهاد نمودم و خود را بدین وسیله جمیله در زمره مجاهدین فی سبیل الله
داخل نمودم که در وقت مناسب بسر و چشم حاضرم بیعت از دست یک اشاره واز ما بسر دویدن

و آنحضرت هم دعا فرمایند که مالک حقیقی اگر این عزیمت ما را بانجام رساند و السلام مع الاکرام

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار عظمت شعار
عالیجاه عالی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه جلالت نشان سردار سرداران سردار سلطان محمد خان
زاد الله اقباله مع التوفیق والهدایة بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه روزیکه
علاقه اخلاص و اتحاد و محبت و وداد فیما بین ما و شما در دار السلطنت کابل متحقق گردیده و آثار آن از
جانبین بمنصه ظهور رسیده از آن باز روز بروز علاقه مذکوره از طرف این ضعیف در مراتب استحکام روز افزون است
و در مدارج التیام از حد افزون چنانچه این ضعیف فی الحال هم بر همان منوال خواهان ترقی مدارج دارین
آنجناب است و جویای بهبودی کونین آن عالی قباب شب و روز بدعای خیر در حق شما مشغولم و دوام ریاست
و استقامت شما از بارگاه واهب العطایا مسئول هرچند درین چند ایام راه رسل و رسایل منقطع گردیده
اما خیال بهی خواهی شما در دل اخلاص منزل رسیده و سبب انقطاع مکاتیب همین بود که چنان مسموع شده
که در ورود و قایم و وداد این ضعیف بنا بر بابی سردار سردار کلان باعث تکدر خاطر عاطر گردیده بنابر آن علیه
راه رسل و رسایل را مسدود گردانیده بمجرد دعای غایبانه اکتفا کرده میشود اما الحال که بمنصب سرداری
شما در رسیده و بر مسند ریاست و سیاست نشستید لابد بحکم کریمه کنتم خیر امة اخرجت للناس
تامرون بالمعروف و تنهون عن المنکر و کریمه المومنون و المومنات بعضهم اولیاء بعض یامرون بالمعروف
و ینهون عن المنکر تجدید عهد دیرینه بملاحظه اتحاد دیرینه لازم آمد پس ای برادر عزیز این نصیحت
بگوش هوش بشنو و این مضمون بغور تمام دریاب که این دنیا و کار دنیا همه گذشتنی و گذاشتنی است
و این جاه و جلال و عز و اقبال همه برباد و سفلی هر هوشیار تجربه کار جهان است که خیال خودپرستی باین
متاع قلیل الانتفاع در دل او نه نشست و جان خود را باین زندگانی فانی نه بست فرد مجو درستی
عهد از جهان سست نهاد که این عجوزه عروس هزار داماد است اینک سردار کلان را چه قدر

داد

غرور و نخوت و خیال عزت و عظمت در دل نشسته و خیالات خودپرستی دماغ ایشان را گرفته
تا چندین شور و شغب بکمال جد و تعب بمخالفت رب العلمین محض با سرداری خاطر کافر لعین گرفته
و فساد و عداوت و عناد بر بسته بر سر چند از فقرا مهاجرین و غربای مجاهدین که محض تارک دنیا و طالب دین
و خادم حکم رب العلمین و دست سید المرسلین اند چه لشکرکشیها نمودند و در راه عداوت و بدخواهی کوشیدند
آخر انجام کار ایشان بر لشکر و توپخانه و شاهین خانه خود مغرور بودند و ما فقرا بتائید مالک حی و سرور
با تو اعلیه غیرت ایمانی بجوش آمد و بتائید یزدانی در خروش بچشم انصاف ببین که چه سان در یک لمحه شعبده
تقدیر آسمانی بظهور رسیده و آن زور و اقبال آن مغرور پشت ادبار در طرفة العین مبدل گردید آخر الامر
بکمال ذلت و خواری و نهایت شرمساری تنها بحضور مالک علی الاطلاق و ملک بالاستحقاق بجان خود حاضر
گردیده آنجا آن کافر لعین یار بود و نه کسی از معبودان منافقین غمخوار پس شما را لازم که فی الحال
هوشیار شوید و از خواب غفلت بیدار که آخر روزی بیک اجل شما هم خواهد رسید و در محکمه حساب کتاب
بحضور رب الارباب حاضر خواهید گردید و دوستی کافر لعین و خوشامد و تملق منافقین بدین و سخن سازی
شریران بدراه و ترجیحات ملایان گمراه هیچ منفعتی شما نخواهد بخشید هر چند اکثر عمر گرانمایه خود در مخالفت
رب العلمین و تملق منافقان بیدین و دوستی کافر لعین صرف نمودید و در راه نفس پرستی و دنیا طلبی شب و روز
پیمودید و هر آینکه عهد و میثاق بر اطاعت مالک علی الاطلاق بر بسته بودید فی الحال باستخاطر برادر عهد شکستید
اما شکر خدا بسبب تصبر علم و بدعوت بندگان درگاه الهی براه راست شب و روز مشغول بزبان حال
و قال چنین کریمه میخوانم قل یا عبادی الذین اسرفوا علی انفسهم لا تقنطوا من رحمة الله ان الله یغفر
الذنوب جمیعا انه هو الغفور الرحیم و انیبوا الی ربکم و اسلموا له من قبل ان یاتیکم العذاب ثم لا تنصرون
و اتبعوا احسن ما انزل الیکم من ربکم من قبل ان یاتیکم العذاب بغتة و انتم لا تشعرون و سبب دو روز بیت
در مخاطبه شما بزبان میرانم بیت باز آ باز آ هر آنچه کردی باز آ صد بار اگر توبه شکستی باز آ بالجمله اگر

ذره از ایمان در دل پیدا رند و با زبر بس آخرت را بیقین شمارند و خدای خود را مالک خود شناسند و خدمت
دین خود را از لوازم بندگی می انگارند و از دوستی کفار دست می بردارند پس اینک ایام راست بی کم و کاست
بشما نشان میدهم که باعث ترقی مناصب دنیوی باشد و هم موجب علو مدارج اخروی کمر بسته در نصرت
دین رب العلمین و موافقت زمره مجاهدین و مقابله کفره بیدین چست به بندید و این بنده درگاه الهی را
بالیقین از هوا خواهان خود تصور کنید و اگر دست از صحبت کفار نخواهید برداشت و با زمره مجاهدین
که خدام دین رب العلمین اند علم مخالفت خواهید افراخت و نرد دغا و دغل با ایشان خواهید باخت
و بنیاد تعدی و ظلم محکم خواهید ساخت پس بالیقین بدانید که هرچند ما عاجزان ناتوانیم و فقیران بی سروسامان
اما مددگار ما همان قادر ذو الجلال است و قدرت کامله او لم یزل و لایزال که پشه ناچیز بحکم او نسل نمرود را
گشته و ضعیفی بی تمیز رشته حیات عنید را بافنا او گسسته اگر با من راه دوستی می پیمایی پس من هم
یار دیرینه توام و اگر با من مخالفت می نمایی پس از من مترس لیکن از مالک من بترس که مالک من بی نهایت
غیور است و نهایت به زور هرگز مقابله او نمیتوانی کرد و بجز حسرت و ندامت هیچ نخواهی برد اکنون مردی
و لاف مردانگی میزنی اگر این مردانگی در راه خداوند خود صرف کردی مردی و الا از همه نامردی
و در حسرت و ندامت مردی آنهمه قیل و قال که بارها با تو سکنم خدا آگاه است که محض بنابر خیرخواهی
شما است و الا بر دلهای کسی نمیدارم و التجا بیش کسی نمی آرم که عنایت مالک خود مرا بس است باقی جمله هوس است
آنچه شما را در مقدمه موافقت رب العلمین و مخالفت کافر لعین یا بالعکس منظور باشد آن را در جواب
این رقیمة الوداد مفصل بنگارند و السلام علی من اتبع الهدی این رقعه بتاریخ بیست و پنجم
شهر ربیع الاول ارسال داشته شد

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین بجانب سردار عظمت شعار عالیجاه علی جایگاه ریاست پناه سیاست دستگاه
جلالت نشان سردار سرداران سردار سلطان محمد خان زاد الله اقباله مع التوفیق والهدایة

بعد از سلام

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه قبل ازین دو قطعه رقیمه مشتمل بر اظهار
مراتب خیرخواهی به نسبت آن عالیجاه ارسال نموده بودیم لیکن جواب آن تا حال نرسید شب و روز
انتظار ورود جواب کشیده میشود تا اگر قبول حکم حق منظور خاطر عاطر باشد بر طبق آن ابواب رسل
و رسائل مفتوح داشته شود و اگر این امر منظور نباشد پس انکار آن هم به اگر دد و حجت البته تمام
شود و آنچه ما بندگان بارگاه الهی در پی آن هستیم بلا تنگی در تردد در ان مشغول شویم یعنی آنچه
در مقدمه اعلاء کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین مناسب وقت و مطابق مصلحت بینیم آن
را پیش کنیم و در سرانجام آن بلا تکلف و دغدغه مصروف شویم آخر همه روسای نامدار و کبرای ذوی
الاقتدار از کلام هر کس خواه دشمن باشد خواه دوست یکبار متوجه شده میشنوند جواب شافی آن
میدهند و هر کلام که بمیزان عقل می سنجند و به هر سخن نمیرنجند شما هم یکبار خاطر عاطر خود را متوجه ساخته
این سخن خیرخواه خلق الله را بگوش هوش بشنوند بهر کیف جواب آن بدهید که آیا شما را خدمت دین
رب العلمین بمشارکت مجاهدین بوجه من الوجوه منظور هست یا نه گاهی محکمه حساب و کتاب و معرکه
سوال و جواب که فردا بحضور رب الارباب شدنی ست شما را یاد می آید یا نه و فنای اینهمه جاه و جلال
و عز و اقبال و به باد رفتن این زندگانی فانی گاهی در دل شما خطور میکند یا نه و اراده تخریب دار فنا
و تعمیر دار بقا و اصلاح سرای واپسین و استخلاص جان خود از اهوال و مصائب قبر و معارک حشر
گاهی در دل شما میجوشد یا نه و آنچه این فقیر بشارات فتح و ظفر مرة بعد اخری با شما گفته بودم
احتمال صدق این بشارات گاهی بخیال شما میگذرد یا نه و آنچه از عهود و مواثیق اخلاص و اتحاد
که به نسبت این فقیر داشتید یا ذکر میکردید فی الحال هم از آن چیزی یاد میدارید یا نه و آنچه مواعید خدمت شما
با شما نموده بودم گاهی رغبت حصول آن میدارید یا نه اما این فقیر پس اینهمه علایق مودت و اتحاد
را بخوبی یاد میدارم و لهذا مضامین خیرخواهی بار بار می نگارم و الا شما را معلوم هست که معامله خوف و رجا

در بیان مذهب خویش

والحاح والتجا باکسی از مخلوقین نه گاهی داشته ام و نه الحال میدارم فقط عنایت مالک خود را و کفایت
از همه اسباب میشمارم بالجمله باعث متوجه شده این رقیمة الوداد را ملاحظه فرمایند و جواب آنرا البته
بر نگارند والسلام مع الاکرام فقط   در باب بیان مذهب خود بسم الله الرحمن الرحیم
از امیر المؤمنین سید احمد بتحیات عالیات متتابع هدایات مصادر افادت مآب دیان راه دین
خادمان شرع مبین ناشران احکام رب العلمین تابعان رسول امین مولانا حافظ دراز و مولانا
محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا حافظ مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب اخوندزاده
و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده
و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و جمیع علمای بلده پشاور سلمهم الله تعالی بعد از ادای تحیات
و دعای ترقی مدارج هدایات مکشوف باد در این ایام چنان مسموع گردید که بعضی از مجادلین بی انصاف
و مکابرین با اعتساف چندی از رسایل پر فساد انگیز و کتب پر شبهات عناد آمیز به نسبت با فقرای مهاجرین
و ضعفای مجاهدین برتافته در جمهور انام از خواص و عوام مشتهر ساخته آتش عداوت در میان
مسلمین محض بعلاقه رسانی افروخته و مایه شقاوت بهتانی برای خود اندوخته و بال کذب و افترا بر گردن
خود برداشته و نکال دروغ بی فروغ بروز جزا برای خود مهیا ساخته معاذ الله من ذلک علاوه
برین آنکه بذریعه افترا و بهتان آن ضلال بعضی از اهل ایمان کرده و آتش زار از راه رب العلمین عبارات
از مشارکت مهاجرین و مجاهدین سست دور تر برده در اذهان ایشان نسبت خدام شرع مبین
سوء ظن انداخته و راه راست جهاد را در نظر ایشان راه کج ساخته آیا آیه کریمه الا لعنة الله
علی الکاذبین و کریمه الا لعنة الله علی الظالمین الذین یصدون عن سبیل الله و یبغونها عوجا گاهی
نخوانده اند و اسپ نظر و فکر را در میدان انصاف گاهی نرانده هر چند با ضعفا که بمحض استعانت
رب العلمین اعتقاد میداریم فقط عنایت او را قابل اعتماد میشماریم هرگز موافقت و مخالفت مخلوقین را

بعلمی نکرده ام

بخیال نمی آریم و اشتهار نام نیک و بد را در میان ابنای زمان بچیزی نمی شماریم و ذم ایشان را
هم مثل مدح ایشان ساقط الاعتبار میدانیم و دوا منتظر نزول رحمت قادر مختار میباشیم اما بحکم
حدیث اتقوا مواضع التهم دفع تهمت ایشان لازم دانستیم و بنابر توقع آنکه شاید کسی از مخلصین
صادقین عزم مشارکت مجاهدین داشته باشد و باز بسبب تهمت و افترای ایشان رو دادنه باشد
شاید بکشف حقیقة الحال و حل عقدهٔ اشکال باز براه راست معاودت نماید و بطریق اخلاص
مراجعت فرماید بنابر آن علیه بیان واقع را درین باب واجب شمردیم پس میگوییم که چنان شنیده ایم
که از جمله مفتریات آن مفتریان آنست که این فقیر را بلکه زمرهٔ مجاهدین را بالحاد و زندقه نسبت
مینمایند یعنی چنان اظهار میکنند که این جماعه مسافرین هیچ مذهب ندارند و به هیچ مسلک مقید نیستند
بلکه محض راه نفسانیت میپویند و بهر وجه لذات جسمانی میجویند خواه موافق کتاب باشد خواه
مخالف معاذ الله من ذلک پس باید دانست که نسبت با مردم باین امر شنیع افترای قبیح
و بهتانی ست صریح آری فقیر و خاندان این فقیر در بلاد هندوستان گمنام نیست الوف الوف انام
از خواص و عوام این فقیر و اسلاف این فقیر را میدانند که مذهب این فقیر اباً عن جدٍ مذهب حنفی است
و بالفعل هم جمیع اقوال و افعال این ضعیف بر قوانین اصول حنفیه و آئین قواعد ایشان منطبق است
بکلی از آن خارج از اصول مذکوره نیست الا ماشاء الله آنچه از بعض افراد ایشان بسبب غفلت و
نسیان صادر میگردد که بخطای خود معترف میباشد و بعد از اعلام براه راست معاودت مینماید
آری در هر مذهب طریق محققین دیگر میباشد و طریق غیر ایشان دیگر ترجیح بعضی روایات بر بعضی دیگر
بنظر تقویت دلیل و توجیه بعضی عبارات منقول از سلف و تطبیق مسائل مختلفه مدون در کتب و
امثال ذلک و ابا از کار ورد بار اهل تدقیق و تحقیق ست باین سبب ایشان خارج از مذهب نمیتوانند شد
بلکه ایشان نزد اولی الالباب اهل آن مذهب باید شمرد بلکه در نیمقدمه شبه داشته باشد لازم که نزد این فقیر

مذهب این فقیر اباً عن جد
مذهب حنفی است

آمده باشد فرحل اشکال نماید تا خود بفهمد و یا این فقیر را بفهماند و از جمله مفتریات
آن مفتریان مذکور آنست که این فقیر را بظلم و تعدی نسبت میکنند که این فقیر بر جان و مال مسلمین بلا وجه
شرعی دست درازی میکند و درین باب بحرف زبانی و حیله سازی مینماید سبحانک هذا بهتان عظیم این فقیر
گاهی کسی را بلا وجه شرعی یک تازیانه هم نزده است بلکه زدن سگ هم بلا وجه از عادات این فقیر نیست
هر که چند روز با فقیر ملازمت کرده باشد لابد بر بعضی آگاه شده باشد فاما آنچه سرزنش و گوشمالی تلک جبار
از دست این ذره بمقدار بعضی از مرتدین شرار و منافقین بد شعار رسید پس آنرا از اعاظم سعادات
خود میشمارم و آنرا از علامات مقبولیت خود می انگارم بلکه غیرت در اعانت دین و رغبت باهانت
معاندین از لوازم ایمان است هر که غیرت ایمانی و حمیت اسلامی نمیدارد فی الحقیقت ایمان ندارد کما
قال تبارک و تعالی یا ایها الذین آمنوا من یرتد منکم عن دینه فسوف یاتی الله بقوم یحبهم و یحبونه اذلة
علی المومنین اعزة علی الکافرین یجاهدون فی سبیل الله ولا یخافون لومة لائم و قال الله تعالی یا ایها
النبی جاهد الکفار والمنافقین واغلظ علیهم وماویهم جهنم و اگر بالفرض والتقدیر چیزی ازین قبیل از دست
این فقیر صادر شده باشد پس این فقیر را بطریق وعظ و نصیحت بران آگاه باید گردانید نه آنکه بطریق
غیبت او را در میان محافل و مجالس مذکور نمایند و فقیر را بآن سهو و نسیان مطعون سازند و بر همین
خیال از رفاقت این فقیر در امر جهاد و مشارکت زمره مجاهدین دست بردار شوند که حدیث الجهاد ماض
الی یوم القیمة لا یبطله جور جائر ولا عدل عادل در میان همه اهل حدیث مشهور است بالجمله درخواست این فقیر
از جمیع علمای زمانه همین است که تمام مسلمین را عموما و این فقیر را خصوصا امر بالمعروف و نهی عن المنکر نمایند
و براه راست هدایت فرمایند و آنچه اعتراض و اشکال در غیبت ذکر مینمایند آنرا بالمشافه بدلائل شرعیه
بپایه اثبات رسانند تا روی این فقیر را بوعظ و تذکیر از راه خود پرستی براه خدا پرستی گردانند که مستعد
بر همین امر است که اگر بر چیزی از اقوال و افعال خود مطلع شود که مخالف حکم خدا و رسول باشد فی الفور از آن

توبه نماید

توبه نماید و براه راست مراجعت کند آینده اگر مجادلین مذکورین بر اقوال و افعال این فقیر اعتراض
میدارند و آنرا مخالف شرع می انگارند تا از این فقیر را بران مطلع نگردانند و قدری رنج سفر کشیده
آنرا بالمشافهه بپایه اثبات نرسانند پس وبال آن همه برگردن ایشان است و آنچه بعضی از سفهای
دروغگوی و حمقای فتنه جو مشهور گردانیده که هر که از علمای کرام و فضلای ذوی الاحترام این
فقیر را امر بالمعروف و نهی عن المنکر مینماید این فقیر با ایشان بقهر و عنف پیش می آید و بجان و مال
ایشان مضرت میرساند و بدست و زبان ایشان را بوجه من الوجوه میرنجاند پس این امر باطل
محض است و افترای بحت بارها جواسیس کفار و منافقین را گرفته و با ایشان کلام عنیف هم نگفته
بلکه از ایذای ایشان بالکل دست برداشته و ایشان را بسلامت و عافیت وا گذاشته چون
با جواسیس کفار و منافقین این معامله کرده باشد آیا هیچ عاقل تجویز این معنی خواهد نمود که این فقیر
با علمای عظام و فضلای کرام که محض بنا بر امر بالمعروف نزد اینفقیر آمده باشند کلام عنیف و سخن
سخیف درمیان آرد که این امر بعید از خلق ایمانی و ابعد از مروت انسانی است معاذ الله من ذلک
و از جمله مفتریات مفتریان مذکورین آنست که آنچه گرفت و گیر رب قدیر از دست
این فقیر بخادیخان و یار محمد خان رسیده و از آن باب این مهاجرین و مجاهدین را بر جانب ظلم و
تعدی میشمارند و آن طاغیان باغیان را برجانب حق می انگارند حتی که حکم به بغاوت مجاهدین
میکنند و بشهادت معاندین سبحان الله شخصی بترک رسوم جاهلیت حکم میفرماید و بقبول شرع محمدی
علی صاحبها الصلوة والسلام دعوت مینماید و جهال معاندین با وی برهمین امر مخالفت نمایند و با کفار
موافقت و در راه رد شرع شریف و انکار احکام رب لطیف بپویند و در راه اعانت آن گمرهی
راه دین استعانت از کفار و معاندین جویند و بعضی از ایشان از دست هادیان دین و غازیان
مجاهدین بدرکات نار بدار البوار برسند تا از بعضی از معاندین دیگر بنابر حمیت آن معاندین دین

بحکم کافر لعین بر سر زمرهٔ مجاهدین لشکرکشی کرده فتنه و فساد برپا کنند و بنای قتل و قتال و جنگ و
جدال ابتدا از طرف خود نهند و آن مجاهدین ابرار و مهاجرین اخیار این منافقین بدکردار را از
جملهٔ عساکر کفار شرار شمرده بطریق مدافعت با ایشان مقابله نمایند و در همان مقابله منافقین بدشعار
بغضب ملک جبار گرفتار شوند و با انتقام منتقم حقیقی دنیا و آخرت خود را برباد دهند و مصداق کریمه
ذلک لهم خزی فی الدنیا والآخرة ولهم عذاب عظیم گردند و باز حکم شهادت آن مرتدین و آن منافقین
کرده شود و به شهادت این مجاهدین صادقین این مسئله از کدام ملت و مذهب است از مسائل
ملت محمدیه البته نیست آیا از مسائل ملت نصاری و یهود باشد یا ملت مجوس و هنود بلاشک این
مفتیان مفتریان بروز جزا بحضور رب العظمة والکبریاء و بحضور سید الوری بلاشک خوار و تباه و ذلیل
و روسیاه خواهند گردید و تری الذین کذبوا علی الله وجوههم مسودة الیس فی جهنم مثوی للمتکبرین باری
این مدعیان دروغ زن چرا امروز در معرکهٔ مناظره بالمشافهه نمی آیند و دعوای خود را بحجت شرعیه
بپایهٔ اثبات نمیرسانند آیا اینجا کسی تکبر فرعون و تجبر نمرود میدارد که اراده قتل آمدن بالمعرفت
نماید و اگر بالفرض بنابر جبن و نامردی بی پرده گفتگو نمیتوانند پس اعلام این فقیر را که سابق بخدمت
علمای پشاور ارسال داشته بود ملاحظه نمایند و جواب آنرا بحجت شرعی برنگارند لیکن چنانکه اعلام مذکور
بدلایل اربعه مدلل است همچنین جواب آنرا نیز باصول مذکوره مبرهن سازند اما بوجهیکه عقل پسند
و قابل مطالعه هوشمند باشد و در معرکهٔ قیل و قال و بحث و جدال بیایند و بر محک امتحان و قواعد
میزان آنرا بسنجند و از طول قیل و قال و از کثرت جواب و سوال هرگز نرنجند اما اینقدر لازم است
که خدای ملک جل جلاله را حاضر و ناظر دانسته و علیم بما فی الصدور انگاشته آنچه از زبان و قلم
برآرند جانب حق را سرمو نگهدارند و اگر دلیل معقول که عند الله و عند الرسول مقبول باشد نمیدارند
و بمجرد سینه زوری زبان طعن و لعن میگشایند پس این امر بجز این نفهمند که کلمهٔ حق بمجرد قیل و قال

ایشان غافل

غافل نخواهد گردید و ما بندگان الهی که اخوان و اوطان خود را برای خدمت دین متین فرو گذاشته ایم
و از سر و مال خود درین راه گذشتیم از خوف ملامت ایشان از کار و بار خود غافل نخواهیم شد
یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم ویابی الله الا ان یتم نوره ولو کره الکافرون و بالجمله این طعن
و لعن ایشان بدین و خادمان دین بوجه من الوجوه مضرت نخواهد رسانید آری انواع وبال
و نکال بدنیا و آخرت بهمین مکابرین بی انصاف عاید خواهد گردید درین صورت علمای ربانی و فضلای
حقانی را که در بلدهٔ پیشاور سکونت میدارند و نیابت سید الانام و هدایت خواص و عوام را از
اعظم سعادات خود میشمارند لازم و متوکد است که حکم حق را واشگاف گویند و بلا تکلف راه انصاف
پویند تا آنچنانکه مجادلین مذکورین رئیس المضلین گردیده مصداق لصوص الدین شده اند همچنین
علمای ممدوحین امیر المهتدین گردیده مصداق العلماء ورثة الانبیاء شوند و از راست پرسی
حقیقة الامر اینست که مجادلین مذکورین حقیقت زمرهٔ مجاهدین بوجه احسن میشناسند در دل خود
و بطمع دنیاوی میپوشند و مثل احبار یهود راه راست را بخوبی میدانند و بنابر اتباع هوا و هوس
در راه کج میکوشند الذین آتیناهم الکتاب یعرفونه کما یعرفون ابناءهم وان فریقا منهم لیکتمون
الحق وهم یعلمون پس چنانکه احبار یهود و قسیسین نصاری حقیقت اسلام را بخوبی میشناختند
فاما بنابر محافظت جاه و عزت خود و پاسداری سلاطین و ملوک خود همه دانش و دین را میباختند
و به توجیهات نامعقول تمامی رؤسا و ضعفاء را گمراه کردند حتی که فی الحال نصاری و یهود
در همون ضلالت افتاده اند و منتظر ظهور نبی آخر الزمان نشسته پس آن مضلین سابقین در وبال
اینهمه ضالین لاحقین الی یوم الدین شریک اند همچنین این مجادلین ناحق شناس و مکابرین نابکار
بر حقیقت این زمرهٔ مجاهدین مهاجرین بخوبی اطلاع میدارند فاما اقرار آنرا باعث زوال عزت
و جاه خود موجب ناخوشی سلاطین و خواقین خود میشمارند بنابر آن علیه دیده را نادیده میکنند و شنیده را

ناشنیده و بعلقلقهٔ لسانی و بچرب زبانی این باطل را بتوجیهات غیر مسموعه ملمع میکنند و دیگر آشنایان و ضعفا را باین تلبیس و تدلیس از راه میبرند پس وبال ضلال ایشان تا روز قیامت برگردن مضلین خواهد ماند و همچنین کسیکه از علمای ربانی و فضلای حقانی در زینوقت اظهار حق نماید بسبب تحریص و تکثیر جنود مسلمین و توفیر جیوش مومنین از مساعی او متحقق خواهد گردید ایشان هم تا وقت بقای جهاد شریک اجر و ثواب خواهند ماند پس لازم که هرکس از علمای کبار این صحیفهٔ لطیفه را خود هم ملاحظه فرماید و دیگران را هم بران آگاه نماید تا بر همه صغار و کبار حجت آلهیه تام شود لیهلک من هلک عن بینة و یحیی من حی عن بینة والسلام علی من اتبع الهدی تحریر نوزدهم ربیع الثانی ۱۲۴۶ سنه هجری

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد تحیات عالیات منابع هدایات و مصادر افادات بآدیان راه دین و حاملان شرع مبین ناشران احکام رب العلمین ناییان رسول امین مولانا حافظ دراز و مولانا محمد عظیم و مولانا عبد الملک اخوندزاده و مولانا مراد اخوندزاده و مولانا غلام حبیب اخوندزاده و مولانا قاضی سعد الدین و مولانا قاضی مسعود و مولانا عبد الله اخوندزاده و مولانا محمد حسن اخوندزاده و مولانا حافظ احمد اخوندزاده و سایر علمای دین دار و فضلای هدایت شعار کثرهم الله تعالی و زاد هدایتهم و افادتهم بعد از ادای تحیات و دعای ترقیات درجات هدایات مکشوف باد که آنچه بحکم تقدیر ربانی و قضای آسمانی در مقدمه یار محمد خان نازل گردیده بتفصیل آن باستماع مبارک رسیده باشد حاجت تکرار نیست لیکن غرض از تحریر این چند سطور آنکه معلوم خواطر عواطر شده باشد که تعدی و جور بجانب او بود نه بجانب ما ضعفاء و این را بچند وجه توان دریافت اول آنکه ما ضعفا نیابر خدمت دین سید المرسلین و اقامت جهاد بر سر کفرهٔ معاندین و تعلیم شرایع احکام اسلام برای جمهور خواص و عوام درین دیار وارد

داد گردیدیم

وارد گردیده‌ایم و تکمیل و نهار در همین کار روبار مشغولیم گاهی کسی نشنیده باشد که طلب نان و نفقه
خود از کسی فقرا و اغنیا این گروه باشیم بلکه هر کرا دعوت نمودیم از و همین قدر طلب کردیم که
راستا راست احکام شرع شریف قبول نماید و مشارکت زمره مجاهدین اختیار کند هر که این معنی
قبول نمود با او راه موافقت پیمودیم و هر که در معنی مخالفت کرد با او مخالفت نمودیم چنانچه منشاء
مخالفت یار محمد رئیس هند همین معنی بود که شرع قبول نمی نمود و دائما راه رسوم افغانی می‌پیمود هر چند
مرة بعد اخری و کرة بعد اولی بفضل و کمال بقبول شرع شریف او را دعوت نمودیم و سادات
کرام و علمای عظام را بنابر تفهیم نزد او فرستادیم آخر آن مطرود الدارین و محروم الکونین
مسافت رب المشرقین و مخالفت رسول الثقلین اختیار کرد و مصاف با انکار قبول شرع شریف زبان
کشاد و الحمد لله که بسزای خود رسید و بجهنم واصل گردید چندی از متعلقان او بنابر حمیت جاهلیت
بر مخالفت مجاهدین مهاجرین کمر بستند و از راه انصاف و دیانت بالکل بیرون رفتند و والی
پشاور بر اعانت ایشان بلا وجه برخاست و علم مخالفت خدا و رسول برافراخت و در مقابله
مجاهدین بی سابقه هدایت نمود و محض راه فساد فی الارض پیمود گاهی نقش دیانت از لوح
انصاف نخواند و کلمه حجت شرعیه بر زبان نراند کسی را از ملایان نزد ما نفرستاد و هیچ الزام
شرعی بر ما ثابت نکرد بلکه هیچ گفتگوی حجت شرعیه لا تحقیقا و لا مجادلة در میان نیاورد بلکه محض
خیالات تجبر و تکبر و فساد و عناد بکمال نهایت برد هر چند بنابر تعظیم کلمه اسلام با او راه مصالحت
پیمودیم و بارها او را راه هدایت نمودیم فاما غیر از کلمات تکبر و تجبر هیچ نگفت و کلمه انصاف گاهی
نشنفت بنا علیه غیرت ملک جبار بجوش آمد و حمیت قادر مختار در خروش محض بقدرت کامله
خود در طرفة العین اقبال او را با دبار مبدل گردانید و در لمحة البصر انتقام منتقم حقیقی او را بدار البوار
رسانید و تا بنای آنکه چند قطعات کاغذ از دیره او بطریق غارت در دست مجاهدین افتاده چنانکه آنهمه

کاغذ تا حال در دست این فقیر موجود است از جمله آن فقرات یک پروانه رنجیت سنگه بنام او مشتمل بر
اینمعنی است که بر سر مجاهدین مهاجرین لشکرکشی نماید و آب لیلا مروارید وسیمه کنار بدست فرانسیس
حواله نماید و سلطان محمد خان را نزد او روانه کند و بر سر سید و اتباع او لشکر کشد و آنجا نزارع
ملک اخراج کرده هند وغیره را بمتعلقان هند واله تفویض کند والا تا را رسیده واند پس والی مذکور
بنابر امتثال امر آن کافر ملعون بر سر چندی از مهاجرین مجاهدین لشکرکشی نموده و انواع شور و شغب
برپا کرده و اینقدر فتنه و فساد برانگیخته و تمام رعایای خود را جبراً بر سر ضعفا ریخته جهان ناکردنی بود
کرده با وجود این زور و شور جز حسرت و ندامت هیچ نبرد بغضب مالک جبار در بین دار گرفتار
گردید و تنها بمحکمه حساب رب الارباب حاضر شد خداوند عالم محض بقدرت کامله تمام سطوت و شوکت
او را بیک طرفة العین سلب فرمود گذشت آنچه گذشت ذلک لهم خزی فی الدنیا ولهم فی الآخرة عذاب
عظیم سبحان الله با وجود ادعای اسلام بنابر اعانت کفره متمردین و اهانت دین و اهل دین چه جسارت
و چالاکی بود و در مقدمه تفضیح دین خود چه چابک و بیباک نعوذ بالله من ذلک و معلوم است که در آن وقت
بالکل میدان خالی بود اگر جماعه مجاهدین ادنی حرکت مینمودند و تعاقب گریختگان مدبرین بوجه من الوجوه
میفرمودند هرگز تا بلده پشاور هیچکس پیشروی ایشان نمی آمد و مؤمنین از هر جانب بلشکر ایشان
ملحق میگردیدند و منافقین بر مقام بحث و درایت مینخزیدند لیکن از آنجا که اقامت جهاد و امتثال احکام
رب العباد منظور است نه محض فرمانروائی و کشورکشائی بنابرآن اعلیه برادران تجدید دعوت برای سلطان محمد خان
که بالفعل بر مسند ریاست و سیاست نشسته اند و گاه گاه دعوی تدین بر زبان می آرند آنمعنی مناسب
نموده لهذا اینوقت عزیز از دست دادیم و خطی مشتمل بر دعوت ایشان در لف خط آن کرام فرستادیم
لازم که بر منصب خود یعنی بر منصب علما از نظر فرموده و بمضمون کریمه لولا ینهاهم الربانیون والاحبار
عن قولهم الاثم واکلهم السحت ملاحظه نموده خط مذکور را حرفاً حرفاً بگوش ایشان رسانند و جواب

از

از ایشان حاصل گردانند و باستعجال تمام نزد این فقیر ارسال فرمایند و هرگز در همین مقدمه تغافل و تساهل
ننمایند اگر درین باب مداهنت خواهند فرمود پس این فقیر از عهدهٔ اعلام سردار مذکور بری الذمه است
جواب سوال انجناب در محکمهٔ حساب بعهدهٔ آن هدایت مآب است اگر بر مسند رسول الله نشسته اید
و بر مسند تعلیم احکام الله استاده اید باین منصب نظر کنید و باستدعای اهل دنیا یکسو کرده احکام
مالک بالاستحقاق و ملک علی الاطلاق را یکبار دیگر بگوش ایشان واشگاف برسانید و حتی الوسع ایشان را
بکلام وعظ و نصیحت بصراط مستقیم مایل گردانند تا ما ضعفا هم از مجادلات و مقاتلات اینجانب
اسلام فارغ شده بکار و بار خود یعنی اقامت جهاد بر اهل کفر و عناد با طمینان خاطر مشغول شویم
و شب و روز بفراغ قلب در همین راه رویم بالجمله اگر فی الحال بکمال استعجال جواب باصواب رسید پس
بالراس والعین و اگر جواب بطرز دگرگون رسید یا در ارسال جواب توقف گردید پس منتظر اعلام
دیگر نمانند و آنچه ممکن باشد در حفاظت جان و مال خود کوشش نمایند اگرچه کوشش این ذره بیمقدار
بمقابلهٔ ملک جبار هیچ بکار نخواهد آمد و حکم آن قادر مختار به برهم زدن هر ظالم ستمکار بوجهی خواهد رسید
که از خیال و وهم بیرون باشد فاتاهم الله من حیث لم یحتسبوا لیکن بنابر اوهام خود آنچه سعی بلیغ
خواهند بجا آرند که ما ضعفا نیز بحول الله و حسن توفیقه در امتثال احکام ملک علام نهایت سرگرم
و چالاکیم و بغایت چست و بیباک زیاده بجز تاکید اکید در استعجال ارسال جواب دیگر چه برنگاشته
شود والسلام مع الاکرام بتاریخ دهم ماه ربیع الاول ۱۲۴۴ سنه هجری ارسال گردید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین بمطالعهٔ جمیع مومنین مخلصین بعد سلام
مسنون واضح آنکه اخلاص نشانان بو باورا دهیرا ساکنان موضع باندی و ڈالری که هستند
از مخلصین اینجانب اند و رفاقت ما اختیار کرده پس درینصورت از طرف اینجانب برای ایشان
امان است کسانیکه از مخلصین ما هستند لازم که این هر دو موضع را بهیچ وجه مضرتی نرسانند زیاده

دار السلام تحریر یافت بتاریخ هفدهم ماه شوال ۱۲۴۵ سنه هجری مقدس فقط

امان نامه باسم ملا فضل اخوند زاده پسر محمد زبیر برای در موضع بشرط رفاقت مجاهدین یا
و عدم رفاقت مشرکین بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط

امان نامه بشرط اتباع احکام شریعت معه ادای عشر وغیره پسر دارجها نگیر خان ساکن تربیله
بتاریخ پنجم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری نوشته داده شد فقط

امان نامه بشرط اتباع شریعت بنام محمد غریب الله ساکن ضلع تنول بتاریخ هفتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه نوشته داده شد فقط

بسم الله الرحمن الرحیم · امان نامه بنام سید شاه حسین بنا بر زمین و املاک ذات ایشان
بشرط عدم ثبوت وجه شرعی معروضه هشتم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی نوشته داده شد فقط

امان نامه بنام حبیب ساکن کرپلی بشرط اتباع شریعت نهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری فقط

بسم الله الرحمن الرحیم امان نامه بنام زید الله وکالو ساکنان موضع میرا بشرط ادای عشر بتاریخ یازدهم
ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط · امان نامه بنام سوبها و تلسی و کنکر و سوهنان معه پسران
بشرط بجا آوری خدمت لشکر بتاریخ یازدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه قدسی فقط

امان نامه برای اسلام الدین و فقیر محمد و عباس از اولاد میان مصری بشرط اتباع شرع و
شراکت مجاهدین محرره بتاریخ پانزدهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی فقط

بسم الله الرحمن الرحیم · آنکه از امیر المومنین بجمیع مخلصین خیرخواهان دین سید المرسلین واضح آنکه
اگر پاینده خان راه اسلام و خدمت دین اختیار کند و گاهی با کفار و منافقین هیچ وجه اتفاق
و التیام ننماید و بدخواهی مسلمین و لشکر اسلام هرگز نکند در حق عالیجاه مددخان بهر دو ملک اگر در زمانی
که ملکی بگذارد و از ملک و ریاست پلال هیچ غرض نکند در آن صورت از طرف اینجانب ملک و سرداری
هندوال عالیجاه پاینده خان مسلم است و ذات آنها را معه بشرط خدمت و رفاقت جاگیر سی هزار در

کشمیر بالا

در کشمیر و جاگیر ده هزار در پشاور بر دفت پنج هزار در مقام با و خواهم داد و او را سردار
کلان خواهم ساخت و مثل فرزند پرورش او خواهم کرد و در صورت تخلف از امور مرقومة
الصدر آدمی از دشمنان خداست هر چه با دشمنان خدا معامله باید کرد آنست را سه بادی [illegible] خواهم کرد
والسلام علی من اتبع تحریر بتاریخ بیست و نهم روز یکشنبه شهر ۱۲۴۵ هجری قدسی صلی الله علیه وسلم

بسم الله الرحمن الرحیم   اقرار صحیح از طرف پاینده خان

آنکه عهد صادق و پیمان موثق مینمایم که آنچه از من مقرر خطا و قصور بظهور آمده از آن نادم
و توبه کار شدم و اتباع شرع مبین و خدمت دین متین و اتامت حضرت امیر المومنین بدل قبول
و اختیار نمودم و گاهی با کفار و منافقین بهیچ وجه پیوستگی و آشتی نخواهم کرد و بدخواهی مسلمین
و لشکر اسلام هرگز نخواهم کرد و در حق عالیجاه مددخان خواهم داد و ملک اگر در سوای کوتلی خواهم گذاشت
و از ملک در بابت بلال هیچ عرض نخواهم کرد و با افضل کمید و شصت سوار مع شاهین خانه همراه برادر
جهاندادخان در ملک [illegible] خواهم فرستاد و لشکر دو هزار پیاده همراه اکبر علی بطرف کشمیر روانه
خواهم کرد و اگر درین امور مرقومة الصدر تخلف نمایم جان و مال اینجانب بر مسلمین حلال و مباح است
و از ملک [illegible] بابت پکهلی دست بردارم آنچند سطور بطور عهدنامه نوشته شد که تا ثانیاً سند باشد
تحریر یکشنبه بیست و نهم ذیقعده ۱۲۴۵ سنه هجریه

بسم الله الرحمن الرحیم

خدمت افتاء موضع [illegible] بملا احمد اخوندزاده بتاریخ شانزدهم ذی الحجه ۱۲۴۵ سنه مفوض نموده شد

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین و امنع آنکه فضیلت مآب میر محمد اخوندزاده و محمد اخوندزاده
که صداقت مندی و تمسک و حمیت اسلامی شان بطن خود میشمارم لهذا خدمت امر بالمعروف و نهی
عن المنکر را برای خاص موضع [illegible] و تبعی تمام مردم عمر خیل [illegible] هر دو فضیلت مآبان را مفوض کردم
پس منصب قضا برای میر محمد اخوندزاده و منصب افتاء برای ملا محمد اخوندزاده مفوض است پس هر که از

حکم نشان سر خواهد پیچید بهم عند الله مأخوذ خواهد شد ترحم این بنده خدا توبیخ شدید خواهد رسانید محرره
چهاردهم ذی الحجه سنه ۱۲۴۵ هجری روز یکشنبه مهر   اقرار نامه بسم الله الرحمن الرحیم
خلاصه اقرار نامه جهانگیر خان یارخیل یارخیل و داراشاه بینوخیل و حیات یارخیل و رستم علام خیل
و اعظم مورخیل ساکنان موضع کوتا مشتملبر توبه و انابت از نافرمانی خدا و رسول و بجاآوری احکام
شریعت و اطاعت امیر المومنین و عدم موافقت با کفار و اگر مخالفت این امر بعمل آرند پس سر و مال
آنها بر مسلمانان حلال است تحریره غره محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری قدسی مهر   اعطای نامه
بسم الله الرحمن الرحیم . خلاصه اعطا نامه بنام خدابخش خان ساکن سرای صالح ضلع هزاره
بشرط ادای خدمت دین و ثبوت حق و ملک ایشان میراث آبای خان مذکور داده خواهد شد تحریره
پنجم محرم الحرام سنه ۱۲۴۵ هجری مهر   اجازت نامه از امیر المومنین اجازت نامه برای خان زمان
بنام ساکنین کناره دریای اباسین مشتملبر نگیه خان زمان   باجازت اینجانب بکارهای کناره
دریای هر جا که خواهد باید کسی متعرض و مزاحم ایشان نشود تاکید مزید شمارند تحریر ۲۸ شهر ذی الحجه
سنه ۱۲۴۵ هجری روز یکشنبه مهر   اعطا نامه بسم الله الرحمن الرحیم . اعطای نامه بنام قاضی
سید امیر برای زمین موضع میرکی حوالی کندل ستی بهر دو نا ریا روز شنبه بتاریخ سیزدهم ماه رجب
اعطای نامه . بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین بجمیع مومنین مخلصین واضح آنکه اگر
پاینده خان موافق وعده و عهد خود که مندرج صلح بود ملک و مال عالیجاه مددخان باو داد و آورا
راضی ساخت پس خانی و سرداری و ملک هندوال از طرف اینجانب بر پاینده خان مسلم خواهد ماند
و اگر در ایفای وعده مذکوره از پاینده خان قصور بظهور آمد و بسبب تقصیرات و نقض صلح ضرورة
با وی مقابله جنگها روی داد در نیصورت سرداری و خانی ملک هندوال بعالیجاه مددخان داده
خواهد شد و نظر بحقوق خدمات دین از دیگر ملک هم لائق الخدمت عالیجاه موصوف داده خواهد شد

[illegible]

اینچنین سطور بطریق سند و یادداشت نگاشته شد تحریر بتاریخ بیست و هفتم شوال ۱۲۴۵ سنه هجری قدسی
مقام انب فقط   بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ سلخ شوال ۱۲۴۵ سنه اسد ملک بلال خانی و
سرداری آن بشرط اتباع شرع بر اجه بلند خان نوشته داده خواهد شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم
اعطانامه بتاریخ دویم ذیقعد ۱۲۴۵ سنه هجری بنام عالیجاه عبد الغفور خان بکمال خان بنا بر ملک آبای
و خانی و سرداری بسبب اتباع شریعت نوشته داده خواهد شد بمقام انب فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بشروط خود معروضه نهم ذیقعد ۱۲۴۵ سنه هجری بنا بر خانی
و املاک قدیمی بنام عالیجاه غریب شاه خان بشرط تسلط بر بلاد کفار نوشته داده شد بمقام انب فقط
بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بنام عالیجاه مدد خان شاه منصوری بشرط اتباع
شریعت و خدمت دین بنا بر حجت خانی و ملک زمین قدیم ایشان معروضه هشتم ذیقعد ۱۲۴۵ سنه
هجری قدسی نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ شانزدهم شوال
۱۲۴۵ سنه هجری اعطای نامه بنام محمد قاسم ساکن علی زئی برای سه مواضع علی زئی رشید خیل
در سنه زئی متعلقه پرگنه کرهات نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم
بتاریخ نوزدهم شهر شوال ۱۲۴۵ سنه هجری روز سه‌شنبه بنام فتو خان و اعطای نامه یک قریه از قری
کشمیر لایق شان مشارالیه بشروط مرقومه آن از حضور پرنور نوشته شد فقط
بسم الله الرحمن الرحیم بتاریخ نوزدهم شهر شوال ۱۲۴۵ سنه هجری روز سه‌شنبه بنام سید غلام خان
اعطای نامه یک قریه از قری صوبه کشمیر لایق شان مشارالیه بشروط مرقومه آن از حضور پر
نور نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن بتاریخ یازدهم شهر ذیقعد ۱۲۴۵ سنه هجری
اعطای نامه بنام شهنور از ولد قائم شاه ساکن دهیری شاه فتح خان علاقه پرگنه کهاپر بشروط
معلومه نوشته داده شد فقط   بسم الله الرحمن الرحیم اعطای نامه بنام منور شاه

ولد سید احمد شاه بنا بر مواضع کنول و موهنجادرزه و منور علاقه کهار آن بشرط خدمت دین و ثبوت
ملک آبای ایشان بایشان داده خواهد شد ان شاء الله تعالی محرره سیزدهم محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری ۵

بسم الله الرحمن الرحیم. از امیر المومنین بمطالعه جمیع مومنین مخلصین عموماً و لشکر مجاهدین
غازیین خصوصاً بعد سلام مسنون واضح آنکه هر قضیه و خرخشه که میان مردمان بهمدیگر شده باشد
فیصله آن روبروی قاضی کرده باشند و چنان نکنند که از خود فیصله کسی امر نمایند و یا کسی حکم از خود
بر کسی جاری نمایند پس هر کاری و حکمی که کردن آن باشد اظهار پیش قاضی روبکار نمایند و هیچ
کار از خود جاری نمایند چرا که قاضی برای همین امر در مرتبه هستند که اجرای حکم شرع شریف نمایند
پس دیگری را درین حکم دخل دادن اصلاً روا نیست پس هر کس را لازم است که اظهار هر امر پیش قاضی
کرده باشند و هر معامله از قاضی فیصل کنانیده بعمل آرند و بحکم قاضی هر کار روبار روبکار شود و از
جانب خود کسی هیچ کار و حکمی پیش نه نماید که درین امر بنای تعدی متصور است و جور و تعدی نزد
خدا و رسول نهایت ناپسند است و اگر کسی از لشکریان اینجانب چیزی کار روبار بدون معرفت قاضی
پیش خواهد آورد و در آن چیزی جبر و تعدی خواهد شد قاضی او را سزا خواهند داد و اگر قاضیان
چیزی قصور خواهند از اینجانب تنبیه واقع خواهد شد و هر کسی را که اجرای حکم منظور باشد بمعرفت قاضی
نمایند زیاده والسلام مع الاکرام بیست پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه روز شنبه پنج قطعه حکمنامه بنام
لشکریان بدین مضمون که هیچ کار بدون معرفت قاضی پیش نه نمایند و هر کاری که نمایند بحکم قاضی نمایند
محرره بیست پنجم محرم الحرام ۱۲۴۵ سنه هجری روز شنبه ۵ سند بنام صاحبزاده
احمد مستعان برای سرداری موضع زیارت بشرط اتباع شرع شریف و خدمت دین بدین مضمون
اگر قابو و دسترس خواهد شد تفویض خواهد شد بیست پنجم محرم ۱۲۴۵ سنه هجری روز شنبه ۵
نقل خط که مولوی مظهر علی صاحب نوشته شده است معه روایات از امیر المومنین بجد بهمت

فضیلت مآب

فضیلت مآب کمالات انتساب اخوی ام مولوی مظهر علی صاحب و ارباب والا نصاب عالیجاه
عظمت دستگاه ارباب فیض الله خان سلمهم الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت
مقرون واضح آنکه رقیمه کریمه مشتمل بر کوائف خواص خان معه چهار قطعه انگشتر و چهار عدد سیب
و بهی دیگر و سرده بصحابت دلهاسی رسید مضامین مندرجه رقیمه کریمه واضح گردید حقیقة
الامر اینست که از روزیکه خواص خان با اینجانب ملاقات نموده بیعت امامت بر دست این فقیر
ادا نموده‌اند در هر مقدمه که چیزی از تدبیر و مشورت با ایشان اظهار کردم و با نیطریق عمل ساختم
ایشان خلاف آن بعمل آرند پس درین صورت اگر اینطریق پیش گیرم که بر ایشان بر خلاف رای
من عمل کرده یک مقدمه را فاسد گردانید و من در پی اصلاح آن کوشش نمایم و تمام لشکر مجاهدین
را سرگردان کنم پس درین امر هم خلاف تدبیر لازم خواهد آمد و هم خلاف شرع زیراکه شارع
جل و علا مطیع شاخرات و سائر مسلمین را باطاعت اوامر فرموده نه بالعکس فی الفعل مناسب
همین که خان ممدوح در یک مقامی محفوظ چند روز جان خود را نگهدارند انشاء الله عنقریب این فقیر
هم تدبیری موافق عقل خود درست کرده هیچ مقدمه بر پا خواهد نمود که مفید غرضی باشد و محض
باستعجال در امری قدم نهادن و عواقب امور را ملحوظ نداشتن خلاف عقل و نقل است اگر آن
فضیلت مآب فی الفعل بپرسند کدام امر باشد پس مناسب که تشریف آرند که درینجا تدبیری برای
فتح باب جهاد و تاسیس بنیاد خدمت دین در ذهن خود راست کرده ام با ایشان در آن گفتگو
نموده و مشاورت بعمل آورده در آن دست اندازیم و در استحکام بنیاد جهاد و در قلع و قمع اهل
مفسدین سعی باید نمود و در پی هر فرع دویدن و هر شعبه را پیش نظر خود علیحده علیحده نهادن
باعث حیرت و سرگردانی مجاهدین میگردد خان ممدوح را فی الفعل تسلی باید داد که انشاء الله عنقریب
شما را توجهی در کوزه خواهم نشانید که با رعب ظاهر عقل بحکم الله متزلزل الاقدام نشوند زیاده والسلام

از محمد اسمعیل بعد از سلام محبت التیام واضح آنکه کاغذیکه مشتمل بر سوال وجواب
مردمان پیشاور بود بسمع اقدس رسانیدم آنجناب در جواب آن بس تحقیقاتی لطیف وتدقیقاتی
بغایت لطیف ارشاد فرمودند اما این فقیر را از ملاحظه کاغذ مذکور چنان واضح گردید که مردمان مذکور
یا اصلا از زمره علما نیستند که قابلیت خطاب دارند یا مکابرین اند که مقصود ایشان تحقیق نیست
بلکه محض فتنه انگیزی است بنا علیه نوشتن تحقیقات مذکوره لطایف ضایع مینمود لهذا آنچه طلبه علم
درمیان خودها بطریق گفتگو مینمایند بر همون طریق کاغذی نوشته ارسال خدمت عالی کرده شد انشاء
الله تعالی بملاحظه سامی خواهد رسید لیکن درینمقام تامل باید نمود که درینجا در مقدمه یکی اثبات
ارتداد مفسدین مخالفین و تفریع اباحت قتال وحلت اموال ایشان کرده شود قطع نظر از آنکه
اینمعنی مبنی بر ارتداد ایشان است یا بر بغی ایشان است یا بر دیگر سبب یا مختلف که بنسبت بعضی
ارتداد ثابت شده باشد و بنسبت بعضی بغی و بنسبت بعضی سبب دیگر هرچند طریق اولی هم نسبت منقح
و محقق نزد ما زیرا که مفسدین مذکورین را ما صغارا فی الواقع از جنس مرتدین بلکه از جنس کفار
اصلی میشماریم وایشان را از قبیل کفار اهل کتاب میدانیم چنانکه اهل کتاب مجملا بکتاب ایمان می آوردند
و باحکام آن عند الله علی سبیل الاجمال اذعان میکردند اما عند التفصیل بعضی را قبول میکردند و بعضی
را قبول نمیکردند که آیه کریمه افتؤمنون ببعض الکتاب وتکفرون ببعض کاشف حال ایشان است و همین
مذهب مرکب را از ایمان وکفر یهودیت و نصرانیت میدانستند و آنچه از فضایل و مناقب یهود و نصاری
در زبور و انجیل مذکور بود بجاهای خود محمل مناقب مذکوره میشمردند حق جل وعلا در رد ایشان
این آیت فرستاد وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدوده قل اتخذتم عند الله عهدا فلن یخلف الله
عهده ام تقولون علی الله ما لا تعلمون بلی من کسب سیئة واحاطت به خطیئته فاولئک اصحاب النار هم
فیها خالدون پس چون تفصیل در باب قبول بعضی احکام و رد بعضی احکام باعث تکفیر ایشان گردید

وایمان لقا

و آیات اجمالی ایشان هیچ بکار نیاید همچنین این مفسدین هم اگرچه اجمالاً با جاء به الرسول ایمان
می آرند اما بسیاری در احکام شرعیه قبول نمیدارند و بسیاری را از منهیات شرعیه بطریق
استحلال بحل می آرند مثلاً بلا تکلف تزویج ما فوق الاربعه میکنند و آن عقد زنا را نکاح می نامند
و آنرا در اعلان و تشهیر و عقد مجالس و محافل طرب و تقسیم ولایم و اظهار مبارکباری مثل نکاح میکنند
و اولاد متولدین را از همین زنا مثل اولاد نکاح در باب استحقاق اموال و ریاسات و در دیگر علایق
مثل اولاد النکاح میشمارند مثلاً فرزند و دختر زنائی را مثل فرزند و دختر نکاحی و پدر و جد زنائی را
مثل پدر و جد نکاحی و برادر و برادرزاده زنائی را مثل برادر و برادرزاده نکاحی می پندارند

و عم و عمزاد،

و همچنین در باب ابطال مواریث دختران و تقسیم ازواج میت در میان برادران زود و دیگر
رسوم جاهلیت مثل کفار سابقین عمل میکنند لیکن این قانون کفر را مشابه به قوانین شرع بلکه ازید از آن
و واجب الاتباع میدانند و بر ترک آن در میان خودها آنقدر ملامت میکنند و تارک آنرا آنقدر
مطعون میسازند که بر تارک شرع عشر عشیر طعن متوجه نمیکنند و در لبس حریر و شرب خمور آنقدر بیباکی
میکنند بلکه تفاخر بر این امور قبیحه بحدی میدارند که حاجت بیان ندارد و بالجمله آنچه این مفسدین بسیاری
را از احکام شرعیه قطعیه مثل خواب فراموش کرده نموده اند اگر تفصیل کرده شود کتابی بس طویل مرتب
گردد که هر جمله ازان بر تکفیر آنها دلالت خواهد نمود لیکن از آنجا که این طریق بغایت طویل است
و قتل و قتال مکابرین را در ان بسیار مجال است لهذا علیه طریق ثانی که بغایت مختصر است اختیار باید کرد
پس میگوئیم که حضرت امیر المومنین را با این مفسدین دو معامله در پیش گردیده یکی معامله اتمان زئی
و دیگر معامله هند که همان معامله بجنگ یار محمد خان و لشکر کشی سلطان محمد خان و جنگ با رسیده
اما معامله اتمان زئی پس بیانش اینکه در ممالک سرداران پشاور در بلاد نگ انواع ظلم و فسق
و رسوم جاهلیت آشکارا بر رو رواج آن موجود است و در هر ملکی که مشتمل بر این مفاسد باشد لشکر کشی بر آن

ملکت امام را جایز است و از بیرون زیر بر کردن آن مملکت موجب ثواب چنانچه امیر تیمور در باب
قتال اهل هندوستان همین استفتاء نموده بود و علمای کبار که حضار آن زمان بودند فتوی
داده اند چنانچه استفتای مسطور معه اسامی علمای مجیبین و معه حواله نقل آن بر کتاب معتبر
بخدمت سامی میرسد اما دران تامل باید فرمود که بعضی ازان رسوم که در استفتاء مذکور اند
اگر بحضور مهاد رحمانک نیست در تحقق نباشد فاما اگر بعضے ازان بعینها متحقق باشد و بعضے دیگر از
رسوم جاهلیت در عوض آن رسوم مفقوده موجود باشد پس آنهم در ثبوت حکم مذکور کافی است
چه مدار حکم خصوصیت رسوم مذکوره نیست بلکه مدار آن انتشار مطلق ظلم و فسق و اشتهار اعلای
رسوم جاهلیت است خواه عین آن رسوم مذکوره باشد خواه مثل آن و اما مقدمه هنود پس میگویم
که خادیخان بیعت امامت بر دست حضرت امیر المومنین باشتهار بعمل آورده بود چون از اطاعت
آنجناب منحرف گردیده در بر مکان محفوظ خود که عبارت از قلعه هندست اعتماد نمود و استعانت بکفار کرده بر
مخالفت امام همام کمر بست پس آنجناب ورا بسزای او رسانیدند و اموال او در الطریق تقسیم نمودند
بلکه سلاح و خیول او را عند الحاجت استعمال فرمودند و دیگر مال او را حبس کردند بنابر محافظت مجاهدین
تقسیم کردند نه بنابر تملیک و لهذا فایده تقسیم غنیمت را دران رعایت نفرمودند که خمس آن جدا کرده
و باقی را علی السویه بر جمیع غازیان بالطریق پیاده و سوار را تقسیم فرمایند و نیز ورثه او را بار بار ترغیب
فرمودند که بیایید و اطاعت قبول کنید تا اموال مورث شما بشما دهیم اما آن اشقیا هرگز باطاعت امام وقت
گردن ننهادند بلکه در باب بغی و فساد تقلید پدران باغی کردند و این معامله سراسر موافق روایات فقهیه است
قال شارح الوقایة البغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام دعاهم الی العود و کشف شبههم فان
تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم بدءاً ای ان حاذوا ای مالوا الی فئة من المسلمین لیستعینوا بهم و اجتمعوا
او اتخذوا حیزاً ای مکانا و اجتمعوا فیه حل لنا قتالهم بدءاً خلافا للشافعی رحمه الله فان قتل المسلم

لا یجوز

لا یجوز ونحن نقول الحکم بداء علی دلیله وهو اجتماعهم وتعسکرهم فان صبر الامام الی ان یبدء وربما
لا یمکن دفع شرهم ولا نسی وزجرهم ویحبس اهلهم الی ان یتوبوا ویستعمل سلاحهم وخیلهم عند الحاجة
و اما انچه عذر میکنند که خادیخان امامت قبول کرده بود باز بیعت نامه صحیح نکرده پس اینجا نکث نیست این بهتان
عظیم این سفهاء انقدر هم حیا نمیدارند که اینچنین کلام بیهوده بر زبان میرانند ضلع یوسف زئی
در تمام عالم بباغیان ملقب است که گاهی اطاعت کسی از سلاطین هم قبول نکرده اند چه جای
اطاعت سرداران پشاور که نه فی الحقیقت سلاطین اند ونه کسی ایشان را از جمله سلاطین میشمارد
بلکه در خانه خود هم گاهی ادعای سلطنت نکرده اند چه جای امامت است بالجمله این کلام بیهوده
اصلا قابلیت جواب ندارد آمدیم بر اصل مقصود که بعد از واقعهٔ هند یار محمد خان بلا وجه
شرعی و بلا وجه عرفی بل بمحض عناد ذاتی و اشارت رئیس الکفار ابتدای لشکر کشی کرد و بر مخالفت
حضرت امیر المومنین کمر بست اما اینکه این قید بلا وجه شرعی بود پس ظاهر است که تا بر انتقام
باغی بر امام کمر بستن سراسر خلاف شرع است اما اینکه بلا وجه عرفی بود پس بیانش آنکه در میان
یوسفزئی و دُرّانی سنک افغانی اصلا معروف نیست بسیاری از مردمان یوسفزئی از دست
هیمن زئی و کبردن و ترکان کشته شده اند گاهی کسی از درانیان بر ملک یوسف زئی
کمر نبسته بالجمله یار محمد خان بلا شک درینقدر مبادی بالظلم بود و قتل بادی بالظلم و اخذ
مال او بلکه قتل جمیع عسکر بادی بالظلم و اموال جمیع عسکر او و انواع تصرف دران از استعمال
و بیع و تقسیم همه در شرع جائز است چنانچه اخوند چالاک رحمه الله در رساله غزویه نقلا عن
فتاوی الغرائب فی سوره المسلم اذا کان بادیا بالظلم فعلیه لعنة الله والملئکة والناس اجمعین
ویباح اخذ مال عسکره و اسبابه کله والتصرف فیها دفعا للفتن الغائیة والضرر العامة قال
ابو مطیع افتی ابو یوسف رحمه الله بجواز اخذ مال البادی بالظلم والتصرف فیها آخرت نزلک اباحنیفة رحمه

فقال المجیب مصیب و کان محمد بن حسن جالساً عنده و لم یتکلم بشیء و کان منهم بالاجماع و الصحیح ان الباد ی بالظلم یحکم بفسقه و قتال عسکره و اخذ اموالهم و ثیاب قاتلهم لانهم ساعون فی الارض انتهی

پس ازین روایت واضح گردید که قتال یار محمد خان و لشکر ایشان و تصرف در اموال ایشان شرعاً مباح بود غایة الامر آنکه این امر مبهم است که مال مذکور از جنس فی است یا از جنس غنیمت و بهر تقدیر تقسیم آن بطریق غنیمت جایز است که اگر در نفس الامر غنیمت است فبها و اگر فی است پس تقسیم فی بطریق غنیمت بلا شبه جایز است آری تقسیم غنیمت بطریق فی جایز نیست زیرا که تقسیم فی را طریقی در شرع معین نیست بلکه مفوض است برای امام پس همین که رای امام در صورتی خاص تقاضا کند که این فی را بطریق غنیمت تقسیم باید کرد در تقسیم غنیمت را طریقی است معین و چون واقعه قتال یار محمد خان باتمام رسید پس بعد مدتی سلطان محمد خان بازبلا وجه شرعی لشکرکشی کرده جمعی را از ساکنان سمه بلا وجه زیر و زبر کردند پس ایشان درین نوبت بادی بالظلم گردیدند چه برای انتقام بادی بالظلم کمر بستند و نیز آفاغنه مذکورین را محض بلا وجه ایذا رسانیدند که ایشان نه قاتلان یار محمد خان بودند و نه دوستان حضرت امیر المومنین بلکه در زمان فتنه یار محمد خان ایشان بدل و جان دوستان ایشان بودند پس بلا شک سلطان محمد خان بادی بالظلم شدند و مستحق قتل و نهب گردیدند اما چون بتقدیر الهی ایشان بسزای خود نارسیده برگشتند بعد چندی حضرت امیر المومنین بنا بر اجرای حکم شرع مبین بر ایشان عازم پشاور شدند لشکر مفسدین در اثنای راه بحکم الله بسزای خود رسیدند و چون باز اظهار توبه کردند بمجرد قول ایشان اعتماد فرموده قدر تعظیم ظاهر همین لفظ که ایشان باین کلمه تکلم کردند که ما شرع را قبول کردیم نظر فرموده مراجعت نمودند اصلاً معلوم نیست که در کدام مقدمه از مقدمات سر موی تجاوز هم از حدود شرع واقع گردیده چه جاییکه این جهال زبان طعن بجهری کشوده که

نوبت

نوبت تکفیر رسانیده اند نعوذ باللہ من شرور انفسنا و من سیئات اعمالنا و آنانکه مردمان
بسیار میگویند که بعد زمان برکت نشان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اصلاً نفاق متحقق نیست و درین
باب تمسک بموجب حدیث مشکوة مینمایند پس باید دانست که آنچه در مشکوة درین باب واقع است
آن حدیث نیست بلکه اثر است قول حضرت عمر فاروق رض و مضمونش همین است که حضرت ممدوح
فرمودند که حرزین است که نفاق در زمانہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بود فاما امروز پس یا کفر است
یا ایمان پس اگر این اثر محمول بر ظاهر کنیم پس لازم می آید تعارض در میان این اثر و در میان
آیات بسیار و احادیث بیشمار که در بیان علامات منافقین وارد گردیده و بزمانی خاص مقید
نشده مثل قوله تعالی بشر المنافقین بان لهم عذابا الیما الذین یتخذون الکافرین اولیاء من دون
المؤمنین پس ازین آیت معلوم شد که مدار نفاق بر دوستی کفار است تخصیص هیچ زمانه ندارد
و قوله تعالی ان المنافقین یخادعون اللہ وهو خادعهم واذا قاموا الی الصلوة قاموا کسالی یراؤن
الناس ولا یذکرون اللہ الا قلیلا مذبذبین بین ذلک لا الی هؤلاء ولا الی هؤلاء پس ازین آیت
معلوم شد که هرکه فریب باز باشند و آنکه ادای صلوة تکاسل کند و در عبادات ریا کند و اکثر اوقات
او در غفلت گذرد و ذکر اللہ کمتر کند پس همون است منافق در هر زمان که باشد و قوله صلی اللہ علیہ وسلم
آیة المنافق ثلث اذا حدث کذب واذا اؤتمن خان واذا عاهد غدر پس درینحدیث معلوم گردید
که هرکه بدروغگوی و بخیانت در امانت و نقض عهد عادت کرده باشد پس همون است منافق
و در بعضی روایات وارد شده وان صام وصلی پس معلوم شد که باوجود ادای صوم و صلوة
بوجود علامات مذکوره منافق میشود و نیز در روایتی که پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم از حال حضرت امام
مهدی اخبار فرموده اند این کلمه واقع گردیده حتی یصیر فسطاطین فسطاط ایمان لا نفاق فیه
و فسطاط نفاق لا ایمان فیه پس معلوم شد که در زمان حضرت امام مهدی هم منافقین بسیار باشند

پس تخصیص بزمان اول باطل گردید پس لابد کلام حضرت فاروق را تاویلی باشد که مطابق آیات و احادیث
مذکوره پس میگوئیم که معنی کلام حضرت ممدوح این است که در دل این شخص تکذیب دین حق موجود است و آن معنی بالیقین
معلوم باشد و باز با او معامله مسلمین کرده شود و در احکام این امر تخصیص بزمان پیغمبر صلی الله علیه وسلم بود که علام
الغیوب احوال قلوب منافقین را بر پیغمبر صلی الله علیه وسلم بوحی اظهار میفرمود و مومنین را بالیقین معلوم
میشد که این شخص منافق است باوجود آنکه هیچ قولی و فعلی که موجب تکفیر او باشد بظاهر از وی صادر نشده
باشد پس لابد بحسب ظاهر با او معامله مسلمین میکردید حالانکه او را بالیقین از اهل جهنم میدانستند چنانچه
عبد الله بن ابی و اتباع او که تکذیب ایشان در دعوای ایمان در قرآن مجید نازل گردیده قال الله تعالی
اذا جاءک المنافقون قالوا نشهد انک لرسول الله والله یعلم انک لرسوله والله یشهد ان المنافقین
لکاذبون باوجود آنکه پیغمبر صلی الله علیه وسلم با وی معامله مسلمین میفرمودند مثلاً به بقای زوجه او حکم نمودند
و تحریم ذبیحه او نیز امر نفرمودند و بعد از موت نماز جنازه بر وی ادا کردند و غسل و تجهیز و تکفین او مثل سایر
مسلمین نمودند و در مقابر مسلمین او را مدفون کردند و متروکه او را بوارث او یعنی پسر او که بغایت
مومن مخلص بود دادند حالانکه بالیقین آنجناب و سایر مسلمین را الی یومنا هذا معلوم است که آن شخص
مخلد فی النار بود قال الله تعالی ان تستغفر لهم سبعین مرة فلن یغفر الله لهم پس این مخصوص بود بزمان
پیغمبر صلی الله علیه وسلم که حال قلوب ایشان بوحی آشکارا میگردید اما بعد از آن زمان پس تا وقتیکه هیچ
علامتی از علامات نفاق از منافق صادر نمیگردد پس حال او کسی را معلوم نیست و وقتیکه صادر گردد
کافر مطلق شد حکم کفر بر وی جاری گردید پس بعد از آن زمان ایشان یا کافر است یا مسلمان امری دیگر
در علم نیست پس منافق ثابت النفاق کافر است و از جمله کفار است و منافق مستور الحال در اجرای احکام
از مومنین است پس معنی قول حضرت ممدوح چنین باشد انما النفاق ای انما العلم القطعی بالنفاق الذی
یحکم به قطعاً بانه منافق ولا یجری علیه احکام الکفار بل احکام المسلمین فهذا کان علی عهد رسول الله صلی الله علیه وسلم

زیاده والسلام

زیاده والسلام تحریره یازدهم ماه جمادی الاولی سنه ۱۲۴۶ هجری

بسم الله الرحمن الرحیم • فی فوائد البنائیة ولو ان ناحیة من نواحی الاسلام من دیار المسلمین
ارتکبوا الفسق والفجور کاخذ الاموال لا علی وجه الشرع والقتل بغیر حق والزنا واظهر رسوم الکفر فی
اسواقهم هل یجوز لسلطان من سلاطین الاسلام بعد الاستتابة والا بدال ان لم یسمعوا ان یغار
علیهم وینهبهم ویجتاحهم لیکون الدین کله لله وان کان علیهم الولاة والقضاة والعلماء ام لا قلت
رأیت افتاء جمع من العلماء انه یجوز منقولاً من الخزانة الجلالیة بهذه العبارات بعد استفتاء امیر تیمور
درباب نهب شهر دهلی چه میفرمایند علمای دین محمد و فقهای شرع مصطفوی علیه الصلوة والسلام
اندرین مسئله که شهری از شهرهای مسلمانان که آنجا والی و قاضی و علماء و سادات هستند فسق
و فجور و امور نا مشروعه باعلان و اظهار کنند و دار سازند و خاتون جوان خوبصورت و چهره را
آشکارا دردکان کرده آنجا بنشانند و روز و شب آنجا زنا کنند و در مهمانیهای ایشان را بحضور مسلمانان
و علماء و مفتیان با دهل و دف و نای احضار کنند و تغنی فرمایند و عورات مغنیه را آشکارا در مردان
و مستان حمدان و مستورات در آرند و بعضا مشغول شوند و هر مهمانی که بر وفق سنت محمد است
چنانچه ولیمه بعد شب نکاح و عقیقه هفتم روز از ولادت نکنند بلکه عکس آن بر مشابهت رسم کفار هند
پیش از نکاح چند روز مهمانی کنند و شب ششم از ولادت چنانچه رسم کفار هندست عورات غسل دهند
و مزامیر و مغنیه را احضار کنند و تمام رسوم باطله کفار را اعانت کنند دیگر مسلمانی بر وفق دین محمدی علیه الصلوة
والسلام ایشان را منع کنند منع نشوند و هم بران مصر باشند و گویند که بی چنین طایفه مفسده و رسم
باطله این کار میسر نمیشود و آیین مخصوص ماست و نیز دوکانها را میان چارسوی بازار بنا کنند و آشکارا
آنجا جمیع چیزها و بوزه فروشند و آن مال را قیمت کنند چیزی والی بستاند و چیزی جایزه علماء را
دهند و علماء آنرا بستانند حق خود تصور کرده تصرف نمایند و خود را در آن مالک دانند و هیچ منع نکنند

دیوکان را اشکارا در آبادی شهرها بدارند و آن شعار کفر است و نیز در بازارها و خرابها و گذرهای
آب سحکار را تعین کنند و باجها در راهها بخلاف شرع انور وضع نمایند تا از تجار و غازیان و رعایا
و اهل سوق ظلم و تعدی شده تمام مالهای ناحق بستانند و آنرا حق خود دانند و از بعضی محل آنچه بحسب
الشرع می آید چنانچه جزیه و خمس غنایم و خراج مقدار شرعی آنرا برشوت بگذارند و آنرا جز و احسان
تصور کنند و بران ثواب دارند و نیز بعضی مستحقان از اهل کفار را از اهل علم و جهل و عمل را صد چند کفایه
زیاده بدهند و از بعضی حق داران بمقدار که کفایت ازست باز دارند و نیز عهده داران بعد کفایه
از بیت المال چنانچه قاضی و محتسب و امیر و شحنه و رئیس و کوتوال اخذ رسوات و عقدانه و تجلات
کنند و آن ناحق را از هوای نفس و جهل مستحق و حق خود دانند و این کفر است و نیز مردان لباس
ابریشمی و انگشتری زرین بتفاخر برخلاف سنت بمشابهت کفار پوشند و بند دستار برخلاف سنت
بمشابهت اغیار بندند و چون ایشان را ازان منع کنند گویند که ما این عادتها را هستیم ممنوعات شرعی را
مباح است و هم دران مقر باشند و این سبب زوال ایمان است پس اگر پادشاه قاهر باهر که در دنیا
باشد و بر ایشان ثبوت بیند که این کارها میکنند و آن رسوم باطله که از شرع دور و بتکفیر نزدیک است
می پردازند و ایشان منع نشوند و هم بران کار مصر باشند برین پادشاه قاهر باهر واجب است
بلکه فرض است که برای اعزاز دین محمدی صلی الله علیه وسلم لشکرها کشند و با آن قوم به تیغ محاربه نمایند
و ایشان را بکشند و زنان و فرزندان ایشانرا اسیر نمایند و آن ولایت خراب سازند تا آن رسوم باطله
بالکلیه برافتد و دین محمدی علیه الصلوة والسلام اعزاز پذیرد و تا بلادهای دیگر خلق را انتباه شود
و مسلمانان دیگر که ازین نوع میکردند متنبه شوند و ازان باز مانند و آن پادشاه قاهر باهر درین کار
مثاب باشد عند الله العظیم بانه ۞ **اجابوا** باشد والله اعلم عبد الرشید ابن قطب الدین
الهروی با: باشد والله اعلم کتبه محمد بن طاهر البخاری الماوراء النهری . باشد والله اعلم کتبه

عبدالعزیز

عبد العزیز بن قطب الهروی باشد والله اعلم کتبه علی بن عبد الکریم الاصفهانی باشد والله اعلم
کتبه شیخی ابن جنید الکوفی باشد والله اعلم کتبه ابوبکر ابن ابی القاسم البغدادی باشد
والله اعلم کتاب النهج العمیق باشد والله اعلم کتبه عبد الجبار بن یوسف النجار باشد والله اعلم
کتبه مظفر بن المنصور البلخی باشد والله اعلم کتبه نظام الدین تاج الهروی عفی عنه تمام شد

بسم الله الرحمن الرحیم۔ **فصل فی الدعوة والظلمة فی الفتاوی النسفیة** سئل عن
الدعوة والظلمة والسعاة فی ایام الفترة فقال یباح قتلهم لانهم یسعون فی الارض بالفساد و
قیل لہ انہم یمتنعون عن السعی فی ایام الفترة ویختفون فقال ذلک امتناع ضروری ولو ردوا لعادوا
کما شاہدناه وعاینا قال سألت الامام ابا شجاع عن هذا فقال هو ایضاً یباح قتلهم وثیاب قماشهم کذا
فی نصاب الاحتساب وذکر فی الغیروزشاہی سئل عن قتل الدعوة والسعاة والظلمة فقال حل قتلهم وثیاب
قماشهم لان شر الاسلام الشفقة علی اهل الاسلام والفرح لفرحهم والحزن لحزنهم وهم بخلاف ذلک طالبون
مؤمنین الی ہنا کلامہم فعلم بہذا ان قتل الکافرین المخادعین الساعین فی الارض بالفساد بالطریق
الاولی بل قتلهم واجب واستر قاق نسائهم وذراریهم جائز سداً لباب الفتنة وتنبیهاً للآخرین فی التجرید
لا یجوز للامام ان یولی الذمی علی المسلمین لاخذ الخراج وغیره لان الولایة امر عظیم وهو اہل الامانة المسلم
اذا کان بادیاً بالظلم فعلیه لعنة الله والملائکة والناس اجمعین ویباح اخذ مال عسکره واسباب ظلمه والتصرف
فیها دفعاً للفتنة القائمة والضرر العامة قال ابو مطیع افتی ابو یوسف یجوز اخذ مال البادی بالظلم و
التصرف فیها اخبرت بذلک ابا حنیفة رحمه الله فقال المجیب مصیب وکان محمد بن حسن جالساً عنده ولم یتکلم
بشیٔ وکان منهم بالاجماع والصحیح ان البادی بالظلم یحکم بفسقه وقتله وقتل عسکره واخذ اموالهم وثیاب
قماشهم لانهم ساعون فی الارض نقل فتاوی غرائب عزیز تصنیف اخوند چالاک اخوندزاده رحمة الله علیه
البغاة قوم مسلمون خرجوا عن طاعة الامام دعاهم الی العود وکشف شبهتهم فان تحیزوا مجتمعین حل لنا قتالهم

بدارا اي ان حازوا يعني مالوا الى منعة من المسلمين ليستعينوا بهم واجتمعوا او تحيزوا اي انضموا الى مكان
واجتمعوا فيه حل لنا قتالهم بدءا خلافا للشافعي رح فان قتل المسلم لا يجوز ونحن نقول الحكم يدار على
دليله وهو اجتماعهم وتعسكرهم فان صبر الامام الى ان يبدؤوا ربما لا يمكن دفع شرهم ولا يسبى ذريتهم و
يحبس مالهم الى ان يتوبوا او يستعمل سلاحهم وخيلهم عند الحاجة شرح وقايه. من ارتد والعياذ بالله
عرض عليه الاسلام وكشفت شبهته فان استمهل حبس ثلثة ايام فان تاب فبها والا قتل وقتله
قبل العرض ترك ندب بلا ضمان لانه استحق القتل بالاباء آمره وكسب اسلامه لوارثه المسلم وكسب ردته فيء
هذا عند ابي حنيفة رح وعندهما الكل للورثة وعند الشافعي الكل فيء اه شرح وقايه

بسم الله الرحمن الرحيم از امير المومنين بمطالعه اخلاص نشان مودت عنوان لاله رام سنگه
سلمه الله تعالى. بعد از دعوات وافيات واضح آنكه مكاتبه مرسوله رسيد دريافت حالات گرديد
آنچه نوشته بود خوب ميدانم ليكن من بنده پروردگارم هر كس كه پيغام صلح فرستد از طرف خود
جنگ پيش نميكنم آخر كار جنگ است اگر پاينده خان بموجب پيغام خود راست بازي اختيار كرد
فبها والا نه از حكم الهي در دو گهري نيست زنا بود خواهد شد شما خاطر جمع داريد هيچگونه از
شما مزاحمت نيست واگر دغابازي نمود خوار و پريشان خواهد شد از شما يان بموجب گفته خود
همان آشتي است بهر دو طريق خاطر جمع داريد هيچگونه انديشه نسازند واز قادر آباد و ناو در بند
گفته دهند و كسي از مردمان كاه واله مزاحمت نسازد ديگر روز آدم خود بموجب گفته شما براي كاه
تيار كرده بودم مردمان كهري كرليان از ان عبور شدن نداد لازم كه از كهري واله گفته
دهند كه آدم خود فرستاده پيش اينجانب را طلبيده كاه درو كنانيده دهند و بهر صورت خاطر جمع
دارند زياده خيريت است تحرير بيست ودوم ماه شعبان ١٢٤٥ سنه هجري روز سه شنبه مقام
كهري امب فقط

از امير المومنين بمطالعه عاليجاه رفيع جايگاه خان عاليشان

پاينده خان

پاینده خان واضح آنکه اگر آن عالیجاه رفاقت اینجانب که مقدمه اطاعت خدا و رسول و اقامت
جهاد خواهند نمود و آنچه از حکم خدا و رسول در مقدمه اطاعت امام است ادا خواهند نمود آنوقت بصیرت
آنچه از منافع دینی و دنیاوی از دست اینجانب خواهد یافت خود شما بهره خواهند نمود و آنچه امر بالای آن
وعده درین قرطاس نگارش کرده میشود اول آنکه آنچه از ملک پنجوال است خان اسمٰعیل خان عالیجاه اند
و پس دیگر برادران ایشان درین خانی شارکت نیست دوم آنکه وقتیکه حق جل و علا بکرم عمیم خود ملک
کشمیر مفتوح خواهد گردانید و بدست مجاهدین خواهد داد انشاء الله تعالیٰ منجمله آن جاگیری که بقدر
مبلغ سی ۳۰ هزار روپیه باشد بخان موصوف عطا کرده خواهد شد سیوم آنکه وقتیکه بلده پشاور
بقدرت کامله مفتوح گردیده بقبضه مجاهدین خواهد آمد از جمله آن جاگیریکه بقدر مبلغ ده هزار
روپیه باشد بعالیجاه مذکوره عطا کرده خواهد شد و علاوه برین هر ۳ مقدمه انشاء الله تعالیٰ
انعامات دیگر هم بعالیجاه موصوف خواهد رسید این است وعده ما و شما پس ایفای وعده بر ذمه
ماست و ادای حق خدا و حق رسول و حق امام بر ذمه شما ست شما در ادای حق خود کوشش نمایند
و ما در وعده کوشش خواهیم کرد تحریر بتاریخ بیست و یکم ماه رمضان المبارک ۱۲۴۴ سنه هجری روز پنجشنبه

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین بخدمت جمیع خادمان
دین متین و غزای مجاهدین واضح آنکه از آنجا که حال عالیشان حسن علیخان از جمله خوانین
سواتیان ساکنان دره پهوکر ملک بوده و بخدمت دین نهایت چست و چالاک شده بنابرآن علیه
بند و بست دره مذکوره از قبیل تحصیل اموال و فیصل خصومات مالیه بطریقه کتاب بایشان سپرده شده
پس خان مذکور در مقدمات از طرف اینجانب نایب مطلق و صاحب اختیار دره مذکوره اند بنابرآن
چند کلمه بطریق رقم نوشته داده شد که سند باشد تحریر بتاریخ بیست و پنجم شوال ۱۲۴۵ سنه هجری
در مقام سمجیه

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین . بخدمت

جمیع علمای اسلام و فضلای کرام انام که در فن درس و تدریس مصروف اند و جناب والی
سخن فهمی هوش متوسمین آنکه شما مردم که ماهران احکام دین هستید و ناشران شرع مبین شرف
و فخر شما همین است که در خدمت دین کمر بسته نمایند و بر مخالفین شرع مبین همراه خادمان لشکر کشی کنند
و جانب شرع را اختیار نمایند و از مخالفین شرع بالکل دست بردار شوید و از موالات منافقین و فاسقین
و مرتدین و کافرین من جمیع الوجوه بیزار باشید و با آنشان مخالفت ظاهره و باهره بروی کار آرید و با مجاهدین
و مجاهدین و خادمان شرع مبین حقوق موالات و دوستی بجا آرید که همین است باعث سرخروئی شما بحضور پروردگار
و رسول مختار و وسیله نجات شما از درکات نار و باعث نیکنامی شما در خلق الله و باعث سود و بهبود دارین
و وسیله رفع درجات شما در کونین و اگر معاذ الله بالعکس از شما صادر خواهد گردید که در موالات اهل
بدعت و فساد و اهل کفر و ارتداد خواهند کوشید و رسم جاهلیت را بر قوانین شرع ترجیح خواهند داد و با ارباب
و دوستان و عزیزان خود که از اهل بدعت و فساد اند بر پاسداری خدا و رسول امتیاز خواهید کرد و جان و مال
خود را در جنبه مخالفین شرع و معاندین خادمان دین خواهند شمرد و در خیرخواهی ایشان سعی بلیغ خواهند
کرد پس آنچه گوشمالی ملک جبار از دست ضعفا مقدار بمنه عین و تمرد این عوام بحول الله خواهد رسید
مثل آن بلکه از بیدار آن شما هم خواهد رسید و پاسداری علم و فضائل شما در عقیده ما بوجه من الوجوه نخواهیم کرد
و ما علینا الا البلاغ المبین والسلام علی من اتبع الهدی تحریر پنجم ماه شوال روز سه شنبه سنه ۱۲۴۵ هجری

حقیقة الحال این بنده ذوالجلال بر چنین حال است نه خود شاهم و نه شهزاده‌ام
و نه امیرم و نه امیرزاده نه طالب سلطنت‌ام و نه جویای حکومت نه لشکر سلطانی میدارم نه خزینه بادشاهی
بلکه فقیر و فقیرزاده‌ام معاش فقرا را سعادت خود میشمارم و از آئین سلاطین و خوانین عار میدارم
نه بالفعل پایه امارت میدارم و نه آئینده آرزوی حصول آن در دل میدارم محض بنا بر ادای فرض جهاد
و خیرخواهی جمیع عباد و اعلای کلمهٔ دین و خدمت شرع سید المرسلین کمر بسته‌ام کسیکه رفاقت من بجد

[illegible]

غیرت ایمانی اقتضا نماید زهی سعادت اوست و کسیکه از رفاقت من دست بردار شود عجب شقاوت
اوست که از بندگان خدا و امتان حضرت مصطفی جان خود را برکشیده و در سلک منافقین و کفار
منسلک گردیده خزانه همین توکل علی الله است و بس هر روز خرج جدید از خزانه ربانی میرسد نه مثل
امرا و سلاطین خزائن دراهم و دنانیر همراه خود میدارم حاشا و کلا که از آئین و قوانین اهل دنیا
بیزارم طریقه من طریقه جد خود سید المرسلین است یکروز نان خشک سیر میخورم شکر خدا بجا می آرم
دیگر روز گرسنه میمانم صبر میکنم و لشکر من همین چندی از مهاجرین صادقین است بنا بر مجرد خدمت
دین رب العلمین کمر بسته و از طرف خود جان خود را بکشتن داده آینده حق جل و علا ایشان را
بمنصب شهادت سرافراز کند یا بنصرت و فتح موفق گردند بالجمله حال ظاهره ما فقرا همین است که پیغمبر خدا
صلی الله علیه وسلم و اصحاب ایشان را نیز در اوائل زمان هجرت در پیش بود آری بشارات بس عظیم از
مولای جل شانه بسیار از بسیار رسیده ام که آنرا بجای خزائن و لشکر میشمارم انشاء الله تعالی اثر آن
بشارات بظهور میرسد پس کسیکه ایمان قوی بوعده الهیه داشته باشد و بر قدرت کامله ربانی
ایمان آورده باشد که آن قادر علی الاطلاق در یک لمحه بیک حکم کن عالمی را از رتبه بالا میتواند کرد و
جبلی را به پشه میتواند گشت پس البته بشارات مذکوره قبول خواهد نمود و در رفاقت من سود دنیا
و بهبود آخرت خواهد شمرد و کسیکه محض با سباب ظاهره باشد و آنچه بالفعل حال ما فقرا است
بعادی و بشارات را بر کند پس ما را از جمله مجانین و دیوانگان خود شمرد و غرض ما از تحریر این
چند سطور آنکه انشاء الله روزی مخذولی کفار و فتح بلدان و امصار و ظهور شوکت اسلام از
ذات ما فقرا ضعفا البته شدنی است لیکن بالفعل حال ما مناسب این نیست که ما به این دعوی ها
محض توکل علی الله و بشارات غیبی است اگر اینجانب را بخوبی فهمیده و سنجیده در رفاقت اینجانب نفع
سود و بهبود خود شمرده طلب نماید اینک میرسیم و اگر ما را بملاحظه ضعف و ناتوانی ظاهر در خاطر

تردّدی باشد پس بالفعل توقف نمایند تا وقتیکه از جای دیگر این اقبال اسلامی ظهور کند که
آخر این امر بحکم الله از جایی ظاهر شدنی است خواه از مقام شما باشد خواه از مقام دیگری
اما اگر درینجانب رفاقت اختیار خواهند نمود و بجان و مال در خدمت دین کمربسته خواهند شد
یعنی بذات خود هم شمشیرزنی کنند و بقدر طاقت خود در مصارف غازیان کوشش نمایند پس در نصیب
حق جل و علا ما فقرا را ضعفا را از جمله تابعان مهاجرین اولین گردانیده همچنین شما را از تابعان
انصار اختیار خواهد کرد این امر محض بهمین معنی نوشته شد که شما در زمره انصار الله داخل شوید
و الا حق جل و علا بکرم عمیم خود ما فقرا را گاهی محتاج مصارف اغنیا نگردانیده بلکه بسیاری را از
اغنیا بدست ما فقرا متمول گردانیده آری نیت پاک و همت بلند در اول امر شرط است که هم جان
خود در مقابله اعدا الله پیش کنند و هم مال خود را در مصارف جند الله صرف نمایند بعد از آن ثمره آن
عنقریب بینند انشاءالله شقه امیرالمومنین بعد راجه زبردست خان مظفرآبادی مورخه اوایل
شوال همراه منشی خواجه محمد بسم الله الرحمن الرحیم مطالعه عالیجاه رفیع جایگاه عظمت دستگاه
عمدة الخوانین العظام زبدة الاکابر الفخام سلطان زبردست خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه رقایم کرایم بصحابت رفقای آن عالیجاه بکرات و مرات
رسید چنانچه اولا معتمد خان پسر اسماعیل خان ثانیا عالیجاه راجه پارس خان رسیده کاشف مراتب اخلاص
و اتحاد گردیده الحمدلله که حق جل و علا آن عالیجاه را بآنچه شایان شان ایشان بود موفق گردانیده
و بپایه خدمت دین محمدی رسانید آری هر مسلمان کلمه گو را عموما و رؤسای ایشان را خصوصا
همین لازم است که خدمت دین رب العالمین را سعادت خود شمارند و در رفاقت خادمان دین بجان و دل
بجا آرند الحمدلله که از استماع اخبار مستعد شدن آن عالیجاه کمال فرحت و سرور حاصل شد فی الفور
عزم آنصوب مینمودم اما چونکه درمیان اینجانب و عالیجاه پاینده خان در مقدمه گندر فی الجمله منازعتی بود

درمقدمه

در همین مدت تعطیل روی داد الحال که بحمد الله مقدمه مذکوره بصلح و صلاح انجامید و عالیجاه مذکور
رفاقت اینجانب در خدمت دین بجان و دل اختیار نمودند بنابر آن اعلیه عزم مصمم آن صوب نمودم از بسکه اظهار
بعضی مقدمات ضروری بود چندی را از اعزه رفقای قدیم خود که عمری در رفاقت اینجانب گذرانیده اند
و گرم و سرد زمانه در شراکت اینجانب تلخی چشیده و بر احوال ابتدا و انتهای اینجانب مطلع گردیده
روانه خدمت سامی نموده شد تا از زبان صدق ترجمان ایشان حقیقة الحال منکشف گردد بعد
از آن باذن الله عازم آن صوب میشوم حقیقت اینجانب را از زبان ایشان بخوبی بشنوند و آنرا بمیزان
عقل و ایمان بسنجند بعد از آن اینجانب را طلب فرمایند که ان شاء الله تعالی فی الفور خواهم رسید و بنابر
یادداشت آن عزیزان کاغذی مشتمل کشف حقیقة الحال نیز نوشته داده ام آنرا نیز ملاحظه فرمایند
و شرح آن از زبان عزیزان مذکور در یافت فرمایند بعد از آن اگر نیت رفاقت مصمم گردد قدری
رنج و تکلیف بر خود گوارا فرمایند و آنچه درمیان برادران از قبیل رنجش و ملال میباشد آنرا تبدیل
بنیک و در سازند و همه رؤسای نواحی را انگشت کرده و یک کاغذی مشتمل طلب اینجانب از همه
نویسانیده و مهرهای همه بران ثبت کنانیده ارسال دارند زیاده والسلام مع الاکرام

رقعه شاه زمان بحضور امیر المؤمنین مکشوف ضمیر خلت تخمیر سید السادات مجمع الحسنات
برگزیده خاندان مصطفوی پسندیده دودمان مرتضوی رونق افزای دین متین زیب آرای
شرع مبین هادی طریق طریقت دلیل سبیل حقیقت مظهر الطاف سبحانی مهبط فیوض ربانی
امیر المؤمنین امام المسلمین شوند. چون از امتداد مدت کثیر نوید عافیت ذات بابرکات
سامعه افروز نگردیده بود مزاج ما برین همواره منتظر احوال خیریت مآل ایشان میبود درین
اثنا که شوق خاطر دریا مقاطر از اندازه زیاده میگشت و مدت انتظار بامتداد میپیوست زبانی
بعضی واردان این نواحی بگوش مکارم نیوش رسید که آن سید السادات تشمیر دامن جهد نموده بار اراده

استیصال کفار نابکار و فجار اشرار کمر همت بسته و توسن شجاعت را در میدان تهور مهمیز داده
بجگان شمشیر سر این نابکاران نسل گم گمراهی بریده بدار البوار سقر رسید از استماع این خبر فرحت
اثر که موجب تفریح خاطر زمره اهل اسلام چندان انبساط و انشراح پیرامون خاطر عاطر گشت که زبان
قلم با وجود دو زبانی در ترقیم آن الکن و منشق است بلکه از ما نزد که این خبر بگوش همایون رسید طبیعت
حق طویت لیل و نهار رطب اللسان همین معنی است که تفضل ما ورزد اجلال از هر چه زودتر خود را بصحبت
با برکت آن مقتدای صدق و صفا رسیده ذخیره سعادت دارین فراچنگ آورده شود و هم اشتعال شعله
اشتیاق را که از مدت بسیار در کانون سینه بی کینه مشتعل است بزلال وصال منطفی ساخته تجرع
اقداح شراب صلت بزم یکرنگی را آیینی تبرد ماغی رد داد روزگار صفای حاصل کرده آید
لیکن چون بدون اجازت مقتدای شریعت و رهنمای طریقت درینمعنی جرات نمودن منافی
طریقه مقام شناس ادب دانسته رقیمة الوداد و صحیفة الاتحاد بمصحوب جمال الدین نام آدم سرکار
فیض آثار روانه نموده شد امید که بر مضمون مطلع گشته مافی الضمیر خود را بمعه اراده پیش نهاد
و دیگر سنحات که از کدام طریق و شوارع که آمدن سرکار ازان راه مناسب باشد قلمی نمایند که بران
عمل نموده بحصول امنیت قلبی و تمنای دلی فایز گشته آید و دوارنده رقیمة الشوق هر چه زبانی اظهار
نمایند بمنزل صدق فرود آورده تا دست داد مواصلت صوری بارقام خبر خیریت خود خوشوقت
و شادکام منموده باشند

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین بجناب معلی القاب زیب افزای اورنگ عزت و جلال زینت آرای تاج رایش
حشمت و اقبال صاحب عزت و بخت مالک دیهیم و تخت قدوة السلاطین عمدة الخواقین شاه
جمجاه زاد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و ادعیه ترقی مناصب کونین
و مدارج دارین واضح آنکه اخلاص آمین زبدة المعتقدین شیخ جمال الدین که از طرف سرکار

عالیمقدار

عالیمقدار با شقه خاص در اوایل رجب المرجب رسیده بآدای مراتب خیرخواهی آنجناب بطاقت
این عاجز خاکسار را آگاهانیدم نهایت خوش گذرانیدند هر چند رابطه یگانگت قدیمی و علاقه اتحاد
صمیمی از زمان سابق هم نهایت مربوط بود و بغایت مضبوط اما از آمدن این اخلاص نشان
رونقی تازه نمود و بر وفور رغبت فی سبیل الله و علو مراتب محبت یگانگت توجه اسمع و دیگر کیفیت
حالات این برگزیده اکابر عباد الله نسبت زمان سابق هم چیزی زیاده تر آگاه و آشنا
گردانیده آنچه در باب عزیمت آنجناب بنابر استعداد خدمت دین متین مع اظهار مراتب اشتیاق
باین خادم شرع مبین که از وفور مراتب اشتیاق محبت و اخلاص و دیگر ناگزیر مدارج مودت
و اختصاص نوکر زبر خامه خلت شمامه شده بود آنرا بسبب فرحت و انبوه و مسرت بر مسرت
افزوده است تا این علاقه مودت و یگانگت را که محض بنابر تحصیل رضای [illegible] مستحکم گردیده مثمر
ثمرات جمیله جزیله گرداناد آری حقیقة الامر این است قدر یکه اشتیاق ملاقات این فقیر در دل
آنجناب است زیاده چندان از این فقیر اشتیاق ملازمت خود شمارند و چنانکه رابطه محبت قدیمه
و وفور مودت صمیمه آنجناب را مشتاق ملاقات فقیر گردانیده است همچنین ده چندان ازان این فقیر را
بتمنای ملازمت آن معلی القاب رسانیده لیکن چنانکه این فقیر بجان و دل آرزومند ملاقات
است همچنین بهر وجه خیرخواه اند ذات آنچه درباره تشریف آوری خود بایجد و در رقم زده کلک
اتحاد سلک شده بود پس حقیقت آن بر همنوال است که تمنای مواصلت بسیار میخواهد که بهر نوع
در تشریف آوری آنجناب کمال استعجال واقع شود اما بمقتضای مضمون نصیحت مشحون المستشار
موتمن و تامل بنظر خیرخواهی عدم حصول امنیت طرق و بی امنی نه از طرف خود باعث تکلف شدن
میتوانیم و از وفور اشتیاق تاخیر ملازمت را گوارا میدارم بیش ازین در زمان سابق هم بهمت
اشتیاقهای دل نیاز منزل بسیار میخواست که بکلام مقدور تشریف آوری آنجناب صورت بندد

اما از همین موانع و عوایق خیرخواهی از دو وجه سدّ راه اهتمام شده یکی آنکه تا آنوقت کلام
حالی قابل ایلچیان بدست لشکر اسلام نرسیده بود که بعد تشریف آوردن آنجناب برای محل
سکونت تجویز نشده دوم آنکه هیچ راهی از راه امنیت پیدا نیست که از گزند مخالفین مامون
نشده بلکه در ضمن لاهیان اشتیاق روزافزون تا در مرتبه زاید و دو بالا است و از اعانت قادر
مختار یکانی همچنین قابل نشستن آنجناب بدست آمده است که اگر هزاران هزار مخالفین اشرار
و معاندین فجار شورش نمایند بحول الله بی خلل را مخذول گردند اما وجه ثانی که امنیت راه
باشد پس بالفعل از قابوی این عاجز خاکسار بیرون است و لهذا این خیرخواه خلق اند در تشریف
آوری آنعظمت پناه مکلف شدن نمیتواند اما امید قوی است که این خس و خاشاک عوایق
راه هم عنقریب صاف میشود و الحمد لله که شوکت جنود اسلام چون صبح اقبال در تزاید و ترقی است
و قوت اعدای الله هر شام در قعر ادبار و ضلالت متواری است چنانچه تفاصیل این بیان
از اخبار سابق که بدست قاصد سعید محمد روانه شده بود بر ضمیر منیر گردیده باشد و بالفعل
- درباره تیاری مقدمه جهاد آنچه مهمات در نظر این بنده پروردگار می آید هر چند مهمات متعینه دائر میشود
اما از آنچه مقدمه مهم پیش آمده نهایت جست مینماید و تدبیر انجام آن بحول و قوت ربانی بالفعل از
سایر مقدمات آسان تر معلوم میشود و امید قوی میدارم که کارساز حقیقی و مالک تحقیقی عنقریب
بحول و قوت خود ما را بر آن مسلط میفرماید و بعد تسلط انتقام تام دور دور تا سند و کشمیر را
میگیریم عمل اسلام بسیط میگردد و آنوقت انشاء الله تعالی در آن وقت بهر طوریکه آنجناب قصد ایجاد و خواهند مورد
از هر سو جماعه مجاهدین و گروه مخلصین خواهند افزود و بالجمله مجرد اشتیاق ادراک ملاقات الی الفور منجر است
به تامل خیراندیشی تا حصول امن طریق اندکی تاخیر میفرمایند پس درین صورت بعد ملاحظه این صوابدید که
اگر و برای ملازمان خیرخواه امنیت راه قرار مانده فهو المرام این خانه خانه شماست بلا تکلف اقدام نمایند

واما اگر بدنو

اما اگر بنظر این مصالح و دور اندیشی بالفعل تشریف آوردن آنجناب مناسب اولی نباشد که اگر
کسی از معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب خلاف مصلحت نباید داشت و اشتیاق شراکت این
سعادت کبری تاخیر هم گوارا ندارند پس در آنصورت نزد فقیر انسب و اولی چنانست که کسی از
معتمدین اعزه اخص الخصوص خود را نایب خود گردانیده و هر چه از تجهیز سامان انعقاد عقد عظیمه نزد
آنجناب بنابر تحصیل رضاء الله موفق و مهیا باشد همراه او داده رخصت فرمایند که شراکت آن شخص
هم بنیابت آنجناب موجب فلاح دارین و سرخروئی کونین در حق آنجناب خواهد گردید و آن سعادت
باتمام شغل هر دو جهان خواهد گردانید باقی مراتب مفصلاً حواله زبان صدق ترجمان معتمد
الطرفین حامل رقیمة الوداد صاف ضمیر هم خواهد گشت قرین صدق باشد که زیبا براظهار حال
همین معتمد واضح البیان را روانه کردن ضرور افتاد و السلام علیکم و رحمة الله و برکاته تحریر
بتاریخ بیست دوم شوال سنه ۱۳۲۵ھ

بسم الله الرحمن الرحیم

هذا کتاب احق بالتکریم وخطاب اکثر من التسنیم وانه لاشیء بالقرع به الاسماع وانهی ما یطلع
به الاسماع اجمل ما یحلی به الاذوان وافضل ما یحلی به الایمان لعمری انه حری بان یخطب هذا
المنشور علی منابر السرور او یکتب باقلام النور علی ملاثم الحور اذ صدر بحمد الله الملک العزیز
الجبار مدبر الملک مسخر الفلک مقلب اللیل والنهار وثانیا بالصلوة والسلام علی سید الانام
واصحابه العظام وآل بیته الکرام خصوصا علی الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدین
القویم مسدد الصراط المستقیم شمس سماء المجد والشرف بدر عداه الکسف والکلف
تذکرة من الاسلاف تبصرة للاخلاف فلذة من کبد الرسول قرة العین للزهراء البتول
خلف من اسد الله الجبار حلیفة للائمة الاطهار تابر بسر الفطرة نقود لسریرة الروح
ناشر لتبر القرة عمود علی سفینة نوح باب الله المفتوح علی وجه احبائه وسیف الله المسلول علی اعدائه رقاب

حجة الله الخلفاة الى العلماء الراسخين ورحمة الله المهداة الى الحفار بحار الصين قدوة المهاجرين
وعمدة المجاهدين السيد الامجد امير المومنين السيد احمد نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين
الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به هذا الجليل العظيم في بدو امره من الغزو الكريم
الى ما جرى بين الصادقين الغزلت وبين المنافقين البغاة وما تفضل الله به على كافة المومنين
من تائيد المجاهدين وتائيد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح الطرس بهذه المسطور وترشيح المسك
على وجه الكافور الا التحديث بنعمة الله والتثبيت لرحمة الله لا التميز والتانق ولا التنطع
والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الزاخر الى سواحله وآلى به الدهر الداهر على كواهله
من تظليل جنود المستضعفين في كنف العون والاكرام ومن تذليل جموع المستكبرين في كنف الهون
والانتقام لهي الطارقة الواقعة وهي خافضة رافعة وهي العامة الحاقة وهي الداهية الشاقة
فانها نفحة من نور وجه الله الكريم اشرقت في ظلمة الليل البهيم فوقع الحق وبطل الباطل وصدق
الحق ومطل الماطل فيه يرفع المعاندون وخفض المداهنون حتى عق منهم الاعقاب وحق
عليهم العذاب ودق لهم الانصار وشق منهم الادبار فاقول ما بدر به الامام الهمام على جده وعليه
الصلوة والسلام ان اصطفاه ربه حبيبا لنفسه وسماه عظيما في ملائكة قدسه ثم اودعه اصلاب
الاطائب ونقله في ارحام النجائب فجعل ينقله من طاهر الى طاهر وينقله من كابر الى كابر
حتى طلع على افق المجد والاعتلاء واشرقت له الخضراء والغبراء ونقله كاجداده الانبياء
اولي الايدي والابصار وآبائه الاوصياء من الائمة الاطهار اعني انه ملأ الامصار كلها نظيفا
وترعرع موحدا حنيفا تتقلبه الايدي في كنفه وزاد له في شرفه ورباه بانواع النعم والمنن وان
انبته النبات الحسن ولما ان جرب التمشي في نعامه وتميز عن يمينه عن شماله اوحى الله اليه الالقاء
كما اوحى الى اصحاب المسيح الايمان وملأ قلبه بحب عباده الصالحين المقربين كما ملأ به قلوب

آبائه

آبائه المطهرين وآنهم في سويداء قلبه تعظيم سيد المرسلين كما الهمه في قلوب سائر اخوانه من
الصديقين ولم يزل مطهرًا من الانجاس متنظفًا من الادناس متقدسًا عن اللعب واللهو متنزهًا
عن الاطراء والزهو ربّاه ربه سويًّا رضيًّا وآتاه الحكم صبيًّا ولما ان بلغ اشده واستوى
وورد منهل الشباب وارتوى حفظه عن النشاط والطرب وعصمه عن السرقة والطرب
وحباه الامانة والورع وحماه عن الخيانة والبلع وزيّنه بالخلق العظيم وبيّن له الصراط القويم
فلم يزل يهرول في هذا السير ويسرع بهذا الخير ويتعلم منه ما فقد من غيره ويتحجب بما قصر عنه
المجذ في ديره حتى جلّه بنعمته وكرمه فعلمه الكتاب بقدرته وفهمه الخطاب بحكمته واخفاه من علمه
واعطاه من حلمه وافرغ في صدره بوالغ الحكم واسبل على قدره سوابغ الهمم واغرقه في ذوارف
العرم وانطقه بجوامع الكلم وتمم له المكارم من الاخلاق وعلمه المعاصم من النفاق ورزقه
التصلب في الاسلام وخلق له التجنب عن الالمام وساقه الى نضارة الاحسان واذاقه
حلاوة الايمان واستعمله في عبادة رب العلمين حتى ظهر له الحق وآتاه اليقين فاراه ملكوت
السموات والارضين ووقاه عن الطاغوت الخيالات والشياطين وحيزه بآياته المنقوشة
على الواح الناسوت وبصره برآياته المنشورة في اشياء الرغوت ونفض على روحه انوار
الجبروت ونفث في روعه اخبار اللاهوت فلم يزل يركب طبقًا عن طبق كلما هجم الغيب
طبقة الغلق وظل يترقى عتاب العلاء في معارج القدس وبات يتخطى رقاب العظار في مدارج
الانس فحضر بحضرته ملبيًا لدعوته ملتبيًا بجذبته مومنًا بديانه فدعا الاحسانه مطيعًا لاحكامه
متبعًا الاسلامه خاضعًا لهيبته خاشعًا لرهبته راضيًا به ربًا راجيًا منه حبًا سائلًا فوادَه
عما سواه قائلًا ارتياده الى ما عداه مستبشرًا بمواعده مستطربًا بمجامده فرحًا باولاه مرحًا
باوالاه فلما اتى على قدر وصفى عن الكدر رحبه ابلغ ترحيب وقربه اسبغ تقريب وكشف له

الحجاب وترفع له النقاب ويلاح له في الغيب وازاح عنه الريب وتراءى له في رداء العز
والكبرياء وتجلى له في حلة المجد والبهاء واكرم نزله ووضع سبيله وحقق به ما حق ومن عليه بما من
والطف به الطف الودود بمودوده ورديف به رأفة الوالد بمولوده وحبب اليه نفسه ورغب اليه
انسه وشرح له صدره ورفع له ذكره ويسر له امره وخفف له عنه وزره واجتبى له ملة الاسلام
وارتضى له سنة سيد الانام وجعله قيما للاسلام ونصبه اماما للانام ووصيا لنبيه سميا لصفيه
حليفة لوليه خلفا من عليه وامره باعلاء ظواهر النصوص وباخفاء غوامض الفصوص وقضى
عليه بالانقطاع اليه والاطراح لديه وان يكتفي في سيرته بما يروى عن نبي الحرمين وان يقتفي
في سريرته بما ينمى الى رسول الثقلين وان يتنبه بربه في اوقاته وان يتشبه بجده في عباداته •
وان يتبرأ بابيه في عاداته وان يتردى في هديه في معاداته وموالاته وان يقول الحق حيث
ما كان وان يقبل الرزق وان عان وما ان وان يدفع السيئة بالتي هي احسن وان يكافي
المسيء بالتي هي اهون وان يقوم بناصع التوحيد وخالص التفريد وباقامة السنة الشهباء
واماتة البدعة الظلماء وان يجدد الدين القويم ويثبت الصراط المستقيم ويهدي عباده
الى سواء السبيل ويروي الغليل ويشفي العليل ويدعوهم الى الملك الغفور ويخرجهم من
الظلمات الى النور هذا وقد حياه ببشارات هو بها احرى وهي به اولى من ذلك قيل له توجه
حيث كنت فانك منصور واجتهد في ذلك فان سعيك مشكور وتصالح بك الامة من العباد
واكشف بك غمة من الفساد ونسا قيم بك الملة العوجاء واصلح بك الالسنة العوراء ودقق
جيوبك بين اتباعك من المؤمنين وتعد ما لك بين لحقك من المحسنين ركاء ثابتا ثانية سنين
وانى يجل ما يحلل عليك وكيل ويجل من توسل بك بفضل وانى بهم لرحيم رؤوف وان يبلغوا
في الكثرة امات الوف واني غفرت بك من اهل الهند من الاحياء والاموات وان اسمو

في فهم

في قبورهم من العظام الرفات فهذه نفحة من فضائله وعبقة من شمائله وأجل من ذلك
وأعلى وألذ من ذلك أنه ثم أمره بالجهاد وأدراره على العباد فأصبح بنعمة الله هاديًا مهديًا وعند
ربه راضيًا مرضيًا داعيًا إلى الإيمان بالغيب عاديًا على الإشراك والريب حاميًا للسنة
الشهباء ماحيًا للبدعة الظلماء هاديًا إلى أرباب الإحسان وآبيًا على أصحاب الطغيان مائلًا
إلى الإخلاص والوفاق لاويًا على الإفساد والنفاق فارغًا من كل طريق حائقة عائقًا كل
نافذة فائقة راهبًا مولاه تاركًا ما سواه خائفًا من المعاد خافيًا بين العباد راغبًا
إلى مذاقة الخشوع غارقًا في مغارة الخضوع حاملًا لأسرار الرحمان حاكمًا من بين الأقران
آمرًا بنفع البرية والعامل ناهيًا عما يضر في العاجل والآجل مميزًا بالإلهام منيرًا بالأفهام
منفقًا حالًا للأخلاق معيارًا للأخلاق مميزًا بين الغث والسمين معتبرًا بين الرخص والثمين
راضيًا بالشارعة البيضاء قاضيًا في شوارع الآراء عالمًا بهدي ربه عاملًا بهدي حبيبه
ناطقًا بالفضل والعدل صادقًا في الجد والهزل ناشرًا لأعلام الإيمان ناهرًا بأحكام الأديان
صابرًا على سباب المستضعفين كاسرًا لرقاب المتكبرين ناصرًا لكلمة الله العليا ناصحًا لوجه
الله الكبرى فلم يزل بالاعتصام بحبل الله آمرًا مأمورًا في الاقتحام في سبيل الله شاكرًا مشكورًا
حتى استدار صوت صيته في القبة الخضراء واستنار بنزول قبوله المدرة الغبراء فقلب
الزمان على هيئته يوم بدء الإسلام وتحول الأيام على وضعها يوم رفع الأعلام فصارت شجرة
الإسلام غائرة الأصول والأعراق ناضرة الغصون والأوراق بالغة مبلغ النشو والنماء
أصلها ثابت وفرعها في السماء وثمرة الإيمان طعمها مرغوب وريحها محبوب وروضة الإحسان
مبتسمة الأوراد والأزهار متفجرة العيون والأنهار وقام ربه لأمره كفيلًا ووليًا وجعل له
لسان صدق عليًا لا يحبه إلا مؤمن تقي ولا يبغضه إلا منافق شقي نتفكه بذكره في كل ناد

و یتبرک باسمه کل حاضر و باد و یتحبّبه کل صادر و وارد کما یحب الظامی الماء البارد و لعمری
ان حیزه لاحری بان یحدی به الاحرار من الرجال و یقتدی به فی مسالک اهل الفضل و الکمال
یتشبث به فی قصاید الترغیب و الترهیب و یتمثل به فی قواعد التهذیب و التادیب یتغزل به فی بذل النفس
والمال و یلغز به فی التبری عن الآمال یستسقی بوجهه الغمام و یستشفی بمسحه الاسقام
یسترقی بلفظه السلیم و یستصفی بوعظه الخلق الکریم یزجر بصوته الوسنان و یطرد بسوطه
الشیطان یصرف بهمته طوارق الزمان و یکشف بکمته عوامق الحدثان یقتدی بلقیاه
الرین و یجلی بجباه العین کیف لا و قد نصب عینا للعباد قیاما بالجهاد تحدثا بنعمة الله متبعثاً
لرحمة الله فحج البیت الحرام و کجح فی استعفاء الانام و هاجر الاخوان والاوطان و جاهد
اهل الشرک ذا الطغیان الی ان لقب بعد انقضاء آیات من سنین بامام المسلمین و امیر المومنین

بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المومنین سید احمد بر ضمیر صفا پذیر طالبین راه حضرت حق
و سالکین طریق آن هادی مطلق عموما و کسانیکه باینجانب بیعت فی الله حاضر اند و یا غایبانه محبت میدارند
خصوصا پوشیده نماند که مقصود از بیعت بر دست مشایخ طریقت همین است که راه رضامندی
حضرت حق بدست آید و راه رضامندی حضرت حق منحصر در اتباع شریعت غرّا است هر که برای
شریعت راه مصطفویه را طریق تحصیل رضامندی حق انگارد پس بیشک آنشخص کاذب و گمراه است
در دعوی او باطل و اسموع و اساس شریعت مصطفوی دو امر است اول ترک اشراک و ثانی
ترک بدعات اما ترک اشراک پس باید دانست که هیچکس را از ملک و جن و پیر و مرید و استاد و
شاگرد و نبی و ولی در حلال مشکلات و دفع بلیات و تحصیل منافع ندانند و همه را مثل خود عاجز
و نادان در جنب قدرت و علم حضرت حق شمارد و هرگز بنا بر طلب حوایج خود نذر و نیاز کسی از انبیاء

و اولیا

و اولیاء و صلحاء و ملائکه بجا نیارد آری اینقدر داند که ایشان مقبولان بارگاه صمدیت اند
و ثمره مقبولیت ایشان همین است که در باب تحصیل رضامندی پروردگار اتباع ایشان باید کرد
و ایشان را پیشوایان این طریق باید شمرد نه آنکه ایشان را قادر بر حوادث زمان و عالم السر و
الاعلان داند که این امر محض کفر و شرک است هرگز مومن پاک را ملوث بآن شدن جایز نیست
اما ترک بدعت پس بیانش آنکه در جمیع عبادات و معاملات و امور معاشیه و معادیه طریق
خاتم الانبیاء محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم را بکمال قوت و علو همت بالا گرفت و آنچه مردمان
دیگر بعد پیغمبران صلی الله علیه وسلم از قسم رسوم اختراع نموده اند مثل رسوم شادی و ماتم و
تجمل قبور و بنای عمارات بر آن و اسراف در مجالس اعراس و تعزیه سازی و امثال ذلک
هرگز پیرامون آن نباید گردید و حتی الوسع سعی در محو آن باید کرد اول خود ترک باید نمود بعد
ازان هر مسلمان را بسوی آن دعوت باید کرد چنانکه اتباع شریعت فرض است همچنین امر بالمعروف
و نهی عن المنکر نیز فرض است چون این امر ذهن نشین شد پس جمیع طالبین حق را باید که
همین امور را پیش نظر خودها داشته با یکدیگرها بیعت نمایند حضورها که بر دست اینجانب بیعت
نموده اند و اینجانب این امور را روبروی ایشان کما حقه اظهار نموده و ایشان را اجازت نمایند بیعت
و تعلیم اشغال از جانب خود نموده پس بر ذمه ایشان لازم است که اول خود ترک امور مذکوره الصدر
نمایند و قلب و قالب خود را متوجه بسوی حق کنند و اتباع شریعت غراء را ظاهراً و باطناً پیش گیرند
و تمامی انجاس اشراک و الواث بدعات را از خود دور نمایند و بعد ازان جمیع طالبین حق را بسوی
آن ترغیب دهند و در اخذ بیعت بر دست خود از خود ساعی شوند و ترغیب او فرمایند و دیگر انجام
ازان نمایند چه درین بیعت که بر دست یاران فقیر واقع خواهد شد فایده شدنی است انشاء الله تعالی
کلمه گویان از رسوم شرک پاک خواهند شد و تعظیم شرع شریف در دل ایشان جای خواهد گرفت

و فقیر دعا خواهد کرد که آن بیعت مثمر ثمرات جزیله و جمیله گردد و از تعلیم و تفهیم طالبان سعی
بدل و جان نمایند و از ایشان اخذ بیعت کنند و ایشان را تعلیم اشغال فرمایند حق جل و علا آنجناب
را جمیع مخلصین محبین ما را در زمرهٔ مریدین مخلصین و متبعین شریعت غرا منسلک گرداناد آمین

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار
کثیر الاقتدار جلالت شعار عظمت آثار شجاعت دثار والا تبار سردار دوست محمد خان زاد اقباله
بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامهٔ نامی و رقیمهٔ گرامی مشتمل بر ثبوت استعداد
آن عالی نهاد در مقدمهٔ اقامت جهاد و استیصال کفرهٔ فساد و دیگر مراتب اظهار اخلاص و اتحاد
و محبت و وداد رسید مضامین مندرجه واضح گردید الحمد لله والمنة که عزم اقامت این رکن رکین
یعنی نصرت دین متین و استیصال کفرهٔ متمردین در دل جلادت منزل آن سردار جلالت آثار پدید
گردید الحق که مثل این علو همت و تاکید عزیمت شایان شان مثل آن عظیم الشان تواند بود هر چند
سعی در اقامت این رکن اسلام یعنی قتال کفار لئام در هر زمان و هر مکان واجب آمده لیکن
درین زمان که وقت شورش اهل کفر و طغیان است بر ذمهٔ جماهیر مومنین عموماً و مشاهیر مسلمین خصوصاً
اوجب و اوکد هر قدر که حصول معنی اقتدار و کثرت جنود و انصار و تسلط بر بلدان و امصار و
وجاهت در اضلاع و اقطار بیشتر اقامت این رکن رکین و اعلای دین سید المرسلین موکدتر و
لهذا هر که از سرداران نامدار و رؤسای ذوی الاقتدار بنصرت دین پروردگار و ترویج سنت سید
مختار سبقت میگیرد و مستحق اجر جزیل در عقبی و ثنای جمیل در دنیا میشود و حصول سعادات اخروی و
نزول برکات دنیوی و صعود در مراتب جنت و عروج در معارج حشمت بوجهی نصیب او میگردد
که آحاد مسلمین را ادراک آن خیلی متعذر و اگر معاذ الله از ایشان در اقامت همین امر ماثور ادنی
تساهل و تقصیر واقع میشود پس باید بحکم الناس علی دین ملوکهم تمام رعایا و عساکر ایشان بالکل دین

داد تغافل

وا و تغافل است اهل خواهند داد و پس بحکم من یشفع شفاعة سیئة یکن له کفل منها نامه اعمال ایشان
بمعاصی جمیع رعایا و سپاه مشحون و سیاه خواهد گردید آری بمقتضه سه نیک نیک تامل نمایند و فکر عمیق و غور
غریق را بکار برند و آنرا از قبیل مخیلات شعرا و نکات بلغا که محض بنا بر زبان آرائی و عبارت آرائی
در سلک تحریر میکشند نشمارند که این مضمون در کلام ملک علام و احادیث سید الانام منصوص و مصرح است
پس کسیکه ایمان بالله و بالرسول و بالاخرة میدارد البته بتیقین قطعی میداند که این امر حق محض و صدق
بحت است پس بادافراه این تغافل و تساهل در محکمه حساب کتاب بحضور رب الارباب ظاهر شدنی است
دور مجازات آن چه انواع رنج و متاعب و اجناس تکالیف و مصائب کشیدنی است فاما آنچه در ظن اکثر تجربه کاران
زمان مرتکز است که بغیر اعانت سرداران نامدار و اصحاب شوکت و اقتدار حصول این مهم صورت نمی بندد پس این
خیالی است محال و احتمالی است پر اختلال زیرا که ممکن که حق جل و علا بقدرت کامله خود دیگر سعادتمندان ازلی
و مقبلان لم یزلی را که از ضعفای مسلمین و فقرای مخلصین باشند بر روی کار آرد که بمحض عنایت خود این مهم
عظیم از دست ایشان برآرد و قال الله تبارک و تعالی ان لا تنفروا یعذبکم عذابا الیما و یستبدل قوما غیرکم و لا
تضروه شیئا والله علی کل شیء قدیر باقی احوال بحمد الله و بکرم رب المعبود بر این منوال است که این عاجز از دار السلطنت
کابل بر آمده و اضلاع جلال آباد و نواحی پشاور را طی کرده در بلده نوشهره رسیده در این اثنا لشکر
مخالفین بموضع اکوره بکمال جمعیت و نهایت استکبار و نخوت آمده یراق کرد هرچند همراه این فقیر جمعی قلیل
بی سر و سامان بودند اما از آنجا که طالبان رضای حضرت خلاق بودند و در صرف جان و مال نهایت مشتاق
بنابر اعلای ایشان از شتاب لب دریای لنده عبور نموده بر سر کفار نگونسار بطریق شبخون و تاخت روانه
کرده شد در آخر همان شب بحکم حضرت رب مثل موت فجأة یا عذاب نقمت جند مجاهدین بر سر آن غافلین
ناگهان رسیده و از اسلحه دور دست مثل تیر و تفنگ در گذشته بیکبار بزخم تیغ بیدریغ گرفتند معسکر ایشان
را از خون آنها لاله زار ساختند چنانچه جمعی کثیر را از ایشان که قریب یکهزار باشند یا از این هم بسیار

به دار البوار فرستادند و جمعی را به زخمهای پرخطر تا لب سقر رسانیدند و اجناس نفیسه از قسم اسپ و شتر
و دو سه و یراق وغیره بیش از بیش بردند بعد از آن آنچه به مرتبه شهادت مشرف گردیدند جنت المأوی
مأوی ساختند و اکثر ایشان مشمول حفاظت ربانی و کفالت رحمانی به عسکر خود مراجعت نمودند و این چون
مکر کفار بدکردار را عجب شکست که از مقام اقامت برخاسته بمقامی دیگر بار انداختند و از شدت
خوف گرداگرد معسکر سنگهر زدند بعد از آن فقیر از بلده نوشهره برخاسته به موضع هند آمده
اقامت نمودم و مومنین این اقطار از دریای اباسین عبور نموده بر سر شهر حضرو که مرکز کفار آن
دیار و مرجع متمولان آن اقطار است تاخت آورده چهارصد ناکس را به جهنم رسانیدند و اشیای نفیسه و
اموال خطیره از نقود و اجناس بدست عموم ناس آن قدر افتاد که از تحریر و تقریر بیرون است بعد از آن
ابواب جنگ و جدال و قتل و قتال مفتوح گردید و شعبه روز نصرت آسمانی و تائیدات رحمانی باران صفت
میبارد و از جمله تائیدات الهی این است که اجتماع جنود مجاهدین هر چند بسیار از بسیار بود لیکن
از بسکه لشکر بی سر بود مثل لوای بی علم دور کوچ و مقام بی انتظام میبود بنا بر آن علیه بر طبق فحوای
مضامین کلام ملک علام و احادیث سید الانام علیه الصلوة و السلام و فتوای فقهای عظام و صوابدید
عقلای ذوی الافهام مصلحت وقت چنان اقتضا کرد که اقامت این رکن اسلام بدون نصب
امام بوجه مشروع صورت نمی بندد بنا بر آن علیه بتاریخ دوازدهم جمادی الثانی سنه ۱۲۴۲ هجری قدسی
باتفاق مشاهیر سادات کرام و علمای اعلام و مشایخ عظام و صاحبزادگان ذوی الاحترام و
خوانین ذوی الاحتشام و جماهیر خواص و عوام از اهل ایمان و اسلام بیعت امامت بدست اینجانب
واقع گردید و بروز جمعه خطبه بنام اینجانب خوانده شد هر چند این عاجز خاکسار و ذره بمقدار تحصیل
این مرتبه منیفه را لا بشارات غیبی و الهامات لاریبی بیشتر برده و تا اینجا بحصول این منصب
شریف باتفاق جماعات اهل اسلام از خواص و عوام مشرف گردید لیکن رب غیور که علیم کافی

العدد درست

فی الصدور و دانای پنهان و آشکار و محیط بر مراتب اعلان و اسرار است گواه است بر نیت نیکی که این
فقیر را از قبول این منصب شریف غیر از اقامت جهاد و صحت جمعه و اعیاد و امثال آن از اظهار
احکام دین و اعلای کلمه رب العالمین غرضی دیگر از اغراض دنیویه مثل تحصیل مال و عزت و جاه و سلطنت
یا حصول منصب تسلط بر قری و امصار و اضلاع و اقطار یا تذلیل اهل ریاست و سیادت یا حکومت
ارباب امارت و ایالت یا تنفیذ احکام خود بر بندگان ملک دیان یا تحصیل معنی ترفع بر اخوان و اقران
هرگز هرگز نیست بالجمله شعبه وسوسه شیطانی و شائبه هوای نفسانی باین داعیه رحمانی اصلا مخلوط
نگردیده و از بسکه اقامت این امر خالصا لوجه الله الکریم بوقوع آمده بود بنا علیه آثار آن هویدا
گردیده چنانچه جمعی کثیر و جمی غفیر هزاران هزار از مکه بعید و شمار از هر جانب مثل مور و ملخ فراهم آمده اند
و می آیند و در میدان جلادت و دیانت داد شجاعت و حمیت داده اند و میدهند و علاوه برین اکثر
خوش جل و علا بکرم عمیم خود علائق خوف و طمع را از ما سوی خود منقطع گردانیده است نه از شوکت مخالفین
خوفی فی الحال داریم و نه از کثرت مرافقین طمعی فی المآل آری اینقدر میدانیم که هر که جان خود را
در سلک مجاهدین منسلک گردانید دعوی ایمان خود را مبرهن کرد و هر که درین وقت پهلوتهی نمود
باد حسرت بدست برد که آن ای مدعیان دین اسلام بیائید و در نصرت دین خود جان و مال
بباز دید تا گوی سعادت جاودانی و راحت دو جهانی بربائید و چنانکه در نعم منعم حقیقی عمر گذرانیده
آید الحال در ادای شکر آن جان و مال خود را حاضر کرده کوشش بلیغ نمائید تا سعادت دارین
و ریاست کونین حاصل کنید فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد بجد همت سردار کثیر الاقتدار شجاعت آثار شهامت شعار جلالت
نشان سردار سعید محمد خان زاد الله اقباله مع الهدایة والتوفیق و هداه الی سواء الطریق
بعد از سلام مسنون و ادعیه مودت مقرون مشهود ضمیر ریاست تخمیر آنکه نامه نامی و رقیمه گرامی

مشتمل بر شکر و شکایت زمانه و ذکر انقلاب زمانه رسید مضامین مندرجه از فحوای رقیمه سامی و آن زبانی

فصیح البیان ملا علام قادر اخوندزاده واضح و لائح گردید آنچه ذکر حسن مواسات و بذل عطیات و اخلاص

و عقیدت و مصافات و مودت نوکر نیز خامه التیام شمامه شده بود حق حسن سلوک شما یاد دارم و در عوض

آن انواع خیرخواهی از دعای خیر الانجام می آرد و قتیکه بر اتصال چیزی از منافع دنیا دسترس خواهم یافت

هزار چند از آن پیش خواهم ساخت جبلت من از ابتدای عمر تا اینندم همین است که در عوض بدی هم نیکی

مینمایم چه جای که در عوض نیکی که صد چند از آن می افزایم اما درین مقام نکته ایست بس دقیق و

سریست بس عمیق که اکثر اهل زمان بسبب ضعف ایمان از آن فراموش اند بلکه از تصور آن هم مدهوش

بیانش آنکه کسی که با برادر خود بحسن سلوک پیش آید و در مواسات وسعی بلیغ نماید البته او را هم لازم

که در پاسداری آن مساعی جمیله بجا آرد و خدمتگذاری او را بحکم من لم یشکر الناس لم یشکر الله

از افضل عبادات شمارد لیکن رعایت این علایق در امور معاشیه است نه در امور معادیه و در معاملات

دنیویه است نه در معاملات دینیه کسی از اهل حقوق بشابه والدین نمیتواند شد و حق جل و علا در معامله

ایشان میفرماید و ان جاهداک علی ان تشرک بی ما لیس لک به علم فلا تطعهما وصاحبهما فی الدنیا معروفا

وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا طاعة للمخلوق فی معصیة الخالق بلکه پاسداری ماسوای حق در مقدمه

اطاعت آن مولای مطلق از علامات کفر و نفاق و فسق و شقاق است قال الله تبارک و تعالی قل ان کان اباؤکم

وابناؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیرتکم واموال اقترفتموها وتجارة تخشون کسادها ومساکن ترضونها احب

الیکم من الله ورسوله وجهاد فی سبیله فتربصوا حتی یاتی الله بامره والله لا یهدی القوم الفاسقین هر چند

قطع علایق ماسوی فی باب اطاعة الله بر جماهیر اهل اسلام چه خواص و چه عوام فرض عین است و خلاف

آن عین شین لیکن در حق این عاجز خاکسار که بنا بر همین امر مهاجرت اخوان و اوطان اختیار نموده اند

و درین میدان از سائر اقران تا بیدک مشان گوی سبقت ربوده و علایق جمیع ماسوی الله را در رضای

مولوی محمد

مولای خود بالکل منقطع ساخته و جان و مال و جاه و جلال در رضای رب متعال در باخته پس
با وجود این امور در مقدمه دین داریان رعایت علاقه مخلصان و محبان نهایت عار و ننگ است و جمیع
ماسوی الله در نظر او مشابه خار و سنگ پس توقع پاسداری غیر حق در باب اطاعت آن مالک مطلق از این
عاجز خاک رو ذره بمقدار و همی است پر اختلال و خیالی است سراسر باطل و محال قد افترینا علی الله کذبا
ان عدنا فی ملتکم بعد اذ نجانا الله منها وما یکون لنا ان نعود فیها الا ان یشاء الله ربنا وسع ربنا کل شیء
علما علی الله توکلنا ربنا افتح بیننا وبین قومنا بالحق وانت خیر الفاتحین بالجمله آنچه راه راست در مقدمه
دین داریان از کلام ملک دیان و سنت سید العدنان و فتوای علمای متدینین زمان در فهم من می نشیند
و بعقل من آن را تائید های دینی مطلق ها از میگردید پس همون است قبله همت من و کعبه عزیمت من همین
راه راست بروز میجوییم بلکه بفضل مولای خود در همین راه دایما میپوییم مرا در مقدمه بخیری دیگر التفاتی
نیست خواه کسی از اخوان و اقران یا دوستان و دشمنان مضرتی رسد یا منفعتی من از تمامی منافع
و مضار بیزارم و از جمیع ماسوی الله شب و روز دست بردار فقط طالب رضای ملک علام ام و خیر خواه
محض در حق جمهور انام و آنچه از کلک شهامت سلک از ذکر جلالت خاندان عالیشان آن عظمت نشان
صادر گردیده بود حقا که آنچه از جمیع اخوان شهامت شعار و بجنود شجاعت آثار در بنایای بیشمار هزاران
هزار در نواحی آن عظمت شعار رسیده اند کسی دیگر در این اضلاع البته نمیدارد این نزد من مسلم است
اما منکه مالک خود را که خالق زمین و زمان و مالک اینجهان و آن جهان است با خود دارم تمامی این امور را
بجوی نمی شمارم عظمت و جلالت مخلوقات بنده خالق البریات هرگز بنظر اعتبار نمی بیند و عزت آن
در دل او اصلا نمی نشیند این ایمان کامل را از خود نمیدارم بلکه محض از عطیات مولای خود میشمارم
همین جانب مرا میکشند و همین راه مرا میبرند بیت بارها گفته ام و بار دگر میگویم که من گم شده این
ره نه بخود میپویم هر چند امثال شما این معنی را بچشم انصاف نخواهند دید و این دعوی مرا اصلا مطابق

واقع نخواهند فهمید که حکیم که گاهی روی انصاف ندیده اند و اصل واقعه نفهمیده اند خیر این
مطلب خود میخواهند و من راه خود میرویم ایشان همچنین اند و من همچنینم آید دید که بخت کرا یاری ام
در زمانه با کرعیاری کند لیکن اینقدر لا شک و ریب ست که بهر دو تقدیر این عاجز فقیر بمطلب خود کامیاب است
و دیگران بر هر دو شق ناکام و خراب اگرچه برای شما صلاح دنیا و آخرت میخواهم اما در همین راه میرویم
که بنده پروردگارم و در اطاعت او لاچار معذور فرمایند و نسبت قصور ننمایند که از سپاهیان چهار
بعوض چند روپیه همین میخواهند که در اطاعت ایشان مال و جان و دین و ایمان در بازند مرا نسبت منعم خود
که نعم او لا تعد و لا تحصی ست غیر اطاعت چگونه میرود با سداری غیر او در مقدمه اطاعت او کجا میبرد
زیاده والسلام علی من اتبع الهدی ۔

نقل خط مولوی وحید الدین صاحب

بسم الله الرحمن الرحیم ۔ حامداً الرحیم الذی هو ولی کل عزیز و ذلیل ۔ و قادر علی کل شیء یوتی
الحکمة من یشاء و یهدیه الی سواء السبیل ۔ و هو الحی لا اله الا هو له الحکم و الیه یرجع الامر کله حتی
النقیر و القطمیر و الفتیل ۔ و بیده ملکوت کل شیء و هو یجیر و لا یجار علیه و هو نعم المولی و حسبنا الوکیل
و مصلیاً علی النبی الکریم الذی هو رحمة للعلمین و حبیب رب العلمین ۔ لولاه لما خلق السموات و الارضین
و لا العقد و لا الاصیل ۔ و هو سید ولد ادم و بیده لواء الحمد و آدم من دونه تحته ذلک هو
الفضیل النبیل ۔ و هو الشفیع لمن اسلم وجهه الی الله موحداً و لکل مطیع الله و محبه حسب اتباعه و لا اهل
الکبائر و اللئیم الوبیل ۔ و علی آله و اصحابه الرحماء فیما بینهم الاشداء علی الکفرة الاعداء له و علی
کل الانصار لدین الله الجلیل ۔ و بعد شعر الا یا نسیم الصبح بلغ تحیتی منه الی من فداه فؤادی
و مهجتی ۔ و قل یا فرید الدهر مذ غبت انني ۔ غریق حریق فی دموعی و لوعتی ۔ فلیس لقلبی غیر وجهک
مقصده ۔ لقاؤک مقصودی و وصالک منیتی ۔ شعر یا من لعل به سیر ابلغه ۔ دار الامانة
بلغ حین تاتیها ۔ منی السلام و ما لا زال منتهیاً ۔ من المشوق الی نفس لو الیها ۔ الی مقیم بها قد

زادها شرفاً

زاد كما شرفاً ورفعة حين يدعى من اهليها ۔ وذلك المولى الرضى العالم العلم ۔ محيي المكارم
باديها وخافيها ۔ اشتاقه قلبي والعين فاقدة لطول آثاره قد كنت داعيها ۔ على به تبليغ
الشوق معترفة بهمة منك تأتيني دواعيها ۔ شعر سقياً على ايام مضت مع رفقة ۔ كانت
مراحلنا بهم اوطانا ۔ ذهبوا الى ساكنه فتبدلت ۔ اذ راحنا بفراقهم احزانا ۔ غوالي لفي حزن
من بعد جيران ۔ واحمر دمع جرى من تحت اجفاني ۔ لم يحي من عندهم مهيار يكون ۔ كحيلا
لعيني ومهطا اخواني ۔ لو لم يكن عندهم قدر له معنى ۔ لا عز وادليس قدر لابن انسان ۔ شعر اهدي السلام
الى ذي العلم والعمل ۔ من زانه الله بالعرفان في الازل ۔ كهف الاعالم اربابهم واشرفهم
هادي الانام بحق منتهى امل ۔ علامة ناقد المنقول متقنه ۔ فهامة حافظ المعقول عن خلل ۔
لقد تحلى بتقوى الله خالصة ۔ قد صان رب الورى قدميه عن زلل ۔ وقضى نحبه بجهاده النفس
وحمى رتبه عن الحتف والاجل ۔ وقاتل الاعداء اذ جاءهم من بين ۔ ايديهم ومن فوق ومن سفل ۔
واذ زاغت الابصار وبلغت القلوب الحناجر بالعدى كالعمل ۔ وايده الله حين تقطعت بهم ۔
اسباب نصر وفتح وسائر الحيل ۔ فمن عليه الله به تثبيت العدى ۔ ونشر بهم وتخرجهم بالاجل ۔
لا اقدر اليوم سهلاً ان اذكر له ۔ عفى المهيمن عن ايامه الاول ۔ اهدى شوقاً واخلاصاً مناقبه ۔
تنجيه من لالى نحبه المتقل ۔ ساري وجهه ان شاء ذو المنن ۔ واسكن المجلس العالي مع الاول ۔
وادعو لك الله صحة وسلامة ۔ عند مر الدهور والبكور والاصل ۔ اهديه به حضرة
من تقاصرت الالسنة والتعبيرات عن وصف كماله ۔ وتضائفت
الاساليب والتعبيرات عن نعت جماله ۔ والحضور المحفوف بالملئكة
الملتئمة للتسبيح والتحميد ۔ والجناب الموصوف بلا يشقى جليسهم و
ان كان اوجب الطرد والتبعيد ۔ وهو مطلع انوار العلوم والحكم

مظهر اسرار اللوح والقلم سید الجهابذة سند الاساتذة المفتاح لخزائن الفال المصباح
فی مصباح مجالس الجمال نور الهدی شمس الضحی مستند کل اہل الکمال فالمطری فی مدحته عجم
قاصر والمفرط فی تقریظه مفرط محیی الملة ناصر السنة المؤید من الله بجهاد الالسنة والسیف
والاسنة مولای المطاع مطیع الله فی فرحه وغمه وراحته ومحنته ادام الله تعالی بادامة ایامه
حیوة علوم الدین وابقی بهجتها وخلد بتخلید عهده رونق معارف الحق وابد بهجتها واقام
المجد بین بردیه وایده کهفا لمن لاذ به واعتمد علیه ولازالت ایات امره وفضله متلوة
بکل لسان ورایات نصره وعدله منشورة بکل مکان وانا احقر الخلیقة بل لست بشیء فی الحقیقة
وعبد صغیر غذاء سترقه جمیل اللطف وتوجیل الامتنان وصب ابیف شانه عظیم الحسن وعمیم
الاحسان آخذ تمونی منی فی ملاطفة فلست اعرف غیر ان قد غرتکم ولیس اشرک فی ذکری ملاطفة
احد الحساد وحدکم وصرت وحیداً فی حبکم موحداً فی دینی بحق حبنا علمتکم الا الوح باسمه
فانه لا السنبة له بسماه وهو لفظ معری عن مفاده ومعناه صانه الله عما یمنعه عن اتباع رضاه
ورزقه حبه وحب حبیبه علیه افضل سلام وانماه واشرفه وازکاه فنحی علی مولای سلام
مبرور یحاکی الطاف الله الغفور ویضاهی اخلاق النبی الشکور سلام قولاً من رب رحیم سلام
فضلاً من بر کریم سلام زیدا ایماناً واسلاماً ولیصیر النار برداً وسلاماً سلام تتارج
منه نفحات دار السلام سلام تتروح السلم الی رحمات السلام سلام اضوء من البدر المنیر
سلام اعبق من عطر لا له نظیر سلام ارق من الصبا واشهی من ایام الصبی والطف من
نسیم السحر [illegible] الذ من النسیم وابرد من عین الکافور واغنج من حور القصور واحلی من العسل المصفی
المعصور وابهی من الدر المنظوم والمنثور واطیب من المسک المزفور واعلی من الشراب الطهور
وازوی من نار [illegible] حیاض القدس یوم الویل والثبور ثم له تحیات اصولها ثابتة فی الارض

المحبة

البحتة الخالصة وفود دعواتي السماء، وتحيات تزداد برياً فيوماً باحسن قبول ونماء، وتحيات
لا يزال منها روائح الاخلاص عابقة وفائحة، وتحيات لا ينفك عنها نسائم قبول القبول
غادية ورائحة، ودعوات صالحات زاكيات صاعدات الى السماء، ودعوات وافيات
باقيات خالدات في ذرى الارتقاء، ودعوات متباكات بايدي قبول اكرم الكرماء، و
دعوات مستجابات جالبات لرحمة ارحم الرحماء، ثم ان هذا المستمد بتوجهاتكم والمعتمد على
دعواتكم يشكر اليكم الله تعالى على نعم ظاهرة وباطنة لا تحصى، ويحمد اليكم الله على دوارف عوارف
لا تعد ولا تعد لما يرتجى وتيال شكر الدعاء لمزيدها، والاستدامة قديمها وجديدها، ولصحة
جسمية عن ألم ضعيفها وقويها ولينها وشديدها، ولراحة روحية عن قريب الهموم وبعيدها.
ومن عمدة الراحات والواردات في تلك الساعات التي لا تخلو عن هيهات وعن اسفات
ولهفات على ما سيفوت وما فات، وعروض سقم الحالات بدواهي الامراض والبليات
سيما الهجران والفراقات حتى غشاني ما غشاني فصرت بعضي نسيا منسيا وما بقي مني الا اسم
صار من مسماه عريا، ومت قبل حلول الاجل وكان الامر مقضيا، وكنت ترابا ورمادا بالاحراق
وما بقيت حيا ان قد بدا برق لامع من جانب الغرب وهبت الرياح بشرى بين يدي رحمة الرب
وتراكمت السحب الثقال وتقاطرت شآبيب الفضل والنوال فجادت بمطر وابل وماء
غزير هاطل فاخضرت به الغبراء واتسعت به الارجاء، واشرفت الموات منها على النشو والنماء
وازينت وتزرفت حسب رعاية كل احد ما شاء، فرفعت ايدي الحال داعيا الى رب السماء
ان لا تحرم من هذه الرادية عن رحمتك العامة ومن الاحياء، وان لم تكن تستعد بتجليات حسب العادة
السائرة لدى اولي الآراء فانك تحكم ما تريد وتفعل ما تشاء، فانتبذ في ربي وانزل السكينة
على قلبي وتعبد برهة من الزمان وهنيئة من الاوان نظرت الى فوق فاذا العلو بات في تغلغل

وَوَجدٍ وشوقٍ فقيل لهم ماذا قال ربكم قالوا الحق ونحن بانتظاره احق وبحفظه اليق وكان ذلك الامر
المقدر عن القلم الالهي مسطورا بآب الحيوة الذي من خصيصتك احياء الاموات من تحت العرش امطر
ولو قطرة او قطرات على الرمادية وكان احياء او لو كانت النشاة الاولى تتابى عن ذلك
ولكن قد قدره القادر الرحمن وكان ذلك مزيدا فاذا رفعت راسي حيّا حامدا لله حمدا زكيا
تحيرت من هذه الخارقة وتفكرت في تلك السابقة وقلت في نفسي انّى الى هذا وكيف وليست
احوى هذا فعلمت انه ما كان الا اثر دعاء من يرد القضاء وهم الاباء والهداة خير الاباء وكل
هذا في عالم سوى النشاة الاولى وكانت تقتضي الحكمة الالهية بالحيوة الشهادية وليس لسنة الله تبديل
وما كان في ذلك المقدر من تمهيل وما كانت هذه النشاة تتحمل نزول تلك القطرات فالتعجيل
فانها تستعد الفناء ومن خواص هذه الابقاء عجبت انه كيف يكون تشبح واذا تحقق فاذا نزل هو
في كسوة كتاب مزبور تشبح خطاب مسطور والفاظ تتلألأ منها النور وفقرات تبيض نحو فاتن
نفاستها الدر المنظوم والمنثور قد امتلئت من الحكمة وحيوة القلبية كلمات فرعه واصله وقد تعجز
البلغاء والفصحاء حتى السحبان والهملان عن اتيانهم بمثله وقيل لهم فاتوا بفقرة من مثله فقالوا
لسنا من اهله وكيف لا وهو منزل من سماء العلوم والحال وفلك لنبه القدس والجلال بامر الله
ذي الجلال والعلويات والسفليات ليست بسواء في كل حال اعني به ورود صحيفة شريفة
بالهدايات لطيفة ورقيمة كريمة لداء الاشتياق تميمة ونميقة انيقة بماء الحيوة شفيقة
وزبور لحيق زبور من جنابكم المبرور ايها العلم المشهور على هذا العبد الفقير المدثور الغير العلوم
والمذكور فاحياه للورود والنزول وريح الشباب حي ومن الجوارح والاصول فلما ثبت
علمت انه ما هو مسطور كريم بل هو خارق عيسى احيى عظامي الرميم وكلما طالعته وقفت على الدر
النظيم والروض الحميم والمدامة والنديم ووجدته اعلى من كل شيء وله عرش عظيم ولما تاملت في

الاوائل

فی الدلائل والاعجاز تحیرت فیما فیہا من دلائل الاعجاز وتیقنت ان لو قوبلت بغیرہا من
الاقوال لتعلقت فیہا فعل الاٰیۃ الموسویۃ بالعصی او الحبال فعلمت ان الطبع لا یقاس بالطبع و
ان شیاطین البیان لا یستطیع ان یقعد من سمائہا مقاعد السمع فہذا الکتاب صیر بالضرورۃ و
الاضطرار کمراعی متطہر المعانی الضمائر والاسوداد ولقد کنت قد احرقنی نار فرقۃ الاحباب العالی
وصبر مسی رماد املہا ورد ہذہ التمیمۃ کما فی فضل مرسیہا حیوۃ واحیی رمیمی فکانت من المعجزات
عدادا وہو مسطور الکتبی النور من شجرۃ الطور ومزبور یحاکی الزبور فیا لہ من عبادۃ حلت من البراعۃ
محل العین الی ان صار الخبر کالمعاینۃ وارتفع البین من البین کیف لا وہو کتاب عن تفسیر الاٰیات
الاشواق کشاف رائق وعن شرح الاحادیث الصحیحۃ المسندۃ مجمع بحار لائق وتبیان معانی
بدیع الاشتیاق مفتاح فائق فیہ تلخیص الاصول الاخبار السادۃ وتہذیب الکلام عن الہواجس
المولمۃ الضارۃ فیہ دقائق عن الضلال وہدایۃ الی سبیل الکمال فیہ تنقیح الایمان والتوحید
وتوضیح الاجتہاد فی اسد لا التقلید وضرب الہمۃ نحو رتب العزۃ بالمنطق والجنان لاتباع الرضوان
مقالہ کافیۃ فی تنویر الصدور نحو ضوء المصباح فی الصباح المسطور مقاطعہ شافیۃ عن التہاب
القلوب الی فتوح الغیب ولعمری انہ سرور المحزون وقرۃ العیون کنز من فصوص الوداد معدن
لفصوص الاتحاد مقاصدہ فی ازالۃ الخفاء حجۃ بالغۃ ترشح منہا ہوامع وہمعات ربانیۃ موافقۃ
فی کشف الغین وقرۃ العین کانہا شمس بازغۃ تنشعب منہا لوامع ولمعات نورانیۃ کمواقع النجوم
من اہل الہموم مراصدہ کالصحائف الالہیۃ فی تجرید الصدر عن وساوس الشیاطین فیہا خیر کثیر
والطاف قدسیۃ تسلیۃ لنفوس المحبین فعند ذلک انصرف ضمیری الابرار ما استتر فیہ حیث
لا یحسن اسناد السرور الا بالاضافۃ الی ذویہ وکلما اطلعت علی فحاویہ والفاظہ ومعانیہ
قلت لہ اہلا وسہلا ومرحبا بخیر کتاب جاء من خیر مستند لا الکافیۃ تستبین فانہ لیس عندہ مسمی الکافیۃ   نوافیہ

وهو ارفع من ما تمنيه ومنا اهبه على ان عبداً صفر الكف لا يقدر على شيء وهو كل على مولاه اينما يوجهه
لا يأت بخير بل هو لا يستطيع شكر نعمه من يديه بالجوارح فانه لا يقدر على اليسير الا الدعاء و
التضرع والالتجاء على باب سامع الدعاء وحالي من اكثر الدواهي غير متضرع كما كان في الماضي
ولكن فرق بين العمى والعمش والثمين والسمين والغث والغش والمدعو من رب العرش ازالة
كل ذلك من رعش وجل وخلل ودهش وسائر العلل والدهش ولقد انعطفت واذكرت بالامراض
وذكرت رزقني الله ما وعدني وثبتني على ما اكدني وتعلمك في حق حقيق وتذكار لي انس رفيق
وحبك لي مونسي ولحيق ومرجي لدخول الجنة وكاس رحيق ورجي انك لا يضيرك ولا صدرك
يضيق اللهم عجل لي زيارته في حيوته وسهل لي صعابي وانعم على من استدعاء دعاء امام
الاتقياء في امر اضعف الضعفاء جزاكم الله عني خير الجزاء فقط

بسم الله الرحمن الرحيم ○ آزا عبد المؤمنين سید احمد مجددیت فضیلت پناه کمالات دستگاه
مقبول بارگاه رب عظیم مولوی عبد الکریم سلمه الله تعالی بعد سلام مسنون و دعای اجابت مقرون
واضح آنکه از بسکه شما از قدیم الایام خیرخواه سرکار دولتمدار سردار سلطان محمد خان هستند و حقوق
پرورش ایشان بر گردن شما بیش از بیش است مقتضای خیرخواهی و شکرگذاری همین است که آنچه
در حق ایشان نافع در دنیا و آخرت است ایشان را بران معنی ترغیب بدهند بلکه بصد حیله و تدبیر و هزار
وعظ و تذکیر ایشان را بران معنی کشان کشان آرید و شما را معلوم است که اطاعت من در حق ایشان
باعث سعادت دارین است و عصیان من موجب شقاوت کونین چه ایشان بر دست این جانب بیعت بجا
آورده اند و در حدیث شریف وارد شده من خلع یده عن طاعة الامام مات میتة جاهلیة یعنی هر کسیکه
دست از اطاعت امام پس هر دو مردن موت کفار پس بتقدیر عصیان من آخرت ایشان بالکل
برباد میشود و آباد در دنیا پس بوقت مقابله اگر فتح بدست ما شد پس آنچه شدنی است خواهد شد و اگر شکست

عبد الکریم

بقیه کاغذ

نصیب باگردید پس در نکبت و وبال آن بکدام مرتبه خواهند رسید و اگر فی الحال اطاعت من خواهند
ورزید تسلط و فتح آن دروازه این عنقریب خواهند دید هرچند آنچه ایشان را خواهم گفت بر دل ایشان
نهایت گران خواهد بود لیکن بعد از چند روز تسلط و فتح در این زاید از زاید خواهد افزود عسی ان تکرهوا
شیئا وهو خیر لکم حال ایشان در مقدمه دین و ایمان مثل حال مریض کثیر الاخلاط است استعمال مقویات
ادویه و اغذیه بدون تقدیم مسهلات و منقیات اصلا منفعت بخش نیست اگر معالجه اینجانب قبول
خواهند نمود و بر استعمال مسهلات تلخ و تند اقدام خواهند نمود بیشک گوی سعادت در این خواهند برد
والا بحکم آخر الدواء الکی والسیف آخر الحیل آنچه با جماعت تابعان بتائید ملک لایزال بر منصهٔ ظهور خواهد
رسید هر کس و ناکس را معاین و مشهور خواهد گردید همچنین ایشان از اول بعنایت خداوند ... برادران کشان
آرند و این فقیر را از مکاران دنیاپرست غداران فریب سرشت نه انگارند و در مخلفان وعده شمارند
ان شاء الله تعالی آنچه با ایشان وعده خواهم نمود بصد جان راه ایفای آن خواهم پیمود زیاده والسلام صح

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المؤمنین سید احمد بمطالعه عالیجاه
رفیع جایگاه حشمت دستگاه رفعت پایگاه شوکت نشان محب خان سلمه الله تعالی بعد از سلام
مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه تمام عمر خود را در همین فتنه و فساد و قتل و قتال در میان
مسلمین برپا گردید آخر در مثل این وقت هم که کار خدا در پیش آمد از آن رسم کفر و نفاق دست بردار
نشدید نتیجه فتنه عظیمه برپا کردید شاید ایمان بخدا و رسول درست نمیدارید و در زعم خود همین معنی
تصور کرده اید که همیشه در همین جهان فانی باقی خواهید ماند تا سرداری شما روز محشر هم روبروی خدا
بکار خواهد کرد که خدای عزوجل هم پاس سرداری شما خواهد نمود سبحان الله جاییکه سلاطین
جبارین را مثل فرعون و نمرود کسی نخواهد پرسید مثل شما خورد ضعیف را که خواهد پرسید و این غرض
نیست که شما بر حق بوده اید یا بر باطل بلکه مقصود آنست که برپا کردن فتنه و فساد در مثل این وقت اگر

برحق ہم ہست عین باطل است و اگر باطل است قریب بکفر بالجملہ اگر مسلمان ہستید و خواہر سول را چیزی میشناسید بالفعل با مخالفین بکمال التجا و الحاح و زاری و خواری مصالحت نمودہ بعجلت تمام ہمان خود را معہ الرس خود نزد اینجانب برسانید کہ امروز روز شنبہ بست و پنجم شہر شوال ۱۲۴۳ سنہ ہجری است پیش خیمہ خود را بسمت پشاور کشیدیم بکمال استعجال مصلحت وقت دیدیم اگر ذرہ از ایمان دارید نزد اینجانب بیائید و الا اینجانب ہم چندان احتیاج بسوئی منافقین و ضعیف الایمان نمیدارد و السلام علی من اتبع الہدی فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ الحمد للہ خالق اللوح و القلم و واہب العطاء و النعم باذل الجود و الکرم مالک رقاب الامم و الصلوۃ و السلام علی محمد صاحب الشفاعۃ و العلم و علی آلہ و اصحابہ ائمۃ العرب و العجم اما بعد فہذا کتاب من امیر المومنین الی ولاۃ الدین و خطاب من امام المسلمین الی الساعی فی اعانۃ المجاہدین الباذل جہدہ فی اعلاء کلمۃ اللہ الملک الدیان المسمی فلان انہ اذا لاح علیہ ما یقتضی مواساتہ من بیت المال من السعی فی نصرۃ دین الرب المتعال فیبلغ ذلک الساعی مبلغاً یقتضی مواساتہ اعطاء القریۃ کذا الواقعۃ فی ناحیۃ کذا فاذا بلغ سعیہ الی ما تمنیاہ فنعطیہا البتۃ ایاہ ان شاء اللہ تعالی و ذلک وعد بیننا و بینہ و اللہ من لا یخلف المیعاد و اللہ المستعان علی الاستقامۃ و السداد فقط

بسم اللہ الرحمن الرحیم

من عبد اللہ المنتہض لاعلاء کلمۃ اللہ الی کریم الاخلاق طیب الاعراق فاتح الاغلاق و الی اخیر المحبوب ذی الخلق المرغوب العظیم الیعسوب السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ اما بعد فقد حلت الرقائم الکرائم التی ہی من ریاض الکرم نسائم و قد ارسلنا الجواب عن کل کتاب ستنفتح لکم منہا التفصیل و انکار یفضی الی التطویل و حملۃ القول فی ہم الالباب ان ما جمعہ اولو النہی و الالباب من انبعین و اصفو لتائید کلمۃ اللہ الاکبر لابد من الاستعجال فی ارسالہ و اختیار طریق یفضی الی ایصالہ

فان کان ما عیناه بالاختیار احری فذاک هو الانسب والاولی وان کان غیر ذاک اقرب الی
القبول فهو الحقیق بالقبول فکن اقول لکم العمل العجل فان الامر قد حل ونزل والسلام علیکم
وعلی من لدیکم تحریر تاریخ هفدهم ماه جمادی الاولی روز چهارشنبه ۱۲۴۴ سنه هجری روانگی
بدست محمد حیات قاصد عظیم آباد

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المستعین بنصر دین الله الی مرتقی سماء العز والعلاء ومرتقی شجرة المجد والسخاء
علمی العلم والهدی معلمی الحلم والتقی زینتی الاسلاف وقدوتی الاخلاف کثّر الله افادتهما
وحل الله بهما اما بعد فلما کنا مستشرفین لاخبارکم متفحصین عن آثارکم اذ هبت
قبول الشمال والصبا فنبت به الاطلال والربا اعنی به بریدا اتی بروح وریحان المسمی بروح
سید ولد عدنان فالقی الینا رقیمة هی بالروح ضمیمة وللجسم تمیمة مع سفتجة هی بهر الکود
بنوع من الالاف بعدة ایام اسبوع فالقیناها علی رئیس اهل التجارة من ساکنی قریة مناره
ولم یأت لنا بعد منه جواب لا برید ولا کتاب لکن نرجو من الرب القدیر ان ناخذ من ذلک
التاخیر کلما ارسلتموه حتی النقیر والقطمیر ثم ان ما کتبنا الیکم قبل من انا قد سولنا فی هذه
الایام ان ننهض کما نحن بصدده بعد شهر الصیام فان ذلک التسویل قد بطل اذ قرب الامر
واظل فلابد من الاستعجال فی ارسال مال بیت المال لیصرف فی اعانة الغزاة من الابطال
وطریقه ان ترسلوا من القراطیس مثل ما ارسلتم اعنی به سفاتج غیر مکتوبة علی اسم رجل خاص
لکن لابد من کثرة قراطیس السفاتج فان سفتجة القناطیر المقنطرة لا یستطیع احد من تجار هذه
الدیار ان یعطیها بالجملة والنزلة وان ما کتبتم من ان نرسل الیکم کتابا محتویا بالخواتم الثلثة
یدل علی ان ما ارسلتم قبل قد وصل الینا قرطاسها ولم یصل الینا دراهمها فقد ارسلنا ذلک الکتاب
محتویا بالخواتم المطلوبة والسلام علیکم وعلی من لدیکم ثم السلام من العبد الذلیل الراجی رحمة الله الجلیل

لما

علی الشیخین العظیمین و الحبرین الکریمین و علی فلذة کبده و حبوة ولده و اخته الکبری و ابنته الصغری
و علی ابیها و سائر الاقربا و الاصدقا آره — بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بخدمت بابرکت صاحبزاده والا تبار مولانا محمد اسحاق صاحب
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه بتاریخ دهم ماه رمضان
هندوی مبلغ هفت هزار هفتصد پنجاه روپیه در پنجتار رسید لیکن بجز پرچه کاغذ یک مهره رسید
موجبش دریافت نشد لازم که سبب تعویق آن بر نگارند زیاده والسلام

نقل خط سعید محمد خان که در موضع درکهی رسیده بود بسم الله الرحمن الرحیم بخدمت دوستی
و موالات علامت محبت و مواسات منقبت سیادت و نجابت دستگاه یکجهتی و یگانگت انتباه
سید احمد سلمه الله تعالی بعد از ابلاغ تحفه درود و سلام سنت الاسلام که طریقه انیقه حضرت
خیر الانام ست مشهود آنکه چون آن شفیق در اول کار این دعوی جهاد با کفار دست آویز خود
داشته در کابل ملاقات با خوانین کرام یعنی سرداران با حشمت و احتشام حاصل نمودند سرداران
نامدار رعایت حفظ مراتب سیادت و پرورش و تربیت داعیه مجاهدت را مد نظر داشته آنچه
لازمه محبت و مروت و دوستی و یگانگت بود با شما صرفه نکردند و بهزار عزت و حرمت و آبرو
و قوت تا پشاور در سلامت و تقویت آورده از مروت و بخشش و احسان از زر نقد و اسبان
و غیره اخراجات و حضور صبح و شام و عزت و احترام در حق شما از هیچ باب صرفه و دریغ نکردند
و جانفشانیها بکار بردند و خرچ جهاد بصرف رسانیدند و نظر بجمعیت اسلامی با شما کمر بسته عهد و پیمان
چندین ساله که از روی امنیت ملک و حفاظت مساجد و مزارات متبرکه و دفع ضرر کفار با
رنجیت سنگه داشتند بر آن همه امور قدم گذاشته با اتفاق شما سری صف بندی لشکرکشی
کرده خود مقدم شده و شما را موخر کرده قتال و خونریزی کردیم و بجان و مال کوشیده جانفشانیها

بعد آداب

[illegible] ۱۲۰۲

بعمل آوردیم چنانچه در همین میدان اقربای عزیز و اکابر معتبر خاندان علی الخصوص عالیجاه رفیع جایگاه
محمد حسن خان علمه ناسی و مرحوم مغفور ولی محمد خان و صاحبزاده کودری دران سرزمین جام شهادت
نوشیدند و باقی اکابر درانیه و سایر مسلمین رعیه از مردم اسغری و مهمند و خلیل که ملازمان عتبت
اینجانبان بودند با کفار لئام دست و گریبان شده و غیرت اسلامی بکار برده جان بحق سپردند و
با حرارت الیقین دران سرزمین گشتند کینه خواهی با دشمنان خدا و دشمنان دین رسول‌الله بعمل آوردیم
این احوال مسلمین اظهر من الشمس است و آن شرافت پناه و خاندان ایشان صحیح و سالم بگوشه
عافیت و امنیت ماندند علاوه بران الحال کافران کمر گذاشته بنای عناد و فساد با اهل اسلام
دارند کلمه گویان جان نثار و مسلمانان شریعت شعار را نسبت بکفر میدهند و تیغ کشی فیمابین
مسلمانان صلاح خود میدانند آیا مروت و انصاف کسیکه یک لحظه با کسی از روی محبت برخاست
نماید و سلام علیک تلفظ کند سالهای سال پاس دوستی و محبت را از دست نمیدهد چه جای اینکه
ازین خاندان جلالت نشان فیضهای و نعمتهای و احسانهای بی اندازه بشما عاید شده چنانچه
در مقام محبت شما مبلغ امداد و اموالهای مدت کاری کرده حتی که از اسیر شدن فرزندان
و بر باد رفتن جان هیچ وجه قصور نکردیم و بهمین سبب بسیار غلبه کفار شده ایم سابق کفار برکت
رعیت و هیبت رسید خود رعیت معدود اندک سوار از دریای اتک عبور کرده نمی توانست
و الحال بسبب دوستی شما دست تصرف یافته با دنی سردار او سر سپاهی برسانند آمده بیخ و بنیاد
ملک کشیده و آسیان مضاعف در مضاعف گرفته علاوه فرزندان ما را اسیر و دستگیر میبرند آنچه
نتیجه دوستی و محبت شما است که بما عاید شده و میشود در سیادت پناها خود منصف شوید و بفکر کامل
تصفیه باب گردید که مقتضای اهل محبت و اتحاد در تمنای ارباب مودت و سداد در عرض مروت
و فتوت گاهی بلا از اذیت برده باشد آیا این رویه خلاف قاعده دوستداری و آئین ضابطه

یگانگت شعاری ست معهذا چون نیت و همت ما جمله مصروف آن بوده و میباشد که در راه
حق جل و علا شانه و جناب رسول اکرم قدس برهانه مال و جان و سر با در رفتن خانمان خود از جمله
سعادات جاودانی دانیم و ترجیح جان و مال در تقویت اسلام و رواج شرع انور جناب خیر الانام
فدویت نمائیم و حیات دو روزه این جهان فانی را بجای جاودانی سودا سازیم خوشنودی
خدا و رسول خدا حاصل نمائیم لهذا ظاهر باد که هرگاه فی الواقعه اراده امر جهاد فی سبیل الله و داعیه
قتل اعدا اراده مد نظر باشد آنجانبان قطعه سطر از خرابی ملک و اسیر رفتن فرزندان و برباد شدن
خان و مان خود در مقدمه دین با شما متفق اللفظ و المعنی هستیم و نیز بر ضمیر منیر مودت تخمیر واضح
و لایح باد که اهم مطالب و اعلی مقاصد آنجانبان آنست که بذاته داعیه جهاد و تحکم نمائیم سبب آنکه هر ساله
لشکر تاخت و تاراج کفار از لاهور آمده بیخ و بنیاد ملک و رعیت پنجاب را در می کند و مالیات تا بکلی
تلف و ضائع مینماید علاوه تکلیف مطالبه سپاهیان از اندازه قدرت ما بیرون نموده فرزندان
معصوم را اسیر و دستگیر میبرند استغفار امکان ندارد که اینقدر سپاهیان که صورت ندارد که از
روی ما سرانجام شود یکطرف و بنده را اسیر بردن فرزندان یکطرف و بی عزتی و دربدری یکطرف
اینهمه ظلم و تعدی کفار را طاقت آریم و تحمل ورزیده با کفار اوقات بسر بریم بنابران شب و روز
در سرانجام و سامان پردازی مشغول کاریم و ما فی الضمیر نداریم که جمعیت کل اهل اسلام که امت
حضرت سید الانام را اسیر نموده و سامان و سرانجام سلطنت بهم رسانیده مرة بعد اولی
و کرة بعد اخری مستعد کارزار کفار شویم و دار اسلام را از شرک دار الامان سازیم جناب
محض برای همین مدعا صاحبی خداگانی امیدگاهی سردار ممالک مدار سرکار کلان رونق افزای
احمد شاهی شده اند که بتحریر جمع آوری غازیان درانی و قزلباشی و غیره طوائف قندهاری
و کابلی و جلال آبادی نموده سرداران حشمت و شوکت آثار یعنی اخوان باعزت و احتشام اعلی سردار ...

مهر شده

انشاء الله سرداران کابل و نوابان جلال آباد را باتفاق خود همراه به پشاور آورده بمقابل
با کفار نابکار خواهم شد و درین صورت هر گاه آن شرافت پناه یکسو یک با متفق شوند نور علی نور و
سعادت بر سعادت خواهد بود و در هر گاه از ایشان بغض و عناد و فتنه و فساد با اهل اسلام و دعوای
همه چشمی و مقابله با این خاندان حشمت نشان قطع نظر از کافران و هوای معارضه با ما در سینه داشته
جنگ و پیکار اند هم ظاهر سازند سابق هم قبل ازین چندین مردم داعیه در بنای مخالفت و عناد
در پیش کردند اما بفضل الهی پیشرفت ایشان نشد و داعیه آنها بسر نرسید هر گاه ازین قبیل
خیالات مرکوز خاطر شما هم بوده باشد بدرجه امتحان رسانید و نتیجه آن دریابید مصرع تا یار کرا
خواهد و میلش بکه باشد باقی احوالات را حامل مراسله الاتحاد بدرجه بیان خواهد رسانید
درین صدق تصور فرمایند زیاده حد ادب است باقی والسلام مع الاکرام فقط   بنام شهزاده علی
بسم الله الرحمن الرحیم . از امیر المؤمنین سید احمد   بخدمت رفیع درجت سلاله آل خاندان
سلاطین عظام نقاوه خواقین عالیمقام عظمت و جلالت مآب صولت و شهامت انتساب رونق
افزای چار بالش جاه و اجلال مسند آرای اریکه عزت و اقبال شهزاده والا تبار عالی اقتدار
میرزا غلام حیدر صاحب زاد الله اقباله و ضاعف جلاله بعد از سلام مسنون دعای اجابت
مقرون واضح ضمیر آفتاب نظیر باد الحمد لله والمنة که امطار انعامات الهی برین خاکسار
باران صفت باران و انوار اکرامات نامتناهی برین ذره بمقدار خورشید وش تابان
چه یارای زبان که شکر یکی از هزار گذارد و کجا گنجایش حرف و بیان که سپاس اندکی از بسیار
بجا آرد. شوق و رغبت نصرت دین در قلوب هزاران هزار مومنین در جوش و صلای استیصال
کفار و مشرکین از چار سوی این سرزمین نغمه گوش انشاءالله در ازمنه قریبه اخبار فرحت آثار
فتح و ظفر جنود کردگار سامعه افروز مومنین اخیار و جگر دوز منافقین بدکردار خواهد گردید و این فقیر

سابقاً از زبان صدق ترجمان هدایت مآب فیض انتساب حامی سنت سنیه، ماحی بدعت ظلماء، مقرب
بارگاه رب جلیل مولانا محمد اسمعیل صاحب و باز تجدیداً از زبان لطف بنیان محبت شعار اخلاص
دثار مقبول بارگاه ذو المنن حکیم خواجه حسن مناقب حمیده و محامد برگزیده آن والا تبار از علو
همت و استقامت بر شریعت غراء، و سمو عزیمت در اتباع سنت بیضاء، و کمال جلادت در جهاد
لسانی و وفور رغبت بجهاد سیفی و سنانی زیب گوش نموده تخم محبت و اخلاص غائبانه در مزرعه
سینه صفا گنجینه کاشت و فرط شوق در رغبت جسمانی مواصلت دوبالا بران داشت که بی تکلف
مکلف قدوم بهجت لزوم درین مرز و بوم گردید لیکن باز بفکر عمیق چنین اندیشیده و بنظر دقیق همین
پسندید که هرچند در مقدم ظفر توام در امر دین منفعت نمایان اما در حق همچون آنجناب را اندیشه
مضرت بیش از آن پس مقتضای حکمت است که بالفعل چندی حرکت نکنند و بجای خود استقامت ورزند
و لشکران دیگر در نصرت دین و شرکت مجاهدین جد و افزایند و پای همت بلند درین راه بوضع دیگر
کنانید انشاء الله تعالی عنقریب بتحقیق خواهد رسید که این داعی بالخیر داعی به نهضت آنوالا همت
خواهد گردید باقی تفصیل حال زبانی حکیم صاحب موصوف که بخدمت رفیعه رجعت رخصت نموده‌ام
بوضوح خواهد انجامید زیاده والسلام مع الاکرام مرقومه پنجم ربیع الاول سنه ۱۲۴۳ هجری در پنجتار
بسم الله الرحمن الرحیم. بجناب مستطاب جلی الالقاب یادگار سلاطین کرام
مدار کار خواقین ذوی الاحتشام زینت بخش چار بالش حشمت و شوکت تکیه ناز معارک سطوت و صولت
شجاعت شعار شهامت آثار ریاست دثار جلالت و عظمت نشان سردار سرداران خان خانان
ادام الله جلاله و ضاعف اقباله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه نامه
نامی و رقیمه گرامی مشتمل بر اثبات جهت اتحاد و مدارج خلت و وداد و تقوات استعداد در تقدمه
اقامت جهاد و آزار اهل بغی و فساد با دیگر مضامین اخلاص آگین رسید از مطالعه آن اجلال

و از بیان

وآنزبیان حامل رقیمهٔ کریمه مفصلاً تمام کم وکیف آنجا بوضوح پیوست انجامید انواع فرحت و سرور دل
و دیده را نور بخشید غایت علو همت و نهایت وفور رغبت درباره نصرت دین رب العزت که
از سینهٔ جلادت گنجینهٔ آنجناب جوش میزند مستلزم طوایف انام و زبان زد هر خاص و عام است
حق جل و علا این تخم ایمانی را که بکرم خود در سینهٔ صفا گنجینه کاشته مثمر ثمرات جمیله در دنیا
و عقبی گرداناد و حال اینجا بر همین منوال است که عزم بالجزم تسخیر پنجاب در مستقر خاطر اخلاص مظاهر
و همواره مطمح نظر میدارم و لیل و نهار سعی و تدبیر این عمده کار بر روی کار می آرم بحول و
قوت الهی از مدتی بدان سمت متوجه میگردیدم و آن زبانی انجمعد مرا انجام نیک می بخشیدم
و این دیار و بلاد را از خس و خاشاک فتنه و فساد از اهل بغی و عناد پاک میگردانیدم و
مومنین صادقین را از دست تظلم منافقین مستطر دین میرهانیدم لیکن از تقدیر قادر فعال
یکچند تعویق و اهمال و تعطیل و امهال بضرورت روی داد و ظهور این عزیمت قلبی و وقوع
این نیت ملی در گرداب دیر و دور و درنگ افتاد و سببش به قلت عساکر مجاهدین با خوف و اندیشه
قوت و شوکت اعدای از معاندین است که بفضل عمیم ایزد کریم بصدق وعده وافی هو آیه ان الله
مع الصابرین و ان تنصروا الله ینصرکم معیت و نصرت مالک حمید وافی و کافی می انگارم و به اسباب
ظاهر هزاران هزار افواج مومنین و جوق جوق جنود رب العلمین مطیع و منقاد خود میدارم و
حشمت و قوت اعدای را در جنب عظمت و قدرت قادر توانا بحسبی نمی شمارم و حرف خطر نزدت
و مکنت کسی از مخلوقین بخیال هم نمی آریم بلکه به سبب چنین دیر و درنگ از آنجا که دیار و اوطان ما
بندگان الله در دور دست واقع اند سر و دست تدبیر خرچ بظهور نیامده و چند و بهای هزارها از
هندوستان بلده پنیا در آمدند لیکن شاهکاران بخوف منافقان واپس کردند لاجرم حالا جمعی از
رفقای مخلصین را برای آوردن زر نقد روانه هندوستان نموده ام یقین است که ان شاء الله در چند روز

معدود خرج می آرند پس هرگاه تدبیر خرج بظهور رسید بعنایت ربانی فی الفور عازم پشاور خواهم گردید و خبر این عزیمت بمسامع علیه خواهم رسانید بالفعل آنجناب بعزم انصرام نموده اند در جای خود استقامت دارند و بهنگام عزیمت این خاکسار میغ سطوت و هیبت بر سر منافقین آن دیار روا افتد ار زنند و از جاهای شان جنبیدن و بدین سمت متوجه گردیدن ندهند تا اعانت دیگری از ایشان متصور نشود و اجتماع ایشان متعذر گردد پس هرگاه بحول و قوت الهی معدمه پشاور را سرانجام دهیم و آن نواح را از مفسدین و مخالفین دین پاک کنیم آنجناب یکی از عزیزان خود را بطرف این ضعیف رخصت نمایند و اندکی از عساکر ظفر پیکر بتدریج و تفریق نزد اینجانب روانه نمایند تا بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی بالاتفاق باستیصال کفار و مشرکین متوجه شویم و در اعلای کلمه رب العلمین و احیای سنت سید المرسلین داد کوشش دهیم و گوی دولت جاودانی و سعادت دوجهانی از میان ربائیم زیاده والسلام مع الاکرام نهم ماه ربیع الاول ۱۲۴۳ سنه هجری در پنجتار مرقوم شد

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المومنین سید احمد بجناب جلادت مآب متعالی القاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و کیاست معرکه آرای میادین صولت و شجاعت عظمت مآب ابهت انتساب شاه کشور زاد اقباله و تضاعف اجلاله بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه منعم ذوی النوال بکرم لایزال خود اورنگ آرای ابهت و اجلال را با نواع نعم و اصناف جود و کرم نواخته و بمدارج عالیه حکمرانی و جهانبانی ممتاز ساخته و مناصب رفیعه فرمانروائی بلاد و امصار و کشور کشائی دیار و اقطار بخشیده و مالک و متصرف خزائن بشمار و مال و منال بحد و حصار گردانیده و افواج دریا امواج زیر نگین فرمان والاشان نموده و بتفاخر جمیله حکومت و ریاست و عزت و همت و جاه مفتخر و مباهی فرموده و گوناگون اسباب آرام و راحت در نگارنگ سر و سامان آسایش و فرحت عطا کرد

و آن عالیجاه

و آن عالیجاه با ہمہ نعمائی بی بہای الٰہی عمرہا بہرہ مند و کامیاب باشند لازم کہ احال حقوق منعم علی الاطلاق نیک بشناسند و در راہ بجا آوری شکر نعم منعم ذی الجود والکرم بشتابند و آنہمہ مال و دولت و عزت و وجاہت در تحصیل رضای مولای خود مبذول ہمت و دو فور رغبت مصروف سازند و غیرت ایمانی و حمیت اسلامی را کار فرمودہ در نصرت دین متین و اعانت مجاہدین در باز زند و بنابر اعلای کلمہ رب العالمین و احیای سنت سید المرسلین داد شجاعت و شہامت دہند و در مقابلہ کفار تمرد آئین و مقاتلہ اہل دین قدم راسخ و پای ثابت نہند تا چنانکہ عمرہا در مہد انواع راحت و فرحت اینجہانی فانی آسودہ اند ہمچنین اصناف دولت و نعمت جاودانی بدست آرند و الحق ہر کہ حقوق مالک نشناخت خود را بر خاک حسرت و ندامت ابدی انداخت و ہر کہ راہ رضاجوئی و حق شناسی مولی ہمو دگوی مقصود و کامیابی از میان ربود کہ تمام این حکومت و ریاست و آسایش و راحت لابد روزی گذشتنی و گذاشتنی ست و روز جزا در محکمہ حساب و کتاب بحضور رب الارباب حاضر شدنی اگر امروز اینہمہ نعمت و دولت در راہ رضاجوئی رب العزت بکار نیاید فردا روز قیامت ہیچ کار آمدنی نیست

رباعی دانم نہ علم زعمر افراشتنی ست : و این تخم طرب ہمیشہ نی کاشتنی ست :
این داشتنیہا ہمہ بگذاشتنی ست : جز ذرہ درد کہ نگہداشتنی ست : پس

زہی ایمان پسندیدہ و خوشا اسلام سنجیدہ کہ این جان ناتوان و مال و دولت سست بنیان در رضای ایزد منان باختہ اید و جان خود را در معارک جنگ و جدال با اہل کفر و ضلال انداختہ و در اقامت جہاد بر کفار رہنہاد و ازالہ فساد راہ استقامت پیمودہ اید و ہمہ آرام و راحت و آسایش و فرحت نثار راہ خوشنودی مالک خود نمودہ و در این باب اہل ہمت کشادہ اید و کمی حقہ داد کوششہا دادہ تا روز رستاخیز رہروی پروردگار و حضرت سید الابرار سرخرو و خجستہ و در جوار عزت و رحمت فایز شوید و بسعادت دارین بدست آرید و فلاح نشاتین حاصل کنید و سلطنت

دو جهان کامیاب گردند زیاده والسلام مع الاکرام تحریر فی دهم محرم الحرام ۱۲۴۳ سنه هجری

در پنجتار بسم الله الرحمن الرحیم ۰ از امیر المؤمنین سید احمد بجناب جلالت مآب
معلی القاب رونق افزای اورنگ جلالت فرمانروای کشور شهامت مسند آرای محافل سیاست و ایالت
معرکه پیرای میادین صولت و شجاعت مقبول بارگاه الله مروج دین رسول الله عظمت مآب و ایالت انتساب
سلیمان شاه ابد الله اجلاله و ضاعف اقباله بعد از تحیات مسنونه سید الانام و اظهار تعظیمات یکگونه
قلوب اهل مودت و التسلیم بر ضمیر آفتاب نظیر مخفی مباد الحمد لله و المنة که این بنده خاکسار ذره بی مقدار
بانواع نعم ربانی و اصناف جود و کرم یزدانی مشمول و در سعی و تدبیر کاری که بران برانگیخته اند و امتثال
امری که بعثش در سویدای قلب ریخته لیل و نهار مشغول و بجز این شایین با دعیه طیبه مرجو الاجابت
از بارگاه صمدیت در حق آن شاه ارجمند همت بلند بدعو مشغول و در حق جمیع علا سرو بستان امانی
و آمال برشحات سحاب فضل سرسبز و ریحان چمنستان متمنیات دو جهانی بشمایم نسایم جود و نوال
شگفته دارد و این دعا از من و از جمله جهان آمین باد پیش ازین که لشکر مجاهدان ابرار بسمت
پکهلی متوجه کرده بودیم بعنایات ربانی و تائیدات آسمانی از دست مجاهدان شجاعت شعار و غازیان
جلادت آثار کاری بس عمده برروی کار رسید و فتح نمایان جلوه گر گردیده و کفار نگونسار
هزیمت فاحش خوردند و قریب پانصد نفر رخت ادبار بدار البوار بردند اکنون در فکر سلیم چنین گنجید
و میزان خرد همین سنجید که مقدمه پشاور را از همه مقدمات مقدم دارم و این مهم را از جمله مهمات
اهم انگارم و بعد سرانجام این مهم خیر الانجام متوجه مهمات دیگر شوم بنابرین لشکر فیروزی اثر را
از ضلع پکهلی طلبیده اشتم ان شاء الله تعالی بعد انصرام مقدمه در پیش نظر بسمت کشمیر رو خواهم نهاد و
بحضور معلی اطلاع آن خواهم داد تعیین که عسکر نصرت اثر برای مشارکت مجاهدین و معاونت انصار
دین متوجه خواهند فرمود و هرچه که فضیلت مآب کمالات انتساب مقبول بارگاه رب صمد ملا فقیر محمد را

هم درین باب

همدرین ایام قبایل از باریدن برف رخصت بخشند تا در ینجا رسیده بکار و بار خود معروف شدند زیاده

والسلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

از امیر المؤمنین سید احمد

عالیجاه خان عالیشان رفیع المکان عظمت نشان شهامت توامان حاجی علی خان سلمه الله تعالی

بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه آنجانب را کرات و مرات در خلوات و جلوات با شما ملاقات یگانگی با مراتب اخلاص و اتحاد و بی تکلفی واقع گردید احوال ما بر شما و احوال شما بر ما بپایه وضوح رسیده الحال سوگند رب ذو الجلال بشما میدهم که آن پروردگار متعال را مالک لایزال را حاضر و ناظر دانسته قطع نظر از قیل و قال دوست و دشمن نموده محض در دل خود تامل نمایید که آیا هیچ ذره از طلب مال و جاه و عزت و وجاهت و سلطنت و حکومت هیچگونه در این فقیر یافته اید خود بخود دل شما گواهی خواهد داد که هرگز هرگز در دل این فقیر ذره از امور مذکوره متحقق نیست و آنچه مساعی جمیله در جمع آوری کافه مسلمین از هندوستان تا خراسان مینمایم همه باطاعت رب العالمین و خدمت دین سید المرسلین است فقط بی شایبه هوای نفسانی و وسوسه شیطانی و هرگز با کسی از رؤسا و ضعفا بنابر اغراض نفسانی هیچگونه حسدی و منازعتی نمیدارم با هر که مخالفت کردم محض لله کردم و با هر که موافقت کردم محض لله کردم و آنمعنی هم بر شما واضح و لایح است که مرا با والی پشاور اصلا و مطلقا هیچگونه معامله دوستی و دشمنی نبود آنچه والی مذکور مراتب نفاق و شقاق بکمال رسانید تفصیل آن بر کسی دیگر معلوم باشد یا نباشد اما بر شما بوجهی معلوم است که یا خود آن والی میداند یا شما میدانید بنابرآن بیان این امور پیش شما فضولیست پس شما بخوبی میشناسید که آفات جهاد بیرون از افساد این منافق بوده و هرگز هرگز شدنی نیست محض بنابر همین امر اراده تسخیر پشاور میداریم تا اساس جنود مجاهدین محکم گردد و گرنه شاید نقض برهم شود و بر کفار ملاعین یکگونه رعبی و هیبتی واقع شود پس بیتوقف هر که دعوی اسلام دارد و جان خود را در محبان می شمارد و خود را بالفرور

رفاقت من اختیار کند که فی الحقیقت رفاقت من نیست بلکه رفاقت رب العالمین است
در رفاقت جد من سید المرسلین است و هر که امروز از رفاقت من پهلو تهی کرد صد حسرت و ندامت با خود برد
هرچند این چند روز حیات مستعار بهر وجه که باشد بسر خواهد کرد اما آخر روزی ازین جهان فانی گذشته بمحکمه
حساب و کتاب حاضر خواهد گردید در آن محکمه بحضور رب العالمین روسیاه حاضر خواهد شد نمیدانم روبروی جد من
سید المرسلین بکدام رو حاضر خواهد شد و بحضور احکم الحاکمین چه جواب خواهد داد آنوقت ثابت است
که مخلص مقبول از منافق ملعون ممتاز میشود رفاقت من همین است عین اخلاص و ایمان و ترک رفاقت
من همین است عین نفاق و شقاق رفیق من لا ریب از محبان است و رفیق مخالف من بلا شک از زمره کفار
و منافقین رفیق من از جنود حسین بن علی است و رفیق مخالف من از زمره یزید شقی هر که ذره از
ایمان دارد لابد رفاقت مرا سعادت خود و سعادت اسلاف خود میشمارد و علاوه برین آنکه از شجاعت
شعار با والی پیشاور هیچ علاقه قرابت و مصاهرت نمیدارند و در قومیت و الوس اصلاً بوجهی من الوجوه
شراکت نیست محض علاقه نوکری میدارند پس مرد سپاهی را دست و پا در دست باید و سر او سلامت
ماند هرجا علاقه نوکری برپای او موجود پس محض بنابر محافظت این علاقه ضعیفی دین و ایمان خود را
بر باد دادن و در جنود یزید پلید خود را شمردن هرگز هرگز نسبت کسیکه ادنی امتیاز داشته باشد
متصور نیست چه جائیکه مثل آن شجاعت شعار و دانای هوشیار و یگانه روزگار باشد خصوصاً وقتیکه
با شما وعده مؤکده مینمایم که اگر رفاقت مرا اختیار خواهید کرد آنچه در رفاقت والی مذکور شما را
حاصل میشود مضاعف آن از خزانه ربانی بواسطه من خواهید یافت پس هم آخرت خود را معمور
خواهید نمود و هم این دار دنیا را آباد خواهید و هم دولت دین و دنیا بدست خواهید آورد و گرمی نیکنامی
از خراسان تا هندوستان خواهید برد و اگر رفاقت من اختیار نخواهید کرد و بر رفاقت والی مذکور
اصرار خواهید نمود پس یقین بدانید که من بقوت من مخالفت کسی از رؤسا و ضعفا نمیکنم بلکه محض
بقدرت ربانی

بقدرت ربانی و قوت یزدانی مقابله هر جبار عنید و هر متکبر مرید مینمائیم آیا در دل خود خوب
غور بکنید که تاب مقابله خالق انس و جان و مالک زمین و زمان میدارید یا نه سبحان الله کرا
زهره مقابله آن مالک علی الاطلاق است و کرا تاب معارضه آن ملک بالاستحقاق آنچه او جل و علا
خواسته است البته ضرور بالضرور ظاهر شدنی است خواه کسی سعادت از رفاقت برای خود حاصل
نماید خواه شقاوت ترک رفاقت و این کلام طویل برای شما بجهت همین نوشته که شمارا راست گو
و درست باز میدانم نه منافق مکار و فریب باز غدار هرچه در دل خواهید داشت لابد صاف صاف
بزبان خواهید گفت و هرچه بزبان خواهید گفت لابد او را مردانه وار بانجام خواهید رسانید در هر
صورت اگر شمارا رفاقت اینجانب بقسمی دیگر شده منظور است پس آنرا صاف صاف بر نگارند تا آنچه
مناسب وقت است بشما نوشته شود و اگر رفاقت اینجانب از روی شما نشود آنرا هم صاف صاف بی پرده
بر نگارند و آنچه بنویسند خدای پاک را که عالم السرائر و الخفیات است حاضر و ناظر دانسته بر نگارند
زیاده و السلام مع الاکرام تمت

بسم الله الرحمن الرحیم

از بنده ضعیف الراجی الی رحمة الله الجلیل محمد اسمعیل بجناب رفعت قباب معلی القاب سیادت
مآب نقابت انتساب جگر گوشه غازی بدر حنین نور دیده حسن و حسین سلالهٔ خاندان ولایت
نقاوه دودمان هدایت مقرب بارگاه الله مقبول درگاه رسول الله فرزند دلبند اسد الله
مخدومی مکرمی حضرت شاه سید طالب الله مد الله ظلال هدایته علی رئوس المستفیضین الی یوم الدین
بعد از السلام علیکم و علی من لدیکم بر ضمیر هدایت تخمیر واضح و لائح باد نامه نامی و رقیمه گرامی
که مضمون بنام این نحیف بود در احسن اوقات و اسعد ساعات شرف ورود فرمود حق تبارک و تعالی
آن ذات مجمع الحسنات را با این اخلاق کریمه و اشفاق عمیمه بر سر عقیده مندان با اخلاص و
ستمندان با اختصاص بسلامت با کرامت دارد آمین یا رب العباد و آنچه از قلم افادت رقم

صادر گردیده بود که درین زمان نامسعود اولاد ان غیر محمود وجود مؤمنین مخلصین و صادقین راهمین
بمثابه اکسیر اعظم مفقود است اکثری از ابنای زمان عبد الدرهم و عبد الدنیا اند نه عبد ملک جبار کاروبار
قلب ربانی و زبردستانی نزد ایشان اهم است از اطاعت ربانی و امتثال احکام قرآنی خصوصاً درین وقت
کاروبار کشتکاری در پیش است و هر کس مشغول کار خویش گردیده ما مردم را هم کاروبار دنیاوی در هر
آن بصد مراتب بیزار کاروبار ایشان لاحق حال بود چه ما مخلصان هم از نوع بشر هستیم نه از قسم ملک
و ساکنان زمین هستیم نه از کره بیان فلک از انواع معایش هزار مرتبه از ایشان بهتر میداشتیم و خود را
از ملوک زمین در زمان می پنداشتیم لیکن از بسکه از جمله مسلمانان کلمه گو بودیم و از جنس طالبان حق جو
چون رضای مولای خود منحصر در اقامت جهاد دریافتیم آنهمه مشاغل بیهوده را محض حسبة لله گذاشتیم
و چون این دیار را دار الاسلام شنیدیم لابد کشان کشان درین کوهستان بی پایان رسیدیم و کلمه گویان
این دیار را هم مثل خود پنداشتیم و از اهل حمیت ایمانی انگاشتیم آخر الامر چنان واضح گردید که اینها
بظاهر کلمه گویان اند و بباطن کفر خویان و بظاهر از طالبان حق اند و فی الحقیقت از منافقان مطلق
بدنیای عاجله ایمان آورده اند نه بآخرت آجله رسم افغانی دین ایشان است نه شریعت ربانی بنا بر آنکه
بخدمت سامی نگارش کرده میشود که ما مردم را تا جان در بدن است و سر بر تن بهمین کاروبار مشغولیم
بقصد حیله و فن و باعتقاد خالق بریات بر همین قدر کمر بسته ایم نه باعتقاد کسی از مخلوقات توکل بر مسبب
الاسباب داریم نه بر اخوان و احباب بنا بر آن علیه ان شاء الله تعالی روز شنبه حضرت امام همام سمت
پشاور کوچ خواهند فرمود و بر عین وقت اعلام عام برای جاهیر اهل اسلام بنا بر اتباع سنت سید
الانام ببانگ بلند اظهار خواهند نمود و هر که بخدا و رسول ذره از ایمان میدارد و پاسداری خدا و
رسول را مثل پاسداری الوس هم میشمارد و کاروبار ملت و مذهب را هم از بعضی امور کار آمدنی
میشمارد خود بخود بنا بر ادای فرض حاضر خواهد گردید و کسیکه خدا و رسول را مثل افسانه فراموش کرده می انگارد

و کاروبار

و کاروبار دین و آیین را محض لغو و لاطائل می پندارند پس او داند و کار او داند ما را هیچگونه
مشارکت و معاونت با او بوجه من الوجوه احتیاج نیست یا ایها النبی حسبک الله و من اتبعک
من المؤمنین بیشک از نصوص قرآنی ست و کان حقا علینا نصر المؤمنین بلا ریب از مواعید ربانی
و تخلف در مواعید رب ذو الجلال بیشک باطل و محال و آنچه مذکور از خامه شفقت شعار شده بود
که اگر اینجانب را یعنی آنجناب را بمجمع و البته لازم غیر مشتغل بکار دارند قصوری نخواهد بود محمد و ما ز
ظاهر و بدیهی ست که این کار کار خداست نه کار ما ضعفا و غربا سلطنت خراسان و هندوستان
از آن چه رو پدر کلان ما نیست که ما بر دعوی سلطنت موروثی خود اخوان و احباب خود را تصدیع
دهیم و با این تکلیف مالایطاق ایشان را مصدع اوقات میشویم اگر بخدای خود کار دارند پس هیچ وجه
بکار رانند و اگر بخدای خود کار ندارند محض بیکار تفحص این امر از ما ضعفا و غربا محلی ندارد و از
خدای خود بپرسند اگر ضرور دانند خود بخود برای ادای فرض خود بپرسند و الا مختار اند ما که از
خدا و رسول خود پرسیدیم این امر را فرض عین دانسته تا باینجا رسیدیم و آینده هم عزایم پس بلند
و همم فلک نجبت ارجمند میداریم و آنرا از سعادات خود میشماریم اگر جناب امام همام مرا ازین عسکر
سعادت پیکر بسبب ضعف و ناتوانی بیرون فرمایند و بسبب خواری و ذلت اخراج نمایند هرگز هرگز انفکاک
ازین جنود املاک نتوانم و جان خود را بسبب حیله رفتن در خدام ایشان رسانم زیاده تطویل
کلام بحضور آن قدوه انام لقمان را حکمت آموختن ست زیاده و السلام مع الاکرام فقط

بسم الله الرحمن الرحیم از امیر المومنین سید احمد بخدمت سردار
کثیر الاقتدار شهامت آثار جلالت دثار صولت نشان عظمت عنوان تیرداد سلطان محمد خان
سلمه الله تعالی بعد از سلام مسنون و دعای اجابت مقرون واضح آنکه از مدت چند روز
کاغذ ارسال و رسایل مسدود گردیده باعث آن بجز آنکه شما ازین امر پهلو تهی کرده چیزی دیگر نیست

آنچه در رابطه محبت و علائق مودت که فیما بین بهم رسیده بود تا حال بر همان منوال از جانب این بنده
درگاه الله خیرخواه کافه عباد الله باقی است یعنی آنچه در حق شما باعتبار فهم خود اولی و انسب میدانم همان
امر بجان و دل برای شما میخواهم از آنکه من بنده مطیع پروردگارم و مخلص عبودیت شعار بجز اطاعت
مالک علی الاطلاق و حکم بالاستحقاق چیزی دیگر در حق خود و دوستان خود اولی و انسب نمیشناسم و هیچ
امری را از امور کونین در جنب این امر عظیم بچیزی نمی شمارم لهذا شب و روز در همین راه می پویم و در حق
دوستان خود همین امر میجویم بنابر آن علیه بخدمت سامی نگارش کرده میشود که بر رای فطانت پیرای
شما واضح و لائح شده باشد که درمیان این خیرخواه خلائق و سردار یار محمد خان رنجشی و کدورتی
بهم رسیده چنانکه بنا بر مقابله و مقاتله ایشان در مقدمه ترغیب و ترهیب مؤمنین و وعظ و تذکیر مخلصین
مساعی جمیله بکار بردم و آنرا باعث اجر جزیل نزد پروردگار شمردم آخر الامر چون امر اشتیاق به انجام
این مهم مرتبه شفقت رسید بفضل الله تیر سعی من به هدف رسید که مخلصین قرب و جوار شما و صادقین
اتباع و اشیاع شما اطاعت رب ذوالجلال در رفاقت این عاجز خسته حال بجان و دل قبول
کردند و گوی سعادت در میدان شهادت از سرداران خود بردند چون اقبال غیبی و تائید لاریبی
را رفیق و شفیق خود انگاشتم فی الحال بکمال استعجال باذن الله علم تسخیر پشاور برافراشتم انشاء الله
در عرصه چند روز با شما ملاقات واقع میگردد و آنچه شدنی است بر منصه ظهور میرسد هر چند امر قتل و
قتال بحکم الحرب بیننا و بینهم سجال جنگ دو سردار و آنها بلا شک [illegible] یا غازی است یا شهید
و مقابل با این ابوجهل است یا یزید آنقدر مساعی بلیغه که درین چند روز بجا آوردم آنهمه را از قبیل
امتثال احکام الهی و اتباع سنت نبوی شمردم و الا رب من گواه است بر معنی که درین راه گاهی
حیات را بهتر از ممات نمی شمارم بلکه آرزوی تلف جان و مال در راه رب ذوالجلال بصد جان
آرزو داریم هرگز هرگز دنیا و ما فیها را بخیال هم نمی آریم تا علاقه قلبیه نسبت آن بهم رسد باخیال

تمنی لقاء

نمی نماید و در دل نگنجد بلکه محض پی پروردگارم با فتح و شکست هیچ کار ندارم فقط یک تدبیر
ظاهری حکم فرموده بود بجا آوردم و سرانجام کار بر تقدیر سپردم آنکه از جای خود بیخبرم و چند
را از ضعفا و فقرا که مومنین مخلصین و صادقین راسخین اند بر سر مخالفین میبریم هیچکس را از صغار
و کبار در امتثال احکام پروردگار هیچ نمی ترسیم و از جهت مخالفین و شوکت مقابلین گاهی
نمی ترسیم و اگر بنظر انصاف تأمل کنید بر شما واضح و آشکار گشته رابطه این گردد که ازین امر
محض مجبورم که از طرف مولای خود بهمین امر مامورم اگر نکنم چکنم اگر پهلوتهی شوم کجا روم
که از انتقام او نه در حیات توانم زیست و نه بعد ممات و از ممالک او بیرون نمیتوانم جست
نه در مجالس ارض و نه در فضای سموات از بسکه در برپا کردن این مقدمه لاچارم بنابر اعلیه محبت سامی
می نگارم که آخر شما هم جان خود را از بندگان خدای میدارید و از محمدیان میشمارید و کلمه محمد رسول الله
میخوانید و او را شفیع خود در آن حول محشر میدانید لابد یکبار ننگ دین در اسلام هم بجا آرید و نگاه
غیرت ایمانی هم بر روی کار آرید آنچه دعوای محبت و اخلاص و مودت و اختصاص نسبت دین
محمد رسول الله و به نسبت این بنده درگاه الله اظهار میفرمودید یکبار هم بر مقتضای آن عمل نمودید
آنها را اخلاص و دیانت و ادعای شجاعت و شهامت که از شما سر میزد بهمان امر باعث ازدیاد
مراتب محبت در دلها همیشه انتظار ظهور آثار آن میکشیدیم و در همین توقع از شما پهلوتهی کرده
بر داشت میدیدیم لیکن چون اثری از آن نیافتم ترکی امید ازین امر برتافتم و الحال هم بنابر
رعایت دوستی قدیمی نگارش کرده میشود که هر چه گذشت آنچه گذشت در دل خود تأمل کنید و خود
انصاف دهید که آیا هیچگونه از صلاح داریی و فلاح کونین در مقابله ما می بینید و حصول منفعتی از
منافع دینیه و دنیه مخالفت می نهند از خواب دنیاپرستی قدری بیدار شده و از غفلت تبعات
این جهان فانی هیچی هوشیار گردیده فکر معقول را کار فرمائید که آیا در مخالفت ما ذره از ایمان

باقی میماند در مقابله ما کدام درکه از درکات نار میرساند اگر کسی از ملایان دنیا پرست بجواز
مقاتله و مقابله ما بر نقض بیعت عزم تسخیر پشاور بنام فتوی داده باشند پس شما خود سنجیده اید که
ملایان مذکورین از زمره منافقین اند نه از جمله صادقین چه اگر خواهند بادنی تطمیع فتوی شرب خمر
و ضرب طنبور از ایشان بگیرند چنانچه بسیاری از ایشان بوزیر فتح خان بهمین فتوی داده بودند
پس بر گفته امثال این سگان دنیا غافلین از عقبی چه اعتماد باید کرد و چگونه قول ایشان عند الله
برای شما حجت تواند شد که تحریف احکام اسلام بنا بر پاسداری حکام لئام کار و بار ایشان است
و حق گوئی و حق پرستی ننگ و عار ایشان بالجمله اگر ذره از ایمان در دل داشته باشید و حب
از پاسداری خدا و رسول در سینه کاشته لازم که دفعة در دل خود عزم ترک دنیا مستحکم نمائید
و بر کرده خود پشیمان شوید و باز بامتثال احکام ربانی و اتباع نصوص قرآنی مراجعت نمائید بیت
باز آ باز آ هر آنچه کردی باز آ ۔ صد بار اگر توبه شکستی باز آ ۔ ان شاء الله اگر آثار ترک
دنیا از شما بمرتبه ظهور خواهد رسید باذن الله این دنیا دنیه در اقرب ایام مثل کنیزی بی تمیز مقهور
بدست شما خواهد گردید و حق جل و علا بکرم خود شما را بآن منصب عالی از مناصب دنیا خواهد رسانید
که پادشاه زمین و زمان معظم هر دو جهان و ممتاز از جمیع اخوان و اقران در کونین خواهید گردید
حق مالک و خالق خود بشناسید تا سعادت کونین دریابید و از دنیا و مراتب او این بدست آرید
قال الله تبارک و تعالی لئن شکرتم لازیدنکم لیکن ظهور آثار ترک دنیا شرط است و فقط وجوب زبانی
بکار نمی آید و علامت ترک دنیا همین است که اطاعت من قبول کنید و بگفته من عمل نمائید اگرچه
فی الحال بر نفس شما شاق و گران مینماید لیکن فی المآل منافع بیکران افزاید هم دنیا بدست آید
و هم دین و هم نیکنامی در میان مخلوقین و سرخروئی بحضور رب العلمین چند روز مشقت و ذلت
ترک ریاست و امارت اختیار کنید و بنده مخلص پروردگار شوید بعد از آن عنقریب منافع آن ببینید

[illegible]

و ثمرات این شجرهٔ طیبه بهره ور دست بچینید و درونت رات سعادات اخروی بگیرید و بدست چپ حاجات
دنیاوی درین جهان فانی هم امارت کنید و در آن سرای جاودانی هم ریاست اگرچه التزام این عظیم
تلخ است اما بر شیرین میدارد عسی ان تکرهوا شیئا و هو خیر لکم و ما علینا الا البلاغ المبین والسلام
علی من اتبع الهدی واجتنب عن اتباع النفس والهوی بعضی تفاصیل احوال زبانی دارنده واضح خواهد گردید
جواب دیرتر برنگارند عرصه بسیار تنگ است وقت تعطیل نیست فقط تحریر بتاریخ بیست و چهارم شوال
۱۲۴۳ سنه هجری علی صاحبها

بسم الله الرحمن الرحيم

من عبد الله المتشمر لاعلاء كلمة الله الى الشيخ الجليل ذي الفضل النبيل كريم الاخلاق طيب الاعراق
والى اخيه الصغير ذي الفضل الكبير مرغوب القلوب العظيم المرغوب اقر الله تعالى اعين الاحباب بعلو
مجدهما السلام عليكما ورحمة الله وبركاته اما بعد فان الصحيفة العلية والرقيمة البهية قد نزلت
على الاستشراف فما اكرمها من افضل التحاف ونحن بحمد الله قد خرجنا من ديار اهل الخدع والنفاق ونزلنا
على بلاد الكفر والشقاق وآوينا في جبال كهيلي ونرجو من الله ان نصره عنا قريب سيتجلى فان سكانها من
يدعون الاسلام وقد تلقونا بالاغتنام والاكرام فنحن الآن بحمد الله مطمئنون وبامرنا مشتغلون مع من معي
من الاخوان والاصحاب عسا قريب نرجو من الله فتح الابواب هذا وقد سمعنا ان بعض الراغبين الى الله
قد جمع عندكم شيئا من مال الله فان كان كذلك فانه بالحفظ حقيق فاحفظوها عندكم حتى تعيين الطريق وقولوا
لاولئك المخلصين ان اموالكم قد تقبلها رب العلمين وانا سنوصل هذه الاموال اذا تيسر لنا الايصال
والغرض داعية ماتين وخمسة عشر بمواسات عيال بعض المجاهدين فخذوا منها خمسين خالصا لوجه الله واعطوها
اخا الشيخ مطيع الله ثم خذوا مائة اخرى وارسلوها الى اخ القاري اعني بها منشي فتيان المهاجر
هو كل المجاهدين فقسموها على سوية بين اهل بيت الاخوين الصديقين والمومنين الصديقين والمجاهدين
المهاجرين المصابرين اما احدهما فهو مدبر الاسلام واما الاخر فهو حامد الملك العلام ثم خذوا

خذوا خمسة وعشرين فارسلوها الى قاضي البلدة التي هي معسكر الكافرين ومحكمة الظالمين واشتهر الى

الشيخ المشهور ان يرسلها الى اقدمه حين يريد التعمل الى اهل بيت المهاجر الاوحد المسمى بالشيخ خواجه محمد ثم

خذوا ما بقي من ذلك العدد وهو اربعون من النقود واعطوها مبلغ هذا الرقيم وهو المسمى بعبد الكريم ليوصلها

بذلك الرجل الى اهل بيت عدة من الاصحاب قد كتبنا اسمائهم عنده في ورقة من الكتاب هذا وعليكم ان

لا تساهلوا في هذا الامر الخطير فانه من شعب الجهاد الكبير وارسلوا الرقيمة المخبرة عن وصولها الى مقرها و

عن نزولها على محلها اللائق به صدور هؤلاء المهاجرين وتطمئن به قلوب هؤلاء المجاهدين ثم ان ما ارسلتم

قبل من ثلثة الالاف وخمسمائة بوساطة من كنتم ترسلون الاموال بوساطته فانها قد وصلت و

على محلها قد نزلت وما ارسلتم قبل ذلك من الف الدرهم مع نذر الله الاكرم فانها ايضاً قد وصلت

وفي مصارفها قد صرفت وقد ارسلنا كتاب وصولها قبل اليكم ولعله نزل قبل عليكم واما ما جرى على

السيار في الله والسياح لله الذي كان يتردد بيننا وبينكم بالكتب والرسائل ويأتي بهدايا اهل

الفضائل والفواضل فلعلكم ايضاً سمعتموه بل بالتواتر علمتموه لكنه الآن قد تخلص من مضائق البداية

الكبرى فاختار الرجعة اليكم فهو بشرى والسلام عليكم وعلى من لديكم من اقاربكم واصحابكم وطلابكم و

احبابكم من العبد الذليل الراجي الى رحمة الله الجليل وعلى اهل بيتكم وعلى فلذة كبده وجده وولده و

على اخيه الكبرى وبنته الصغرى فقط نقل خط مولوی محمد اسحاق صاحب بسم الله الرحمن الرحيم

من عبد الله المنتهض لنصر دين الله الى بدري سماء العز والعلاء وبدري شجرة المجد والسناء اعني العلم

والهدى وعلى الحلم والتقى زبدتي الاسلاف قدوتي الاخلاف كثّل الله افادتهما وجعل الله ابقاءهما

السلام عليكم ورحمة الله وبركاته اما بعد فقد بعثنا اليكم من قبل البر المحمد المسمى بشيخ خير محمد

بكتاب تخبر من وصول ما ارسلتم على ايدي البررة الثلثة الامناء والرابع الامين المسمى بنذر الله

وتبشير ما جرى في هذا الايام من نصر الله الملك العلام فيعينا اولا اليكم ويتضح ما كتبنا عندكم وانه حامله

خانزاده

فائز الی بلدة ترنک هو براج بقدبدیة و آرمته بعیدة فلهذا بعثنا هذین البریدین الساریین
السارعین لیصلا عندکم بالاستعجال ونرجو الینا بلا تسویف واهمال ان ترسلوا بیدیهما ان کان
عندکم شیء من مال بیت المال احدهما المسمی بمحمود شاه وثانیهما المسمی باحمد فعلیکم ان تستعجلوا فی ارجاعهما
ومردهما ان یسرعا فی سیرهما وان اعطوا الیهما شیئاً منه ان یصرفا فی المراجعة بزادهما ونحن بحمد الله
مشغولون فیما نحن بصدده متصرفون فیما نحن بجلده نرجو الله ان یصرف کذلک وتحیینا به من المهالک
لیظهر الله کلمته العلیا بایدینا یوماً فیوماً ومقالة فعلیکم ان تعتمدوا علی کلام هذا بردی اذا وتحکی منا
ثم ان عدة من مکاتیب الی الاحباب یصل عندکم فی طی هذا الکتاب فعلیکم ان تبلغوها الی من ارسلت
الیهم علی طریق البرید وآخر فواحد من مال بیت المال ثم ان ما ارسله بعض الموفقین من الکرام البررة
للمواسات الی بعض المجاهدین زکاة ثلثمائة وعشرة فاقتسموا منها بعضاً واجتنبوا منها بعضاً وتفصیله
ان یرفع مائة بینها من زوجتی الشیخ الفانی ونصفها لولد الشیخ الباقی ومثله لاهل وحید الدین
الشیخ محمد حسن ثم ان التاجر الذی شری نفسه وماله فی سبیل الله الذی ابتلی بالحبس فی بلدة الکفر
بید اعدائه فان ولده یصل الیکم ویقدم علیکم فعلیکم بالترحیب بهذا القادم النجیب وصلوه منها من
غیر حیف وتهربا عدة لضعف ایام الشهر ومثله لهذا الدایر السایر واربعة اخماسه لاهل الحافظ عبد القادر
لکن ما تعطون ولد ذلک التاجر الجلیل والاتقوموا مما بیده الا الشیء القلیل وطریقه ان یصطفوا الکسوة
النضرة وانفقوا فیها من قرصة عشرة ثم اعطوه ما غیر لیتزود به فی ذاک السفر هذا وههنا رجل من
المهاجرین یرتدی الممار لعسکر المجاهدین وآله هناک اهل عاملون فی احابیش الناس قل من یعرفه
الا امثال حامل هذا القرطاس فواسوهم من هذا المال الطاهر مبلغ عدته عدة العناصر ومثله
واسوا البرید الذی بعثناه قبلکم قبیل هذا اعنی السیارة والمجد المسمی بشیخ محمد فهذا کله مبلغ ثمانین
وخمسین انفقوها علی هولاء المذکورین وادخروا ما بقی منها مرة اخری فانه بذلک الیق واحری

والسلام علیکم وعلی من لدیکم ثم السلام من کاتب هذا الکتاب علی کافة الاخوان والاحباب
لاسیما علی خلاصة کبده وجده وولده واخته الکبری وبنته الصغری تحریر بالتاریخ هفتم ماه رمضان
سنة ۱۲۴۴ هجری مقدس فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله الی من صار فی العلم امیر الحذاق وفی العمل امام السباق
والی من تمکن فی سویداء القلوب ذی الخلق المرغوب زادهما الله مجداً وعلواً. السلام علیکما
اما بعد فان الشاب الصالح المطهر من القبائح والساعی فی اعلاء کلمة رب العلمین اخونا الحبیب
محمد صلاح الدین قد انتقل الی جوار الله الکبیر المتعال بسبع خلون من شوال تغمده الله بغفرانه
واسکنه فرادیس جنانه فعلیکم ان تصلوا زوجته بشیء ما عندکم مما ارسل الیکم من بلدة تونک للاعانة
الی المهاجرین فواساه منه بعشرین والسلام مع الاکرام تحریر بتاریخ هشتم ماه رمضان روز
یکشنبه سنة ۱۲۴۴ هجری مقدس فقط

بسم الله الرحمن الرحیم

من عبد الله المنتهض لاعلاء کلمة الله ناصح کافة المسلمین الملقب بامیر المؤمنین الی الشیخین الجلیلین
للدرایة عینین وللروایة اذنین وللسماحة یدین وللشهادة عضدین وللعبادة قدمین وللهدایة
علمین اما اکبرهما فلا ریب انه شجرة غایرة الاصول والاعراق ناضرة الغصون والاوراق واما
اصغرهما فلا شک انه ثمرة طعمها مرغوب وریحها محبوب اقر الله بهما عین کل بر من صادق واثق
بهما کید کل مرتاب منافق اما بعد السلام علیکم ورحمة الله وبرکاته فقد ورد علی مکتوبکما الثلثة
السیارة الامناء والسیاحة السفراء التی علی کل واحد منهم ورقة من القرطاس وای القرطاس
لبنیان المصافات اساس ولبیت المواخات نبراس ولمتاع المواسات قسطاس یحکی
اخبار ارباب الکرم ویروی آثار اصحاب الهمم یخبر بما تیسر له الرالفضل والسعة من جمیع عشرین الف
وخمسمائة اعانة للمجاهدین الکماة والباسلین الغزات زادهم الله بهم للثروة والغناء والرفعة والعلاء ثم

الا الثلثة

ان الثلاثة قد وردوا علی فی السیر متعاقبین وأتی الخبر متسارعین أما پیر محمد فهو السابق
علی الاخرین قد اتی بسفتجة الفین وأما دین محمد فهو الوسط بین الطرفین قد اتی بسفتجة مائة والفین
مع الخمسین من الحمر العین وأما جمعه خان فقد تبلد فی السیر حتی ظن انه ابتلی بالنصر الا انه بلغ بفضل
الله الملک المنان مع سفتجة ما عده عدیة اهل الرضوان وقد اتی بالاحمر الغانی مثل ما اتی به الاول
وقد القینا السفاتج الثلثة علی التاجر الساکن قریة سناره فحصل لها منها الشیء الاکثر وما بقی القدر الیسیر
ولا عذر فی هذا الاهمال والتعریج فانه لا یستطیع ان یعطی القناطیر الا بالتدریج فالتحقیق ان یکتب ان کله
قد وصل وعجل ما ارسلتموه قد حصل وعلیکم ان تجدوا وتجتهدوا فی ارسال ما غیر فان ما ارسلتموه
لا یکفی مؤنة الغزاة والسفر ثم ان مما یتحتم فی اعلاء کلمة الله واحیاء سنة رسول الله مواساة زوجة
الشیخ المتوفی الجلیل اخت شیخ محمد اسمعیل فانها قد اوذیت فی الله فی حیاته وارملت بقدر الله
بوفاته فعلیکم ان تواسوها بالاعزاز والاکرام وبانجاح الحوائج ولین الکلام اما الاکرام ولین الکلام
فانتم اعرف من سائر الانام وأما انجاح الحوائج فذلک من اوکد سنن سید الانام فی هذه الایام
بل من اعظم شعائر دین الله الملک العلام فالتحقیق به ان تواسوها بما عندکم من بیت المال فانه الامین
المبارک والاطیب الحلال وطریقه ان تاخذوا منه مائة وعشرین وتستودعها للشیخ الاصغر ودیعة
لرب العلمین ومروة ان یعطیها منها عشرة فی کل شهر وهکذا الی سنة من الدهر ولا تخبروها بکل ما اختم
لها بل خبروها بما تصل الیها فی کل شهر کذا وکذا وسیتضح لکم هذا الکلام حق الایضاح علی لسان السیار
الامین دین محمد فان هذا الموضع لما هنا حق الایضاح ثم ان ما ارسلتموه قبل مع پیر محمد السیار الامین
مع سفتجة ثانیة الالف الا الخمسین فقد حصل لنا منها الشیء الاکثر وما بقی الا الالف وسبع مائة وهو اقل
الاقدر وقد تواتر عندنا ان تاجر ما ره ما حصل له منها الا قلیل ولا کثیر ولا نقیر ولا قطمیر فالآن یتقاضی علینا
ما ادی الینا والحق معه فانه ما اعطانا الا ثقة علی دیانتنا وامانتنا اذ لم یرد علیه رقیمة هندیة من اخوانه

بل اعطانا نقد ما كتبتم الينا فالحق ان يؤدي اليه ما ادى الينا فذلك في الحقيقة دين علينا والدين
لابد ان يقضى ولا عذر وان يوفى ثم ان تفصيل ما كتبنا مع ماله وما عليه سيصل اليكم في كتاب عجمي فما
وجدتم فيه فاقبلوه وما لا تردوه فقط

بسم الله الرحمن الرحيم

هذا كتاب حق بالتكريم وخطاب الذهن التسنيم وانه لاشهى ما يقرع به الاسماع والهى ما يطلع به الاسجاع
اجمل ما يحلى به الاذهان وافضل ما يجلي به الايمان لعمري انه الحرى بان يخطب بهذا المنشور على منابر
السرور او يكتب باقلام النور على هامة الحور اذ صدره اولا بحمد الله الملك العزيز الجبار مدبر الملك
مسخر الفلك مقلب الليل والنهار وثانيا بالصلوة والسلام على سيد الانام وآله واصحابه العظام واهل بيته
الكرام خصوصا على الامام الهمام مرصص دعائم الاسلام مجدد الدين القويم مسدد الصراط المستقيم
شمس سماء المجد والشرف بدر عداه الكسف والكلف مذكره من الاسلاف وتبصرة للاخلاف فلذه
من كبد الرسول قرة العين للزهراء البتول خلف من اسد الله الجبار خليفة للائمة الاطهار ماثر
سر الفطرة نقود سريرة الروح ماثر بسر العترة عمود على سفينة نوح باب الله المفتوح على وجه
احبائه وسيف الله المسلول على رقاب اعدائه حجة الله الملقاة الى العلماء الراسخين ورحمة الله
المهداة الى الخلفاء الصالحين قدوة المهاجرين وعمدة المجاهدين السيد الاجمد امير المؤمنين السيد احمد
نور الله الايام ببقائه في قيامه وزين الاسلام باستوائه على سنامه ثم وشح بذكر ما فاز به من الجليل
العظيم في مورد امره من العز والتكريم الى ما جرى بين الصادقين الغزات وبين المنافقين البغاة
وما تفضل الله به على كافة المؤمنين من تائيد المجاهدين وتبديد المعاندين ثم ما بعثنا على توشيح
الطرس بهذه السطور وترشيح المسك على وجه الكافور الا التحديث بنعمة الله والتثبت لرحمة الله
لا التميز والتانق ولا التنطع والتشدق وايم الله ان ما جرى البحر الذاخر الى سواحله واتى اليهم
الداء على كراهة من تظليل جنود المستضعفين في كنف العون والاكرام ومن تذليل جموع المستكبرين

في كنف الهوان والانتقام

فی کیفیۃ الہون بالانتقام ہی الطارقۃ الواقعۃ وہی الخافضۃ الرافعۃ وہی العاقبۃ الحاقۃ وہی الواقعۃ الشاقۃ فانہا المسبحۃ من نور وجہ اللہ الکریم اشرقت من ظلمۃ اللیل البہیم فترفع الحق وتبطل الباطل وتصدق الحق وتبطل الباطل فیہ رفع المعاونون وخفض المداہنون حتی عق منہم الاعتقاد وحق علیہم العذاب وتزق لہم الانصار وتشق منہم الادبار فاول ما بدی بہ الامام الہمام علی جدہ وعلیہ الصلوۃ والسلام ان اصطفیہ ربہ حبیباً لنفسہ وسماہ عظیما فی ملائکۃ قدسہ ثم اودعہ اصلاب الاطائب وطیبہ فی ارحام النجائب فجعل ینقلہ من طاہر الی طاہر وینجلہ من کابر الی کابر حتی طلع علی افق المجد والاعتلاء واشرقت لہ الخضراء والغبراء وولدکا جداده الانبیاء اولی الایدی والابصار وآبائہ الاوصیاء من الائمۃ الاطہار اعنی انہ نلالأ اسطر النطیفا وترعرع موحداً حنیفاً فقلبہ اللہ فی کنفہ وزادلہ فی شرفہ وربّاہ بانواع النعم والمنن وانبتہ النبات الحسن ولما ان جرب التمشی فی نعالہ وتمیز یمینہ عن شمالہ اوحی اللہ الیہ الایقان کما اوحی الی اصحاب المسیح الایمان وملأ قلبہ بحب عبادہ المقربین کما ملأہ بقلوب آبائہ المطہرین والہم فی سویداء قلبہ

الحمد للہ کہ مکتوبات مولانا وبالفضل اولینا جناب خلیفہ صاحب سید احمد معہ بعض اجوبہ آنہا از بعض علماء وامراء وخلفاء ودیگر تحریرات از قسم اعلام نامجات وخطب واجازت نامجات کہ انشائش از مولوی محمد اسمعیل شہید ست بتاریخ ۳ سیوم ماہ جمادی الثانی روز یکشنبہ ۱۳۰۱ سنہ ہجری یکہزار وسہ صد ویک علی صاحبہا الصلوۃ والسلام علی مر الدہور والاعوام درحینیکہ حضرت مخدومی جناب والد ماجد صاحب عزم بالجزم زیارت حرمین شریفین نمودند حضرت حق

این آرزو دی ایست نزا مع الخیر والعافیت از قوه بفعل آرد و ربنا من برکات و توجهات والدعوات

حضرت ممدوح ما بندگان را بهره ور و مستفیض گرداناد بقلم شکسته رقم اعجز عباد الله القوی

و احقر عبیده الغنی ابو الظفر عبید الله غلام حسین تجاوز عنه ما جری منه باللسان والقلب المشیرین

بن ... والشین بحرمة رسول الثقلین و نبی الخافقین فی الدارین آمین یا رب العلمین اللهم وفق

لی الصحة والعافیة و حسن الخلق و خاتمة بالایمان و برکة و سعة فی الرزق والمال والاهل والاولاد فی

الحال والمآل بحرمة النبی و آله الامجاد و صلی الله علی خیر خلقه محمد و آله و اصحابه و احبابه و عترته

الطیبین الطاهرین الی یوم الدین ثلثا